

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

نام كتاب: تاريخ اسلام 4 (حضرت فاطمہ(س) اور ائمہ معصومين عليه‌السلام كى حيات طيبہ)

مؤلف: مركز تحقيقات اسلامي

مترجم: معارف اسلام پبلشرز

ناشر: نور مطاف

جلد: چوتھي

اشاعت: دوسری

تاريخ اشاعت: رجب المرجب 1428 ھ\_ق

تعداد: 3000

Web : www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہيں \_

عرض ناشر:

ادارہ معارف اسلام پبلشرز اپنى اصلى ذمہ دارى كو انجام ديتے ہوئے مختلف اسلامى علوم و معارف جيسے تفسير، فقہ، عقائد، اخلاق اور سيرت معصومين(عليہم السلام) كے بارے ميں جانے پہچانے محققين كى قيمتى اور اہم تاليفات كے ترجمے اور طباعت كے كام كو انجام دے رہاہے\_

يہ كتاب تاريخ اسلام 4 (حضرت زہرا (س) اور ائمہ معصومين عليه‌السلام كى حيات طيبہ )جو قارئين كے سامنے ہے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اہل بيت اطہار عليه‌السلام كى سيرت اور تاريخ پر لكھى جانے والى كتابوں كے سلسلے كى ايك كڑى ہے جسے گذشتہ سالوں ميں ترجمہ كرواكر طبع كيا گيا تھا\_ اس ترجمہ كے دستياب نہ ہونے اور معزز قارئين كے مسلسل اصرار كے باوجود اس پر نظر ثانى اور اسے دوبارہ چھپوانے كا موقع نہ مل سكا\_

اب خداوند متعال كے لطف و كرم سے اس نفيس سلسلے كى چوتھى اور آخرى جلد كو نظر ثانى اور تصحيح كے بعد زيور طبع سے آراستہ كركے اردو زبان قارئين كى خدمت ميں پيش كيا جارہاہے\_

آخر ميں تمام مترجمين اور تصحيح كرنے والے حضرات كے شكر گزار ہيں اور دعاگو ہيں كہ پروردگار عالم ہم سب كو سيرت معصومين (عليہم السلام) پر عمل پيرا ہونے كى توفيق عنايت فرمائے\_

ان شاء اللہ تعالى

معارف اسلام پبلشرز

پہلا سبق:

حضرت على عليه‌السلام كى زندگى كے حالات (پہلا حصہ)

ائمہ طاہرين اور ان كى تعداد

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے جانشينوں اور لوگوں كے دين و دنيا كے پيشواؤں كى تعداد بارہ ہے اور اس سلسلہ ميں عامہ اور خاصہ دونوں ہى نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے بہت سى روايتيں نقل كى ہيں يہاں تك كہ ان ميں سے بہت سى روايتوں ميں ائمہ معصومين عليه‌السلام كے ناموں كى صراحت بھى موجود ہے(1)\_

ان حضرات كى تعداد اور ناموں پر رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نص كے علاوہ ہر امام عليه‌السلام نے خدا كے حكم سے اپنے بعد والے امام عليه‌السلام كا تعارف بھى كراياہے\_ جيسا كہ پہلے امام حضرت امير المؤمنين نے شہادت كے وقت اپنے بيٹے امام حسن عليه‌السلام كے نام كى تصريح فرمادى تھى اور امام حسن عليه‌السلام نے بھى اپنى وفات كے وقت اپنے بھائي امام حسين عليه‌السلام كے عہدہ امامت كا اعلان كرديا تھا نيزيہى عمل تمام ائمہ معصومين عليه‌السلام نے انجام ديا\_

ائمہ معصومين كے نام:

1 \_ حضرت امير المؤمنين على بن ابيطالب عليه‌السلام

2 \_ حضرت امام حسن مجتبى عليه‌السلام

3 \_ حضرت امام حسين عليه‌السلام

4 \_ حضرت امام سجاد عليه‌السلام

5 \_ حضرت امام محمد باقر عليه‌السلام

6 \_ حضرت امام جعفر صادق عليه‌السلام

7 \_ حضرت امام موسى كاظم عليه‌السلام

8 \_ حضرت اما م رضا عليه‌السلام

9\_ حضرت امام محمد تقى عليه‌السلام

10\_ حضرت امام على النقى عليه‌السلام

11 \_ حضرت امام حسن العسكرى عليه‌السلام

12 \_ حضرت امام مہدى (حجة بن الحسن) عليه‌السلام

ائمہ معصومين كى سيرت

ہمارے بارہ امام پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كى تعليم و تربيت كا كامل نمونہ تھے، ان حضرات كى سيرت ، رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى سيرت تھى \_

البتہ دو سو پچاس سال كى مدت (يعنى 11 ھ ق سے ليكر 260 ھ ق ) تك جب يہ معصومين عليه‌السلام حضرات لوگوں كے درميان موجود تھے اس زمانہ ميں مختلف حالات پيش آتے رہے كہ جن ميں ائمہ معصومين عليه‌السلام كى زندگى مختلف شكلوں ميں جلوہ گر ہوتى رہى ليكن پھر بھى انہوں نے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كے اصلى مقصد يعنى اسلام كى نشر و اشاعت اور اصول و فروع كو تغيير و تبديلى اور تحريف سے محفوظ ركھنے نيز ممكنہ حد تك لوگوں كى تعليم و تربيت تا سلسلہ ميں كسى قسم كا دريغ نہيں كيا\_

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے 23 سالہ تبليغى دور ميں زندگى كے تين مرحلوں سے گزرے ہيں ، چنانچہ بعثت كے شروع كے تين سال آپ نے پوشيدہ طور پرتبليغ كرنے ميں گزارے، اس كے بعد دس سال تك مسلسل مكہ ميں على الاعلان لوگوں كو دعوت اسلام ديتے رہے جس ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے

پيروكار دونوں ہى دشمنان اسلام كى طرف سے ڈھائے جانے والے سخت مظالم اور آزار كا شكار رہے ، اس دور ميں آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كودين اسلام كى تبليغ كے لئے كسى طرح كى آزادى حاصل نہيں تھى \_ پھر آخر كے دس سال اس حالت ميں گزرے كہ حكومت اسلامى كى بنياد ركھى گئي اور اسلام نے اپنى فاتحانہ ترقى اور پيش قدمى كو جارى ركھا اور ہر لحظہ مسلمانوں پر كمال و دانش كے دروازے كھلتے رہے\_

ائمہ معصومين گوناگوں حالات سے دوچار تھے\_ ان كے زمانے كى صورت حال، پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہجرت كے پہلے والے زمانہ كے ساتھ بہت زيادہ مشابہت ركھتى تھى كبھى توبعثت كے پہلے تين سالوں كى طرح ، كسى صورت سے بھى اظہار حق ممكن نہ تھا اسى وجہ سے يہ حضرات بھى نہايت احتياط كے ساتھ اپنے فرائض پر عمل كرتے رہے ہيں جيسا كہ چوتھے امام حضرت زين العابدين عليه‌السلام نے يہى كيا\_

اور كبھى ہجرت سے دس سال پہلے كى طرح صرف نشر احكام اور معارف دين كى تعليم ديتے اور افراد كى تربيت كرتے تھے ادھر حكاّم بھى ايذا رسانى سے باز نہيں آتے تھے اور ہر روز ايك نئي مشكل پيدا كرديتے تھے\_

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ہجرت كے بعد كے حالات سے كسى حد تك حضرت امام على عليه‌السلام كے پانچ سالہ دور حكومت كے حالات اور حضرت امام حسن عليه‌السلام كى زندگى كے تھوڑے دنوں كے حالات كے مشابہ تھے\_ نيز اسى طرح كى صورت حال حضرت امام حسين عليه‌السلام كى زندگى ميں بھى پيش آئي،جس ميں حق مكمل طور پر جلوہ گر ہوا اور اس نے شفاف آئينہ كى طرح پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے زمانہ كے عمومى حالات كو پيش كيا\_

اس زمانہ كے علاوہ كہ جس كى طرف اشارہ كيا گيا ہے اور كسى بھى زمانہ ميں ائمہ معصومين نے آشكارہ طور پروقت كے حكمرانوں كى مخالفت نہيں كى اور نہ ہى ان سے كھلم كھلا برسر پيكار ہوسكے اسى وجہ سے ان كے لئے قول و عمل ميں تقيہ ناگزير تھا \_ اس كے باوجود بھى ان كے دشمن، ان كى شمع حيات كو گل كرنے اور ان كے آثار كو مٹانے كى كوششوں ميں لگے رہے\_

اختلاف كى اصل وجہ

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد اسلامى معاشرہ ميں مختلف حكومتيں بنيں اور انہوں نے اپنے آپ كو حكومت اسلامى كا نام ديا\_ بنيادى طور پر يہ تمام حكومتيں اہل بيت كى مخالف تھيں \_

نيز يہ مخالفت اور دشمنى ناقابل آشتى ،بنيادى اور اعتقادى تھي\_ يہ صحيح ہے كہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى احاديث ميں اپنے اہل بيت عليه‌السلام كے فضائل و مناقب بيان فرمائے ہيں كہ جن ميں سے ايك اہم ترين سمجھى جانے والى بات يہ ہے كہ اہل بيت عليه‌السلام ،احكام دين ،معارف قرآن اور خدا كى حلال و حرام كردہ چيزوں سے مكمل طور پر آگاہ تھے اور وہ انھيں لوگوں كے لئے بيان فرماتے تھے نتيجہ ميں ان كى تعظيم اور احترام تمام امت پرلازم تھا، ليكن امت نے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى اس وصيت كاحق ادا نہيں كيا\_

مختلف مقامات خصوصاً غدير خم ميں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على عليه‌السلام كو اپنا جانشين معين فرماديا تھا، ليكن اس كے برخلاف كچھ مسلمانوں نے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد دوسروں كو پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا جانشين چن ليا اوراہل بيت عليه‌السلام كوان كے مسلّم حق سے محروم كرديا\_ نتيجہ ميں حكومت وقت ،اہل بيت كوہميشہ اپناخطرناك رقيب شمار كرتى رہى اور مختلف طريقوں سے انہيں ختم كردينے يا گوشہ نشين بنادينے كى كوشش ميں لگى رہى \_ائمہ معصومين پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اعظم كى سيرت كوامت اسلامى كے سامنے پيش كرتے تھے، حكومت اسلامى كے فرائض كى رعايت اور اسلام كے تمام احكام كے اجراء كو ضرورى سمجھتے تھے\_ ليكن پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد تشكيل پانے والى حكومت ، احكام اسلامى كى مكمل رعايت اور سيرت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى متابعت كى پابندى نہيں كرتى تھى بلكہ ہميشہ اپنى نفسانى اور سياسى خواہشوں كے مطابق احكام اور قوانين كى تفسير كرتى رہى ، اميرالمؤمنين \_ان كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ :

'' بيشك يہ دين اشرار كے ہاتھوں ميں اسير، نيز ہوا وہوس اور دنيا طلبى كا ذريعہ ہوگياہے'' (2)

ابن ابى الحديد شرح نہج البلاغہ ميں حضرت على عليه‌السلام كى خصوصيات كوبيان كرنے ہوئے فرماتے

ہيں :

''حضرت على \_شريعت كے پابند تھے اور جو كچھ دين كے خلاف تھا اس كو يكسر نظر انداز كر ديتے تھے اور اس پر عمل نہيں كرتے تھے\_''

اسى طرح حضرت على عليه‌السلام خود فرماتے ہيں كہ :

'' اگر دين و تقوى مانع نہ ہوتا توميں عرب كا زيرك ترين شخص ہوتا\_''

ليكن دوسرے خلفاء نے جو خود بہتر سمجھا اور جوان كى رائے كے مطابق تھا اسى پر عمل كيا، چاہے وہ شرع كے مطابق ہو يا نہ ہو \_(3)

خداوند عالم نے چند آيات ميں امت اسلامى كوحتى كہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو احكام اسلامى ميں تبديلى كرنے سے منع كيا ہے\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام نے بھى ان ناقابل تغيير احكام اور قوانين كى روشنى ميں لوگوں كے درميان ايسى روش اختيار كى كہ جس سے قوانين الہى كے اجراء ميں زمان ، مكان اوراشخاص كے اعتبار سے كوئي فرق نہ رہ جاتا\_

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سيرت طيبہ كا مقصد صرف يہ تھا كہ احكام آسمانى ،لوگوں كے درميان عادلانہ اور مساوى طور پر جارى ہوسكيں اوراسلام كے قوانين ميں كوئي تبديلى اور تحريف واقع نہ ہو اسى روش كے ذريعہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے لوگوں كے درميان ہر طرح كے امتياز كو ختم كرديا حتى كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ،خدا كے حكم سے واجب الاطاعت حاكم اور فرمانروا قرار پائے \_پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے ان كى زندگى ميں بجز اس امتياز كے كہ جو دستور خداوندى كے وجہ سے تھا ذرہ برابر بھى لوگوں كى بہ نسبت كوئي امتياز نہ تھا \_

ليكن ائمہ معصومين كے زمانہ ميں برسر اقتدار حكومتوں نے ظاہرى لحاظ سے بھى اپنى سيرت كو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سيرت سے منطبق نہيں كيا اور اپنى راہ و روش كو يكسر بدل ڈالا\_

1\_ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى رحلت كے بعد اسلامى معاشرہ ميں شديدترين اختلافات رونما ہوئے اور امت اسلامي، طاقتور اور كمزور دو دستوں ميں تقسيم ہوگئي \_(4) اور ايك گروہ كى عزت و آبرو اور جان ومال دوسرے گروہ كى ہوا وہوس كا بازيچہ بن گئي \_

2\_ نام نہاد اسلامى حكومتيں تدريجاً قوانين اسلامى كو بدلنے لگيں اوركبھى اسلامى معاشرہ كى مصلحت كو بالائے طاق ركھتے ہوئے اپنى حكومت اور اقتدار كے تحفظ كى خاطر احكام الہى پر عمل كرنے سے كتراتى تھيں اور اسلامى دستور و قوانين كى مخالفت كرتى تھيں \_

يہ روش روز بروز وسعت پاتى گئي اورنوبت يہاں تك پہونچى كہ زمامداران حكومت اور كام كرنے والوں ميں ذرّہ برابر احكام اسلامى اور دينى حدود كى پابندى كا پاس و لحاظ نہ رہا\_

ليكن ائمہ معصومين ، قرآن كے حكم كے مطابق احكام اسلام اور سيرت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اجراء كو ہميشہ اور تمام لوگوں كے لئے لازم جانتے تھے، اسى اختلاف اور تضاد كى بناپر اس وقت كى حكومتيں اپنى طاقت كا فائدہ اٹھاتے ہوئے ائمہ معصومين كى حيثيت كوكمزور بنانے اور ان كومعاشرے اور لوگوں سے دور كرنے كى كوششيں كرتى رہيں اور ہر ممكن طريقہ سے ان كے نور كوگل كرنے ميں لگى رہيں \_ (5)

اہل بيت شديد مشكلات سے دوچاررہے اور سخت ترين كينہ توز دشمنوں ميں رہنے كے باوجود بھى حقائق دين كى تبليغ كرتے رہے اور صالح افراد كى تربيت سے دست بردار نہ ہوئے\_

ان كى مسلسل تعليم و تربيت ہى كا اثر تھا كہ حق كے پيرو كاروں كى تعداد، رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے وقت مختصر ہونے كے باوجود اواخر عصر ائمہ عليه‌السلام ميں كثير ہوگئي\_

على ابن ابيطالب \_

مذكورہ بالا مقدمہ ميں ہم نے ائمہ معصومين عليه‌السلام كى عمومى سيرت اورانكى معاصرحكومتوں كا اجمالى ذكر كيا ہے نيز ان كے درميان اختلاف كے اسباب كى تحقيق پيش كر دى ہے ،اور اب ہم ائمہ معصومين عليه‌السلام كى سوانح عمرى كے بارے ميں بقدر گنجائشے دروس بيان كريں گے يہ توواضح ہے كہ تمام معصوم پيشواؤں كى مكمل علمى ، سياسى اور اجتماعى زندگى كو چند گھنٹوں ميں بيان نہيں كيا جاسكتا\_ لہذا

مختصر وقت كے پيش نظر، رہبران الہى كى زندگى كا سرسرى جائزہ ہى پيش كيا جارہا ہے\_

ابتدا پہلے امام حضرت اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى زندگى سے كى جارہى ہے\_ آپ عليه‌السلام كى زندگى كو پانچ حصوں ميں تقسيم كيا جاسكتا ہے\_

الف\_ ولادت سے بعثت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك

ب\_ بعثت سے ہجرت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك

ج\_ ہجرت سے رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك

د\_ رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے خلافت تك

ہ\_ خلافت سے شہادت تك

اب ہم ان پانچوں حصوں ميں سے ہر حصہ كے بارے ميں بحث كا نچوڑ پيش كريں گے\_

ولادت سے بعثت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك

حضرت على بن ابى طالب \_جمعہ كے دن 13 رجب 30 ھ ق عام الفيل (بعثت سے دس سال پہلے) خانہ خدا ميں پيدا ہوئے\_(6) ان كے پدر عاليقدر '' عمران''(7) ابن عبدالمطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف تھے اور ان كى والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف تھيں \_

حضرت على \_نے چھ سال كى عمر تك اپنے والدين كے پاس زندگى گزارى اس كے بعد حضرت محمد ابن عبداللہ كى درخواست پر اُن كے پاس چلے آئے اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دامن تربيت ميں رہے\_(8)

حضرت على عليه‌السلام اپنے اس زمانہ كے بارے ميں يوں فرماتے ہيں :

وَضَعنى فى حجْره وَ اَنا وَلَدٌ يَضُمُنى الى صَدْره وَ يَكْنُفنُى فى فَراشه وَ يُمسُّنّى جَسَدَه وَ يُشمَنّى عَرْفَهُ

و كانَ يَمْضَغْ الشيء ثمَّ يُلقمنيه ...وَ لَقَد كُنتُ أتَّبعُهُ أتَّبعُهُ إتّباع الفَضيل أثر اُمّه، يَرفَعُ لى فى كُلّ يوم: من اخلاقه علماً و يا مُرنى بالاقتداء به، وَ لَقَدْ كان يُجاور فى كل سُنَة: بحراء فاراه و لا يراه غيري ...(9)

'' بچپن ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھے اپنى آغوش ميں ليتے اپنے سينہ سے لگاتے اور اپنى مخصوص آرامگاہ پر جگہ ديتے اپنا جسم اقدس ميرے جسم سے مس كرتے اور اپنى خوشبو سے ميرے مشام جاں كو معطر فرماتے غذا چبا كر ميرے منہ ميں ركھتے \_''

ميں رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى اس طرح پيروى كرتا تھا كہ جيسے ( اونٹ كا ) شير خوار بچہ اپنى ماں كے پيچھے پيچھے چلتا ہے\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہر روز ميرے لئے اپنے اخلاق كا عَلَم بلند كرتے تھے اورمجھے حكم ديتے تھے كہ ميں ان كے كردار كى پيروى كروں \_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہر سال ''غارحرا'' ميں تشريف لے جاتے تھے اور اس وقت ميرے علاوہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو،كوئي ديكھ نہيں پاتا تھا\_''

خورشيد رسالت كا اعلى كردار، حسن رفتار ، عدالت پسندى ، انسان دوستى اور خدا پرستى حضرت علي عليه‌السلام كى انفرادى اور اجتماعى زندگى كے خطوط معين كرنے كے لئے بہترين نمونہ اور سرمشق عمل ہے\_

بعثت سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ہجرت تك

حضرت على \_ ابھى نوجوان تھے اور آپ عليه‌السلام كا سن دس سال سے زيادہ نہيں ہوا تھا ليكن پھر بھى آپ عليه‌السلام كى فكراور آگاہى اتنى تھى كہ جب حضرت محمد مصطفى صلى اللہ على و آلہ و سلم نے اپنى پيغمبرى كا اعلان فرمايا تو آپ عليه‌السلام نے سب سے پہلے ايمان كا اعلان فرمايا (10) اس سلسلہ ميں آپ عليه‌السلام فرماتے ہيں :

لم يجمع بيتٌ واحدٌ يومئذ: فى الاسلام غير رسول و خديجه و انا ثالثهما ارى نور الوحى و الرسالة و اشمّ

ريح النبوة\_'' (11)

اس زمانہ ميں جب اسلام كسى گھر ميں نہيں پہونچا تھا \_ فقط پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كى بيوى خديجہ مسلمان تھيں اور تيسرا ميں مسلمان تھا\_ ميں نور وحى كو ديكھتا اور نبوت كى خوشبو سونگھتا تھا\_''

جب آيہ (و انذر عشيرتك الاقربين) (12) نازل ہوئي تو حضرت علي عليه‌السلام نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرمان كے مطابق اپنے رشتہ داروں ميں سے چاليس افراد كو منجملہ اپنے چچا ابولہب ، عباس اور حمزہ و غيرہ كو مہمان بلايا\_ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كھانے پينے كے بعد فرمايا:

'' اے فرزندان عبدالمطلب ميں جو چيز تمہارے لئے لايا ہوں مجھے نہيں معلوم كہ عرب كے جوانوں ميں سے كوئي بھى اس سے بہتر چيز تمہارے لئے لايا ہو\_ ميں تمہارے لئے دنيا و آخرت كى بھلائي نيز خير و سعادت كا تحفہ لايا ہوں \_ خدا نے حكم ديا ہے كہ ميں تم كو اس كى طرف بلاؤں تم ميں سے كون ہے جو اس راستہ ميں ميرى مدد كرے تا كہ وہى ميرا بھائي ،ميرا وصى اور ميرا جانشين قرار پائے؟''

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے تين بار يہ بات دہرائي اور ہر بار تنہا حضرت على عليه‌السلام ہى كھڑے ہوئے اور انہوں نے اسى امر ميں اپنى آمادگى كا اعلان فرمايا\_

پھر آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا:

'' يہ (على عليه‌السلام ) ہى ميرے بھائي ، ميرے وصى اور ميرے جانشين ہيں ان كى باتوں كو سنو اور ان كى اطاعت كرو\_(13)''

حضرت عليہ \_نے مكہ كى پورى تيرہ سالہ زندگى رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خدمت ميں گزارى اور وحى الہى كو مكتوب فرماتے رہے\_

على عليه‌السلام ، بستر رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر

اظہار اسلام كى بناپر قريش كے سر برآوردہ افراد نے اپنى تسلّط طلب خواہشوں كى راہ ميں

وجود پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خطرناك تصور كيا\_ اسى وجہ سے '' دارالندوہ'' ميں جمع ہوئے اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سے برسر پيكارہونے كے لئے آپس ميں مشورہ كرنے لگے\_ آخر ميں يہ طے پايا كہ ہر قبيلہ سے ايك ايك آدمى چنا جائے تا كہ رات كو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر پر حملہ كيا جائے اور سب مل كر ان كو قتل كرديں \_ پيغمبراكرم ، صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وحى الہى كے ذريعہ كى ان سازشوں سے آگاہ ہوگئے اور يہ حكم ملا كہ راتوں رات مكہ كى طرف ہجرت كرجائيں \_ (14) آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے حضرت على عليه‌السلام سے فرمايا: كہ '' آپ عليه‌السلام ميرے بستر پر اس طرح سوجاؤ كہ كسى كو يہ معلوم نہ ہونے پائے كہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جگہ كون سورہا ہے\_''

حضرت على عليه‌السلام كى يہ فدا كارى اتنى اہميت اور قدر و منزلت كى حامل تھى كہ مختلف روايات(15) كى بناپر خدا نے يہاں پر يہ آيت نازل كى :

( و من الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله و الله رؤف بالعباد)(16)

لوگوں ميں سے كچھ ايسے ہيں جو رضائے خدا كى راہ ميں اپنا نفس بيچ ديتے ہيں اور خدا، اپنے بندوں پر مہربان ہے\_

ہجرت سے رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك

الف\_ على عليه‌السلام ، پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے امين

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو جب ہجرت كا حكم ملا تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے خاندان كے افراد اور قبيلہ كے درميان حضرت على عليه‌السلام سے زيادہ كسى كو امانت دار نہيں پايا\_ اسى وجہ سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كو اپنا جانشين بناياتا كہ وہ لوگوں كى امانتيں ان تك پہنچاديں ، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا قرض ادا كريں اور آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دختر حضرت فاطمہ زہراء عليه‌السلام اور دوسرى عورتوں كو مدينہ پہنچاديں \_

حضرت على \_، پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم پر عمل كرنے كے بعد، اپنى والدہ گرامى جناب فاطمہ بنت

اسد ، بنت رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا ،زبير كى بيٹى فاطمہ اور كچھ دوسرے لوگوں كے ساتھ مدينہ روانہ ہوئے اور مقام '' قبا'' (17) ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم سے جاملے\_ (18)

ب\_ على عليه‌السلام اور راہ خدا ميں جہاد

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے مدينہ ہجرت كرنے كے بعد راہ حق ميں اپنى جان كى بازى لگانے والوں اور جان كى پروا، نہ كرنے والوں ميں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اصحاب كے درميان حضرت على عليه‌السلام بے نظير تھے \_ آپ عليه‌السلام غزوہ تبوك كے علاوہ \_ كہ جس ميں آپ عليه‌السلام ، پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم سے مدينہ ميں رك گئے تھے\_ تمام غزوات ميں موجود رہے\_ اور زيادہ تر آپ عليه‌السلام كى فداكارى وايثار كے سبب ،لشكر اسلام نے لشكر كفر و شرك پر غلبہ حاصل كيا\_ آپ عليه‌السلام نے ہميشہ اپنے دشمن و مد مقابل كو شكست دى اور كبھى بھى دشمن كو پيٹھ نہيں دكھائي اور فرمايا كہ اگر تمام عرب ايك كے پيچھے ايك مجھ سے لڑيں تو ميں اس جنگ ميں پيٹھ پھير نے والا نہيں ہوں \_(19)

بلاخوف و ترديد يہ بات كہى جاسكتى ہے كہ اگر اس جانباز اسلام كى جانبازياں اور فداكارياں نہ ہوتيں تو بعيد نہيں تھا كہ بدر ،احد ، خندق اورخيبر ... يا كسى بھى جنگ ميں كفار و مشركين، چراغ رسالت كوبا آسانى گل كر كے پرچم حق كو سرنگوں كرديتے\_

اس مقام پرمولا على عليه‌السلام كى جنگ خندق و خيبر كے دو ميدانوں كى فداكاريوں كو بيان كرتے ہوئے اب ہم آگے بڑھيں گے\_

1\_ اسلام دشمن مختلف گروہوں نے ايك دوسرے سے ہاتھ ملاليا تا كہ يك بيك مدينہ پر حملہ كركے اسلام كوختم كرديں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام نے جناب سلمان فارسى كى پيشكش پر حكم ديا كہ مدينہ كى ان اطراف ميں خندق كھود دى جائے كہ جہاں سے دشمن كے داخل ہونے كا خطرہ ہے\_

خندق كے دونوں طرف دونوں لشكر ٹھہرے ہوئے تھے ، كہ عرب كا نامى گرامى جنگجو '' عمروبن عبدود'' دشمن كے لشكر سے خندق كو پاركر كے رجز پڑھتااور مبارزہ طلبى كرتا ہوا آيا\_حضرت علي عليه‌السلام نے

قدم آگے بڑھائے دونوں ميں گفتگو كے بعد ''عمرو'' گھوڑے سے اتر پڑا اور اس نے گھوڑے كو پے كرديا ، تلوار لے كر حضرت على عليه‌السلام پر حملہ آور ہواتو امام عليه‌السلام نے دشمن كے وار كو اپنى ڈھال پر روكا اور اس كے بعد آپ عليه‌السلام نے ايك ضرب سے اس كو زمين پرگراديا پھر قتل كرڈالا\_ ''عمرو'' كے ساتھيوں نے جب يہ منظر ديكھا تو وہ ميدان سے بھاگ كھڑے ہوئے اور جورہ گئے وہ امام كى تلوار ذوالفقار كے لقمہ بن گئے (20) \_ جب امام \_فاتحانہ واپس آئے تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے فرمايا: '' اگر تمہارى آج كى جنگ كو امت اسلام كے تمام پسنديدہ اعمال سے تو لاجائے تو تمہارا يہ عمل سب سے برتر ہے \_(21) ''

2\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم نے يہوديوں كے مركز، خيبر كا محاصرہ كيا اس غزوہ ميں آنكھوں كے درد كے سبب حضرت علي عليه‌السلام جنگ ميں شامل نہ تھے\_ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دو مسلمانوں كو پرچم ديا اور وہ دونوں ہى كاميابى حاصل كرنے سے پہلے ہى واپس آگئے ، پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: '' پرچم ان كاحق نہيں تھا على عليه‌السلام كو بلاؤ '' لوگوں نے عرض كياكہ '' ان كى آنكھوں ميں درد ہے'' آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: '' ان كو بلا لاؤ وہ، وہ ہيں جن كو خدا اور اس كا رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم دوست ركھتا ہے اور وہ بھى خدا اور اس كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو دوست ركھتے ہيں ...

جب حضرت على \_تشريف لائے تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: '' علي عليه‌السلام كيا تكليف ہے؟'' تو حضرت على عليه‌السلام نے كہا: '' آنكھوں ميں تكليف ہے\_''

اس وقت رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے ان كے لئے دعا فرمائي اور ان كى آنكھوں پر اپنا لعاب دہن لگايا\_ كہ جس سے حضرت على عليه‌السلام كى آنكھوں كا درد ختم ہوگيا،جب حضرت علي عليه‌السلام نے سفيد پرچم لہرايا\_تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان سے فرمايا: '' جبرئيل تمہارے ساتھ ہيں اوركاميابى تمہارے آگے آگے ہے ، خدا نے ان لوگوں كے دلوں ميں خوف وہراس ڈال ديا ہے ...''

حضرت على عليه‌السلام ميدان ميں گئے توسب سے پہلے مرحب سے سامنا ہوا كچھ باتيں ہوئيں اور آخر كار اس كوزمين پرگراديا \_يہودى قلعہ كے اندر چھپ گئے اور دروازہ بند كرليا\_ امام \_دروازہ

كے پيچھے آئے اور جس دروازہ كو بيس آدمى بند كرتے تھے اس كو اكيلے كھولا اور اس كو اپنى جگہ سے اكھاڑ اور يہوديوں كى خندق پرڈال ديا يہاں تك كہ مسلمان اس كے اوپر سے گزر كر كامياب ہوئے\_(22)

ج\_ علي عليه‌السلام اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جانشيني

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے بعد ،مسلمانوں كے امور كى سرپرستى اور ولايت كے مسئلہ ميں صرف اپنى پوشيدہ دعوت اور اعلان پرہى اكتفا نہيں كياتھا بلكہ جس طرح كہ ہم ذكر كرچكے ہيں كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے دعوت اورتبليغ كے پہلے ہى دن سے مسئلہ ولايت كو توحيد و نبوت كے ساتھ صريحاً بيان فرمادياتھا\_ اور پھر خصوصيات و فضائل كے مجموعہ حضرت على \_كے لئے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پاس، خدا كا يہ فرمان موجود تھا كہ دين و دنيا كے امور ميں علي عليه‌السلام كى ولايت و سرپرستى اور اپنے بعد ان كى جانشينى كا اعلان فرماديں \_

رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس كام كو مختلف مواقع پر منجملہ ''غديرخم'' ميں انجام ديا\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے 10ھ فريضہ حج كى انجام دہى كے لئے مكہ كا قصد فرمايا، مورخين نے اس سفر ميں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھيوں كى تعداد ايك لاكھ چو بيس ہزار لكھى ہے \_(23) حج سے واپسى پر 18ذى الحجہ كو صحراء جحفہ كى ''غدير خم '' نامى جگہ پر پہنچے\_ منادى نے پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق اعلان كيا '' الصلوة جامعة'' سب لوگ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كے گرد جمع ہوگئے\_ اونٹوں كے پالانوں سے ايك بلند جگہ منبربنايا گيا اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس پر تشريف لے گئے، حمد خدا اور مفصل خطبہ كے بعد آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: اے لوگو مؤمنين پر ولايت و سرپرستى كا زيادہ حق كون ركھتا ہے؟ تو لوگوں نے كہا: خدا اوراس كا پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم زيادہ بہتر جانتے ہيں تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا :ميرا ولى خدا ہے اور ميں مومنين پر خود ان كے نفسوں سے زيادہ حق ركھتا ہوں اور پھر فرمايا ''من كنت مولاه فهذا عليٌ مولا'' (24) جس كا ميں سرپرست و ولى ہوں يہ علي عليه‌السلام بھى اس كے سرپرست وولى ہيں خدايا ان كے دوستوں كو دوست ركھ اور ان كے

دشمنوں كودشمن قرار دے\_ ابھى لوگ پراكندہ نہيں ہوئے تھے كہ يہ آيت نازل ہوئي :

( اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا ) (25)

'' آج تمہارے دين كوميں نے كامل كرديا اور اپنى نعمتيں تم پر تمام كرديں ، اور تمہارے لئے دين اسلام كو پسند كرليا\_

سوالات

1\_ ائمہ معصومين عليه‌السلام كى عمومى سيرت كياتھى اور كيا ائمہ معصومين عليه‌السلام اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سيرت ميں كوئي فرق تھا ؟ اور اگرتھا تو وہ كيسا فرق تھا؟

2\_ ائمہ معصومين عليه‌السلام اور ان كى معاصر حكومتوں كے درميان ،اختلاف كى اصل وجہ كياتھي؟

3\_ اميرالمؤمنين كا بچپن كيسے گزرا اورخود آپ عليه‌السلام نے اس بارے ميں كيا فرماياہے؟

4\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جب پہلى بار اپنے بعد اميرالمؤمنين كى جانشينى كے مسئلہ كى تصريح كى تو وہ كون سا وقت اور كونسا موقع تھا؟

5\_ جنگوں ميں اميرالمؤمنين كى فداكارى كا ايك نمونہ بيان فرمائيں ؟

حوالہ جات

1 تفصيل كے لئے '' كتاب كفاية الاشرفى فى النص على الائمة الاثنى عشر'' اور كتاب '' الفقيہ للنعماني'' ص 57 ، ص 110\_ '' بحار الانوار '' جلد 36، ص 226، ص 372، '' غيبت شيخ'' ص 99 ، 87 \_ اور '' غيبت مفيد '' كا مطالعہ فرمائيں اور كے علاوہ ولايت اور اس كى شرائط كے موضوع پر قرآن مجيد كا مطالعہ ہم كو بارہ اماموں پر انحصار كرنے كى ہدايت كرتا ہے\_

2 ''فانّ هذا الدين قد كان اسيراً فى ايدى الاشرار يعمل فيه بالهوى و تطلب به الدنيا''(نہج البلاغہ فيض الاسلام خط 53 ص 1010 مالك اشتر كے نام خط )

3 شرح نہج البلاغہ جلد 1 ص 28\_

4 مزيد معلومات كے لئے'' تاريخ اسلام امامت حضرت كے زمانہ ميں '' سبق 4 كى طرف رجوع فرمائيں \_

5 جو بيان اس مقدمہ ميں كلى طور پر آيا ہے اور جس بات كا دعوى كياگيا ہے آيندہ دروس ميں ائمہ معصومين كے بارے ميں خلفاء كے موقف اورمعصوم رہبروں كے اقدامات كے نمونوں كے ساتھ پيش كيا جائے گا\_

6 ارشاد مفيد /9 مطبوعہ بيروت \_ بحار جلد 35/5 منقول از تہذيب، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1/59 خانہ كعبہ ميں آپ عليه‌السلام كى ولادت كے موضوع كو اہل سنّت كے بہت سے مورخين و محدثين نے لكھا ہے \_ مزيد تفصيل كے لئے مروج الذہب جلد 2/249\_ شرح الشفا جلد 1/151\_ مستدرك حاكم جلد 3/283 شرح قصيدہ عبدالباقى آفندى از آلوسى /5 ملاحظہ ہو\_

7 عمران كے چار بيٹے، طالب، عقيل ، جعفر اور على عليه‌السلام تھے \_ آپ ابوطالب كى كنيت سے مشہور تھے\_ ليكن ابن ابى الحديد نے جلد 1 ص 11 پر حضرت علي عليه‌السلام كے والد كا نام عبدمناف لكھا ہے\_

8 سيرة ابن ہشام جلد 1/262، كامل ابن اثير جلد 2/58 ، كشف الغمہ جلد 79، تاريخ طبرى 2/312\_

9 نہج البلاغہ خطبہ قاصعہ سے چند جملے از صبحى صالح حديث 192 ص 300 اور دو سطريں ص 812 سے \_

10 تاريخ طبرى جلد 2 ص 310 كامل ابن اثير جلد 2 ص 50\_ ابن ہشام جلد 1 ص 262، كشف الغمہ جلد 1 ص 86

11 نہج البلاغہ فيض الاسلام خطبہ 23 ص 811 ، ص 812 \_

12 سورہ شعراء آيت214\_

13 تاريخ طبرى جلد 2/320\_ مجمع البيان جلد 7\_8/206 \_ الغدير جلد 2/ 379\_ كامل ابن اثير جلد 2/62\_ 63

إن هذا أخى و وصى و خليفتى فيكم فاسمعوا له و اطعوا'' \_

14 سيرة ابن ہشام جلد 2/124\_ كامل ابن اثير جلد 2/101 \_ 103\_ الصحيح من سيرة النبى جلد 2/238\_

15 تفسير الميزان جلد 2/99\_ (دس جلدوالي) تفسير برہان جلد 1/206 ملاحظہ ہو\_

16 سورہ بقرہ /207\_

17 مدينہ سے دو فرسخ دور قبا قبيلہ بنى عمروبن عوف كے سكونت كى جگہ تھي\_ معجم البلدان جلد 4/301\_

18 مناقب ابن شہر آشوب جلد 2/58، الصحيح من سيرة النبى جلد 2/295\_

19 ''والله لو تَظَاهَرت الرحب على قتالى لما ولّيت عنها'' شرح نہج البلاغہ فيض الاسلام ص ، 971\_

20 ارشاد مفيد /52،53\_

21 بحار جلد 2/205 ''لو وزن اليوم عملك بعمل امة محمد لرجع عملك بعملہم ...''\_

22 ارشاد مفيد /65،67\_

23 الغدير جلد 1/9\_

24 سورہ مائدہ /3\_

25- الغدير جلد 1/9\_11\_

دوسراسبق:

حضرت على عليه‌السلام كى سوانح عمري (دوسرا حصّہ )

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت سے خلافت تك

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كى وفات كے فوراًبعد ، بعض مسلمانوں نے سقيفہ بنى ساعدہ ميں جمع ہوكر جانشين پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم معين كرنے كے بارے ميں ايك مٹينگ كى ، باوجوداس كے كہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى زندگى ہى ميں حضرت على عليه‌السلام كو حكم پروردگار كے مطابق اپنا جانشين مقرر فرماديا تھا\_ ليكن اس كے برخلاف لوگوں نے حكومت ، حضرت ابوبكر كے حوالہ كردى \_ حضرت ابوبكر 13ھ ق ميں 63 سال كى عمر ميں اس دنيا سے چلے گئے \_ان كى مدت خلافت دو سال تين ماہ تھي\_ (1)

ان كے بعد حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابوبكر كى وصيت كے مطابق خلافت كى زمام سنبھالى اور آخر ذى الحجہ 23ھق كو ابولو لو ''فيروز'' كے ہاتھوں قتل كرديئے گئے \_اور ان كى خلافت كى مدت دس سال چھ ماہ اور چار دن تھى \_(2)

حضرت عمر نے اپنا خليفہ معين كرنے كے لئے ايك كميٹى تشكيل دى جس كا نتيجہ و ثمرہ حضرت عثمان ابن عفان كے حق ميں ظاہر ہوا\_ انہوں نے حضرت عمر كے بعد محرم كے اواخر ميں 24ھ ق كو خلافت كى باگ ڈور سنبھالى اور ذى الحج 35ھ ق كو نا انصافى اور بيت المال ميں خرد برد كے الزامات كى وجہ سے مسلمانوں كى ايك شورش ميں ايك كثير جمعيت كے ہاتھوں قتل كرديئے گئے اور ان كى خلافت بارہ سال سے كچھ كم مدت تك رہى \_ (3)

مذكورہ تينوں خلفاء ، پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد ، يكے ديگرے تقريباً 25 سال تك لوگوں پر حكومت كرتے رہے\_ اس طويل مدت ميں اسلام اور جانشينى پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حوالے سے سب سے زيادہ مستحق

و سزاوار شخصيت اميرالمؤمنين على بن ابى طالب \_كى تھى كہ جنھوں نے صبر و شكيبائي سے كام ليا اور گھر ميں بيٹھے رہے\_

حضرت على عليه‌السلام جوخلافت كو اپنا مسلم حق سمجھتے تھے ، ان لوگوں كے مقابل اٹھے جنہوں نے ان كے حق كو پامال كيا تھا، آپ عليه‌السلام نے اعتراض كيا اور جہاں تك اسلام كى بلند مصلحتوں نے اجازت دى اس حد تك آپ نے اپنے احتجاج و استحقاق كو ان پر، روشن فرمايا\_

اسلام كى عظيم خاتون حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا نے بھى اس احتجاج ميں آپ كا مكمل ساتھ ديا اور تاحيات ہر موڑ پر آپ عليه‌السلام كى مدد كرتى رہيں اور انہوں نے عملى طور پرثابت كرديا كہ دوسروں كى حكومت غير قانونى ہے\_

ليكن چونكہ اسلام ابھى نيا نيا تھا اس لئے حضرت علي عليه‌السلام نے تلوار اٹھانے اور جنگ كى آگ بھڑكانے سے گريز كيا\_ كيونكہ طبيعى طور پر اس فعل سے اسلام كو نقصان پہنچتا\_ اور ممكن تھا كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زحمتوں پر پانى پھر جاتا يہاں تك كہ آپ عليه‌السلام نے اسلام كى آبرو بچانے كے لئے ضرورى مقامات پرتينوں خلفاء كى دينى امور اور بہت سے سياسى مشكلات ميں رہنمائي اور ان كى ہدايت سے دريغ نہيں فرمايا جيسا كہ يہ لوگ بھى مجبوراً، گاہے بہ گاہے آپ عليه‌السلام كى علمى بزرگى اور قابل قدر خدمات كا اعتراف كرتے رہے چنانچہ خليفہ دوم اكثر كہا كرتے تھے: '' لو لا عليٌ لہلك عمر'' (4) يعنى اگر على نہ ہوتے تو عمر ہلاك ہوگئے ہوتے \_

خلافت سے شہادت تك

حضرت عثمان كے قتل كے بعد اكثريت كے اصرار اور خواہش پر تقريباً مہاجرين و انصار كے اتفاق سے حضرت على \_خلافت كے لئے منتخب كئے گئے\_ امام عليه‌السلام نے پہلے اس عہدہ كو قبول كرنے سے انكار كيا\_ واضح رہے كہ يہ انكار اس لئے نہيں تھا كہ آپ عليه‌السلام اپنے اندر زمامدارى كى توانائي اور

مصائب برداشت كرنے كى طاقت نہيں پاتے تھے، يا يہ كہ ان سے زيادہ مناسب، اصحاب كے درميان كوئي اور شخص بھى موجود تھا \_ بلكہ يہ انكار اس لئے تھا كہ حضرت عليه‌السلام جانتے تھے كہ اسلامى معاشرہ گذشتہ خلفاء كى غلط سياست كى بناپر خصوصاً عثمان كے زمانہ خلافت ميں طبقاتى اختلاف اور اجتماعى و اقتصادى تفريق كا شكار ہوچكا تھا\_ آپ عليه‌السلام ديكھ رہے تھے كہ اصلى اسلام كے اصول و مفاہيم كہ جن پر پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنى زندگى كے طويل عرصہ ميں عمل كرتے رہے ہيں وہ فراموشى كى نذر ہوكر ختم ہوچكے ہيں \_ ان تمام چيزوں كو اپنى جگہ پر لانے ميں مشكليں اور سختياں ہونگى \_اور ان تمام باتوں كے پيش نظرحضرت علي عليه‌السلام نے چاہا كہ لوگوں كو آزما كر ديكھا جائے كہ وہ انقلاب اسلامى كى روش كو عملى طور پر اختيار كرنے پر كس حد تك آمادہ ہيں ، تا كہ بعد ميں ايسا نہ سمجھ بيٹھيں كہ علي عليه‌السلام نے ان كو غافل بنا كر، ان كى انقلابى تحريك اور شورش سے فائدہ اٹھاليا\_

ان تمام باتوں اور دوسرى باتوں كو مد نظر ركھتے ہوئے امام عليه‌السلام نے اصحاب اور جمہور كے بہت اصرار كے باوجود فورى طور پر حكمرانى قبول كرنے سے انكار كرديا اور لوگوں كے جواب ميں فرمايا:

'' مجھے چھوڑ دو اور كسى دوسرے كو تلاش كرلو\_ كيونكہ جو كام سامنے ہے اس ميں طرح طرح كى ايسى مشكلات ہيں كہ دلوں ميں ان كے تحمل كى طاقت اور عقلوں ميں ان كے قبول كرنے كے توانائي ا نہيں ہے \_ عالم اسلام كے افق كو ظلم و بدعت كے سياہ بادلوں نے گھير ركھا ہے اور اسلام كا روشن راستہ متغير ہوچكا ہے تم يقين جانو كہ اگر ميں نے خلافت كو قبول كيا تو جو كچھ ميں جانتا ہوں اس كے مطابق تمہارے ساتھ سلوك كرونگا اور كسى بھى بولنے والے كى بات يا ملامت كرنے والے كى ملامت پر كان نہيں دھروں گا '' \_(5)

مجمع عام ميں تقرير اور اتمام حجت كے بعد جب لوگوں نے بہت زيادہ اصرار كيا تو آپ عليه‌السلام نے جمعہ كے دن 25 ذى الحجہ 25ھ ق(6) كو مجبوراً خلافت قبول كرلى اور لوگوں نے آپ عليه‌السلام كى بيعت كي\_

حضرت على \_منصب فرماں روائي پر

حضرت على عليه‌السلام نے ايسے حالات ميں حكومت كى باگ ڈور سنبھالى كہ جب اسلامى معاشرہ شگاف اور اجتماعى و اقتصادى اختلاف كى بناپر تباہى وہلاكت كے دہانے پر پہنچ چكا تھا اور ہر طرح كى دشوارياں اور پيچيدہ مشكلات آپ كے انتظار ميں تھيں \_

جن مقاصد كے لئے حضرت على عليه‌السلام نے حكومت قبول كى تھى ان كو بروئے كار لانے كے لئے آپ عليه‌السلام نے اپنى انقلابى سياست كوچند مرحلوں ميں رائج كيا\_

اس سياست كے تين مرحلے تھے:

1\_ حقوق كا مرحلہ 2\_ مال كا مرحلہ 3\_ انتظام كا مرحلہ

اب ہم اختصار كے ساتھ مندرجہ بالا ،مراحل كا تجزيہ پيش كرتے ہيں \_

الف\_ حقوق كا مرحلہ

حقوق كے سلسلہ ميں امام عليه‌السلام كى اصلاحات ، تمام لوگوں كو مساوى حقوق دينے اور بيت المال سے بخشش و عطا كے سلسلہ ميں امتياز اور برترى كولغو قرار دينے پر مبنى تھے\_ آپ عليه‌السلام نے فرمايا: '' ذليل اور ستم ديدہ ميرے نزديك طاقتور ہيں يہاں تك كہ ميں ان كا حق انھيں واپس دلادوں اورطاقتور ميرے نزديك ناتواں ہے يہاں تك كہ ميں مظلوم كا حق اس سے واپس لے لوں \_'' (7)

ب\_ مالى مرحلہ

اس سلسلہ ميں امام عليه‌السلام نے جو پہلا اقدام كيا وہ اس دولت و ثروت كو واپس لينا تھا كہ جو عثمان كى خلافت كے زمانہ ميں ديدى گئي تھي\_ اميرالمؤمنين عليه‌السلام نے اموال، ملكيت، پانى اور زمين(يعنى تيول) كو (8) كہ جنہيں حضرت عثمان نے اپنے رشتہ داروں اور كارندوں كو بخش دياتھا ، بيت المال ميں واپس لے ليا\_ (9)

اس كے بعد اموال كى تقسيم ميں لوگوں كو اپنى سياست سے آگاہ كيا اورفرمايا:

'' اے لوگو ميں بھى تم ميں سے ايك فرد ہوں اور سود و زياں ميں تمہارے ساتھ شريك ہوں ميں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى روش كى طرف تمہارى راہنمائي كرونگا اور ان كے قوانين كو تمہارے درميان جارى كروں گا \_ آگاہ ہوجاؤ كہ ہر قطعہ زمين اور يتول (يعنى ملك، آب اور زمين) جو عثمان نے دوسروں كودے ديئے ہيں اورہر وہ مال ، كہ جومال خدا سے ديا گيا ہے ان سب كو بيت المال ميں واپس لوٹ جانا چاہئے\_ بيشك كوئي بھى چيز حق كو ختم نہيں كرسكتي\_ خدا كى قسم اگر ميں ديكھوں گا كہ يہ مال كسى عورت كو جہيز ميں ديا گيا ہے يا اس سے كوئي كنيز خريدى گئي ہے تو ميں سب كو واپس پلٹادوں گا \_ بيشك عدالت ميں وسعت ہے اور اگر كسى پر عدالت سخت اور دشوار ہے تو ظلم و ستم اس پر اور بھى زيادہ دشوار ہوگا'' (10)

ج \_ انتظامى مرحلہ

حضرت على \_نے انتظامى سياست كو دو مرحلوں ميں عملى جامہ پہنايا:

1\_ غير صالح حكمرانوں كومعزول كرنا اور ہٹانا اس سلسلہ ميں آپ عليه‌السلام فرماتے ہيں :

'' مجھے اس بات سے بہت دكھ ہے كہ اس امت كے بيوقوف اوربدكار لوگ ،امور كى باگ ڈور اپنے ہاتھوں ميں لئے ہوئے ہيں اس كے نتيجہ ميں مال خدا كو اپنے درميان ايك ہاتھ سے دوسرے ہاتھ ميں الٹ پھير كرتے ہيں اور خدا كے بندوں كو اپنى غلامى كى طرف كھينچے جا رہے ہيں يہ لوگ نيكو كاروں سے لڑتے ہيں اور فاسقوں كو اپنا ساتھى بناتے ہيں اس گروہ ميں كچھ لوگ ايسے بھى ہيں جو شراب پى چكے ہيں اور ان پر حد بھى جارى ہوچكى ہے اور ان ميں سے بعض نے اسلام كو قبول ہى نہيں كيا جب تك كہ ا ن كے لئے كوئي عطيہ معين نہيں ہوا ...(11)''

2\_ صالح اور لائق حكمرانوں كى تعيين اور ان كومختلف شہروں ميں بھيجنا\_ عثمان بن حنيف كو بصرہ كا حاكم سہل بن حنيف كو شام كا حاكم اور قيس بن زياد كومصر كا حاكم بنايا اور ابوموسى اشعرى كو مالك

اشتر كے اصرار كى بناپر ان كے عہدہ پر كوفہ ميں باقى ركھا \_( 12)

حضرت على عليه‌السلام كے اقدامات پرمخالفين كا رد عمل

حضرت علي عليه‌السلام كے اصلاح طلب اقدامات جس طرح غريب اور ستم رسيدہ طبقہ كے لئے مسرت كا باعث تھے اسى طرح قريش كے غرور، خودبينى اور فوقيّت كے جذبہ پر كارى ضرب تھے، اس وجہ سے جب ثروت مندوں كے چيدہ افراد اور بڑے طبقہ نے اپنى ذاتى منفعت اور اپنى اجتماعى حيثيت كو خطرے ميں ديكھا تو حضرت على عليه‌السلام كے ساتھ مذاكرہ اورمالى و حقوقى مسائل ميں آپ عليه‌السلام كى سياست ميں تبديلى سے مايوس ہونے كے بعد ،علم مخالفت بلند كرديا اور لوگوں كو بيعت توڑدينے پر بھڑ كانے، مختلف بہانوں سے امام عليه‌السلام كى حيثيت كو كمزور كرنے اور داخلى جنگ و اختلاف كو ہوا دينے لگے\_

حضرت على عليه‌السلام نے اپنے بعض ارشادات ميں اپنے مخالفين كو تين گروہوں ميں تقسيم كيا ہے اور فرمايا ہے كہ :

''ميں جب امر خلافت كے لئے اٹھا تو ايك گروہ نے بيعت توڑدى اور كچھ لوگ دين سے باہر نكل گئے اورايك گروہ نے شروع سے ہى طغيان و سركشى كي''\_(13)

اب اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى اسلامى حكومت كے بالمقابل ان تينوں گروہوں كے موقف كو مختصراً بيان كيا جائے گا :

الف\_ ناكثين (عہد توڑدينے والے)

پيسے كے پرستار ، لالچى اور تفرقہ پرداز افراد، امام عليه‌السلام كى سياست كے مقابلہ ميں آرام سے نہيں بيٹھے\_ انہوں نے پہلا فتنہ بصرہ ميں كھڑاكيا\_ اس فتنہ كے بيچ بونے والے افراد طلحہ و زبير تھے ، يہ دونوں بصرہ اور كوفہ كى گورنرى كا مطالبہ كر رہے تھے (14) اور امام عليه‌السلام كے سامنے انہوں نے صريحا

اظہار كرديا كہ ہم نے اس لئے آپ عليه‌السلام كى بيعت كى ہے كہ خلافت كے كام ميں آپ عليه‌السلام كے ساتھ شريك رہيں \_(15)

ليكن حضرت على عليه‌السلام نے ان كى خواہش كى موافقت نہيں كى اوردونوں آخر ميں عمرہ كے بہانہ سے مكہ چھوڑ كر مدينہ چلے گئے اور وہاں جناب عائشےہ كى مدد اور جناب عثمان كے زمانہ كے بر طرف شدہ حكمران مكہ كے توسط سے طلحہ و زبير نے ايك سازش تيار كى ، ان كى اس ساز باز سے '' ناكثين'' كا مركزى ڈھانچہ تشكيل پاگيا\_

ان لوگوں نے امويوں كى دولت سے استفادہ كرتے ہوئے خون عثمان كے انتقام كى آڑ ميں جناب عائشےہ كى رہبرى ميں ايك لشكر تيار كرليا اور بصرہ كى طرف چل پڑے اور بصرہ كا دفاع كرنيوالوں پر حملہ كرديا ، طرفين ميں شديد ٹكراؤ ہوا بہت سے لوگ قتل اور مجروح ہوئے اور حاكم بصرہ عثمان بن حنيف كے گرفتار ہوجانے كے بعد شہر بصرہ ان كے قبضہ ميں آگيا\_

حضرت على \_'' شام'' سے جنگ كرنے كے وسائل مہيا كرنے ميں لگے ہوئے تھے (اسلئے كہ معاويہ نے قانونى طور پر خلافت سے سركشى كا اعلان كركے امام عليه‌السلام كى بيعت كو رد كرديا تھا) جب عائشےہ ، طلحہ اور زبير كى شورش كى خبر آپ عليه‌السلام تك پہونچى تو آپ عليه‌السلام امت كے تفرقہ سے ڈرے اور آپ عليه‌السلام نے يہ سمجھا كہ ان لوگوں كا خطرہ معاويہ كى سركشى سے زيادہ اہم ہے\_ اگر فورى طور پر اس فتنہ كى آگ كو خاموش نہ كيا گيا تو ممكن ہے كہ خلافت حق كى بنياد متزلزل ہوجائے\_

اس وجہ سے آپ عليه‌السلام ، ان لوگوں سے جنگ پر آمادہ ہوگئے اور آپ عليه‌السلام كا لشكر جلد ہى مدينہ سے باہر آگيا، مقام ''رَبذہ'' (16) سے آپ عليه‌السلام نے كوفہ والوں كے لئے خطوط اور نمائندے بھيجے اور ان كو اپنى مدد كيلئے بلايا\_

چنانچہ حضرت على عليه‌السلام كے نمائندہ امام حسن عليه‌السلام اور عمار ياسر كى كوششوں كى بناپر كوفہ كے ہزاروں افراد،حضرت على عليه‌السلام كى مدد كے لئے كوفہ چھوڑ كر مقام '' ذى قار'' (17) ميں حضرت علي عليه‌السلام سے ملحق ہوگئے\_

حضرت على عليه‌السلام نے ان پيمان شكنوں سے ٹكراؤ سے پہلے مختلف ذرائع سے صلح كى كوشش كى اور اپنى طرف سے خون ريزى سے بچنے كے ليئے انتہائي كوشش كى ليكن كاميابى حاصل نہ ہوسكى اس لئے كہ شورش كرنيوالے جنگ كا پختہ ارادہ كرچكے تھے\_

حضرت على عليه‌السلام كو مجبوراً ان سے جنگ كرنا پڑى اور شديد جنگ كے بعد ،يہ فتنہ حضرت على عليه‌السلام كى فتحيابى اور '' ناكثين'' كى شكست فاش پر ختم ہوا\_ بہت سے لوگ قتل ہوئے اور بقيہ شام كى طرف بھاگ گئے يہ جنگ تاريخ ميں جنگ '' جمل'' كے نام سے مشہور ہے\_

ب\_ قاسطين

جب حضرت على عليه‌السلام نے اسلامى معاشرہ كى فرماں روائي كى ذمہ دارى قبول كى تھى تو اسى وقت سے يہ ارادہ كرليا تھا كہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى سيرت كو ،جو مدت سے بھلائي جاچكى تھى زندہ كرديں گے، قانون الہى سے ہر طرح كى سركشى اور تمرد كى كوشش كو ختم كرديں گے اور بنى اميہ كى روش كو كہ جس كے سربراہ اور اس قانون شكنى كو جارى ركھنے والے معاويہ كو اسلامى معاشرے سے ہٹا ديں گے\_

لہذا آپ عليه‌السلام نے اپنى حكومت كے پہلے ہى دن سے يہ طے كرليا تھا كہ معاويہ كو شام كى گورنرى سے معزول كرديں گے، اس سلسلہ ميں كسى كى بات يا سفارش حتى ابن عباس كى بات بھى آپ عليه‌السلام كے مؤقف كو بدلنے ميں مؤثر نہ ہوسكي\_ كيونكہ آپ عليه‌السلام كسى بھى صورت ميں معاويہ كے وجود كو اسلامى حكومت ميں برداشت نہيں كرسكتے تھے\_

اولاً :اسلامى حكومت ميں معاويہ جيسے گور نروں كا وجود ، حضرت عثمان كى حكومت كے خلاف مسلمانوں كى شورش كا اہم ترين سبب تھا\_ مسلمانوں نے بار باران لوگوں كو برطرف اور معزول كرنے كا مطالبہ كيا تھا \_ اب اگر حضرت على عليه‌السلام ان كو( اگرچہ تھوڑى اور محدود مدت كے لئے بھى ) باقى ركھتے تو لوگ نئي حكومت كے بارے ميں كيا فيصلہ كرتے؟

ثانياً :شام ميں معاويہ اور اس كى حكومت نے جو مقام و حيثيت پيدا كرلى تھى اس سے حضرت

على عليه‌السلام نے بخوبى يہ اندازہ لگاليا تھا كہ معاويہ كسى طرح بھى شام كى حكومت سے دست بردار نہيں ہوگا\_ اب اگرحضرت على عليه‌السلام كى طرف سے بھى تائيد ہوجاتى تو ہوسكتا تھا كہ كل اسى تائيد كو معاويہ اپنى حقّانيت كى سند سمجھ ليتا اور اس كو امام عليه‌السلام كى حكومت كے خلاف استعمال كرتا\_

امام عليه‌السلام بخوبى جانتے تھے كہ معاويہ اپنى زندگى ميں شام ميں مركزى حكومت كے نمائندہ اور مامور كى حيثيت سے عمل نہيں كر رہا ہے \_ بلكہ وہ شام كو اپنى حكومت سمجھتا ہے اور اس سرزمين پر اس كے سارے پروگرام اور كام حكومت كے اس سربراہ جيسے تھے جس نے خود حكومت كى بنياد ركھى ہو اور مختلف ذرائع سے اپنا اقتدار قائم كيا ہو \_ وہ معروف اور صاحب نفوذ شخصيتوں كو خريد ليتا تھا اور قيمت كے ذريعہ دوسروں كومحروم كر كے اور لوگوں كے امن و امان كو چھين كر ايك گروہ كو مال و ثروت فراہم كرتا تھا \_ وہ كسانوں ، تاجروں اورتمام ماليات ادا كرنے والوں كو شديد ظلم كا نشانہ بناتا اور ان سے مطلوبہ مال لے كر عربى قبائل كے ان رؤسا كو ديتا كہ ، جواس كى فوج كى مدد سے آزادى پسند ہر طرح كى تحريك كو كچلنے كے لئے آمادہ ہوتے تھے\_ اس طرح انہوں نے اپنے آپ كو بہت دنوں تك اپنے منصب پر باقى ركھنے كے لئے آمادہ كر ركھا تھا \_

معاويہ اور حضرت عثمان كا كرتا

معاويہ، حضرت على عليه‌السلام كو اچھى طرح جانتا تھا وہ اس بات سے بے خبر نہيں تھا كہ على عليه‌السلام بہت جلد اسے تمنّاؤں كى كرسى سے نيچے كھينچ ليں گے اور اس كى مادى خواہشوں ،آرام طلبيوں اور ہوس اقتدار كے درميان ايك مضبوط بند باندھ ديں گے \_ اس لئے معاويہ نے اپنى جھوٹى حكومت كى بنياد كومضبوط كرنے اور اپنے مقاصد تك پہونچنے كے لئے انقلابى مسلمانوں كے ہاتھوں حضرت عثمان كے قتل كو بہترين موقع اور ذريعہ سمجھا \_ اسى وجہ سے اس نے قتل عثمان كو بہت بڑا بنا كر پيش كيا اور شديد پروپيگنڈہ كے ذريعہ اس كو ايسا حادثہ و فاجعہ بناديا كہ شام والوں كے دل لرزگئے \_

معاويہ نے حكم ديا كہ جناب عثمان كے خون آلود كرتے كو انكى بيوى '' نائلہ'' كى كٹى ہوئي انگلى كے ساتھ\_جس كو نعمان بن بشير لايا تھا(18)\_ دمشق كى جامع مسجد كے منبر كى بلندى پر لٹكايا جائے اوراس نے شام كے كچھ بوڑھوں كو اس كُرتے كے ارد گرد نوحہ سرائي اور عزادارى كے لئے آمادہ كيا \_(19) اس طرح انہوں نے شام كے لوگوں كے جذبات كو مركزى حكومت كے خلاف بھڑكاديا اور ان كو اتنا غصہ دلايا كہ وہ معاويہ سے بھى زيادہ غيظ و غضب ميں آگئے اور معاويہ سے زيادہ جنگ اور انتقام كے لئے آمادہ نظر آنے لگے\_

طلحہ و زبير اور عائشےہ كى شورش نے بھى ، جو حضرت عثمان كى حمايت كے نام پر وجود ميں آئي تھي،معاويہ كے كام كواور آسان بناديا\_ اب معاويہ ان چيزوں كى مدد سے شام والوں كو برانگيختہ كرسكتا تھا اور ان كو جس طرف چاہتا لے جاسكتا تھا \_

آغاز جنگ

معاويہ كے اردگرد جب دنيا پرست اور بے ايمان لوگ جمع ہوگئے تو معاويہ جنگ كيلئے تيا ر ہوگيا تا كہ حق و عدل والى ،شرعى حكومت سے ٹكرا جائيں ، معاويہ كا لشكر صفين ميں پہنچا اور فرات كے كنار ے خيمہ زن ہوگيا اس كے ساتھيوں نے اصحاب اميرالمؤمنين عليه‌السلام پر پانى بند كرديا\_

حضرت على عليه‌السلام كوفہ ميں تھے جب آپ عليه‌السلام كو خبر ملى كہ معاويہ ايك كثير لشكر كے ساتھ صفين ميں پہنچ چكا ہے تو آپ عليه‌السلام اس سے مقابلہ كے لئے آمادہ ہوئے ، حضرت على عليه‌السلام كے سپاہيوں كى فوج سيلاب كى طرح اٹھى اور فرات كے كنارے پہنچ كر(20) معاويہ كے لشكر كے سامنے آگئي ليكن حضرت على عليه‌السلام كے سپاہيوں نے ديكھا كہ فرات تك پہنچنے كا راستہ نہيں ہے\_

حضرت على عليه‌السلام نے خون ريزى نہ ہونے كى بڑى كوشش كى ليكن كامياب نہ ہوئے جنگ ناگزير تھي،حضرت على عليه‌السلام كے سپاہيوں نے جنگ كے شروع ہى ميں شاميوں كوفرات كے كنارے سے

بھگاديا اور شام كے لشكر كو بھارى نقصان پہنچايا\_ جب عراق كے لشكر نے فرات كو اپنے ہاتھوں ميں لے ليا تو حضرت على عليه‌السلام نے بڑے پن كا ثبوت ديا اور فرمايا: '' چھوڑ دوان كو پانى لينے دو ...''

اس كے بعد دونوں لشكروں كے درميان چھوٹے چھوٹے حملے ہوتے رہے\_حضرت على عليه‌السلام نہيں چاہتے تھے كہ اجتماعى حملہ شروع ہو \_ اس لئے كہ آپ عليه‌السلام كو يہ اميد تھى كہ دشمن، حق كے سامنے اپنى گردن جھكا دےں گے اور جنگ سے ہاتھ روك لےں گے ليكن دشمن اسى طرح آمادہ پيكار رہے \_ طرفين اس كشيدگى كے جارى رہنے سے تھك گئے اس اعتبار سے ان كے درميان، صلح و موافقت كى كوئي اميد باقى نہ رہى \_

جب حضرت على عليه‌السلام نے حالات كا يہ رخ ديكھا تو اپنے اصحاب كو ايك بڑى جنگ كے لئے آمادہ كرليا \_ معاويہ بھى جنگ كے لئے تيار ہوگيا نتيجہ ميں دونوں گروہوں كى آپس ميں مڈ بھيڑ ہوئي ''ليلة الہرير'' (21) ميں سخت ترين جنگ ہوئي \_ ايسى جنگ كہ جس ميں سپاہى نماز كے وقت كو سمجھ نہيں پار ہے تھے اور بغير آرام كئے ہوئے مسلسل جنگ كر رہے تھے \_ (22)

حضرت على عليه‌السلام كے سپہ سالار، مالك اشتر نہايت مردانگى سے ميدان ميں حملہ كررہے تھے اور اپنے دلير اور نامورلشكر كو دشمن كى طرف بڑھاتے جاتے تھے ، پھر معاويہ كو ايسى شكست ہوئي كہ اس كے سپاہيوں كى تمام صفيں ٹوٹ گئيں اور ايسا لگتا تھا كہ حضرت على عليه‌السلام كا لشكر ،فتحياب ہوجائے گا \_ ليكن معاويہ، عمرو عاص كى مدد سے مكر و فريب كى فكر كرنے لگا اوردھوكہ سے قرآن كونيزہ پر بلند كرديا جس كى بناپر حضرت على عليه‌السلام كے سپاہيوں ميں اختلاف اور شورش بر پاہوگئي \_

آخر كار اپنے ساتھيوں كى طرف سے نہايت اصرار پر مجبور ہوكرحضرت على عليه‌السلام نے ابوموسى اشعرى اورعمرو عاص كى حكميت پر چھوڑ ديا كہ وہ لوگ اسلام اور مسلمانوں كى مصلحتوں كا مطالعہ كريں اور اپنے نظريہ كا اعلان كريں \_

مسئلہ حكميت كو قبول كرنے كے سلسلہ ميں حضرت على عليه‌السلام اس منزل تك پہونچ گئے تھے كہ اگر اس كو قبول نہ كرتے تو شايد اپنے ہى كچھ سپاہيوں كے ہاتھوں قتل كرديئےاتے اور مسلمان شديد

بحران ميں مبتلا ہوجاتے \_

جب حكمين كے فيصلہ سنانے كا وقت آگيا تو دونوں نے اپنے نظريہ كو ظاہر كيا، عمرو عاص نے ابوموسى اشعرى كو دھوكہ ديا اور اس نے حكومت معاويہ كو برقرار ركھا، اس بات نے معاويہ كى حيلہ گرى كو آشكار كرديا\_

ج\_ مارقين

حكمين كے واقعہ كے بعد ،كچھ مسلمان جو حضرت على عليه‌السلام كے ساتھ تھے انہوں نے على عليه‌السلام كے خلاف خروج كيا اور اس حكميت كو قبول كرلينے كى بناء پر على كو تنقيد كا نشانہ بنانے لگے كہ جس كے قبول كر لينے كا يہى لوگ اصرار كر رہے تھے \_

ان لوگوں كو چند دنوں كے بعد اپنى غلطى كا پتہ چل گيا اور وہ نادم ہوئے، انہوں نے اس بات كى كوشش كى كہ حضرت على عليه‌السلام عہد و پيمان توڑديں (23) ليكن على عليه‌السلام پيمان توڑنے والوں ميں سے نہ تھے\_

خوارج نے حضرت على عليه‌السلام كے مقابلہ ميں صف آرائي كرلي، انہوں نے فتنہ و فساد برپا كيا \_ كوفہ سے باہر نكل پڑے اور '' نہروان(24)'' ميں خيمہ زن ہوگئے يہ لوگ بے گناہ افراد سے متعرض ہوئے اور قتل و غارت گرى كر كے لوگوں ميں خوف و دہشت طارى كررہے تھے\_

حضرت على عليه‌السلام كوشش كرنے لگے كہ لوگوں كو دوبارہ معاويہ سے جنگ پر آمادہ كيا جائے اور لوگوں نے دوسرى بار بھى آپ كى دعوت كو قبول كيا\_

جب آپ عليه‌السلام نے خوارج كى قتل و غارتگرى اور فساد كو ديكھا تو خوارج كے خطرہ كو معاويہ كے خطرہ سے بڑا محسوس كيا\_ چونكہ وہ لوگ مركز خلافت كے قريب تھے\_ اگر على عليه‌السلام كے سپاہى معاويہ سے لڑنے كے لئے جانا چاہتے تو انہيں خوارج كے حملہ كا سامنا كرنا پڑتا اس لئے كہ خوارج اپنے علاوہ مسلمانوں كے تمام فرقوں كو كافر سمجھتے اور ان كے مال اور خون كوحلال جانتے تھے\_(25)

اس وجہ سے حضرت على عليه‌السلام كے سپاہيوں نے نہروان كى جانب كوچ كيا\_ دونوں لشكروں ميں جنگ چھڑجانے سے پہلے على عليه‌السلام نے اس بات كى كہ كوشش كى منطق كے ذريعہ ان لوگوں كے شبہات كو ان كے سامنے بيان كر كے ان كى ہدايت كى جائے اور خونريزى كا سد باب كيا جائے \_ ليكن افسوس كہ وہ نادان ،خرد سے عاري، ہٹ دھرم، استدلال اور حقيقت ميں سے كچھ بھى سمجھنے پر آمادہ نہ تھے \_

جب حضرت على عليه‌السلام ان كى ہدايت سے مايوس ہوگئے اور يہ يقين ہوگيا كہ وہ لوگ راہ حق كى طرف ہرگز نہيں لوٹيں گے ، تب آپ عليه‌السلام نے ان كے ساتھ جنگ كى \_ امام عليه‌السلام كے لشكر نے دائيں اور بائيں طرف سے دشمن پر يلغار كردى اور خوارج كو درميان ركھ كر نيزہ و شمشير كے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑے\_ ابھى تھوڑى دير بھى نہ گذرى تھى كہ نو افراد كے علاوہ سب كو قتل كرڈالا\_

حضرت على عليه‌السلام كى شہادت

آخر كار حضرت على عليه‌السلام نے تقريباً پانچ سال تك حكومت كرنے كے بعد 19رمضان المبارك كى شب 40 ھ ق كو نماز صبح كى ادائيگى كى حالت ميں مسجد كوفہ ميں ، پليدترين انسان ابن ملجم كى زہر آلود تلوار سے جو خوارج ميں سے تھا محراب حق ميں ضربت كھائي اور آپ عليه‌السلام كا چہرہ آپ عليه‌السلام كے خون سے گل رنگ ہوگيا \_

اور دو روز بعد رمضان المبارك كى 21 ويں شب كو جام شہادت نوش كيا \_ شہادت كے بعد ان كے جسد اطہر كونجف كى مقدس سرزمين ميں سپرد خاك كيا گيا\_

سوالات

1\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد سقيفہ كے واقعہ كے سلسلہ ميں حضرت على عليه‌السلام كا رد عمل كيا تھا اور آپ نے احقاق حق كے لئے تلوار كيوں نہ اٹھائي؟

2 \_ قتل عثمان كے بعد، حضرت على عليه‌السلام نے فوراً خلافت كيوں نہ قبول كرلي؟

3\_ مالي، حقوقى اور انتظامى مرحلوں ميں ، حكمرانى قبول كرنے كے بعد حضرت على عليه‌السلام كے اقدامات كومختصر اًبيان فرمايئے

4\_ حضرت على عليه‌السلام كى حكومت كے مخالفين كون لوگ تھے اور انہوں نے كون سى جنگيں چھيڑديں ؟

5\_ معاويہ كو محدود وقت تك اس كے عہدہ پر باقى ركھنے كے بارے ميں حضرت على عليه‌السلام نے لوگوں كى منجملہ'' ابن عباس ''كى سفارش كيوں قبول نہيں كى ؟

حوالہ جات

1 مروج الذہب ، جلد2/298\_

2 مروج الذہب، جلد2/304\_

3 مروج الذہب جلد 2/333\_

4 بحار جلد 4/149، الغدير جلد 4/64\_66و جلد 6 صفحات 81، 93، 106، 113 و جلد 17 صفحہ 151 و جلد 8/186 و شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد معتزلى جلد 1 ص 58\_

5 نہج البلاغہ 92 '' صبحى صالحي''\_

6 كامل ابن اثير جلد 3/193 \_

7 نہج البلاغہ صبحى صالح'' الذليل عندى عزيز حتى اخذ الحق له و القوى عندى ضعيف حتى اخذ الحق منه'' \_

8 '' تيول'' سے مراد وہ ملك ، پانى اور زمين ہے جو حكومت كى طرف سے كسى كو واگذار كى جائے تا كہ وہ اس كى آمدنى سے استفادہ كرے ( فرہنگ عميد، جلد 2، ص 654)\_

9 مسعودى نے مروج الذہب ج 2 ، ص 353 پر اور ابن ابى الحديد نے شرح نہج البلاغہ جلد 1، ص 27 پر اس بات كى تصريح كى ہے زيادہ معلومات كے لئے مذكورہ بالا منابع كى طرف اور اسى طرح شرح نہج البلاغہ خوئي جلد 3، ص 215 اور فى ظلال نہج البلاغہ جلد 1، ص 130، شرح بحرانى جلد 1 ، ص 296 اور كتاب سيرة الائمہ مصنفہ علامہ سيد محمد امين جلد ،1 ، جزء دوم ص 11 ملاحظہ ہوں \_

10 ثورة الحسين مہدى شمن الدين ، ص 75، نہج البلاغہ /15، شرح ابن ابى الحديد جلد 1، ص 269\_

11 نہج البلاغہ خطبہ نمبر 62\_

12 تاريخ يعقوبى جلد 2/179، كامل ابن اثير جلد 3/201\_

13 ''فلما نہضت بالأمر نكثت طائفة و مرتت أخرى و قسط آخرون''\_ خطبہ شقشقيہ\_

14 كامل ابن اثير جلد ، 2\_ ص 196\_

15 تاريخ يعقوبى جلد 2، ص180، شرح ابن ابى الحديد جلد ، 1، ص 230\_

16 ''ابوزر'' مدينہ كا ايك ديہات ہے جو مدينہ سے تين ميل كے فاصلہ پر واقع ہے اور مشہور صحابى ''جناب

ابوذ''ر وہيں مدفون ہيں \_ معجم البلدان جلد 3/27\_

17 ذى قار، بكر بن وائل سے متعلق كوفہ اور واسط كے درميان ايك ايسا حصہ تھا جہاں پانى موجود تھا\_ معجم البلدان جلد 4/293\_

18 كامل ابن اثير جلد 3/192\_

19 وقعہ صفين ص 127\_

20 طرفين كے لشكر كى تعداد ميں اختلاف ہے \_ مسعودى نے مروج الذہب ميں حضرت على عليه‌السلام كے لشكر كى تعداد نوے ہزار اورمعاويہ كے لشكر كى تعداد پچاسى ہزار لكھى ہے \_ مروج الذہب مسعودى جلد 2 ص 375\_

21 لغت ميں ''ہرير'' سر دى كى وجہ سے كتے كى نكلنے والى آواز كے معنى ميں ہے\_ چونكہ اس رات شدت جنگ اور دونوں طرف سے سواروں كى يلغار كى بناپر دونوں چلّار ہے تھے \_ اسى لئے اس رات كو ليلة الہرير كہتے ہيں \_ معجم البلدان جلد 5/ 43 مجمع البحرين جلد 3/ 518 مادہ ہَرَرَ \_

22 وقعہ صفين /475\_

23 يعني: وہ عہد و پيمان جو جنگ بندى كے بعد حضرت على عليه‌السلام اورمعاويہ كے درميان منعقدہوا تھا\_\_

24 نہروان، واسط اور بغداد كے درميان ايك وسيع جگہ ہے جہاں اسكان و صافيہ جيسے شہر اس علاقہ ميں واقع تھے\_ معجم البلدان جلد 5/324\_

25 ملل ونحل شہرستانى جلد 2/118\_122\_

تيسراسبق :

حضرت فاطمہ زہراء سلام الله علیها كى زندگي

ولادت اور بچپن كا زمانہ

20 جمادى الثانى بروز جمعہ، بعثت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے پانچويں سال خانہ وحى ميں رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دختر گرامى حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہانے ولادت پائي \_ (1) آپ كى والدہ ماجدہ جناب خديجہ بنت خويلد تھيں \_

جناب خديجہ قريش كے ايك شريف و نجيب خاندان ميں پيدا اور زيور تربيت سے آراستہ ہوئيں \_ان كے خاندان كے تمام افراد حليم و انديشمند اور خانہ كعبہ كے محافظ تھے \_ جب يمن كے بادشاہ'' تبّع'' نے حجراسود كو مسجد الحرام سے نكال كر يمن لے جانے كا ارادہ كيا توجناب خديجہ كے والد خويلد دفاع كے لئے اٹھ كھڑے ہوئے آپ كى جنگ اور فداكاريوں كے نتيجہ ميں '' تبّع'' اپنے ارادہ كوعملى جامہ نہ پہنا سكا\_(2)

جناب خديجہ كے چچا '' ورقہ'' بھى مكہ كے ايك دانش مند اور علم دوست شخص تھے\_ تاريخ كے مطابق جناب خديجہ پر انكا بڑا اثر تھا \_

والد كے ساتھ

حضرت فاطمہ صلوة اللہ و سلامہ عليہا كى ولادت سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم وخديجہ كا گھر اور بھى زيادہ مہر ومحبت كا مركز بن گيا جس زمانہ ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم مكہ ميں بڑے رنج و الم ميں مبتلا تھے ، اس زمانہ ميں پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيٹى ،نسيم آرام بخش كى طرح ماں باپ كى تھكان كو صبح و شام اپنى محبت سے دور كرتى تھيں

اور رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كى پر مشقت زندگى كے رنج و غم كے دنوں ميں تسكين بخش تھيں \_

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا كا بچپن، صدر اسلام كے بحرانى اوربہت ہى خطرناك حالات ميں گذرا جبكہ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا سخت مشكلات اور خطرناك حوادث سے دورچار تھے\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تن تنہا كفر و بت پرستى سے مقابلہ كرنا چاہتے تھے \_ چند سال تك آپ پوشيدہ طور پر تبليغ كرتے رہے جب خدا كے حكم سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے كھلم كھلا دعوت اسلام كا آغاز كيا تودشمنوں كى اذيّت اورايذا رسانى نے بھى شدت اختيار كرلي\_

جب كفار نے يہ ديكھا كہ اذيت و آزار سے اسلام كى بڑھتى ہوئي ترقى كو نہيں روكا جاسكتا توانہوں نے ايك رائے ہوكر پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو قتل كرڈالنے كا منصوبہ بنايا \_

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى جان كے تحفظ كے لئے جناب ابوطالب نے بنى ہاشم كے ايك گروہ كے ساتھ ''شعب ابى طالب'' نامى درّہ ميں آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو منتقل كرديا\_ مسلمانوں نے تين سال تك اس تپتے ہوئے درّہ ميں نہايت تنگى ، تكليف اوربھوك كے عالم ميں زندگى گذارى اور اسى مختصر غذا پر گذارہ كرتے رہے جو پوشيدہ طور پروہاں بھيجى جاتى تھى \_

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا تقريباً دوسال تك كفار قريش كے اقتصادى بائيكاٹ ميں اپنے پدر عاليقدر كے ساتھ رہيں اور تين سال تك ماں باپ اور دوسرے مسلمانوں كے ساتھ بھوك اور سخت ترين حالات سے گذريں \_

10 بعثت ميں '' شعب'' سے نجات كے تھوڑے دنوں بعد آپ اس ماں كى شفقتوں سے محروم ہوگئيں جنھيں دس سال كى مجاہدت كے رنج و غم خصوصاً اقتصادى نا كہ بدى كى دشواريوں نے رنجور كرديا تھا\_ (3)

ماں كا اٹھ جانا ہر چند كہ جناب فاطمہ زہراء كے لئے رنج آور اور مصيبت كا باعث تھا اور آپ كى حساس روح كو اس مصيبت نے افسردہ كرديا تھا ليكن اس كے بعد آپ كو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دامن تربيت ميں رہنے كازيادہ موقع ملا\_

10 بعثت ميں جناب ابوطالب اورجناب خديجہ كى وفات نے روح پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر ايسا اثر كيا كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اس سال كا نام ''عام الحزن ''(4) ( غم واندوہ كا سال) ركھا\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ان دونوں بڑے حاميوں كے اٹھ جانے سے دشمن كى اذيت اور آزار رسانى ميں شدت پيدا ہوگئي ، كبھى لوگ پتھر مارتے كبھى آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے روئے مبارك پر مٹى ڈال ديتے ، كبھى ناسزا كلمات كہتے اكثر اوقات آپ نہايت خستگى كے عالم ميں گھر كے اندر داخل ہوتے \_

ليكن يہ فاطمہ عليه‌السلام تھيں جو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سر اور چہرہ اقدس سے گرد جھاڑتيں ،نہايت ہى پيار و محبت سے پيش آتيں اور پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے لئے آرام اور حوصلہ كا باعث بنتيں ، جناب فاطمہ عليه‌السلام لوگوں كے غصہ اور بے مہرى كى جگہ اپنے باپ سے مہر و محبت سے اس طرح پيش آتى تھيں كہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے والدگرامى نے آپ كو '' أُم أَبيہا'' كا لقب ديا\_

ہجرت كے كچھ دنوں بعد آٹھ سال كى عمر ميں حضرت على عليه‌السلام كے ساتھ مكہ سے مدينہ تشريف لائيں وہاں بھى باپ كے ساتھ رہيں \_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے مشكلات ميں حضرت فاطمہ عليه‌السلام برابر شريك رہيں ، جنگ احد ميں جنگ كے خاتمہ كے بعد جناب فاطمہ عليه‌السلام مدينہ سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خيمہ گاہ كى طرف دوڑتى ہوئي پہنچيں اور باپ كے خون آلود چہرہ كو دھويا اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے زخموں كا مداوا كرنے لگيں \_(5)

جناب فاطمہ سلام اللہ عليہا ، اسلام اور قرآن كے ساتھ ساتھ پروان چڑھيں \_ آپ نے وحى ونبوت كى فضا ميں پرورش پائي\_ آپ كى زندگى پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى سے جدا نہيں ہوئي يہاں تك كہ شادى كے بعد بچوں كے ساتھ بھى آپ كا گھر پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھر سے متصل تھا اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى ہر جگہ سے زيادہ فاطمہ عليه‌السلام كے گھررفت و آمد تھي\_ ہر صبح مسجد جانے سے پہلے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فاطمہ عليه‌السلام كے ديدار كوتشريف لے جاتے تھے \_ (6)

پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خدمتگار '' ثومان'' بيان كرتے ہيں كہ جب رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم سفر پر جانا چاہتے تو آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سب سے آخر ميں فاطمہ عليه‌السلام سے وداع ہوتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے

پہلے فاطمہ عليه‌السلام كے پاس جاتے تھے \_ (7)

آخر كار پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كے آخرى لمحات ميں بھى فاطمہ عليه‌السلام ان كى بالين پر موجود گريہ فرمارہى تھيں ، پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ان كو يہ كہہ كردلا سہ دے رہے تھے كہ وہ ہر ايك سے پہلے اپنے باپ سے ملاقات كريں گي\_ (8)

حضرت فاطمہ عليه‌السلام كى شادي

3 ھ ميں پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اميرالمؤمنين '' على عليه‌السلام '' سے فاطمہ عليه‌السلام كى شادى كردي\_ (9) حقيقت تو يہ ہے كہ يہ خوشگوار رشتہ انہيں كے لائق تھا\_ اس لئے كہ معصومين عليه‌السلام كى تصريح كے مطابق حضرت على عليه‌السلام كے علاوہ كوئي بھى فاطمہ عليه‌السلام كا كفو اور ہمسر نہيں ہوسكتاتھا\_

اس شادى كى خصوصيتوں ميں سے يہ بات بھى ہے جو ان دونوں بزرگ ہستيوں كى بلند منزلت كا ثبوت ہے كہ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قريش كے صاحب نام افراد، بڑى شخصيتوں اور ثروت مندوں كى خواستگارى كوقبول نہيں كيا آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فرماتے تھے كہ فاطمہ عليه‌السلام كى شادى كا مسئلہ حكم خدا سے متعلق ہے \_ (10)

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے فاطمہ زہراء كو على عليه‌السلام كے لئے روكے ركھا تھا اورآپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى طرف سے مامور تھے كہ نور كونور سے ملا ديں \_ (11)

اسى وجہ سے جب حضرت على عليه‌السلام نے رشتہ مانگا توپيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبول فرمايا اور كہا: '' تمہارے آنے سے پہلے فرشتہ الہى نے مجھے حكم خد اپہنچايا ہے كہ فاطمہ عليه‌السلام كى شادى على عليه‌السلام سے كردو'' (12)

رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جناب فاطمہ عليه‌السلام كى رضايت لينے كے بعدحضرت على عليه‌السلام سے پوچھا كہ شادى كرنے كے لئے تمہارے پاس كيا ہے ؟ آپ عليه‌السلام نے عرض كيا : '' ايك ذرّہ ، ايك شمشير اور پانى لانے كے لئے ايك شتر كے علاوہ ميرے پاس اور كچھ نہيں ہے \_ '' على عليه‌السلام نے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے حكم كے مطابق ذرہ بيچ

دى اور اس كى قيمت سے ، جو تقريباً پانچ سودرہم تھي، جہيز كا معمولى سامان خريدا گيا ، ضيافت بھى ہوئي اور مسلمانوں كوكھانا بھى كھلايا گيا \_ مسرت و شادمانى اور دعائے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ فاطمہ كو على عليه‌السلام كے گھر لے جايا گيا \_ (13)

فاطمہ عليه‌السلام على عليه‌السلام كے گھر ميں

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا باپ كے گ5ھر سے شوہر كے گھر اور مركز نبوّت سے مركز ولايت ميں منتقل ہوگئيں \_اور اس نئے مركز ميں فاطمہ كے كاندھوں پر فرائض كا گراں بار آگيا\_

آپ چاہتى تھيں كہ اس مركز ميں ايسى زندگى گذاريں كہ جو ايك مسلمان عورت كے لئے مكمل نمونہ بن جائے تا كہ آئندہ زمانہ ميں سارى دنيا كى عورتيں آپ عليه‌السلام كے وجود اور آپ عليه‌السلام كى روش ميں حقيقت ونورانيت اسلام ديكھ ليں \_

گھر كے محاذ ميں جناب فاطمہ كے كردار كے تمام پہلوؤں كو پيش كرنے كے لئے ايك مفصل كتاب كى ضرورت ہے ليكن اختصار كے پيش نظر يہاں چند چيزوں كى طرف اشارہ كيا جاتا ہے:

الف\_ گھر كا انتظام

حضرت فاطمہ زہراء اگر چہ بڑے باپ اور عظيم پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نور چشم تھيں اوركائنات ميں ان سے بڑى شريف زادى كا وجود نہيں تھا ليكن ان باتوں كے باوجود آپ گھر ميں كام كرتى تھيں اور گھر كے دشوار كاموں سے بھى انكار نہيں كرتى تھيں \_

گھر كے اندر آپ اتنى زحمت اٹھاتى تھيں كہ على عليه‌السلام بھى ان سے ہمدردى كا اظہار كرتے اور ان كى تعريف كرتے ہوئے نظر آتے ہيں \_ اس سلسلہ ميں حضرت على عليه‌السلام نے اپنے ايك صحابى سے

فرمايا:كہ تم چاہتے ہو كہ ميں اپنى اور فاطمہ عليه‌السلام كى حالت تم كو بتاؤں ؟

... آپ گھر كے لئے اتنا پانى بھر كر لاتى تھيں كہ آپ كے جسم پر مشك كا نشان پڑجاتا تھا اور اسى قدر چكياں چلاتى تھيں كہ ہاتھ ميں چھالے پڑجاتے تھے گھر كو صاف ستھرا ركھنے ، روٹى اور كھانا پكانے ميں اتنى زحمت برداشت كرتى تھيں كہ آپ كا لباس گرد آلود ہوجاتا تھا \_ (14)

جناب سيدہ عليه‌السلام نے گھر كو ، حضرت علي عليه‌السلام اور اپنے بچوں كے لئے مركز آسائشے بنادياتھا اس حد تك كہ جب حضرت على عليه‌السلام پر رنج و غم ، دشواريوں اور بے سروسامانيوں كا حملہ ہوتا تھا تو آپ عليه‌السلام گھر آجاتے اور تھوڑى دير تك جناب فاطمہ عليه‌السلام سے گفتگو كرتے تو آپ عليه‌السلام كے دل كو اطمينان محسوس ہونے لگتا \_

امام جعفر صادق \_فرماتے ہيں كہ على عليه‌السلام گھر كى ضرورت كے لئے لكڑى اور پانى مہيا كرتے گھر ميں جھاڑو ديتے اور فاطمہ چكى پيستيں اور آٹاگوندھ كر روٹى پكاتى تھيں \_ (15)

ب\_ شوہر كى خدمت

جناب فاطمہ وہ بى بى ہيں جنہوں نے غريب ليكن انتہائي با فضيلت انسان كے ساتھ عقد فرمايا\_ انہوں نے ابتدا ہى سے اسلام اور اپنے شوہر كے حساس حالات كو محسوس كرليا تھا \_ وہ جانتى تھيں كہ اگر على عليه‌السلام كى تلوار نہ ہوتى تو اسلام كو اتنى پيش قدمى حاصل نہ ہوتى او ريہ بھى جانتى تھيں كہ اسلام كا بہادر سپہ سالار اس صورت ميں ميدان جنگ ميں كامياب ہوسكتا ہے جب گھر كے داخلى حالات كے اعتبار سے اس كى فكر آزاد اور وہ بيوى كى مہر و محبت اور تشويق سے مالامال ہو \_ جب على عليه‌السلام ميدان جنگ سے تھك كر واپس آتے تھے تو ان كو مكمل طور پر بيوى كى مہربانياں اور محبتيں ملتى تھيں \_ حضرت فاطمہ انكے جسم كے زخموں كى مرحم پٹى كرتيں ، اور ان كے خون آلود لباس كو دھوتى تھيں \_چنانچہ جب حضرت على عليه‌السلام جنگ احد سے واپس لوٹے تو انہوں نے اپنى تلوار فاطمہ عليه‌السلام كودى اور فرمايا اس كا خون دھوڈالو\_ (16)

آپ زندگى كى مشقتوں ميں حضرت على عليه‌السلام كى ہم فكر اور ان كى شانہ بشانہ تھيں \_ آپ ان كے

كاموں ميں ان كى مدد كرتيں ، ان كى تعريف اور تشويق فرماتيں ، ان كى فداكارى اور شجاعت كى ستائشے كرتيں اور ان كى كوششوں اور زحمتوں كے سلسلہ ميں بڑى فرض شناس تھيں \_ پورى زندگى ميں كوئي موقعہ بھى ايسا نہيں آياكہ جس ميں آپ نے اپنے شوہر سے دل توڑنے والى كوئي بات كہى ہو يا ان كے دل كورنج پہنچايا ہو \_ بلكہ ہميشہ آپ اپنى بے لاگ محبت و عنايت سے ان كى دكھى روح اور تھكے ماندہ جسم كو تسكين ديتى رہى ہيں \_حضرت على عليه‌السلام اس سلسلہ ميں فرماتے ہيں :

'' جب ميں گھر آتا تھا اورميرى نظر فاطمہ زہرا پر پڑتى تو ميرا تمام غم و غصہ ختم ہوجاتا تھا\_''(17)

جب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے على عليه‌السلام سے سوال كيا تھا كہ آپ نے'' فاطمہ كو كيسا پايا؟ '' تو آپ عليه‌السلام نے جواب ميں فرمايا تھا كہ '' فاطمہ اطاعت خداوند عالم ميں ميرى بہترين مددگار ہيں \_ (18)

ج \_ تربيت اولاد

جناب فاطمہ كے فرائض ميں سے ايك اہم فريضہ ،بچوں كى پرورش اور ان كى تربيت تھى \_ آپ كو خداوند عالم نے پانچ اولاديں عطا كى تھيں ، حسن عليه‌السلام ، حسين عليه‌السلام ، زينب عليه‌السلام ، ام كلثوم عليه‌السلام اور محسن عليه‌السلام \_ پانچويں فرزند جن كا نام محسن تھا، وہ سقط ہوگئے تھے\_ آپ كے تمام بچے پاكباز ، با اخلاص اورخدا كے مطيع تھے\_ جناب فاطمہ نے ايسى اولاد كى پرورش كى كہ جو سب كے سب اسلام كے محافظ اور دين كى اعلى اقدار كے نگہبان تھے \_ كہ جنھوں نے اس راستہ ميں اپنى جان دينے كى حد تك مقاومت كا مظاہرہ كيا \_ ايك نے صلح كے ذريعہ اور دوسرے نے اپنے خونين انقلاب سے نہال اسلام كى آبيارى كى اور دين اسلام كو بچاليا\_ (19)

ان كى بيٹيوں نے بھى خاص كر واقعہ كربلا ميں اپنے بھائيوں كى آواز اور امام حسين عليه‌السلام كے پيغام كو كوفہ ، شام اور تمام راستوں ميں دوسروں تك پہنچايا\_

جناب فاطمہ كى معنوى شخصيت

تمام عورتوں كى سردار، حضرت فاطمہ كى معنوى شخصيت ہمارے ادراك اور ہمارى توصيف سے بالاتر ہےں \_ يہ عظيم خاتون كہ جو معصومين عليه‌السلام كے زمرہ ميں آتى ہيں ان كى اور ان كے خاندان كى محبت و ولايت دينى فريضہ ہے \_ اور ان كاغصہ اور ناراضگى خدا كا غضب اور اسكى ناراضگى شمار ہوتى ہے (20) ان كى معنوى شخصيت كے گوشے ہم خاكيوں كى گفتار و تحرير ميں كيونكر جلوہ گر ہوسكتے ہيں ؟

اس بناء پر ، فاطمہ كى شخصيت كومعصوم رہبروں كى زبان سے پہچاننا چاہئے \_ اور اب ہم آپ كى خدمت ميں جناب فاطمہ كے بارے ميں ائمہ معصومين عليه‌السلام كے چند ارشادات پيش كرتے ہيں :

1\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا : جبرئيل نازل ہوئے اورانہوں نے بشارت دى كہ '' ... حسن عليه‌السلام و حسين عليه‌السلام جوانان جنّت كے سردار ہيں اور فاطمہ عليه‌السلام جنّت كى عورتوں كى سردار ہيں \_(21)

2\_ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: دنيا كى سب سے برتر چار عورتيں ہيں : مريم بنت عمران، خديجہ بنت خويلد ، فاطمہ دختر محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور آسيہ دختر مزاحم ( فرعون كى بيوي) (22)

3\_ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يہ بھى فرمايا: '' خدا ، فاطمہ كى ناراضگى سے ناراض اور ان كى خوشى سے خوشنود ہوتا ہے'' \_ (23)

4\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے فرمايا: '' اگر خدا ،اميرالمؤمنين كوخلق نہ كرتا تو روئے زمين پر آپ كا كوئي كفو نہ ہوتا '' \_(24)

5\_ امام جعفر صادق \_سے سوال ہوا كہ : '' حضرت فاطمہ كا نام'' زہرا'' يعنى درخشندہ كيوں ہے؟ تو آپ نے فرمايا كہ : '' جب آپ محراب ميں عبادت كے لئے كھڑى ہوتى تھيں تو آپ كا نور اہل آسمان كو اسى طرح چمكتا ہوا دكھائي ديتا تھا كہ جس طرح ستاروں كا نور ،زمين والوں كے لئے جگمگاتا ہے \_ (25)

حضرت فاطمہ سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مہر و محبت

جناب فاطمہ عليه‌السلام كے ساتھ پيغمبر اعظم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مہر و محبت اتنى شديد تھى كہ اس كوپيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى زندگى كى تعجب خيز باتوں ميں سمجھنا چاہئے\_ رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تمام امور ميں معيار حق اور ميزان عدل و اعتدال تھے ان كى تمام حديثيں اور ان كے تمام اعمال يہاں تك كہ تقرير پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ( يعني: ہر وہ كام كہ جس كو ديكھ كر آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنى خاموشى سے اس كى تصديق كرديتے) بھى شريعت كا حصہ اور حجت ہے ، اور ضرورى ہے كہ يہ چيزيں ، سارى امت كے اعمال كا قيامت تك نمونہ قرار پائيں \_ اس نكتہ پر توجہ كر لينے كے بعد ،جناب فاطمہ كى معنوى منزلت اوركرداركى بلندى كو زيادہ بہتر طريقہ سے سمجھا جاسكتا ہے \_

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاں اور بھى بيٹياں تھيں (26) اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے خاندان حتى غيروں كے ساتھ بھى بڑى مہربانى اور نيكى سے پيش آتے تھے ليكن فاطمہ سے آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو خصوصى محبت تھى اور فرصت كے مختلف لمحات ميں اس محبت كا صريحاً اعلان اور اس كى تاكيد فرماتے تھے \_ يہ اس بات كى سند ہے كہ فاطمہ اور آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے گھرانے كى سرنوشت ،اسلام كے ساتھ ساتھ ہے اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور حضرت فاطمہ كا تعلق صرف ايك باپ اوربيٹى كا ہى نہيں ہے \_ بلكہ پورى كائنات كے لئے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى عملى تبليغ كا شبعہ فاطمہ زہرا كى عملى سيرت سے ہى مكمل ہوتا ہے\_

اس مقام پر پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى حضرت فاطمہ سے مہر و محبت كے چند نمونوں كا ذكر كردينا مناسب ہے \_ يہ نمونے ان نمونوں كے علاوہ ہوں گے كہ جو پہلے بيان ہوچكے ہيں \_

1\_ امام محمد باقر عليه‌السلام اور امام جعفر صادق \_فرماتے ہيں كہ \_ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہميشہ سونے سے پہلے فاطمہ كے چہرے كا بوسہ ليتے ، اپنے چہرہ كو آپ كے سينہ پر ركھتے اور فاطمہ عليه‌السلام كيلئے دعا فرماتے\_(27)

2\_ پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فاطمہ كا ہاتھ اپنے ہاتھ ميں ليكر فرمايا:

'' جو انھيں پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہيں پہچانتا ( وہ پہچان لے كہ ) يہ فاطمہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى بيٹى ہيں ، يہ ميرے جسم كا ٹكر ااور ميرا قلب و روح ہيں \_ جو ان كو ستائے گا وہ مجھے ستائے گا اور جو مجھے ستائے گا وہ خدا كو اذيت دے گا \_'' (28)

3\_ امام جعفر صادق \_فرماتے ہيں :

'' رسول خدا، صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فاطمہ كو بوسہ ديتے تھے ، جناب عائشےہ نے اعتراض كيا ،تو پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے جواب ديا ، ميں جب معراج پر گيا اور جنت ميں پہنچا تو ميں نے طوبى كے پھل كھائے اور اس سے نطفہ پيدا ہوا \_ اور جب ميں زمين پر پلٹ كر آيا اور خديجہ عليه‌السلام سے ہمبستر ہوا تو فاطمہ كا حمل قرار پايا\_ اس لئے جب ميں فاطمہ كو بوسہ ليتا ہوں تو مجھے ان سے شجرہ طوبى كى خوشبو محسوس ہوتى ہے\_'' (29)

ايمان و عبادت فاطمہ

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے آپ كے ايمان كے بارے ميں فرمايا كہ : '' ان كے دل كى گہرائي اور روح ميں ايمان اس طرح نفوذ كئے ہوئے ہے كہ عبادت خدا كيلئے وہ اپنے آپ كو تمام چيزوں سے جدا كر ليتى ہيں (30)''

امام حسن مجتبى \_فرماتے ہيں كہ ميں نے اپنى والدہ ماجدہ، حضرت فاطمہ عليه‌السلام زہرا كو ديكھا كہ شب جمعہ محراب ميں سپيدہ سحرى تك عبادت' ركوع و سجود ميں مشغول رہتى تھيں \_ ميں نے سنا كہ آپ صاحب ايمان مردوں اور عورتوں كے لئے تودعا كرتى تھيں \_ مگر اپنے لئے كوئي دعا نہ مانگتى تھيں \_ ميں نے ان سے عرض كيا كہ جس طرح آپ دوسروں كے لئے دعا كرتى ہيں ويسے ہى اپنے لئے دعا كيوں نہيں فرماتيں ؟ فرمانے لگيں ميرے لال، پہلے ہمسايہ پھر اپنا گھر (32) \_

حسن بصرى كہا كرتے تھے كہ امت اسلامى ميں فاطمہ سے زيادہ عبادت كرنيوالا ،كوئي اور پيدا نہيں ہوا وہ عبادت حق تعالى ميں اس قدر كھڑى رہتى تھيں كہ ان كے پائے مبارك ورم كر جاتے تھے (33) \_

فاطمہ عليه‌السلام باپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى وفات كے وقت'ان كا سراقدس حضرت علي عليه‌السلام كى گود ميں تھا اور حضرت فاطمہ عليه‌السلام اور حسن و حسين آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چہرہ اقدس كو ديكھ ديكھ كر رو رہے تھے، آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى آنكھيں بند اور زبان حق خاموش ہوچكى تھى اور روح عالم ملكوت كو پرواز كر چكى تھي، رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے سبب، حضرت فاطمہ زہراء عليه‌السلام پر سارے جہاں كا غم و اندوہ ٹوٹ پڑا، فاطمہ عليه‌السلام جنہوں نے اپنى عمر كو مصيبت و آلام ميں گذارا تھا اور تنہا انكى دلى مسرت باپ كا وجود تھا اس تلخ حادثہ كے پيش آنے كے بعد آپكى سب اميديں اور آرزوئيں تمام ہوگئيں \_

''سقيفہ بنى ساعدہ'' ميں مسلمانوں كے ايگ گروہ كے اجتماع كى خبر

ابھى رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا جسم اقدس زمين پرہى تھا كہ حضرت ابوبكر كى خلافت و جانشينى كى تعيين كيلئے لوگوں كے اجتماع سے فاطمہ عليه‌السلام كے ذہن كو جھٹكا لگا، اس غم و غصہ كى كيفيت ميں تھكے ہوئے اعصاب كو چوٹ پہنچي\_

فاطمہ كہ جنہوں نے توحيد و خداپرستي، مظلوم كے دفاع اور ظلم و ستم سے مقابلہ كرنے كے لئے تمام سختيوں ، دشواريوں ، بھوك اور وطن سے دور ہوجانے كى مصيبت كو برداشت كيا تھا وہ اس انحرافى روش كو برداشت نہ كرسكيں \_

حضرت فاطمہ عليه‌السلام زہراء كے مبارزات و مجاہدات

فاطمہ عليه‌السلام اور على عليه‌السلام جب پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے كفن و دفن سے فارغ ہوئے اور مسئلہ خلافت كے سلسلہ ميں انجام شدہ عمل سے دوچار ہوئے تو آپ لوگوں نے مدبرانہ اور زبردست مبارزہ كا ارادہ كيا تاكہ اسلام كو ختم ہونے اور مٹ جانے كے خطرہ سے بچاليا جائے\_ ان كے مبارزات كے چند مراحل ،ملاحظہ ہوں \_

پہلا مرحلہ :

حضرت على عليه‌السلام نے يہ ارادہ كيا كہ خليفہ وقت كى بيعت نہيں كريں گے اور اس طرح آپ عليه‌السلام نے سقيفہ كى انتخابى حكومت كى روش سے اپنى مخالفت كا اظہار كيا\_ جناب فاطمہ زہراء عليه‌السلام نے بھى اس نظريہ كى تائيد فرمائي اور اس بات كا مصمم ارادہ كر ليا كہ شوہر پر آنے والے ہر ممكنہ خطرہ اور حادثہ كا واقعى دفاع كريں گي\_

انہوں نے اپنى اس روش كے ذريعہ ثابت كرديا كہ تمام جنگيں تير و تلوار سے ہى نہيں ہوتيں ، سب سے پہلے اسلام كا اظہار كرنے والے شخص كے خاندان كے افراد اور قريبى افراد كى بے اعتنائي اور حكومت وقت كى تائيد نہ كرنا اس كے غير قانونى ہونے كى سب سے بڑى اور بہترين دليل ہے\_

جناب فاطمہ جانتى تھيں كہ على عليه‌السلام كے حق كے دفاع ميں اس طرح كى جنگ كا نتيجہ رنج اور تكليف ہے\_ ليكن انہوں نے تمام دكھوں اور تكليفوں كو خندہ پيشانى سے قبول كيا اور اس جنگ كو آخرى مرحلہ تك پہنچايا\_

دوسرا مرحلہ :

فاطمہ و على عليہما السلام ،جناب امام حسن عليه‌السلام و حسين عليه‌السلام كى انگلى پكڑے ہوئے مدينہ كے بزرگوں اور نماياں افراد كے پاس جاتے اور ان كو اپنى مدد كى دعوت ديتے اور انہيں پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى وصيتوں اور ارشادات كو ياد دلاتے تھے (33) \_

جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا فرماتى تھيں '' اے لوگو كيا ميرے باپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے على عليه‌السلام كو خلافت كے لئے معين نہيں فرمايا تھا؟ كيا تم ان كى قربانيوں كوبھول گئے؟ ... كيا ميرے باپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يہ نہيں فرمايا تھاكہ ، ميں تمہارے درميان سے جارہا ہوں مگر دو گرانقدر چيزيں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان سے تمسك كرو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے ايك كتاب خدا ،اور دوسرے ميرے اہل بيت عليه‌السلام ہيں ، اے لوگو كيا يہ مناسب ہے كہ تم ہم كو تنہا چھوڑ دو اور ہمارى مدد سے ہاتھ اٹھالو؟ (34)''

تيسرا مرحلہ:

زمام حكومت سنبھالنے كے بعد حضرت ابوبكر نے جناب فاطمہ زہراء سے ''فدك ''(35)لينے كا ارادہ كيا اور حكم ديا كہ فدك ميں كام كرنے والوں كو نكال باہر كيا جائے اور ان كى بجائے دوسرے كاركنوں كو وہاں مقرر كر ديا (36)\_

فدك كو قبضہ ميں كرنے كے وجوہات ميں سے ايك وجہ يہ تھى كہ وہ لوگ اس بات كو بخوبى جانتے تھے كہ حضرت على عليه‌السلام كے ذاتى فضائل و كمالات ،ان كاعلمى مقام اور ان كى فداكارياں قابل انكار نہيں ہيں ، اوران كے بارے ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى وصيتيں بھى لوگوں كے درميان مشہور ہيں اگر ان كى اقتصادى حالت بھى اچھى ہوگئي اور ان كے پاس پيسے آگئے تو ممكن ہے كہ ايك گروہ ان كے ساتھ ہوجائے اور پھر خلافت كے لئے خطرہ پيدا ہوجائے\_ اس نكتہ كو ان باتوں ميں ديكھا جاسكتا ہے جو حضرت ابوبكر كو مخاطب كركے حضرت عمر نے كہى ہيں : '' لوگ دنيا كے بندے ہيں اور سوائے دنيا كے انكا كوئي مقصد نہيں ہے اگر خمس و بيت المال اور فدك كو على عليه‌السلام سے چھين لو تو پھر لوگ خود بخود ان سے على حدہ ہوجائيں گے (37) \_

جب جناب فاطمہ عليه‌السلام ، ابوبكر كے اس اقدام سے مطلع ہوئيں تو انہوں نے سوچا كہ اگر اپنے حق كا دفاع نہ كيا تو لوگ يہ سمجھ بيٹھيں گے كہ حق سے چشم پوشى اور ظلم كے بوجھ كے نيچے دب جانا ايك پسنديدہ كام ہے\_ يا يہ تصور كريں گے كہ حق ،ابوبكر كے ساتھ ہے\_ جيسا كہ اس وقت ان تمام مبارزوں كے باوجود حضرت ابوبكر كے پيروكار، ابوبكر كى اس روش كو حق بنا كر پيش كرتے ہيں \_

ان سب باتوں كے پيش نظر ،جناب فاطمہ زہراء س نے ممكنہ حد تك اپنے حق كے دفاع كا ارادہ كيا\_

البتہ جس بى بى عليه‌السلام كا باپ تازہ ہى دنيا سے رخصت ہوا ہو اورجس كا بچہ تازہ ہى سقط ہوا ہو نيز جس نے اور بہت سے مصائب برداشت كئے ہوں اس كے لئے يہ سب كام سہل اور آسان نہيں

تھے، ان حادثات ميں سے ايك حادثہ ہى ايك عورت كو ہميشہ كيلئے ستمگروں سے مرعوب كرنے كے لئے كافى تھا\_ ليكن فاطمہ عليه‌السلام ، كہ جنھيں فداكارى اور شجاعت كى خو ماں اور باپ سے وراثت ميں ملى تھيں \_ اور جنھوں نے فداكار افراد كے درميان زندگى گذارى تھي، انھيں يہ چھوٹى چھوٹى دھمكياں خو فزدہ نہيں كر سكتى تھيں \_

اس مرحلہ ميں جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا كے مبارزات كا خلاصہ مندرجہ ذيل ہے\_

1\_ بحث و استدلال :

جناب فاطمہ (س) نے حضرت ابوبكر سے گفتگو كے دوران قرآنى آيات كى شہادت وگواہياں پيش كركے برہان و استدلال سے ثابت كيا كہ فدك ان كى ملكيت ہے اورخلفاء كى شيزى كا يہ اقدام غير قانونى ہے\_

2\_ مسجد بنوي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں تقرير:

جناب فاطمہ سلام اللہ عليہا نے دلائل اور براہين كے ذريعہ خلافت كى مذمت اور اپنى حقانيت ثابت كرنے كے بعد يہ ارادہ كيا كہ مسجد ميں جائيں اور لوگوں كے سامنے حقائق كو بيان كريں \_

جناب سيدہ سلام اللہ عليہا نے مسجد ميں مہاجرين و انصار كے كثير مجمع كے درميان ايك مفصل خطبہ ديا آپ عليه‌السلام نے لوگوں كو خدا كى طرف دعوت دي\_ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ان كى رسالت كى تعريف كى فلسفہ احكام كے بارے ميں گفتگو فرمائي، ولايت اور رہبر و قائد كى عظمت كى تشريح فرمائي اور دوسرے بہت سے اہم مسائل پر روشنى ڈالنے كے بعد لوگوں سے مخاطب ہوئيں كہ جو كہنے كى باتيں تھيں ميں نے وہ كہديں \_

آخر ميں فرمايا:

'' اے لوگو جو كہنا چاہئے تھا وہ ميں كہہ چكي، باوجود اس كے كہ مجھے معلوم ہے كہ تم ميرى مدد نہيں كروگے، تمہارے بنائے ہوئے نقشے مجھ سے پوشيدہ نہيں ہيں ليكن ميں كيا كروں يہ ايك درد

دل تھا جس كو ميں نے شدت غم كى بنا پر بيان كرديا تا كہ تمہارے اوپر حجت تمام ہوجائے\_(38)

3\_ ترك كلام:

جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا نے مبارزہ كو جارى ركھنے كے لئے ترك كلام كو منتخب فرمايا اور حضرت ابوبكر سے كھلے عام كہديا كہ اگر فدك كو واپس نہ كروگے تو ميں جب تك زندہ رہوں گى تم سے كلام نہيں كرونگى ، جہاں بھى ابوبكر سے سامنا ہوتا اپنا رخ ان كى طرف سے پھير ليتيں اور ان سے بات نہ كر تيں (39) \_ اس بى بى عليه‌السلام نے جو پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے قول كے مطابق رضائے خدا كے بغير كبھى غضبناك نہيں ہوتى تھيں ، اپنى اس روش كے ذريعہ امت كے جذبات و احساسات كى موج كو خلافت كى مشينرى كے خلاف ابھارا\_

4\_ رات ميں تدفين:

نہ صرف يہ كہ شہزادى نے اپنى زندگى كے آخرى لمحات تك مبارزہ كو جارى ركھا بلكہ آپ نے اسے قيامت كى سرحدوں سے ملاديا\_ اپنے شوہر حضرت على كو وصيت كرتے ہوئے كہا كہ '' اے على عليه‌السلام مجھ كو رات ميں غسل دينا، رات ميں كفن پہنانا اور پوشيدہ طور پر سپرد خاك كردينا، ميں اس بات سے راضى نہيں ہوں كہ جن لوگوں نے مجھ پر ستم كيا ہے وہ ميرے جنازہ كى تشييع ميں شريك ہوں \_حضرت على عليه‌السلام نے بھى شہزادى كى وصيت كے مطابق ان كو راتوں رات دفن كرديا اور ان كى قبر كو زمين كے برابر كرديا اور چاليس نئي قبروں كے نشان بناديئےہ كہيں ان كى قبر پہچان نہ لى جائے (40)\_

شہادت

پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كا رنج اور خلافت اميرالمؤمنين عليه‌السلام غضب كرنے والوں كى روش نے بھى

جناب فاطمہ عليه‌السلام كے وجود اور ان كے جسم و جان كو سخت تكليف پہنچائي ، آپ عليه‌السلام پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد، مسلسل گريہ كناں اور غمزدہ رہتيں \_كبھى با پ كى قبر كى زيارت كو تشريف لے جاتيں اور كبھى شہداء كے مزار پر جاكر گريہ فرماتيں (41) \_ نيز گھر ميں گريہ و عزادارى ميں مصروف رہتى تھيں \_

آخر كار ، شہزادى دو عالم جاكر كى طاقت كو كم كردينے والے غم اور ديگر پہنچنے والے صدموں نے آپ كو مضمحل اور صاحب فراش بناديا \_ بالاخر انہيں صدمات كے نتيجے ميں آپ 13 جمادى الاولى (42)يا سوم جمادى الثانيہ (43)- 11 ھ ق يعنى رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے 75 يا 95 دن بعد، دنيا سے رخصت ہوگئيں اورآپ نے اپنى شہادت سے اپنے پيروكاروں كے دلوں كو ہميشہ كيلئے غم والم ميں مبتلا كرديا \_

سوالات

1\_ جناب فاطمہ زہراء عليه‌السلام كى ولادت كس تاريخ كو ہوئي اور مكہ ميں آپ كا بچپن كيسے ماحول اور كن حالات ميں گذرا؟

2\_جناب خديجہ (عليہا سلام) كے انتقال كے بعد جناب فاطمہ زہرا عليه‌السلام كا باپ كے ساتھ كيسا سلوك رہا اور ''ام ابيہا'' آپ كا لقب كيوں پڑا؟

3\_حضرت على عليه‌السلام سے آپ كى شادى كس سن اور كس تاريخ ميں ہوئي اور اس شادى كى خصوصيت كيا تھي؟

4\_ايك بيوى كے عنوان سے على عليه‌السلام كے ساتھ جناب معصومہ عليه‌السلام كا كيا سلوك رہا؟

5\_جناب سيدہ كى عبادت كا ايك نمونہ كا ذكر كيجئے؟

6\_سقيفہ كى كاروائي اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جانشينى كے مسئلہ ميں جناب فاطمہ عليه‌السلام كا كيا رد عمل تھا؟

7\_خلافت كى مشينرى كے ساتھ آپ كے مبارزہ كى كيا روش تھي؟ اس كے دو نمونے بيان فرمايئے

حوالہ جات

1 مناقب ابن شہر آشوب جلد 3/ص 357، بحارالانوار جلد 43 ص 6\_ دلائل الامامہ ص 10 \_ اصول كافى جلد 1\_

2 الروضہ الانف جلد 1 ص 213، منقول از بانوى نمونہ اسلام مصنفہ ابراہيم امينى ص 18\_

3 و4 مناقب ابن شہر آشوب جلد 1 ص 174\_

5 بحارالانوار جلد 20 ص 88، الصحيح من سيرة النبى جلد 4 ص 324\_

6 كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1 ص 457\_

7 كشف الغمہ فى معرفة الائمہ جلد 1 ص 457\_

8 امالى طوسى جلد 2 ص 14\_

9 جناب معصومہ كى شادى كى تاريخ ميں اختلاف ہے سيد ابن طاؤس نے مرحوم شيخ مفيد كى كتاب حدائق الرياض ميں اقبال كے مطابق ازدواج كى تاريخ 21 محرم 3 ھ نقل كى ہے \_ ليكن مصباح ميں اول ذى الحجہ مانتے ہيں \_ امالى ميں آيا ہے: فاطمہ كى شادى عثمان كى بيوى رقيہ كى وفات كے سولہ دن بعد اورجنگ بدر سے واپسى پر ہوئي بحار جلد 43/93\_ 97\_

10 '' امرہا الى ربہا'' كشف الغمہ جلد 1 ص 353 \_ مطبوعہ تبريزبحار جلد 43ص 1 \_

11 دلائل الامامہ ص 19\_

12 بحار 43/127\_

13 كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1 ص 360\_ 369\_ بحار جلد 43 ص 127\_ ص 133\_

14 بحار الانوار جلد 43/82\_

15 بحار جلد 43/151 منقول از كافى '' ... كانَ اَميْرُ الْمُؤمنيْنَ عليه‌السلام يَحْتَطبُ وَ يَسْقيْ وَ يَكنُسُ وَ كانَتْ فاطمَةُ عليه‌السلام تَطْحَن و تَعْجنُ و تَخْبزُ''

16 سيرة ابن ہشام جلد 3 ص 106، الصحيح من سيرة النبى جلد 4 ص 324\_ بحار جلد 2 ص 88\_

17 مناقب خوارزمى ، ص 256\_

18 بحار الانوار جلد 43/111 '' ... نعم الصون على طاعة اللہ''\_

19 يہ حصہ كتاب '' بانوى نمونہ اسلام '' مصنفہ ابراہيم امينى كا اقتباس ہے\_

20 بحار الانوار جلد 34/19\_ و26كشف الغمہ جلد 1مطبوعہ تبريز /458، الغدير جلد 3/20 \_

21 امالى مفيد ص 3، امالى طوسى جلد 1 ص 83، كشف الغمہ جلد 1 ص 456\_

22 بحار جلد 43/9\_ 26 ... ... ... ... مناقب ابن شہر آشوب جلد3 ص 322\_

23 بحار جلد 43/9\_ كشف الغمہ جلد 1 ص 467 \_

24 بحار جلد 43/19\_ 26 ، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد ص 472\_

25 بحار جلد 43 ص12، علل اشرائع مطبوعہ مكتبہ الداورى قم ص 181 '' قال : سئلت ابا عبدالله عن فاطمه ، لمَ سميّت زهرائ؟ فقال: لانّها كانت اذ اقامت فى محرابها زهر نورها لاهل السماء كما يزهر نور الكواكب لاهل الارض''\_

26 فاطمہ كے علاوہ پيغمبركى ديگر بيٹيوں كا ثبوت اہل سنت كى كتابوں سے ملتا ہے جبكہ اكثر شيعہ علماء نے تفصيلى تحقيق كے بعد يہ سمجھا ہے كہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى صرف ايك ہى بيٹى فاطمہ تھيں \_

27 بحار الانوار جلد 43/42 ، مناقب ابن شہر آشوب جلد 3/334 '' ... كان النّبى صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لا ينام حتّى يقبل عرض وَجہ فاطمة عليه‌السلام يَضَعُ وَجَہَہْ بين ثديى فاطمة و يدعولہا ...'' \_

28 كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1 / 467، فصول المہمہ /146، بحار جلد 43/52، الغدير جلد 3/20 '' ... من عرف هذه فقد عرفها و من لم يعرفها فهى فاطمة ينت محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و هى بضعة منّى و هى قلبى الذى بين جنبى فمن آذاها فقد آذانى و من آذانى فقد آذى الله \_

29 بحار الانوار جلد 43/6 منقول از تفسير على بن ابراہيم ، كشف الغمہ جلد 1 ص 459\_

30 بحار ج 33/ 46\_

31 بحار الانوار جلد 43/ 82، كشف الغمہ مطبوعہ تبريزى جلد 1 ص 468 '' ... فقالت يا بنى الجار ثم الدار''\_

33 بحار الانوار جلد 43/ 76، 84 '' ما كان فى هذه الامة اعبد من فاطمة كانت تقوم حتى تورّم قدماها''\_

33 الامامة و السياسة جلد 1 ص 19\_

34 ''بانوئے نمونہ اسلام'' مصنفہ ابراہيم امينى ص 144\_

35 ''فدك'' مدينہ سے چند فرسخ كے فاصلہ پر ايك ديہات تھا جو 7 ھ ميں رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا اور يہوديوں كے درميان صلح كے معاہدہ ميں بغير كسى خونريزى كے رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو ملا تھا اور يہ صرف رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا حق تھا چنانچہ آپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خدا كے حكم كے مطابق فدك كو اپنى بيٹى فاطمہ (س) كو بخش ديا تھا\_

36 تفسير نور الثقلين جلد 3/ 154 مطبوعہ حكمت قم اصول مالكيت جلد 2\_ موضوع فدك و الاحصہ ملاحظہ ہو\_

37 ناسخ التواريخ ج زہراء / 122\_

38 كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1 ص 491 ، احتجاج طبرسى جلد 1 ص 141'' ألاقد قلت ما قلت هذا على معرفة منى بالجذلة التى خامرتكم و العذرة التى استشعرتها قلوبكم ولكنّها فيضة النفس و نفثة الغيظ ...''\_

39 شرح ابن ابى الحديد جلد 6/ 46 ، كشف الغمہ جلد 1/ 477\_

40 دلائل الامة طبرى /46، مناقب ابن شہر آشوب جلد 3/363\_ يہ حصہ ابراہيم امينى كى كتاب ''بانوى نمونہ اسلام'' كا اقتباس ہے\_

41 بحار الانوار جلد 43/195\_

42 بحار الانوار ج 43 /195\_

43 كشف الغمہ جلد 1/503 دلائل الامامہ / 45 ، بحار 43/196 منقول ا ز اقبال الاعمال\_

چوتھاسبق :

امام حسن مجتبى عليه‌السلام كي سوانح عمري

بچپن كا زمانہ

على عليه‌السلام اور فاطمہ عليه‌السلام كے پہلے بيٹے 15 رمضان 3ھ ق كو شہر مدينہ ميں پيدا ہوئے (1) \_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم تہنيت كيلئے جناب فاطمہ عليه‌السلام كے گھر تشريف لائے اور خدا كى طرف سے اس بچہ كا نام '' حسن'' ركھا(2)

امام حسن مجتبى عليه‌السلام سات سال تك پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام كے ساتھ رہے(3) \_

رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اپنے نواسہ سے بہت پيار كرتے تھے\_ كبھى كا ندھے پر سوار كرتے اور فرماتے:

'' خدايا ميں اس كو دوست ركھتا ہوں تو بھى اس كو دوست ركھ'' (4)

اور پھر فرماتے:

'' جس نے حسن عليه‌السلام و حسين عليه‌السلام كو دوست ركھا اس نے مجھ كو دوست ركھا \_ اور جو ان سے دشمنى كرتا ہے وہ ميرا دشمن ہے'' \_ (5)

امام حسن عليه‌السلام كى عظمت اور بزرگى كے لئے اتنا ہى كافى ہے كہ كم سنى كے باوجود پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے بہت سے عہدناموں ميں آپ كو گواہ بنايا تھا\_واقدى نے نقل كيا ہے كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے قبيلہ '' ثقيف'' كے ساتھ ذمّہ والا معاہدہ كيا، خالد بن سعيد نے عہد نامہ لكھا اور امام حسن و امام حسين عليہما السلام اس كے گواہ قرار پائے (6)

والد گرامى كے ساتھ

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كى رحلت كے تھوڑے ہى دنوں بعد آپ كے سرسے چاہنے والى ماں كا سايہ بھى اٹھ گيا \_ اس بناپر اب تسلى و تشفى كا صرف ايك سہارا على عليه‌السلام كى مہر و محبت سے مملو آغوش تھا امام حسن مجتبى عليه‌السلام نے اپنے باپ كى زندگى ميں ان كا ساتھ ديا اور ان سے ہم آہنگ رہے\_ ظالموں پر تنقيد اور مظلوموں كى حمايت فرماتے رہے اور ہميشہ سياسى مسائل كو سلجھانے ميں مصروف رہے\_

جس وقت حضرت عثمان نے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے عظيم الشان صحابى جناب ابوذر كو شہر بدر كر كے رَبَذہ بھيجنے كا حكم ديا تھا، اس وقت يہ بھى حكم ديا تھا كہ كوئي بھى ان كو رخصت كرنے نہ جائے\_ اس كے برخلاف حضرت على عليه‌السلام نے اپنے دونوں بيٹوں امام حسن اور امام حسين عليہما السلام اور كچھ دوسرے افراد كے ساتھ اس مرد آزاد كو بڑى شان سے رخصت كيا اور ان كو صبر و ثبات قدم كى وصيت فرمائي\_ (7)

36ھ ميں اپنے والد بزرگوار كے ساتھ مدينہ سے بصرہ روانہ ہوئے تا كہ جنگ جمل كى آگ جس كو عائشےہ و طلحہ و زبير نے بھڑكايا تھا ، بجھاديں \_

بصرہ كے مقام ذى قار ميں داخل ہونے سے پہلے على عليه‌السلام كے حكم سے عمار ياسر كے ہمراہ كوفہ تشريف لے گئے تا كہ لوگوں كو جمع كريں \_ آپ كى كوششوں اور تقريروں كے نتيجہ ميں تقريباً بارہ ہزار افراد امام كى مدد كے لئے آگئے\_(8) آپ نے جنگ كے زمانہ ميں بہت زيادہ تعاون اور فداكارى كا مظاہرہ كيا يہاں تك كہ اما م عليه‌السلام كے لشكر كو فتح نصيب ہوئي\_ (9)

جنگ صفين ميں بھى آپ نے اپنے پدربزرگوار كے ساتھ ثبات قدم كا مظاہرہ فرمايا\_ اس جنگ ميں معاويہ نے عبداللہ ابن عمر كو امام حسن مجتبى عليه‌السلام كے پاس بھيجا اور كہلوايا كہ آپ اپنے باپ كى حمايت سے دست بردار ہوجائيں توميں خلافت آپ كے لئے چھوڑ دونگا \_ اس لئے كہ قريش ماضى ميں اپنے آباء و اجداد كے قتل پر آپ كے والد سے ناراض ہيں ليكن آپ كو وہ لوگ قبول كرليں گے \_

ليكن امام حسن عليه‌السلام نے جواب ميں فرمايا: '' نہيں ، خدا كى قسم ايسا نہيں ہوسكتا''\_ پھر اس كے بعد ان سے خطاب كركے فرمايا: گويا ميں تمہارے مقتولين كو آج يا كل ميدان جنگ ميں ديكھوں گا، شيطان نے تم كو دھوكہ ديا ہے اور تمہارے كام كو اس نے اس طرح زينت دى ہے كہ تم نے خود كو سنوارا اور معطّر كيا ہے تا كہ شام كى عورتيں تمہيں ديكھيں اور تم پر فريفتہ ہوجائيں ليكن جلد ہى خدا تجھے موت دے گا \_ (10)

امام حسن \_اس جنگ ميں آخر تك اپنے پدربزرگوار كے ساتھ رہے اور جب بھى موقع ملا دشمن پر حملہ كرتے اور نہايت بہادرى كے ساتھ موت كے منہ ميں كود پڑتے تھے\_

آپ عليه‌السلام نے ايسى شجاعت كا مظاہرہ فرمايا كہ جب حضرت على عليه‌السلام نے اپنے بيٹے كى جان، خطرہ ميں ديكھى تو مضطرب ہوئے اور نہايت درد كے ساتھ آواز دى كہ '' اس نوجوان كو روكو تا كہ ( اسكى موت ) مجھے شكستہ حال نہ بنادے\_ ميں ان دونوں \_ حسن و حسين عليہما السلام \_كى موت سے ڈرتا ہوں كہ ان كى موت سے نسل رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا منقطع نہ ہوجائے''(11)

واقعہ حكميت ميں ابوموسى كے ذريعہ حضرت على عليه‌السلام كے برطرف كرديئےانے كى دردناك خبر عراق كے لوگوں كے درميان پھيل جانے كے بعد فتنہ و فساد كى آگ بھڑك اٹھى \_ حضرت على عليه‌السلام نے ديكھا كہ ايسے افسوسناك موقع پر چاہيے كہ ان كے خاندان كا كوئي ايك شخص تقرير كرے اور ان كو گمراہى سے بچا كر سكون اور ہدايت كى طرف رہنمائي كرے لہذا اپنے بيٹے امام حسن عليه‌السلام سے فرمايا: ميرے لال اٹھو اور ابوموسى و عمروعاص كے بارے ميں كچھ كہو\_ امام حسن مجتبى عليه‌السلام نے ايك پرزور تقرير ميں وضاحت كى كہ :

'' ان گوں كو اس لئے منتخب كيا گيا تھا تا كہ كتاب خدا كو اپنى دلى خواہش پر مقدم ركھيں ليكن انہوں نے ہوس كى بناپر قرآن كے خلاف فيصلہ كيا اور ايسے لوگ حَكَم بنائے جانے كے قابل نہيں بلكہ ايسے افراد محكوم ( اور مذمت كے قابل) ہيں \_ (12)

شہادت سے پہلے حضرت على عليه‌السلام نے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرمان كى بناء پر حضرت حسن عليه‌السلام كو اپنا جانشين معين

فرمايا اور اس امر پر امام حسين عليه‌السلام اور اپنے تمام بيٹوں اور بزرگ شيعوں كو گواہ قرار ديا\_ (13)

اخلاقى خصوصيات

امام حسن عليه‌السلام ہر جہت سے حسن تھے آپ كے وجود مقدس ميں انسانيت كى اعلى ترين نشانياں جلوہ گر تھيں \_ جلال الدين سيوطى اپنى تاريخ كى كتاب ميں لكھتے ہيں كہ '' حسن عليه‌السلام بن على عليه‌السلام اخلاقى امتيازات اور بے پناہ انسانى فضائل كے حامل تھے ايك بزرگ ، باوقار ، بردبار، متين، سخي، نيز لوگوں كى محبتوں كا مركز تھے\_ (14)

ان كے درخشاں اور غير معمولى فضائل ميں سے ايك شمہ برابر يہاں پيش كئے جار ہے ہيں :

پرہيزگاري:

آپ خدا كى طرف سے مخصوص توجہ كے حامل تھے اور اس توجہ كے آثار كبھى وضو كے وقت آپ كے چہرہ پر لوگ ديكھتے تھے جب آپ وضو كرتے تو اس وقت آپ كا رنگ متغير ہوجاتا اور آپ كاپنے لگتے تھے\_ جب لوگ سبب پوچھتے تو فرماتے تھے كہ جو شخص خدا كے سامنے كھڑا ہو اس كے لئے اس كے علاوہ اور كچھ مناسب نہيں ہے \_ (15)

امام جعفر صادق \_نے فرمايا: امام حسن عليه‌السلام اپنے زمانہ كے عابدترين اور زاہدترين شخص تھے\_ جب موت اور قيامت كو ياد فرماتے تو روتے ہوئے بے قابو ہوجاتے تھے \_ (16)

امام حسن عليه‌السلام ، اپنى زندگى ميں 25 بار پيادہ اور كبھى پابرہنہ زيارت خانہ خدا كوتشريف لے گئے تا كہ خدا كى بارگاہ ميں زيادہ سے زيادہ ادب و خشوع پيش كرسكيں اور زيادہ سے زيادہ اجر ملے\_(17)

سخاوت:

امام عليه‌السلام كى سخاوت اور عطا كے سلسلہ ميں اتنا ہى بيان كافى ہے كہ آپ نے اپنى زندگى ميں دوبار

تمام اموال اور اپنى تمام پونجى خدا كے راستہ ميں ديدى اور تين بار اپنے پاس موجود تمام چيزوں كو دو حصوں ميں تقسيم كيا\_ آدھا راہ خدا ميں ديديا اور آدھا اپنے پاس ركھا \_ (18)

ايك دن آپ نے خانہ خدا ميں ايك شخص كو خدا سے گفتگو كرتے ہوئے سنا وہ كہہ رہا تھا خداوندا: مجھے دس ہزار درہم ديدے\_ امام \_اسى وقت گھر گئے اور وہاں سے اس شخص كو دس ہزار درہم بھيج ديئے\_(19)

ايك دن آپ كى ايك كنيز نے ايك خوبصورت گلدستہ آپ كو ہديہ كيا تو آپ عليه‌السلام نے اس كے بدلے اس كنيز كو آزاد كرديا\_ جب لوگوں نے اس كى وجہ پوچھى تو آپ نے فرمايا كہ خدا نے ہمارى ايسى ہى تربيت كى ہے پھر اس كے بعد آپ عليه‌السلام نے آيت پڑھي\_ و اذاحُيّيتم بتحيّة: فحَيّوا باحسن منها (20) '' جب تم كو كوئي ہديہ دے تو اس سے بہتر اس كا جواب دو\_''(21)

بردباري;

ايك شخص شام سے آيا ہوا تھا اور معاويہ كے اكسانے پر اس نے امام عليه‌السلام كو برا بھلا كہا امام عليه‌السلام نے سكوت اختيار كيا ، پھر آپ نے اس كو مسكرا كر نہايت شيرين انداز ميں سلام كيا اور كہا:

'' اے ضعيف انسان ميرا خيال ہے كہ تو مسافر ہے اور ميں گمان كرتا ہوں كہ تو اشتباہ ميں پڑگيا ہے \_ اگر تم مجھ سے ميرى رضامندى كے طلبگار ہو يا كوئي چيز چاہيے تو ميں تم كو دونگا اور ضرورت كے وقت تمہارى راہنمائي كروں گا \_ اگر تمہارے اوپر قرض ہے تو ميں اس قرض كو ادا كروں گا \_ اگر تم بھوكے ہو توميں تم كو سير كردونگا ... اور اگر ، ميرے پاس آؤگے تو زيادہ آرام محسوس كروگے\_

وہ شخص شرمسار ہوا اور رونے لگا اور اس نے عرض كي: '' ميں گواہى ديتا ہوں كہ آپ زمين پر خدا كے خليفہ ہيں \_خدا بہتر جانتا ہے كہ و ہ اپنى رسالت كو كہاں قرار دے\_ آپ اور آپ كے والد ميرے نزديك مبغوض ترين شخص تھے ليكن اب آپ ميرى نظر ميں سب سے زيادہ محبوب

ہيں ''\_(22)

مروان بن حكم \_ جو آپ كا سخت دشمن تھا\_ آپ عليه‌السلام كى رحلت كے بعد اس نے آپ كى تشيع جنازہ ميں شركت كى امام حسين \_نے پوچھا\_ ميرے بھائي كى حيات ميں تم سے جو ہوسكتا تھا وہ تم نے كيا ليكن اب تم ان كى تشييع جنازہ ميں شريك اور رورہے ہو؟ مروان نے جواب ديا'' ميں نے جو كچھ كيا اس شخص كے ساتھ كيا جس كى بردبارى پہاڑ ( كوہ مدينہ كى طرف اشارہ) سے زيادہ تھي\_ (23)

خلافت

21/ رمضان المبارك 40 ھ ق كى شام كوحضرت على عليه‌السلام كى شہادت ہوگئي \_اس كے بعدلوگ شہر كى جامع مسجد ميں جمع ہوئے حضرت امام حسن مجتبى عليه‌السلام منبر پر تشريف لے گئے اور اپنے پدربزرگوار كى شہادت كے اعلان اور ان كے تھوڑے سے فضائل بيان كرنے كے بعد اپنا تعارف كرايا\_ پھر بيٹھ گئے اور عبداللہ بن عباس كھڑے ہوئے اور كہا لوگو يہ امام حسن عليه‌السلام تمہارے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرزند حضرت على عليه‌السلام كے جانشين اور تمہارے امام عليه‌السلام ہيں ان كى بيعت كرو\_

لوگ چھوٹے چھوٹے دستوں ميں آپ كے پاس آتے اور بيعت كرتے رہے\_ (24) نہايت ہى غير اطمينان نيز مضطرب و پيچيدہ صورت حال ميں كہ جو آپ كو اپنے پدربزرگوار كى زندگى كے آخرى مراحل ميں در پيش تھے آپ نے حكومت كى ذمہ دارى سنبھالي\_ آپ نے حكومت كو ايسے لوگوں كے درميان شروع كيا جو مبارزہ اور جہاد كى حكمت عملى اور اس كے اعلى مقاصد پر چنداں ايمان نہيں ركھتے تھے چونكہ ايك طرف آپ عليه‌السلام پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم و على عليه‌السلام كى طرف سے اس عہدہ كے لئے منصوب تھے اور دوسرى طرف لوگوں كى بيعت اور ان كى آمادگى نے بظاہر ان پر حجت تمام كردى تھى اس لئے آپ نے زمام حكومت كو ہاتھوں ميں ليا اور تمام گورنروں كو ضرورى احكام

صادر فرمائے اور معاويہ كے فتنہ كو سلادينے كى غرض سے لشكر ا ور سپاہ كو جمع كرنا شروع كيا، معاويہ كے جاسوسوں ميں سے دو افراد كى شناخت اور گرفتارى كے بعد قتل كراديا\_ آپ عليه‌السلام نے ايك خط بھى معاويہ كو لكھا كہ تم جاسوس بھيجتے ہو؟ گويا تم جنگ كرنا چاہتے ہو جنگ بہت نزديك ہے منتظر رہو انشاء اللہ\_ (25)

معاويہ كى كارشكني

جس بہانہ سے قريش نے حضرت على عليه‌السلام سے روگردانى كى اور ان كى كم عمرى كو بہانہ بنايا معاويہ نے بھى اسى بہانہ سے امام حسن عليه‌السلام كى بيعت سے انكار كيا\_ (26) وہ دل ميں تو يہ سمجھ رہے تھے كہ امام حسن عليه‌السلام تمام لوگوں سے زيادہ مناسب ہيں ليكن ان كى رياست طلبى نے ان كو حقيقت كى پيروى سے باز ركھا \_

معاويہ نے نہ صرف يہ كہ بيعت سے انكار كيا بلكہ وہ امام عليه‌السلام كو درميان سے ہٹا دينے كى كوشش كرنے لگا كچھ لوگوں كو اس نے خفيہ طور پر اس بات پر معين كيا كہ امام عليه‌السلام كو قتل كرديں \_ اس بناپر امام حسن عليه‌السلام لباس كے نيچے زرہ پہنا كرتے تھے اور بغير زرہ كے نماز كے لئے نہيں جاتے تھے، معاويہ كے ان مزدوروں ميں سے ايك شخص نے ايك دن امام حسن عليه‌السلام كى طرف تير پھينكا ليكن پہلے سے كئے گئے انتظام كى بناپر آپ كو كوئي صدمہ نہيں پہونچا\_ (27)

معاويہ نے اتحاد كے بہانہ اور اختلاف كو روكنے كے حيلہ سے اپنے عمال كو لكھا كہ '' تم لوگ ميرے پاس لشكر لے كر آو'' پھر اس نے اس لشكر كو جمع كيا اور امام حسن عليه‌السلام سے جنگ لڑنے كے لئے عراق كى طرف بھيجا\_(28)

امام حسن عليه‌السلام نے بھى حجر بن عدى كندى كوحكم ديا كہ وہ حكام اور لوگوں كو جنگ كے لئے آمادہ كريں \_ (29)

امام حسن عليه‌السلام كے حكم كے بعد كوفہ كى گليوں ميں منادى نے '' الصّلوة الجامعة '' كى آواز بلند كى اور لوگ مسجد ميں جمع ہوگئے امام حسن عليه‌السلام منبر پر تشريف لے گئے اور فرمايا كہ : '' معاويہ تمہارى طرف جنگ كرنے كے لئے آرہا ہے تم بھى نُخَيلہ كے لشكر گاہ كى طرف جاؤ ...'' پورے مجمع پر خاموشى طارى رہى \_

حاتم طائي كے بيٹے عدى نے جب ايسے حالات ديكھے تو اٹھ كھڑا ہوا اور اس نے كہا سبحان اللہ يہ كيسا موت كا سناٹا ہے جس نے تمہارى جان لے لى ہے؟ تم امام عليه‌السلام اور اپنے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے فرزند كا جواب نہيں ديتے ... خدا كے غضب سے ڈرو كيا تم كو ننگ و عار سے ڈر نہيں لگتا ...؟ پھر امام حسن عليه‌السلام كى طرف متوجہ ہوا اور كہا'' ميں نے آپ كى باتوں كو سنا اور ان كى بجا آورى كے لئے حاضر ہوں \_ پھر اس نے مزيد كہا\_ اب ميں لشكرگاہ ميں جارہا ہوں ، جو آمادہ ہو وہ ميرے ساتھ آجائے\_ قيس بن سعد، معقل بن قيس اور زياد بن صَعصَعہ نے بھى اپنى پرزور تقريروں ميں لوگوں كو جنگ كى ترغيب دلائي پھر سب لشكر گاہ ميں پہنچ گئے\_(30)

امام حسن عليه‌السلام كے پيروكاروں كے علاوہ ان كے سپاہيوں كو مندرجہ ذيل چند دستوں ميں تقسيم كيا جاسكتا ہے:

1\_ خوارج، جو صرف معاويہ سے دشمنى اور ان سے جنگ كرنے كى خاطر آئے تھے نہ كہ امام عليه‌السلام كى طرف دارى كے لئے\_

2\_حريص اور فائدہ كى تلاش ميں رہنے والے افراد جو مادى فائدہ اور جنگى مال غنيمت حاصل كرنے والے تھے\_

3\_ شك كرنے اور متزلزل ارادہ كے حامل افراد جن پر ابھى تك امام حسن عليه‌السلام كى حقانيت ثابت نہيں ہوئي تھي، ظاہر ہے كہ طبعى طور پر ايسے افراد ميدان جنگ ميں اپنى جاں نثارى كا ثبوت نہيں دے سكتے تھے\_

4\_ وہ لوگ جنہوں نے اپنے قبيلہ كے سرداروں كى پيروى ميں شركت كى تھى ان ميں كوئي

دينى جذبہ نہ تھا\_(31)

امام حسن عليه‌السلام نے لشكر كے ايك دستہ كو حَكَم كى سردارى ميں شہر انبار بھيجا، ليكن وہ معاويہ سے جاملا اور اس كى طرف چلاگيا\_ حَكَم كى خيانت كے بعد امام عليه‌السلام مدائن كے مقام '' ساباط'' تشريف لے گئے اور وہاں سے بارہ ہزار افراد كو عبيداللہ بن عباس كى سپہ سالارى ميں معاويہ سے جنگ كرنے كے لئے روانہ كيا اور قيس بن سعد كو بھى اس كى مدد كے لئے منتخب فرمايا كہ اگر عبيداللہ بن عباس شہيد ہوجائيں تو وہ سپہ سالارى سنبھال ليں \_

معاويہ ابتداء ميں اس كو شش ميں تھا كہ قيس كو دھوكہ ديدے\_ اس نے دس لاكھ درہم قيس كے پاس بھيجے تا كہ وہ اس سے مل جائے يا كم از كم امام حسن عليه‌السلام سے الگ ہوجائے، قيس نے اس كے پيسوں كو واپس كرديا اور جواب ميں كہا: '' تم دھوكہ سے ميرے دين كو ميرے ہاتھوں سے نہيں چھين سكتے\_'' (32)

ليكن عبيداللہ بن عباس صرف اس پيسہ كے وعدہ پر دھوكہ ميں آگيا اور راتوں رات اپنے خاص افراد كے ايك گروہ كے ساتھ معاويہ سے جاملا صبح سويرے لشكر بغير سرپرست كے رہ گيا، قيس نے لوگوں كے ساتھ نماز پڑھى اور اس واقعہ كى رپورٹ امام حسن عليه‌السلام كو بھيج دى \_ (33)

قيس نے بڑى بہادرى سے جنگ كى چونكہ معاويہ نے قيس كو دھوكہ دينے كے راستہ كو مسدود پايا اس لئے اس نے عراق كے سپاہيوں كے حوصلہ كوپست كردينے كے لئے دوسرا راستہ اختيار كيا\_ اس نے امام حسن عليه‌السلام كے لشكر ميں ، چاہے وہ مَسكن (34) ميں رہا ہو يا مدائن ميں ، چند جاسوس بھيجے تا كہ وہ جھوٹى افواہيں پھيلائيں اور سپاہيوں كو وحشت ميں مبتلاكريں \_

مقام مَسكن ميں يہ پروپيگنڈہ كرديا گيا كہ امام حسن عليه‌السلام نے معاويہ سے صلح كى پيشكش كى ہے اور معاويہ نے بھى قبول كرلى ہے\_ (35) اور اس كے مقابل مدائن ميں بھى يہ افواہ پھيلادى كہ قيس بن سعد نے معاويہ سے سازباز كرلى اور ان سے جاملا ہے\_ (36)

ان افواہوں نے امام حسن عليه‌السلام كے سپاہيوں كے حوصلوں كو توڑ ديا اور يہ پروپيگنڈے امام عليه‌السلام كے

اس لشكر كے كمزور ہونے كا سبب بنے جو لشكر ہر لحاظ سے طاقت ور اور مضبوط تھا \_

معاويہ كى سازشوں اور افواہوں سے خوارج اور وہ لوگ جو صلح كے موافق نہ تھے انہوں نے فتنہ و فساد پھيلانا شروع كرديا\_ انھيں لوگوں ميں سے كچھ افراد نہايت غصّہ كے عالم ميں امام عليه‌السلام كے خيمہ پر ٹوٹ پڑے اور اسباب لوٹ كرلے گئے يہاں تك كہ امام حسن عليه‌السلام كے پير كے نيچے جو فرش بچھا ہوا تھا اس كو بھى كھينچ لے گئے \_ (37)

ان كى جہالت اور نادانى يہاں تك پہنچ گئي كہ بعض لوگ فرزند پيغمبر كو ( معاذ اللہ) كافر كہنے لگے\_ اور '' جراح بن سَنان'' تو قتل كے ارادہ سے امام عليه‌السلام كى طرف لپكا اور چلّا كربولا، اے حسن عليه‌السلام تم بھى اپنے باپ كى طرح مشرك ہوگئے ( معاذاللہ) اس كے بعد اس نے حضرت كى ران پروار كيا اور آپ عليه‌السلام زخم كى تاب نہ لاكر زمين پر گرپڑے ، امام حسن عليه‌السلام كو لوگ فوراً مدائن كے گور نر '' سعدبن مسعود ثقفي'' كے گھر لے گئے اور وہاں كچھ دنوں تك آپ كا علاج ہوتا رہا\_ (38)

اس دوران امام عليه‌السلام كو خبر ملى كہ قبائل كے سرداروں ميں سے كچھ نے خفيہ طور پر معاويہ كو لكھا ہے كہ اگر عراق كى طرف آجاؤ توہم تم سے يہ معاہدہ كرتے ہيں كہ حسن عليه‌السلام كو تمہارے حوالے كرديں \_

معاويہ نے ان كے خطوط كو امام حسن عليه‌السلام كے پاس بھيج ديا اور صلح كى خواہش ظاہر كى اور يہ عہد كيا كہ جو بھى شرائط آپ عليه‌السلام پيش كريں گے وہ مجھے قبول ہيں \_(39)

ان دردناك واقعات كے بعد امام عليه‌السلام نے سمجھ ليا كہ معاويہ اور اس كے كارندوں كى چالوں كے سامنے ہمارى تمام كوششيں نقش بر آب كے سوا كچھ نہيں ہيں \_ ہمارى فوج كے صاحب نام افراد معاويہ سے مل گئے ہيں لشكر اور جانبازوں نے اپنے اتحاد و اتفاق كا دامن چھوڑديا ہے ممكن ہے كہ معاويہ بہت زيادہ تباہى اورفتنے برپا كردے\_

مذكورہ بالا باتوں اور دوسرى وجوہ كے پيش نظر امام حسن عليه‌السلام نے جنگ جارى ركھنے ميں اپنے پيروكاروں اور اسلام كا فائدہ نہيں ديكھا\_ اگر امام عليه‌السلام اپنے قريبى افراد كے ہمراہ مقابلہ كيلئے اٹھ كھڑے ہوتے اور قتل كرديئے جاتے تو نہ صرف يہ كہ معاويہ كى سلطنت كے پايوں كو متزلزل

كرنے يا لوگوں كے دلوں كو جلب كرنے كے سلسلہ ميں ذرّہ برابر بھى اثر نہ ہوتا، بلكہ معاويہ اسلام كو جڑ سے ختم كردينے اور سچے مسلمانوں كا شيرا زہ منتشر كردينے كے ساتھ ساتھ اپنى مخصوص فريب كارانہ روش كے ساتھ لباس عزا پہن كر انتقام خون امام حسن عليه‌السلام كے لئے نكل پڑتا اور اس طرح فرزند رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خون كا داغ اپنے دامن سے دھوڈالتا خاص كر ايسى صورت ميں جب صلح كى پيشكش معاويہ كى طرف سے ہوئي تھى اور وہ امام عليه‌السلام كى طرف سے ہر شرط قبول كرلينے پر تيار نظر آتا تھا\_ بنابرايں ( بس اتنا) كافى تھا كہ امام عليه‌السلام نہ قبول كرتے اور معاويہ ان كے خلاف اپنے وسيع پروپيگنڈے كے ذريعہ اپنى صلح كى پيشكش كے بعد ان كے انكار كو خلاف حق بناكر آپ عليه‌السلام كى مذمت كرتا\_ اور كيا بعيد تھا\_ جيسا كہ امام عليه‌السلام نے خود پيشين گوئي كردى تھي\_ كہ ان كو اور ان كے بھائي كو گرفتار كرليتا اور اس طريقہ سے فتح مكہ كے موقع پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھوں اپنى اور اپنے خاندان كى اسيرى كے واقعہ كا انتقام ليتا\_ اس وجہ سے امام عليه‌السلام نے نہايت سخت حالات ميں صلح كى (40) پيشكش قبول كرلي\_

معاہدہ صلح

معاہدہ صلح امام حسن \_ كا متن، اسلام كے مقدس مقاصد اور اہداف كو بچانے ميں آپ كى كوششوں كا آئينہ دار ہے\_ جب كبھى كوئي منصف مزاج اور باريك بين شخص صلح نامہ كى ايك ايك شرط كى تحقيق كرے گا تو بڑى آسانى سے فيصلہ كرسكتا ہے كہ امام حسن عليه‌السلام نے ان خاص حالات ميں اپنى اور اپنے پيروكاروں اور اسلام كے مقدس مقاصد كو بچاليا\_

صلح نامہ كے بعض شرائط ملاحظہ ہوں :

1\_ حسن عليه‌السلام زمام حكومت معاويہ كے سپردكر رہے ہيں اس شرط پر كہ معاويہ قرآن وسيرت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور شائستہ خلفاء كى روش پر عمل كرے\_ (41)

2\_ بدعت اور على عليه‌السلام كے لئے ناسزا كلمات ہر حال ميں ممنوع قرار پائيں اور ان كى نيكى كے سوا اور كسى طرح يادنہ كيا جائے \_(42)

3\_ كوفہ كے بيت المال ميں پچاس لاكھ درہم موجود ہيں ، وہ امام مجتبى عليه‌السلام كے زير نظر خرچ ہوں (43) گے اور معاويہ '' داراب گرد'' كى آمدنى سے ہر سال دس لاكھ درہم جنگ جمل و صفين كے ان شہداء كے پسماندگان ميں تقسيم كرے گا جو حضرت على عليه‌السلام كى طرف سے لڑتے ہوئے قتل كرديئے گئے تھے\_ (44)

4\_ معاويہ اپنے بعد كسى كو خليفہ معين نہ كرے \_(45)

5\_ ہر شخص چاہے وہ كسى بھى رنگ و نسل كا ہو اس كو مكمل تحفظ ملے اور كسى كو بھى معاويہ كے خلاف اس كے گذشتہ كاموں كو بناپر سزا نہ دى جائے\_ (46)

6\_ شيعيان على عليه‌السلام جہاں كہيں بھى ہوں محفوظ رہيں اور كوئي ان سے معترض نہ ہو \_ (47)

امام عليه‌السلام نے اور دوسرى شرطوں كے ذريعہ اپنے بھائي امام حسين عليه‌السلام اور اپنے چاہنے والوں كى جان كى حفاظت كى اور اپنے چند اصحاب كے ساتھ جن كى تعداد بہت ہى كم تھى ايك چھوٹا سا اسلامى ليكن با روح معاشرہ تشكيل ديا اور اسلام كو حتمى فنا سے بچاليا\_

معاويہ كى پيمان شكني

معاويہ وہ نہيں تھا جو معاہدہ صلح كو ديكھ كر امام عليه‌السلام كے مطلب كو نہ سمجھ سكے\_ اسى وجہ سے صلح كى تمام شرطوں پر عمل كرنے كا عہد كرنے كے باوجود صرف جنگ بندى اور مكمل غلبہ كے بعد ان تمام شرطوں كو اس نے اپنے پيروں كے نيچے روند ديا اور مقام نُخَيلہ ميں ايك تقرير ميں صاف صاف كہہ ديا كہ '' ميں نے تم سے اس لئے جنگ نہيں كى كہ تم نماز پڑھو، روزہ ركھو اور حج كے لئے جاؤ بلكہ ميرى جنگ اس لئے تھى كہ ميں تم پر حكومت كروں اور اب ميں حكومت كى كرسى پر پھنچ گيا ہوں اور

اعلان كرتا ہوں كہ صلح كے معاہدہ ميں جن شرطوں كو ميں نے ماننے كيلئے كہا تھا ان كو پاؤں كے نيچے ركھتا ہوں اور ان كو پورا نہيں كروں گا\_ (48)

لہذا اس نے اپنے تمام لشكر كو اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى شان ميں ناسزا كلمات كہنے پر برانگيختہ كيا\_ اس لئے كہ وہ جانتا تھا كہ انكى حكومت صرف امام كى اہانت اور ان سے انتقامى رويہ كے سايہ ميں استوار ہوسكتى ہے\_ جيسا كہ مروان نے اس كو صاف لفظوں ميں كہہ ديا كہ '' على كو دشنام ديئےغير ہمارى حكومت قائم نہيں رہ سكتى ''(49)

دوسرى طرف اميرالمؤمنين عليه‌السلام كے چاہنے والے جہاں كہيں بھى ملتے ان كو مختلف بہانوں سے قتل كرديتا تھا \_ اس زمانہ ميں تمام لوگوں سے زيادہ كوفہ كے رہنے والے سختى اور تنگى سے دوچار تھے\_ اس لئے كہ معاويہ نے مغيرہ كے مرنے كے بعد كوفہ كى گورنرى كو زياد كے حوالہ كرديا تھا اور زياد شيعوں كو اچھى طرح پہچانتا تھا، وہ ان كو جہاں بھى پاتا بڑى بے رحمى سے قتل كرديتاتھا\_ (50)

مدينہ كى طرف واپسي

معاويہ ہر طرف سے طرح طرح كى امام \_كو تكليفيں پہنچانے لگا\_ آپ عليه‌السلام اور آپ عليه‌السلام كے اصحاب پر اس كى كڑى نظر تھى ان كو بڑے سخت حالات ميں ركھتا اور علي عليه‌السلام و خاندان على عليه‌السلام كى توہين كرتا تھا\_

يہاں تك كہ كبھى تو امام حسن عليه‌السلام كے سامنے آپ كے پدر بزرگوار كى برائي كرتا اور اگر امام عليه‌السلام اس كا جواب ديتے تو آپ عليه‌السلام كو بھى ادب سكھانے كى كوشش كرتا\_ (51) كوفہ ميں رہنا مشكل ہوگيا تھا اس لئے آپ نے مدينہ لوٹ جانے كا ارادہ كيا\_

ليكن مدينہ كى زندگى بھى آپ كے لئے عافيت كا سبب نہيں بنى اس لئے كہ معاويہ كے كارندوں ميں سے ايك پليد ترين شخص مروان مدينہ كا حاكم تھا، مروان وہ ہے جس كے بارے

ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا تھا: '' ہو الوزغ بن الوزغ، الملعون بن الملعون''(52) '' اس نے امام عليه‌السلام اور آپ كے اصحاب كا جينا مشكل كرديا تھا يہاں تك كہ امام حسن عليه‌السلام كے گھر تك جانا مشكل ہوگيا تھا، باوجوديكہ امام عليه‌السلام دس برس تك مدينہ ميں رہے ليكن ان كے اصحاب ، فرزند پيغمبر كے چشمہ علم و دانش سے بہت كم فيض ياب ہوسكے\_

مروان اور اس كے علاوہ دس سال كى مدت ميں جو بھى مدينہ كا حاكم بنا اس نے امام حسن عليه‌السلام اور ان كے چاہنے والوں كو تكليف و اذيت پہونچانے ميں كوئي كمى نہيں كي\_

شہادت

معاويہ جو امام عليه‌السلام كى كمسنى كے بہانہ سے اس بات كے لئے تيار نہيں تھا كہ آپ عليه‌السلام كو خلافت دى جائے وہ اب اس فكر ميں تھا كہ اپنے نالائق جوان بيٹے يزيد كو ولى عہدى كے لئے نامزد كرے تا كہ اس كے بعد مسند سلطنت پر وہ متمكن ہوجائے\_

اور ظاہر ہے كہ امام حسن عليه‌السلام اس اقدام كے راستہ ميں بہت بڑى ركاوٹ تھے اس لئے كہ اگر معاويہ كے بعد امام حسن عليه‌السلام مجتبى زندہ رہ گئے تو ممكن ہے كہ وہ لوگ جو معاويہ كے بيٹے سے خوش نہيں ہيں وہ امام حسن عليه‌السلام كے گرد جمع ہوجائيں اور اس كے بيٹے كى سلطنت كو خطرہ ميں ڈالديں لہذا يزيد كى ولى عہدى كے مقدمات كو مضبوط بنانے كے لئے اس نے امام حسن عليه‌السلام كو راستہ سے ہٹادينے كا ارادہ كيا\_ آخر كار اس نے دسيسہ كارى كا مظاہرہ كرتے ہوئے امام حسن عليه‌السلام كى بيوى '' جعدہ بنت اشعب'' كے ذريعہ آپ عليه‌السلام كو زہر ديد يا اور امام معصوم عليه‌السلام سينتاليس سال كى عمر ميں 28/ صفر 50ھ ق كو شہيد ہوگئے اور مدينہ كے قبرستان بقيع ميں دفن ہوئے\_ (53)

سوالات

1\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ساتھ امام حسن عليه‌السلام كتنے دن رہے اور اس مدت ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى محبت امام حسن عليه‌السلام سے كس طرح كى تھي؟ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى احاديث ميں سے ايك كازكر فرمايئے

2\_ اپنے پدربزرگوار كے زمانے ميں ، امام حسن عليه‌السلام كا جنگ جمل و صفين ميں كيا عمل رہا؟ مختصراً بيان كيجئے؟

3\_ امام عليه‌السلام كى پرہيزگارى اور سخاوت كے واقعات ميں سے ايك ايك نمونہ بيان فرمايئے

4\_ حكومت كى ذمہ دارى قبول كرنے كے بعد معاويہ كے سلسلہ ميں امام عليه‌السلام كا كيسا موقف رہا؟ مختصراً بيان كيجئے\_

5\_ امام كے سپاہيوں ميں كس طرح كے لوگ تھے؟

6\_ صلح كے اسباب و علل كو مختصراً بيان كيجئے\_

7\_ صلح كى تين شرائط كو بيان كرتے ہوئے صلح كے نتائج كو امام عليه‌السلام كے نظريہ كے مطابق بيان كيجئے\_

8\_ امام عليه‌السلام كس تاريخ كو كيسے اور دشمن كے ذريعہ كن وجوہ كى بناپر شہيد ہوئے؟

حوالہ جات

1 ارشاد مفيد ص 187\_ تاريخ الخلفاء سيوطى /188\_

2 بحار جلد 43/238 \_

3 دلائل الامامہ طبرى /60\_

4 تاريخ الخلفاء /188 ، تذكرة الخواص /177 '' اللہم انى احبّہ فاحبّہ'' \_

5 بحار جلد 43/ 264، كشف الغمہ جلد 1/550 مطبوعہ تبريز سنن ترمذى جلد 5/7 ''من احبّ الحسن و الحسين عليه‌السلام فقد احبّنى و من ابفضها فقد ابغضني\_''

6 طبقات كبير جلد 1 حصہ 2/23\_

7 حياة الامام حسن جلد 1 ص 20، مروج الذہب جلد 2/341، تاريخ يعقوبى جلد 2 ص 172\_ شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 8/252\_ 55\_

8 كامل ابن اثير جلد 3/227\_ 231\_

9 حياة الامام الحسن جلد 1/396\_ 399\_

10 وقعہ صفين /297\_

11 نہج البلاغہ فيض الاسلام خطبہ 198 ص 11660 ،املكو عنّى هذا الغلام لا يهدّنى فانّنى انفس بهذين يعنى الحسن و الحسين على الموت لئلا ينقطع بهما نسل رسول الله \_

12 الامامہ و السياسة جلد 1 ص 119، حياة الامام الحسن جلد 1 ص 444\_

13 اصول كافى جلد 1/ ص 297\_

14 تاريخ الخلفاء /189\_

15 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/14 '' حقٌ على كل من وقف بين يدى رب العرش ان يصفر لونہ و ترتعد مفاصلہ''\_

16 بحار جلد 43/331\_

17 بحار جلد 43/331، تاريخ الخلفاء /190، مناقب ابن شہر آشوب 4/14\_ شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16/10 ، تذكرة الخواص /178\_

18 تاريخ يعقوبى جلد 2/215، بحار جلد 43/ 332، تاريخ الخلفاء /190، مناقب جلد 4/14 \_

19 كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 1/558\_

20 سورہ نساء /86\_

21 بحار جلد 43/342\_

22 بحار جلد 43 /344\_

23 تاريخ الخلفاء /191 ، شرح ابن ابى الحديد جلد 16 / 13 ، 51 واقعہ كے آخرى حصہ ميں تھوڑے فرق كے ساتھ\_

24 ارشاد مفيد /188 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16/30 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت 50 \_ 52\_

25 ارشاد مفيد 189 ، بحارجلد 44/45 ، شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16 / 31 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت / 53 اما بعد فانك دسَّست الرجال للاحتى ال و الاغتيال و ارصدت العيون كانك تحت اللقاء و ما اشك فى ذالك فتوقعه انشاء الله\_

26 امام حسين عليه‌السلام كے مقابل معاويہ كى منطق سے واقفيت كے لئے امام حسن عليه‌السلام كے نام معاويہ كا وہ خط پڑھاجائے جس كو ابن ابى الحديد نے اپنى شرح كى ج 16 / 37 پر درج كيا\_

27 بحار جلد 44/23\_

28 شرح شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 16/ 37 و 38 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت /60\_

29 ارشاد مفيد /189 ،بحار جلد 44 / 46 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد 16 / 38 مقاتل الطالبين / 61\_

30 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16 / 37 \_ 40 ،بحار جلد 44 / 50\_

31 ارشاد مفيد /189 ، بحار 44/ 46\_

32 تاريخ يعقوبى ج 2 / 214\_

33 ارشاد مفيد 190\_

34 مسكن منزل كے وزن پرہے \_ نہر دجيل كے كنارے پر ايك جگہ ہے جہاں قيس كى سپہ سالارى ميں امام حسن عليه‌السلام كا لشكر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا\_

35 تاريخ يعقوبى جلد 2 / 214\_

36 تاريخ يعقوبى ج 2 / 214\_

37 ارشاد مفيد /190 ، تاريخ يعقوبى جلد 2 / 215 ، بحار جلد 44 / 47 ، شرح ابن ابى الحديد جلد 16/ 41 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت / 63\_

38 ارشاد مفيد /190 ، تاريخ يعقوبى ج 2 / 215 ، بحار جلد 44 / 47 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد ج 16/ 41 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت /63\_

39 ارشاد مفيد /190 \_ 191 ، تاريخ يعقوبى جلد 2 / 215\_

40 بحار جلد 44/ 17 ، شرح ابن ابى الحديد 16 / 41\_ 42، مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت /14\_

41 بحار جلد 44/ 65\_

42 ارشاد مفيد /191 ،مقاتل الطالبين ،حياة الامام الحسن بن على جلد 2 / 237 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد 16 / 4\_

43 تاريخ دول الاسلام جلد 1/ 53 ،حياة الامام الحسن بن على ج 2 / 238، تذكرة الخواص ابن جوزى /180 ، تاريخ طبرى ج 5 / 160\_

44 جوہرة الكلام ، حياة الامام الحسن بن على جلد 2/ 337\_

45 بحارالانوار جلد 44/65\_

46 مقاتل الطالبين / 43\_

47 ارشاد مفيد حياة الامام الحسن بن على جلد 2/237 شرح ابن ابى الحديد 16/4\_

48 حياة الامام الحسن بن على جلد 2/237 مقاتل الطالبين / 43 ، ذخائر العقبى ميں اتنا مزيد ہے كہ معاويہ نے شروع ميں ان شرائط كو مطلقاً قبول نہيں كيا اور دس آدميوں كو منجملہ قيس بن سعد كے مستثنى كيا اور لكھا كہ ان كو جہاں بھى ديكھوں گاان كى زبان اور ہاتھ كاٹ دوں گاامام حسن عليه‌السلام نے جواب ميں لكھا كہ : ايسى صورت ميں ، ميں تم سے كبھى بھى صلح نہيں كرونگا، معاويہ نے جب يہ ديكھا تو سادہ كاغذ آپ كے پاس بھيجديا اور لكھا كہ آپ جو چاہيں لكھديں ميں اسكو مان لونگا اور اس پر عمل كرونگا\_

49 بحار 44/ 49 ،ابن شرح نہج البلاغہ ابى الحديد ج 16/ 14\_ 15 ، 46 مقاتل الطالبين مطبوعہ بيروت /70 ارشاد، مفيد 91\_

50 الصواعق المحرقہ / 33 ( لا يستقيم لنا الامر الا بذالك اى بسبّ علي)\_

51 حياة الامام الحسن ابن على جلد 2/ 356\_

52 ارشاد مفيد /191 شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16/ 47\_

53 حياة الامام الحسن بن على جلد 1/239 ، مستدرك حاكم جلد 4/ 479\_

54 دلائل الامامہ طبرى /61 ، كشف الغمہ جلد 1 ص 515 ص 516 مطبوعہ تبريز، ارشاد مفيد /192 ، مرحوم مفيد عليہ الرحمہ نے شہادت كے وقت آپ كى عمر 48 سال بيان كى ہے\_

پانچواں سبق :

امام حسين عليه‌السلام كى سوانح عمري (پہلا حصہ )

ولادت

تين شعبان 4ھ \_ق كو على عليه‌السلام و پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى دختر گرامى كے دوسرے بيٹے كى پيدائشے ہوئي\_ (1)

ان كانام ركھنے كى رسم بھى ان كے بھائي حسن عليه‌السلام بن على عليه‌السلام كى طرح پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ذريعہ انجام پائي، رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے خدا كے حكم كے مطابق اس نومولود كا نام حسين ركھا \_ (2)

ولادت باسعادت كے ساتويں دن جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ عليہا نے اپنے فرزند كے لئے ايك بھيڑ عقيقہ كے عنوان سے قربان كى اور ان كے سركے بالوں كو تراش كر بالوں كے وزن كے برابر چاندى صدقہ ميں دي\_ (3)

پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دامن ميں

حسين عليه‌السلام بن على عليه‌السلام نے ا پنے بچپن كے چھ سال اور چند ماہ پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دامن ميں پرورش پائي اور منبع فياض رسالت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے علم و معرفت حاصل كيا\_

پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، امام حسين عليه‌السلام سے جو اظہار محبت و لطف فرماتے تھے وہ شيعوں كے تيسرے رہنما كى عظمت و بلندى كو بيان كرتا ہے\_

حضرت سلمان فارسى فرماتے ہيں كہ ميں نے ديكھا كہ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے حسين عليه‌السلام كو اپنے زانو پر بيٹھا ركھا ہے اور بوسے دے رہے ہيں اور فرماتے ہيں كہ تو سيد و سردار ہے، بڑے سردار كا بيٹا ہے ، بڑے سرداروں كا باپ ہے، تو امام ، فرزند امام اور ابوالائمہ ہے \_ تو حجت خدا فرزند حجت خدا

اور جو نو افراد حجت خدا ہيں انكا باپ ہے انكا خاتم ان كا قائم ہوگا\_ (4)

جب رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے پوچھا گيا كہ آپ اپنے اہل بيت عليه‌السلام ميں سے كس كو زيادہ دوست ركھتے ہيں تو فرمايا: حسن و حسين عليہما السلام كو \_(5)

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا بار بار حسن عليه‌السلام و حسين عليه‌السلام كو سينہ سے لگاتے ، ان كى خوشبو سونگھتے، بوسہ ديتے اور فرماتے تھے حسن و حسين( عليہما السلام)جوانان بہشت كے سردار ہيں \_ (6)

پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور امام حسين عليه‌السلام كے درميان معنوى اور وراثتى رابطہ كو بيان كرنے كے لئے بلندترين قريب ترين اور واضح ترين جملہ، اس جملہ كو كہا جاسكتا ہے جس ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا كہ حسين عليه‌السلام مجھ سے ہے اور ميں حسين سے ہوں \_'' (7)

والد ماجد كے ساتھ

رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى آنكھيں بند ہوجانے كے بعد امام حسين عليه‌السلام نے اپنى عمر مبارك كے تيس سال اپنے پدربزرگوار كے ساتھ گذارے \_اس پورى مدت ميں آپ دل و جان سے پدر عاليقدر كى اطاعت كرتے رہے اور باپ كى پانچ سالہ حكومت كے زمانہ ميں امام حسين عليه‌السلام اسلام كے مقاصد كو آگے بڑھانے ميں ايك جاں باز فداكار كى طرح اپنے بڑے بھائي كى مانند كوشش كرتے رہے اور جمل و صفين و نہروان كى جنگوں ميں شريك رہے\_ (8)

بھائي كے ساتھ

حضرت على عليه‌السلام كى شہادت كے بعد، على عليه‌السلام كے بڑے بيٹے حسن بن على عليہما السلام كى طرف امامت و رہبرى منتقل ہوگئي\_ امام حسين عليه‌السلام جو مكتب رسالت و ولايت كے پروردہ تھے، اپنے بھائي كے ساتھ ہم فكر تھے \_ جب اسلام اور مسلمانوں كے معاشرہ كے مصالح كے پيش نظر امام حسن \_معاويہ كى

صلح كى پيشكش كو قبول كرنے كے لئے مجبور ہوئے تو اس وقت امام حسين عليه‌السلام بھائي كے غموں ميں شريك تھے \_ اور چونكہ آپ جانتے تھے كہ يہ صلح، اسلام اور مسلمانوں كى بھلائي كيلئے ہوئي ہے اس لئے آپ نے ہرگز اعتراض نہيں كيا اور ہميشہ امام حسن عليه‌السلام كے موقف كا دفاع كرتے رہے\_ (9)

ايك دن معاويہ، امام حسن و امام حسين عليہما السلام كے سامنے امام حسن عليه‌السلام اور ان كے پدر بزرگوار اميرالمومنين كى بدگوئي كيلئے لب كشاہوا\_ امام حسين عليه‌السلام اٹھے تا كہ اس كى اہانت كا جواب ديں ليكن آپ كے بھائي نے خاموش رہنے كا اشارہ كيا اور پھر خود ہى انہوں نے معاويہ كو بہت مناسب اور جھنجھوڑنے والے بيان كے ذريعہ خاموش كرديا\_(10)

اخلاقى فضائل و مناقب

امام حسين عليه‌السلام كى مكمل حق طلب اور خداپرست 56 سالہ زندگى پر اگر اجمالى نظر ڈالى جائے تو ہم كو پتہ چلے گا كہ آپ عليه‌السلام كى زندگى ہميشہ پاك دامني، خدا كى بندگي، محمدى صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پيغام كى نشر و اشاعت اور انسانيت كى بلند قدروں كى حفاظت ميں گذرى ہے\_

آپ كو پروردگار كى نماز و بندگي، قرآن، دعا اور استغفار سے بڑا شغف تھا\_ كبھى كبھى شب و روز ميں سينكڑوں ركعت نماز پڑھتے تھے، (11) حتى كہ اپنى زندگى كى آخرى رات ميں بھى عبادت و دعا سے دست بردار نہيں ہوئے اور اس رات آپ عليه‌السلام نے دشمنوں سے مہلت مانگى تا كہ خلوت ميں اپنے خدا سے راز و نياز كرسكيں اور فرمايا: خدا جانتا ہے كہ ميں نماز تلاوت قرآن اور دعا و استغفار كو بہت زيادہ دوست ركھتا ہوں \_(12)

ابن اثير نے لكھا ہے كہ حسين عليه‌السلام بہت روزے ركھتے\_ نمازيں پڑھتے حج كو جاتے، صدقہ ديتے اور تمام اچھے كاموں كو انجام ديتے تھے\_ (13)

حضرت اباعبداللہ الحسين عليه‌السلام زيارت خانہ خدا كيلئے بارہا پيدل تشريف لے گئے اور حج كا

فريضہ ادا كيا\_ (14)

امام حسين عليه‌السلام كى شخصيت ايسى پر شكوہ اور باعظمت تھى كہ جب آپ عليه‌السلام اپنے بھائي امام حسن مجتبى \_كے ساتھ حج كے لئے پيدل جارہے تھے تو تمام بزرگ اور اسلام كے نماياں افراد آپ عليه‌السلام كے احترام ميں مركب اور سوارى سے اتر پڑتے اور آپ عليه‌السلام كے ہمراہ پيدل راستہ طے كرتے\_ (15)

امام حسين عليه‌السلام كا ا حترام اور ان كى قدردانى كا معاشرہ اس لئے قائل تھا كہ آپ عليه‌السلام ہميشہ لوگوں كے ساتھ زندگى بسر كرتے اور دوسروں كى طرح ايك معاشرہ كى نعمتوں اور مصيبتوں ميں شامل رہتے تھے اور خداوند عالم پر پُر خلوص اعيان كى بناپر آپ عوام كے غم خوار اور مددگار تھے\_

آپ ايك ايسى جگہ سے گذر ے جہاں كچھ فقير اپنى اپنى چارديں بچھائے ہوئے بيٹھے تھے اور سوكھى روٹيوں كے ٹكڑے كھارہے تھے \_ امام حسين عليه‌السلام كو ان لوگوں نے دعوت دى تو آپ نے ان كى دعوت قبول كى اور ان كے پہلو ميں بيٹھ گئے اور پھر آپ نے يہ آيت پڑھي: انَّه لا يحب المستكبرين\_ (16)

اس كے بعد آپ عليه‌السلام نے فرمايا كہ : '' ميں نے تمہارى دعوت قبول كى اب تم بھى ميرى دعوت قبول كرو\_ وہ لوگ امام حسين عليه‌السلام كے ساتھ ان كے گھر آئے\_ امام عليه‌السلام نے حكم ديا كہ جو كچھ گھر ميں ہے وہ مہانوں كے لئے لايا جائے\_(17)

اس طرح آپ نے معاشرہ كو تواضع اور انسان دوستى كا د رس ديا\_

اس حصّہ كو علائلى كى اس بات كے خلاصہ كے ساتھ ختم كرتا ہوں جو انہوں نے اپنى كتاب ميں ابا عبداللہ الحسين عليه‌السلام كے بارے ميں كہى ہے وہ فرماتے ہيں كہ : '' تاريخ ميں ہم كو ايسے بزرگ افراد نظر آتے ہيں جن ميں ہر ايك نے كسى نہ كسى جہت اور كسى نہ كسى محاذ پر اپنى عظمت و بزرگى كو عالمى حيثيت دى ہے\_ ايك شجاعت ميں تو دوسرا زہد ميں تو تيسرا سخاوت ميں ...

ليكن ا مام حسين كى عظمت و بزرگى كا ہر پہلو فراز تاريخ كى عظمت كو دوبالا كرنے والا ہے\_ گويا آپ عليه‌السلام ميں تمام خوبياں اور بلندياں جمع ہوگئي تھيں \_ (18)

امام حسين عليه‌السلام معاويہ كے زمانہ ميں ابوعبداللہ الحسن اپنے پدر بزرگوار كى شہادت كے بعد خدا كے حكم اور اپنے بھائي كى وصيت سے اسلامى معاشرہ كى قيادت اور امامت كے منصب پر فائز ہوئے آپ نے اپنى امامت كے تقريباً دس سال معاويہ كى حكومت كے زمانہ ميں گزارے اس مدت ميں آپ نے امام حسن عليه‌السلام كى روش كو قائم ركھا اور جب تك معاويہ زندہ رہاآپ عليه‌السلام نے كوئي مؤثر اقدام نہ كيا\_

امام حسين اگر چہ يہ ديكھ رہے تھے كہ معاويہ اسلام ہى كى طاقت سے اسلامى معاشرہ كى بنياد اور قوانين الہى كو بدل ڈالنے كى كوشش كر رہا ہے\_ چنانچہ آپ كو قلق بھى تھا \_ ليكن جانتے تھے كہ اگر اس كے مقابلہ كے لئے اٹھا جائے تو ہر مفيد اقدام و تحريك ( اور كوئي بھى نتيجہ حاصل ہونے ) سے پہلے آپ كو قتل كرديا جائے گا\_

كبھى تو آپ عليه‌السلام معاويہ كے حركات و اعمال پر صرف تنقيد كرتے اور لوگوں كو آئندہ كے لئے اميد دلاتے اور اس تمام مدت ميں جب معاويہ ، يزيد كى ولى عہدى كے لئے لوگوں سے بيعت لے رہا تھا امام حسين عليه‌السلام نے شدّت سے مخالفت كى اور يزيد كى بيعت كے لئے ہرگز آمادہ نہيں ہوئے يہاں تك كہ كبھى معاويہ كو سرزنش كرتے اور تنقيدى خط لكھتے تھے\_ (19)

قيام حسيني

معاويہ كى موت كے بعد خلافت\_ جو كہ سلطنت ميں تبديل ہوگئي تھي\_ اس كے بيٹے يزيد كى طرف منتقل ہوگئي\_ زمام حكومت كو ہاتھوں ميں ليتے ہى يزيد نے اپنے اركان سلطنت كو مضبوط بنانے كيلئے عالم اسلام كى اہم شخصيتوں اور جانے پہچانے لوگوں سے اپنى بيعت لينے كا ارادہ كيا\_ اس غرض سے اس نے حاكم مدينہ كے نام خط لكھا اور حكم ديا كہ امام حسين عليه‌السلام سے ميرى بيعت لے اور اگر وہ مخالفت كريں تو ان كو قتل كردو\_

مدينہ كے گورنر نے حكم كے مطابق بيعت كا سوال امام عليه‌السلام كے سامنے ركھا، امام حسين عليه‌السلام نے فرمايا: ''انالله و انا اليه راجعون و على الاسلام السلام اذا بليت الامة براع: مثل يزيد (20) '' يعنى جب يزيد جيسے لوگ ( شراب خوار، جواري، بے ايمان اور ناپاك) حكومت اسلامى كى مسند پر بيٹھ جائيں تو اسلام پر فاتحہ پڑھ دينا چاہيے\_

امام عليه‌السلام نے بيعت كى پيش كش كو ٹھكرانے كے بعد يہ سمجھ ليا كہ اگر مدينہ ميں رہے تو آپ عليه‌السلام كو قتل كرديا جائے گا\_ لہذا رات كے وقت پوشيدہ طور پر 28 رجب 60 ھ كو اپنے يار و انصار كے ساتھ مكہ كى طرف روانہ ہوگئے\_(21)

آپ كے مكہ ميں پہنچنے اور يزيد كى بيعت سے انكار كرنے كى خبر مكہ اور مدينہ كے لوگوں كے درميان پھيل گئي اور يہ خبر كوفہ بھى پہنچ گئي \_ اس طرح لوگوں كو امام حسين عليه‌السلام كى مدد اور ان كى موافقت كے لئے اپنے كوآمادہ كرنے كا موقع نظر آيا كہ شايد اس طرح بنى اميہ كے ظلم سے نجات مل جائے\_

كوفيوں نے\_ مندرجہ بالا نكات كے پيش نظر \_ مكہ پہنچنے كى خبر سنتے ہى بہت سے خطوط كے ذريعہ آپ عليه‌السلام كو دعوت دى كہ آپ كوفہ تشريف لايئےور ہمارى رہنمائي كى ذمہ دارى قبول كرليجئے\_

حضرت ابو عبداللہ الحسين عليه‌السلام نے جناب مسلم كو روانہ كرنے كے ساتھ ان تمام خطوط كا جواب مختصر جملوں ميں اس طرح لكھا'' اما بعد يہ خط حسين بن على (عليہما السلام) كى طرف سے عراق كے مسلمانوں اور مؤمنوں كى جماعت كى طرف بھيجا جار ہا ہے\_ تم يہ جان لو كہ ہانى اور سعيد جو تمہارے بھيجے ہوئے آخرى افراد تمہارے خطوط لے كر آئے\_ ان تمام باتوں كى جو تمہارى تحريروں سے عياں تھيں مجھے اطلاع ملي\_ خلاصہ يہ كہ تمہارا مطلب يہ تھا كہ '' ہمارے پاس كوئي لائق رہبر اور امام نہيں ہے ہمارے پاس آجايئےايد خدا ہم كو آپ كے ذريعہ ہدايت تك پہنچا دے\_ فورى طور پرميں حضرت مسلم كو جو ميرے چچا كے بيٹے اور ميرے معتمد ہيں ، تمہارے پاس بھيج رہا ہوں اگر انہوں نے لكھا كہ تمہارے آخرى نظريات عملى طور پر اسى طرح ہيں جيسا كہ تم نے

خط ميں لكھا ہے تو ميں اسے قبول كر كے تمہارى طرف آؤں گا\_ آخر ميں آپ عليه‌السلام نے مزيد لكھا \_ مجھے اپنى جان كى قسم ، امام و پيشوا صرف وہ ہے جو خود دين كا پابند ہو اورعدل و انصاف كرتا ہو اور خدا كى رضا كے لئے حليم ہو \_ '' (22)

حضرت مسلم اس خط كو ليكر كوفہ پہنچے ، ان كے پہنچنے كى خبر بڑى تيزى سے كوفہ ميں پھيل گئي \_اہل كوفہ نے پر تپاك طريقہ سے امام عليه‌السلام كے نمائندہ حضرت مسلم بن عقيل كا استقبال كيا \_ايسا استقبال پہلے كبھى نہيں ہوا تھا، پھر جناب مسلم بن عقيل كے ہاتھوں بيعت كى اور دن بدن بيعت كرنے والوں كى تعداد ميں اضافہ ہوتا رہا \_

كوفہ سے دو خط

امام حسين عليه‌السلام كے حق اور يزيد كى مخالفت ميں انقلابى صورت حال پيدا ہوجانے كے بعد دو خط لكھے گئے\_ ايك خط حسين عليه‌السلام بن على عليه‌السلام كو لكھا گيا اور دوسرا يزيد كو جناب مسلم نے امام حسين عليه‌السلام كو لكھا:'' اب تك بے شمار لوگوں نے ميرى بيعت كى ہے\_ اب آپ كوفہ آجايئے' (23)

يزيد كے پيروكاروں نے اس كو لكھا كہ : '' اگر عراق كى حكومت كو بچانا ہے تو كسى لائق گورنر كو بھيجوتا كہ ان فتنوں كو ختم كردے اس لئے كہ نعمان بن بشير( حاكم كوفہ) ايك كمزور آدمى ہے يا اس نے اپنے آپ كو كمزور بناركھا (24) ہے\_

ان دو خطوط كے نتيجہ ميں دو اقدام سامنے آئے\_ پہلے خط نے امام حسين عليه‌السلام كى كوفہ كى طرف روانگى كے مقدمات فراہم كئے اور دوسرے خط نے پہلے حاكم كو معزول اور اس كى جگہ پر عبيداللہ ابن زياد كو معين كيا\_

امام حسين عليه‌السلام ہر چند كہ كوفيوں كو بخوبى پہچانتے تھے اور ان كى بے وفائي، ان كے عقيدہ كا تزلزل اپنے پدر گرامى اور برادر بزرگ كى حكومت كے زمانہ ميں ديكھ چكے تھے ليكن اتمام حجّت

اورخداوند عالم كے اوامر كے اجراء كے لئے آپ عليه‌السلام نے كوفہ جانے كا ارادہ كيا\_ خصوصاً مكہ ميں چند ماہ قيام كے بعد آپ عليه‌السلام نے يہ سمجھ ليا كہ يزيد( لعن) كسى طرح بھى آپ سے دست بردار ہونے كے لئے تيار نہيں ہے اور اگر آپ عليه‌السلام بيعت نہيں كرتے تو آپ كا قتل، اور وہ بھى خانہ خدا كے نزديك يقينى ہے\_

اس صورت حال ميں امام حسين عليه‌السلام 8 ذى الحجہ تك \_ جس دن تمام حُجّاج منى كى طرف جانے كا ارادہ كر رہے تھے(25) مكہ ميں رہے اور حج تمتع كو عمرہ مفردہ سے بدلنے كے بعد اپنے اہل بيت اور اصحاب كو لے كر مكہ كو ترك كيا اور عراق كى طرف چل پڑے \_ (26)

امام \_كا ايسے زمانہ ميں اور ايسى جگہ سے كوچ كرنا، جہاں لوگ دور دور سے اركان حج بجا لانے كے لئے آتے ہيں ، ايسا بے نظير اقدام تھا كہ جس كى ايك عام مسلمان سے بھى توقع نہيں كى جاسكتى تھى چہ جائيكہ فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے ، اسى وجہ سے تھوڑى ہى مدت ميں سارے شہر مكہ ميں امام كے سفر كى خبر گشت كرنے لگي\_

امام حسين عليه‌السلام نے اپنے ناگہانى اور آشكار سفر سے اپنے فريضہ پر بھى عمل كيا اور مسلمانوں كو بھى سمجھا ديا كہ فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے يزيد كى حكومت كو قانونى نہيں سمجھا اور نہ صرف اس كى بيعت نہيں كى بلكہ اس كے خلاف اٹھ كھڑے ہوئے ہيں \_

حضرت مسلم ابن عقيل كى شہادت

حضرت مسلم كے ہاتھ پر اہل كوفہ كى بيعت اور امام حسين عليه‌السلام كى طرف ان كے ميلان كى اطلاع يزيد كو مل چكى تھى \_ اس نے ابن زياد كو كوفہ بھيجا ابن زياد نے شيطانى چال كے ذريعہ ايك نيا بھيس بدلا، چہرہ پر نقاب ڈالا اور بنى ہاشم كے كسى شريف اور بڑى شخصيت كے روپ ميں رات كے اندھيرے ميں كوفہ ميں وارد ہوا \_ جو لوگ امام حسين عليه‌السلام كے منتظر تھے انہوں نے يہ گمان كيا كہ يہ

حسين عليه‌السلام ہيں \_

ابن زياد بغير كسى سے كوئي بات كئے اور نقاب ميں منھ چھپائے ہوئے سيدھا دار الامارہ پہنچا\_(27)

عبيداللہ ابن زياد نے دارالامارہ ميں مشورہ كيلئے ايك مٹينگ بلائي اور ابتدائي اقدامات كے بعد، كوفہ والوں كے ايمان كى كمزورى ، دوغلہ پن اور ان كے خوف سے فائدہ اٹھايا اور ان كو ڈرا دھمكا كر حضرت مسلم كے اطراف سے منتشر كرديا يہاں تك كہ جب حضرت مسلم نماز كے لئے آئے تو صرف تيس افراد نے ان كے پيچھے نماز پڑھى اور نماز كے بعد وہ بھى متفرق ہوگئے\_ جب آپ مسجد سے باہر نكلے تو آپ كے ساتھ كوئي بھى نہيں تھا

حضرت مسلم نے ابن زياد كے لشكر سے اكيلے جنگ كى اور ايك بہادرانہ جنگ كے بعد شہيد ہوگئے\_ (28)

ظلم كے خلاف عظيم ترين قيام

عراق كے قصد سے ابو عبداللہ الحسين عليه‌السلام نے حجاز كو چھوڑ ديا ليكن در حقيقت آپ اس مقصد كى طرف جا رہے تھے جو صرف عراق ميں نہيں تھا\_ يہ عظيم مقصد اسلام اور مسلمانوں كو استعمار كے چنگل اور خاندان بنى اميہ كے استبدادى پنجہ سے چھڑانا تھا\_ اسى وجہ سے آپ عليه‌السلام دوستوں كى مقدس مآبانہ باتوں اور نصيحتوں كے برخلاف، جو اس سفر كو ترك كرنے پر مبنى تھيں ، اپنے عزم و ارادہ پر جمے رہے اور اسلام كى نجات كے لئے آخرى تحريك شروع كى جس كو بہر قيمت انجام تك پہنچانا تھا\_

امام حسين عليه‌السلام راستہ ميں بہت سے لوگوں كو اپنى مدد كے لئے دعوت ديتے اور جو لوگ ان كے ساتھ تھے ان كو يزيد سے جنگ كے بارے ميں اپنے مصمم ارادہ سے آگاہ كرتے رہے اور اس

جنگ كے نتيجے ميں سب كے قتل ہوجانے سے بھى آگاہ كرتے رہے اور اس بات كا اختيار ديا كہ وہ چاہيں تو ساتھ چھوڑ كر جاسكتے ہيں \_ '' صفاح'' نام كى ايك جگہ پر كوفہ سے واپس آنے والے فرزدق سے ملاقات ہوگئي، آپ عليه‌السلام نے كوفہ كے حالات كے بارے ميں ان سے سوال كيا، فرزدق نے جواب ديا كہ '' لوگوں كے دل تو آپ عليه‌السلام كے ساتھ ہيں مگر ان كى تلواريں بنى اميہ كے ساتھ ہيں \_(29)

شہادت

امام حسين عليه‌السلام كا قافلہ كوفہ سے پہلے سرزمين كربلا پر ( تقريباً كوفہ سے 70 كيلوميٹر دور) دشمن كے بہت بڑے لشكر سے روبرو ہوا\_ آپ كے ساتھ صرف وہى لوگ تھے جو جان كى بازى لگانے والے تھے اور فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نصرت و مدد كے سوا انكا اور كوئي مقصد و مطلوب نہ تھا \_

آخر كار يہ لوگ ابن زياد كے تيس ہزار لشكر كے تنگ گھيرے ميں آگئے (30) يہاں تك كہ فرات كا پانى بھى ان پر بند كرديا گيا\_

ايسے حالات ميں فرزند زہراء حضرت امام حسين عليه‌السلام كے سامنے دو ہى راستے تھے يا قتل يا بيعت، حسين ابن على (عليہما السلام)جو مكتب وحى محمدى اور ولايت علوى كے پروردہ تھے انہوں نے بيعت نہيں كى اور ان بہتر (31) افراد كے ساتھ ( جو ان كے بہترين اصحاب، وابستگان اور فرزند تھے\_ جن ميں سے ہر ايك اخلاص ،جواں مردي، شجاعت، عزت و شرافت انسانى كى اخلاقى قدروں سے آراستہ اور انسانيت كا مكمل نمونہ تھے دس محرم 60 ھ كو صبح سے عصر تك پسر معاويہ كے كثير اور آراستہ لشكر كے مقابلہ ميں ايك شجاعانہ اور قابل فخر جنگ كى \_ اور بالآخر شربت شہادت نوش فرمايا\_ اور اس زمين كے سينہ پر جب تك انسانيت موجود رہے گى اس وقت تك كے لئے اپنے نام كو جاودانہ بناديا\_

آپ عليه‌السلام كى شہادت كے بعد دشمن كا لشكر آپ عليه‌السلام كے پسماندگان كے خيمہ ميں گھس آيا، تمام مال و اسباب لوٹ ليا اور آپ عليه‌السلام كے اہل بيت كو اسير كركے شہداء كے كٹے ہوئے سروں كے ساتھ كوفہ اور وہاں سے شام لے گيا\_

سوالات

1\_ حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اكرم كے ساتھ كتنے دنوں تك رہے؟

2\_ صلح كے بارے ميں امام حسين عليه‌السلام كا موقف كيا تھا؟ اس كا ايك نمونہ بيان فرمايئے

3\_ امام حسين عليه‌السلام كى تواضع اور فروتنى كے ايك نمونہ كا ذكر كيجئے\_

4\_امام حسين عليه‌السلام كا قيام كس زمانہ ميں اور كس طرح شروع ہوا؟

5\_ امام عليه‌السلام نے مكہ سے كوفہ جانے كا كيوں ارادہ كيا اور كوفہ جانے سے پہلے آپ عليه‌السلام نے كون سا اقدام كيا ؟

6\_ دشمن كے لشكر سے امام حسين عليه‌السلام كس جگہ ملے؟ دونوں لشكروں كے حالات اور آپ عليه‌السلام كى اور آپ عليه‌السلام كے اصحاب كى تاريخ شہادت بيان كيجئے؟

حوالہ جات

1 اعلام الورى / 213، بحار جلد 44/ 201\_

2 بحار جلد 43/ 241\_

3 فروع كافى جلد 6/33 بحار جلد 43/ 257\_

4 '' ... انت سيد بن سيد ابوالسادات انت امام ابن امام ابوالائمه ، انت حجة الله بن حجته و ابو حجج تسعة من صلبك و تاسعهم قائمهم'' مقتل خوارزمى جلد 1 / 146، كمال الدين صدوق جلد 1/ 262 بحار جلد 43/ 290\_

5 ''سئل رسول الله اى اهل البيت احب اليك ؟ قال : الحسن والحسين ''سنن ترمذى جلد5/ 323 ، بحار جلد 43/ 264، 265\_

6 الحسن والحسين سيد الشباب اهل الجنه، بحار جلد 43 / 264 ، 265، سنن ترمذى جلد 5/ 323 بحار جلد 43/299\_

7 '' حسين منى و انا من حسين'' سنن ترمذى جلد 5/ 324، بحار جلد 43/ 270 \_ 272 مقتل خوارزمى جلد 1 / 146، انساب الاشراب بلاذرى جلد 3 / 142\_

8 الاصابہ جلد 1 ص 333\_

9 كافى ميں منقول ہے كہ جس نشست ميں امام حسن عليه‌السلام بيٹھے رہتے تھے اس ميں امام حسين عليه‌السلام بھائي كے احترام كى بناپر باتيں نہيں كرتے تھے يہاں تك كہ بخشش و عطا ميں بھى اس بات كا خيال ركھتے تھے كہ امام حسن عليه‌السلام سے ذرا كم ہو\_

10 ارشاد مفيد / 173 ، شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 16 / 47\_

11 بحار جلد 44/ 196 ، منقول از فلاح السائل و عقد الفريد\_

12 ارشاد مفيد / 230 مطبوعہ مكبة بصيرتي'' فهو يعلم اَنّى قد كنت احبُّ الصلوة و تلاوة كتابه و كثرة الدعا و الاستغار''

13 اسد الغابہ جلد 2/20\_

14 انساب الاشراف بلاذري\_

15 سورہ نحل / 23\_

16 تفسير سياسى جلد 2/257 ، مناقب جلد 4/ 66 ، جلاء العيون مرحوم شبر جلد 2/ 24\_

17 سمو المعنى / 104\_

18 رجال كشى / 94\_

19 مقتل خوارزمى جلد 1 /184، لہوف / 20 بحار جلد 44/ 326\_

20 ارشاد مفيد / 201 ، تاريخ طبرى جلد 341، بحار جلد 44/ 326\_

21 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/90 ،ارشاد مفيد / 204 بحار جلد 44/ 334 كامل ابن اثير جلد 4/21

22 ارشاد مفيد / 205 ،بحار جلد 44/ 336\_

23 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/ 91 ،بحار جلد 44 / 366

24 8ذى الحجة كو منى جانا ايك مستحب عمل ہے اس زمانہ ميں اس استحبابى حكم پر عمل ہوتا تھا ليكن اس زمانہ ميں حجاج ايك ساتھ عرفات جاتے ہيں \_

25 ارشاد مفيد /281 ،بحار جلد 44/ 363 ،اعلام الوري/ 227 ،اعيان الشيعہ ( دس جلد والي) جلد 1 / 593، نہضت الحسين مصنفہ ہية الذين شہرستانى /165 مقتل ابى مخنف / 66 ، ليكن بعض صحيح روايات سے استفادہ ہوتاہے كہ امام حسين عليه‌السلام نے حج تمتع كا احرام نہيں باندھا تھا كہ اس كو عمرہ مفردہ سے تبديل كرديں ملاحظہ ہو وسائل الشيعہ جلد 10 باب 7 از ابواب عمرہ حديث 2،3\_

26 ارشاد مفيد / 206 ،بحارجلد 44/ 340 مقاتل الطالبين /63\_

27 ارشاد مفيد / 212\_

28 ارشاد مفيد / 213 \_216\_

29 '' قلوبہم معك و سيوف مع بنى اميہ ...'' تاريخ طبرى جلد 5/384 ، كامل ابن اثير جلد 4/ 40 ارشاد مفيد / 618 بحار ،جلد 44/ 195\_

30 بحار جلد 44/ 386\_ البتہ لشكر يزيد كى تعداد كے بارے ميں دوسرى روايتيں بھى ہيں جن ميں سب سے كم بارہ ہزار كى روايت ہے \_ مناقب جلد 4/98پر 35 ہزار افراد كى تعداد بھى لكھى گئي ہے\_

چھٹاسبق:

امام حسين عليه‌السلام كى سوانح عمري (دوسرا حصّہ )

زندہ جاويد روداد

اسلام كے تيسرے رہبر كى اور ان كى اولاد و اصحاب كى دشت كربلا ميں جاں بازي، فداكارى اور شہادت آپ كى زندگى كا اہم ترين واقعہ ہے\_ جس نے عقل و خرد كو جھنجوڑ كر ركھ ديا، تمام واقعات كے اوپر چھاگيا\_ اور ہميشہ كے لئے تاريخ كے صفحات پر زندہ جاويد و پائيدار بن گيا\_

دنياميں پيش آنے والا ہر واقعہ\_ چا ہے وہ كتنا ہى بڑا اور عظيم كيوں نہ ہو \_ اس كو تھوڑے ہى دن گذرنے كے بعد زندگى كا مدّ و جزر فراموشى كے سپرد كرديتا ہے اور مرور زمانہ اس كے فروغ ميں كمى كرديتاہے اور اوراق تاريخ پر سوائے اس كے نام كے كچھ باقى نہيں بچتا\_

ليكن بہت سے واقعات ايسے ہيں كہ زمانہ گذرجانے كے بعد بھى ان كى عظمت گھٹتى نہيں اللہ والوں كى تاريخ اور وہ انقلابات جو آسمانى پيغمبروں اور الہى عظيم رہبروں كے ذريعہ آئے ہيں ، يہ تمام كے تمام واقعات چونكہ خدا سے متعلق و مربو ط ہيں اس لئے ہرگز بھلائے نہيں جاسكيں گے اور مرور زمانہ كا كوئي اثر قبول نہيں كريں گے\_

حضرت حسين عليه‌السلام بن على عليه‌السلام كى تحريك اور كربلا كا خونين حادثہ و انقلاب ،انسانى معاشرہ كى ايك اہم ترين سرگذشت ہے، اس حقيقت پر تاريخ و تجربہ روشن گواہ ہيں \_

عاشور كى خون آلود تاريخ كے تجزيہ ميں دوسرے مطالب سے پہلے چند مطالب توجہ كے قابل اور تاريخى لحاظ سے زبردست تحقيق كے محتاج ہيں جنہيں اختصار سے بيان كيا جارہا ہے:

1) امام حسين عليه‌السلام كے قيام كے اسباب

2) امام حسين عليه‌السلام كى تحريك و انقلاب كى ماہيت

3) امام حسين عليه‌السلام كے انقلاب كے اثرات و نتائج

انقلاب حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام كا اہم اور واضح سبب ايك انحرافى سلسلہ تھا جو اس وقت اسلامى حكومت كى مشينرى ميں رونما ہوچكا تھا \_ اور لوگوں ميں اموى گروہ كے تسلط كى بنا پر دين سے انحراف اور اجتماعى ظلم و ستم مكمل طور پر نماياں تھا\_ يزيد كے خلاف امام حسين عليه‌السلام كا قيام اس بناپر تھا كہ وہ اموى حكومت كا مظہر تھا، وہ حكومت جو ملت كے عمومى اموال كى عياشي، رشوت خورى ، با اثرا فراد كے قلوب كو اپنى طرف كھينچنے اور آزادى دلانے والى تحريكوں كو ختم كرنے ميں خرچ كرتى تھي، وہ حكومت جس نے غير عرب مسلمانوں كا جينا دشوار كر كے ان كو ختم كردينے كى ٹھان لى تھى اور جس نے عرب مسلمانوں كے شيرازہ اتفاق كو بكھير كر ان كے درميان نفاق اور كينہ كا بيج بوديا تھا \_

وہ حكومت جس نے اموى خاندان كے مخالفين كو جہاں پايا وہيں قتل كرديا\_ ان كے مال كو لوٹ ليا، وہ حكومت جس نے قبائلى عصبيت كى فكر كو برانگيختہ كرديا مسلمانوں كے اجتماعى وجود كيلئے خطرہ بن گئي تھى \_

وہ حكومت جو كہ اسلام كے پيغام كے تحقق، قوانين و حدود اور اجتماعى عدالت كے اجراء كى بجائے ايك ايسے پليد شخص كے ہاتھ كا كھلونہ تھى جو كہ محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رسالت اور ان پر وحى كے نزول كا انكار كر رہا تھا\_ يزيد اپنے دادا ابوسفيان كى طرح تھا ، جس كا كہنا تھا '' اب حكومت بنى اميہ كے قبضہ ميں آگئي ہے خلافت كو گيند كى طرح گھماتے رہو اور ايك دوسرے كى طرف منتقل كرتے رہو ... ميں قسم كھا كر كہتا ہوں كہ نہ كوئي جنّت ہے نہ جہنّم'' (1) يزيد بھى ان تمام باتوں كو ايك خيال سے زيادہ نہيں سمجھتا تھا\_ (2)

امام حسين عليه‌السلام نے ايسے حالات ميں انقلاب كے لئے ماحول كو سازگار پايا آپ عليه‌السلام نے خود اس وصيت ميں جو اپنے بھائي محمد حنفيہ كو كى تھي، اپنے قيام كے بارے ميں لكھا كہ '' ميرے قيام كى وجہ

ہوا و ہوس اور بشرى ميلانات نہيں ہيں ، ميرا مقصد ستمگرى اور فتنہ و فساد پھيلانا نہيں ہے \_ بلكہ ميرا مقصد تو اپنے جد رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كى امت كى خراب حالت كى اصلاح كرنا ہے\_ ميرا مقصد امر بالمعروف اور نہى عن المنكر ہے ميں چاہتا ہوں كہ اپنے جد رسول خدا كى سيرت اور اپنے باپ عليه‌السلام على كے راستہ پرچلوں ...'' (3)

اسى طرح حر بن يزيد رياحى سے ملاقات كے بعد اپنى ايك تقرير ميں آپ عليه‌السلام نے اپنے قيام كى تصريح كى اور فرمايا : '' اے لوگو پيغمبر خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا ہے كہ جو كسى ايسے ظالم فرمان روا كو ديكھے جو حرام الہى كو حلال شمار كرتا ہوخدا سے كيے گئے عہد و پيمان كو توڑتا ہو اس كے پيغمبر كى سنت كى مخالفت كرتاہو، خدا كے بندوں پرظلم و ستم كرتا ہو ا ور ان تمام باتوں كے باوجود زبان و عمل سے اپنى مخالفت كا اظہار نہ كرے تو خدا اس كو اسى ظالم فرمان روا كے ساتھ ايك ہى جگہ جہنّم ميں ركھے گا\_

اے لوگو انہوں نے ( يزيد اور اس كے ہمنواؤں نے) شيطان كى اطاعت كا طوق اپنى گردن ميں ڈال ليا ہے اور خدائے رحمن كى پيروى ترك كردى ہے فساد پھيلاركھا ہے اور قوانين الہى كو معطل كرركھا ہے، بيت المال كو انہوں نے اپنے لئے مخصوص كرليا\_ حلال خدا كو حرام اور حرام الہى كو حلال سمجھ ليا ہے\_ ميں اسلامى معاشرہ كى قيادت كے لئے تمام لوگوں سے زيادہ حق دار ہوں اور ان مفاسد سے جنگ اور ان خرابيوں كى اصلاح كے لئے سب سے پيش پيش ہوں ...'' (4)

امام حسين عليه‌السلام نے معاويہ كے زمانہ ميں قيام كيوں نہيں كيا؟

ممكن ہے كہ يہاں يہ سوال پيش آئے كہ معاويہ كے زمانہ ميں متعدد عوامل ايسے پيدا ہوگئے تھے جو قيام و انقلاب كا تقاضا كرتے تھے اور حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام ان تمام عوامل سے آگاہ تھے اور آپ نے ان خطوط ميں جو معاويہ كے جواب ميں لكھے تھے ان اسباب كو بيان بھى كيا ہے\_ (5) پھر آپ عليه‌السلام نے معاويہ كے زمانہ ميں قيام كرنے سے كيوں گريز كيا؟

جواب: تمام وہ عوامل و مسائل جنہوں نے امام حسن عليه‌السلام كو معاويہ سے صلح كرنے كے لئے مجبور كيا وہى عوامل امام حسين عليه‌السلام كے لئے بھى قيام سے باز رہنے كا سبب بنے\_ (6) عراقى معاشرہ پر مسلط حاكم كى حقيقت كو پہچاننے ميں امام حسين عليه‌السلام اپنے بھائي حسن عليه‌السلام سے كم نہ تھے\_ وہ بھى اپنے بھائي كى طرح لوگوں كى كاہلى اور اسلامى معاشرہ كى افسوسناك صورت حال ديكھ رہے تھے كو اس وقت آپ نے عراق كے لوگوں قيام كرنے كى ترغيب دلانے كے بجائے عظيم مقصد كے لئے آمادہ اور مستعد كرنے كو ترجيح دي\_

عراق كے شيعوں نے ايك خط ميں امام حسين عليه‌السلام سے درخواست كى كہ وہ معاويہ كے خلاف قيام كرنے كے سلسلہ ميں ان كى قيادت كريں \_ حسين ابن على عليه‌السلام نے موافقت نہيں كى اور جواب ميں لكھا:

'' ... ليكن ميرى رائے يہ ہے كہ انقلاب كا وقت نہيں ہے جب تك معاويہ زندہ ہے، اپنى جگہ بيٹھے رہو\_ اپنے گھر كے دروازوں كو اپنے لئے بندركھو اور اتہام كى جگہ سے دور رہو \_'' (7)

معاويہ اور يزيد كى سياست ميں فرق

معاويہ كے زمانہ ميں امام حسين عليه‌السلام كا انقلاب برپا كرنے كے لئے نہ اٹھنے اور يزيد كے زمانہ ميں اٹھ كھڑے ہونے كا اصلى سبب ان دونوں كى سياسى روش كے اختلاف ميں ڈھونڈھنا چاہيے\_

دين و پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے تضاد ميں معاويہ كى منافقانہ روش بہت واضح اور اعلانيہ تھي\_ وہ اپنے كوصحابى اور كاتب وحى كہتا تھا اور خليفہ دوم كى ان پر بے پناہ توجہ اور عنايت تھي، اس كے علاوہ ان اصحاب پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى اكثريت كو جن كى لوگ تعظيم و احترام كرتے تھے ( جيسے ابوہريرہ، عمرعاص، سمرة، مغيرہ بن شعبہ و غيرہ ...) كو حكومت و ولايت او رملك كے تمام حساس كاموں كى انجام دہى كے لئے مقرر

كيا تا كہ لوگوں كے حسن ظن كا رخ اپنى طرف موڑليں ، لوگوں كے درميان صحابہ كے فضائل اور ان كے دين كے محفوظ رہنے كى بہت سى روايتيں اور ايسى روايتيں \_ كہ وہ جو بھى كريں معذور ہيں \_ گھڑ لى گئيں ، نتيجہ ميں معاويہ جو كام بھى كرتا تھا اگر وہ تصحيح او ر توجيہ كے قابل ہوتا تھا تو كيا كہنا ورنہ بہت زيادہ بخششوں اور عنايتوں كے ذريعہ معترض كے منہ كو بند كرديا جاتا تھا اور جہاں يہ وسائل موثر نہيں ہوتے تھے انہيں خواہش كے پرستاروں كے ذريعہ ان كو ختم كرديا جاتا تھا\_ جيسا كہ دسيوں ہزار حضرت على عليه‌السلام كے بے گناہ چاہنے والوں كے ساتھ يہى رويہ اختيار كيا گيا:

معاويہ تمام كاموں ميں حق كا رخ اپنى طرف موڑ لينا چاہتا تھا اور امام حسن عليه‌السلام اور امام حسين عليه‌السلام كا ظاہرى احترام كرتا تھا وہ بہت زيرك اور دور انديش تھا اسے يہ معلوم تھا كہ حسين ابن على عليه‌السلام كا انقلاب اور ان كا لوگوں كو قيام كے لئے دعوت دينا ميرى پورى حكومت اور اقتدار كے لئے خطرہ بن سكتا ہے\_ اس لئے كہ اسلامى معاشرہ ميں حسين عليه‌السلام كى عظمت او ران كے مرتبہ سے معاويہ بخوبى واقف تھا\_

اگر حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام معاويہ كے زمانہ ميں قيام كرتے تو اس بات كا قوى امكان تھا كہ معاويہ آپ عليه‌السلام كے انقلاب كو ناكام كرنے كے لئے ايسى روش اختيار كرتا كہ جو اسى جگہ كامياب ہوجاتى اور امام عليه‌السلام كے انقلاب كو عملى شكل دينے سے پہلے ہى زہر كے ذريعہ شہيد كرديا جاتا اور اس طرح معاويہ اپنے كو خطرہ سے بچاليتا جيسا كہ حسن عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام ، سعد ابن وقاص اور مالك اشتر كو قتل كرنے ميں اس نے يہى رويہ اختيار كيا تھا\_

ليكن يزيد كى سياسى روش اس كے باپ كى سياسى روش سے كسى طرح بھى مشابہ نہ تھى وہ ايك خود فريب اور بے پروا نوجوان تھا اس كے پاس زور زبردستى كے علاوہ كوئي منطق نہ تھى وہ عمومى افكار كو ذرہ برابر بھى اہميت نہيں ديتا تھا\_

وہ اعلانيہ طور پر اسلام كى مقدس باتوں كو اپنے پيروں كے نيچے روند تا تھا اور اپنى خواہشات پورى كرنے كے لئے كسى چيز سے باز نہيں رہتا تھا، يزيد كھلے عام شراب پيتا، راتوں كو نشست اور

بزم ميں بادہ خوارى ميں مشغول رہتا اور گستاخى سے كہتا تھا:

'' اگر دين احمد ميں شراب حرام ہے تو اس كو دين مسيح بن مريم ميں پيو'' (8)

يزيد مسيحيت كى تعليمات كى اساس پر پلا تھا اور وہ دل سے اس كى طرف مائل تھا\_ (9)

اور دين اسلام سے اس كا كوئي ربط نہيں تھا جبكہ اسلام كى بنياد پروہ لوگوں پر حكومت كرناچاہتا تھا\_ اس طرح سے جو نقصانات اسلام كو معاويہ كے زمانہ ميں پس پردہ پہنچ رہے تھے اب وہ يزيد كے ہاتھوں آشكار طور پرپہنچ رہے تھے\_

اپنى حكومت كے پہلے سال اس نے حسين ابن على عليه‌السلام اور ان كے اصحاب كو شہيد كيا ان كے اہل بيت كو اسير كيا\_

حكومت كے دوسرے سال اس نے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے شہر \_مدينہ\_ كے لوگوں كے مال اور ناموس كو اپنے لشكر والوں پر مباح كرديا اور اس واقعہ ميں چارہزار آدميوں كو اس نے قتل كيا\_

تيسرے سال خانہ كعبہ \_ مسلمانوں كے قبلہ\_ پر اس نے منجنيق سے سنگ بارى كى \_

ايسے سياسى اور اجتماعى حالات ميں حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام نے انقلاب كے لئے حالات كو مكمّل آمادہ پايا\_ اب بنى اميہ كے مزدور، عمومى افكار كو قيام حسين عليه‌السلام ابن علي عليه‌السلام كے مقاصد كے بارے ميں بدل كر اس كو '' قدرت و تسلط كے خلاف كشمكش'' كے عنوان سے نہيں پيش كرسكتے تھے اس لئے كہ بہت سے لوگ يہ ديكھ رہے تھے كہ حكومت كى رفتار دينى ميزان اور الہى تعليمات كے خلاف ہے\_

اور يہ بات خود مجوّز تھى كہ حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام اپنے سچے اصحاب كو جمع كريں اور حكومت كے خلاف قيام كريں ايسا قيام جس كا مقصد اسلام اور سيرت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو زندہ كرنا تھا نہ كہ خلافت اور قدرت حاصل كرنا\_

انقلاب كى ماہيت

امام حسين عليه‌السلام كى تحريك ميں ايك اہم مسئلہ اس كى كيفيت و ماہيت كا تجزيہ ہے\_ آيا امام حسين عليه‌السلام كا اقدام ايك انقلاب تھا يا ايك اتفاقى دھماكہ تھا؟ كچھ لوگ جو انسانى مقدس واقعات كو ہميشہ محدود اور مادى ترازو پر تولتے ہيں وہ قيام كربلا كى تفسير و تعبير اپنى نادانى اور جہالت كى بناء پر ايك حادثاتى دھماكے سے كرتے ہيں \_(10) اس سلسلہ ميں كہتے ہيں كہ كبھى مادى واقعا ت ميں تدريجى تغيرات اس حد تك پہنچ جاتے ہيں كہ وہ واقعہ ديگر تغيرات كو قبول نہيں كرسكتا، انجام كار جزئي تغيرات ايك نئي چيز كو وجود ميں لاتے ہيں يہ قانون، معاشرہ اور تاريخ ميں حاكم ہے\_ معاشرہ ايك حدتك ظالموں كے ظلم كو قبول كرتا ہے جب وہ اس مرحلہ ميں پہنچ جاتا ہے كہ اب اس سے قبوليت كى توانائي ختم ہوجاتى ہے تو نتيجہ ميں حكومت كرنے والے نظام كے خلاف ايك دھماكہ كى شكل ميں انقلاب آجاتا ہے \_

اس بنياد پر لوگ كہتے ہيں كہ : '' اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى شہادت كے بعد اموى مشينرى كا مسلمان ملت پر دباؤ بڑھ گيا تھا اور معاويہ كے مرنے كے بعد اس كے بيٹے يزيد نے اس دباؤ كو دوگنا كرديا تھا اس فشار كى بناپر حسين عليه‌السلام كے صبر كا پيمانہ لبريز ہوگيا اور ان كا قيام اسى دھماكہ كا پيش خيمہ تھا\_

امام حسين عليه‌السلام كى تحريك كے بارے ميں ايسے فيصلے كا سوتا مادى تجزيہ كرنے والوں كے عقيدہ سے پھوٹتا ہے اور اگر وہ قيام امام حسين عليه‌السلام كى تاريخ كے متن كو ملاحظہ كرتے اور حقيقت بين اورحق كے شيدائي ہوتے تو ايسا فيصلہ نہ كرتے\_

امام حسن عليه‌السلام كى شہادت كے بعد سے معاويہ كى موت تك كے امام حسين عليه‌السلام كے اقوال اوروہ خط و كتابت جو ان كے اور معاويہ كے درميان ہوئي ہے، جس ميں امام عليه‌السلام كا موقف واضح طور پر معاويہ كے خلاف تھا اور آپ معاويہ كو مورد سوال قرار ديتے اور اس كے خلاف قيام كى دھمكى ديتے تھے\_

اسى طرح وہ تقريريں جو مختلف موقعوں پر امام حسين عليه‌السلام نے كى ہيں اگر ان سب كو ديكھا جائے تو

يہ سارى چيزيں ہم كو اس بات كا پتہ ديتى ہيں كہ ابوعبداللہ الحسين عليه‌السلام كى وہ تحريك بہت منظم تھى جس كا نقشہ آزاد منش افراد كے سردار كھينچ رہے تھے اور امت كو اس راستہ پر اس نقشہ كے مطابق عمل كرنے كى دعوت دے رہے تھے اس كے بعد اب قيام سيد الشہداء \_كو ايك ناگہانى حادثہ يا دھماكہ كيسے كہا جاسكتا ہے ... اگر يہ انقلاب ايك انجانا دھماكہ ہوتا تو اسے بہتر آدميوں ميں منحصر نہيں رہنا چاہئے تھا\_ بلكہ اس كو معاشرہ كے تمام افراد كو گھير لينا چاہيے تھا امام حسين عليه‌السلام كے آگاہانہ انقلاب كو بتانے والے تاريخى قرائن كا ايك سلسلہ اب پيش كيا جارہا ہے \_

يزيد كيلئے بيعت ليتے وقت امام عليه‌السلام كى تقرير

لالچ اور دھمكى كے ذريعہ معاويہ نے يزيد كى ولى عہدى كے لئے اہم شخصيتوں كے ايك گروہ كى موافقت حاصل كرلى تھى جب حسين ابن على عليه‌السلام كے سامنے بات ركھى گئي تو آپ نے اپنى ايك تقرير ميں فرمايا:

'' تم نے اپنے بيٹے كے كمال اور تجربہ كارى كے سلسلہ ميں جو تعريف كى وہ ہم نے سُني، گويا تم ايسے آدمى كے بارے ميں بات كررہے ہو جس كو ياتو تم نہيں پہچانتے ہو يا اس سلسلہ ميں فقط تم كو علم ہے\_جيسا چاہيے تھا يزيد نے ويسا ہى اپنے كو پيش كيا اور اس نے اپنے باطن كو آشكار كرديا\_ وہ كتوں سے كھيلنے والا كبوتر باز اور ہوس پرست شخص ہے جس نے اپنى عمر ساز و آواز اور عيش و عشرت ميں گذارى ہے\_ كياہى اچھا ہوتا كہ تم اس كام سے صرف نظر كرتے اور اپنے گناہ كے بوجھ كو اور گراں بار نہ بناتے (11) ''

معاويہ كے نام امام حسين عليه‌السلام كا خط

امام حسين عليه‌السلام نے ايك مفصل خط معاويہ كو لكھا اور اس كے بڑے بڑے جرائم كويا دلايا ، جن

ميں سر فہرست پرہيزگار، بزرگ اور صالح اصحاب اور شيعيان على \_كا قتل تھا، فرمايا:

'' اے معاويہ تمہارا كہنا ہے كہ ميں اپنى رفتار و دين اور امت محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا خيال ركھوں اور اس امت ميں اختلاف و فتنہ پيدا نہ كروں \_ ميں نہيں سمجھتا كہ امت كے لئے تمہارى حكومت سے بڑا كوئي اور فتنہ ہوگا\_ جب ميں اپنے فريضہ كے بارے ميں سوچتا ہوں اور اپنے دين اور امت محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر نظر ڈالتاہوں تو اس وقت اپنا عظيم فريضہ يہ سمجھتا ہوں كہ تم سے جنگ كروں ...''

پھر آخر ميں فرمايا:

'' تمہارے جرائم ميں غير قابل معافى ايك جرم يہ ہے كہ تم نے اپنے شراب خوار اور كتوں سے كھيلنے والے بيٹے كے لئے لوگوں سے بيعت لى ہے(12) \_''

منى ميں امام حسين عليه‌السلام كى تقرير

معاويہ كى حكومت كے آخرى زمانہ ميں سرزمين منى پر نو سوسے زيادہ افراد كے مجمع ميں ، جس ميں ، بنى ہاشم اور اصحاب رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں سے بزرگ شخصيتيں شامل تھيں \_ امام حسين عليه‌السلام نے

ملك پر حكومت كرنے والے نظام كے بارے ميں استدلالى بيان كے ذريعہ بحث كى اور ان سے يہ خواہش كى كہ ان كى باتوں كو دوسروں تك پہنچائيں اور اپنے شہروں ميں واپس پہنچ جانے كے بعد اپنے نظريہ سے امام عليه‌السلام كو مطلع كريں \_ امام حسين عليه‌السلام نے معاويہ كو اپنى تنقيد كا نشانہ بناتے ہوئے اپنى تقرير كا آغاز كيا اور ملت اسلاميہ خصوصاً پيروان على عليه‌السلام كے بارے ميں معاويہ جن جرائم كا مرتكب ہوا تھا كو ياد دلايا (13)\_

عراق كى طرف روانگى سے پہلے امام حسين عليه‌السلام كى تقرير

آٹھ ذى الحجہ كو عراق روانگى سے پہلے امام حسين عليه‌السلام نے لوگوں كے ايك مجمع ميں حج نہ كرنے

اور عراق كى طرف جانے كى وضاحت كى اور فرمايا:

'' ايك دلہن كے گلے كے ہار كى طرح موت انسان كى گردن سے بندھى ہوئي ہے ميں اپنے بزرگوں كا اس طرح مشتاق ہوں جس طرح حضرت يعقوب عليه‌السلام حضرت يوسف كے مشتاق تھے\_ ميں يہيں سے اس جگہ كا مشاہدہ كر رہا ہوں جہاں ميں شہادت پاؤں گا اور بيابانى بھيڑيے ميرے بدن كے ٹكڑے ٹكڑے كرديں گے'' پھر فرمايا:'' جو لوگ اس راستہ ميں خون دينے اور خدا سے ملاقات كرنے كے لئے آمادہ ہيں وہ ميرے ساتھ آئيں ميں انشاء اللہ صبح سويرے روانہ ہو جاؤں گا (14)\_

كيا ان تمام تقريروں ، كربلا ميں شب عاشور اپنے اصحاب كو رخصت كر دينے اور بيعت سے چشم پوشى كرنے كے باوجود يہ كہنا روا ہے كہ امام عليه‌السلام كے قيام كو ايك ناگہانى دھما كہ سمجھ ليا جائے؟ وہ ليڈر جو لوگوں كے غم و غصّہ اور ناراضگى سے فائدہ حاصل كرنا چاہتا ہو كيا وہ ايسى باتيں زبان پر لاسكتا ہے\_

انقلاب كے اثرات و نتائج

دوسرا اہم مسئلہ يہ ہے كہ كيا حسينى عليه‌السلام انقلاب اس وقت كے معاشرہ كو كوئي فائدہ پہنچا كر ضرورى كاميابى حاصل كر سكا يا دنيا كے بہت سے شكست خوردہ انقلابات كى طرح ناگہانى طور پر شعلہ ور ہوا اور پھر بجھ كر رہ گيا؟

عاشور كے انقلاب كے اثراب كو سمجھنے كے لئے ہم فورى يقينى كاميابى يا حكومت پر قبضہ اور قدرت حاصل كر لينے كى ( منطق) سے ماوراء ہو كر ديكھيں ، اس لئے كہ وہ دلائل موجود ہيں جو اس بات كا پتہ ديتے ہيں كہ ابو عبداللہ الحسين عليه‌السلام اس سرنوشت سے آگاہ تھے جس كا وہ انتظار كر رہے تھے\_ اس بنا پر فورى كاميابى قيام حسينى عليه‌السلام كا مقصد نہيں تھي\_ آپ جانتے تھے كہ ان حالات ميں

فورى طور جنگى كاميابى ممكن نہيں ہے\_

ان مطالب كے مجموعہ سے يہ پتہ چلتا ہے كہ ہم كو انقلاب حسينى عليه‌السلام سے ايسے نتائج كى توقع نہيں كرنى چاہيے جو عام طور پر سارے انقلابات سے حاصل ہوتے ہيں بلكہ ہم كو آپ كے انقلاب كے اثرات و نتائج كو مندرجہ ذيل باتوں ميں ڈھونڈنا چاہئے:

1\_ امويوں كے جھوٹے دينى نفوذ كو ختم كرنا اور زمانہ جاہليت كى بے دينى و الحاد كى اس روح كو واضح كرنا جو حكومت اموى كے، مخالف اسلام اعمال كى توجيہ كرتى تھي\_

2\_ ہر ايك مسلمان كے ضمير ميں گناہ كے احساس كو عام كرنا اور اس كو اپنے اوپر تنقيد كرنے كى حالت ميں تبديل كر دينا تا كہ اس كى روشنى ميں معاشرہ اور زندگى ميں ہر آدمى اپنى حيثيت كو معين كرے\_

3\_ اسلامى معاشرہ ميں پھيلنے والى برى باتوں كے خلاف مبارزہ اور جنگ كى روح كو اس غرض سے برانگيختہ كرنا كہ اسلامى قدروں كااعادہ اور اس كا استحكام ہوجائے\_

الف \_ امويوں كے جھوٹے دينى نفوذ كو ختم كرنا

اموى يہ دكھا نے كے لئے كہ وہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے جانشين ہيں اور انكى حكومت، خدا كے تعيين كردہ احكام كے مطابق ہے، لوگوں كے دينى عقائد سے فائدہ حاصل كر رہے تھے اور ان كا مقصد تھا كہ ہر طرح كى ممكنہ تحريك كى پہلے ہى سے مذمت كى جائے اور دين كے نام پر اپنے لئے اس حق كے قائل ہوجائيں اور ہر طرح كے تمّرد كو چاہے وہ اپنى سمجھ سے كتنے ہى حقدار كيوں نہ ہوں ، ختم كرديا جائے\_

اس غرض سے وہ زبان پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے منسوب جھوٹى حديثوں كے ذريعہ لوگوں كو دھوكہ ديتے \_ اس طرح \_ لوگوں كا حكومت اموى پر ايسا ايمان ہوگيا تھا كہ وہ اموى حكومت حدود دين سے چاہے جتنى بھى خارج كيوں نہ ہوجائے، لوگ پھر بھى اموى حكومت كے خلاف قيام كو حرام سمجھتے تھے\_

امويوں نے اپنے كثيف اعمال پر كس حد تك دين كا پردہ ڈال ركھا تھا اس كو واضح كرنے كے لئے ہم يہاں انقلاب حسيني عليه‌السلام سے دو تاريخى نمونے نقل كر رہے ہيں :

1\_ ابن زياد نے لوگوں كو مسلم كى مدد سے روكنے كے لئے جو خطبہ ديا اس ميں اس نے كہا:

'' واعتصموا بطاعة الله وطاعة ائمتكم '' (15)

خدا اور اپنے پيشوا ( ائمہ) كى اطاعت كرو\_

2\_ عَمر وبن حجّاج زُبيدى \_ كربلا ميں اموى سپاہ كے كمانڈروں ميں ايك كمانڈر نے جب ديكھا كہ بعض سپاہى حسين عليه‌السلام سے مل كر ان كى ركاب ميں جنگ كر رہے ہيں تو اس نے چلاكر كہا '' اے اہل كوفہ اپنے امير كى اطاعت كرو اور جماعت كے ساتھ رہو اور اس كو قتل كرنے كے سلسلہ ميں اپنے دل ميں كوئي شك نہ آنے دو جو دين سے خارج ہوگيا اور جس نے امام كى مخالفت كي(16)

ايسے ماحول ميں نقلى دينى نفوذ كو ختم كرنے كے لئے سب سے زيادہ اطمينان بخش راستہ يہ تھا كہ كوئي ايسا شخص اس كے خلاف قيام كرے جو تمام افراد ملت كى نظر ميں مسلّم دينى امتيازات كا حامل ہو تا كہ حكومت اموى كے كريہہ چہرہ سے دينى نقاب اتار كر پھينك دے اور اس كى گندى ماہيت كو آشكار كردے\_

ايسا مجاہد فى سبيل اللہ سوائے حسين عليه‌السلام بن علي عليه‌السلام كے اور كوئي دوسرانہ تھا اس لئے كہ آپ كا دوسروں كے دلوں ميں نفوذ و محبوبيت اور خاص احترام تھا\_ انقلاب حسين عليه‌السلام كے بالمقابل يزيد كے رد عمل نے اسلام اور اموى حكومت كے درميان حد فاصل كھينچ دى اور اموى حكومت كى حق كے خلاف ماہيت كو روشن كرديا\_ جو مظالم بنى اميہ نے حسين عليه‌السلام ،ان كے اصحاب اور اہل بيت عليه‌السلام پرڈھا ئے تھے اس كى وجہ سے ان كے وہ سارے دينى اور مذہبى رنگ مكمل طور پر اڑگئے جو انہوں نے اپنے اوپر چڑھا ركھے تھے اور اس كام نے ان كى مخالف دين ماہيت كو آشكار كرديا\_

حسين ابن على عليه‌السلام نے اپنى مخصوص روش سے امويوں كى دينى پايسى كو خطرہ ميں ڈال ديا انہوں نے جنگ شروع كرنے كے لئے اصرار نہيں كيا اور امويوں كو اس بات كى فرصت دى كہ وہ ان كو

اور ان كے اصحاب كو قتل كرنے سے گريز كريں ليكن ان لوگوں كو حسين عليه‌السلام اور ان كے اصحاب كا خون بہانے كے علاوہ اور كچھ منظور نہيں تھا\_ اور يہى بات امويوں كى زيادہ سے زيادہ رسوائي كا باعث بني\_

انہوں نے حسين عليه‌السلام كے ساتھ سختى سے كام لے كر در حقيقت اسلام سے جنگ كى اور حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام نے بھى اس بات سے مناسب فائدہ اٹھايا اور ہر مناسب موقع پر اس نكتہ پر تكيہ كيا اور اپنے درخشاں موقف كو مسلمانوں كے سامنے پيش كيا\_

ب \_ احساس گناہ

انقلاب حسين عليه‌السلام كا دوسرا اثر خصوصاً اس كا اختتامى نقطہ تمام افراد ميں احساس گناہ كا پيدا كرنا اور ضمير كى بيدارى تھى جس كے بعد وہ آپ كى مدد كے لئے دوڑ پڑے، ليكن نہيں آئے، گنہگار ہونے كا احساس اور وجدان و عقل كى توبيخ و سرزنش، ان لوگوں كے دلوں ميں جنہوں نے مد د كا وعدہ كر كے مددنہيں كي، اسى كربلا كے عصر عاشور سے ابن زياد كے لشكر كے درميان عامل قوى تھا \_ اس احساس گناہ كے دو پہلو ہيں ، ايك طرف يہ احساس، گنہگار كو اپنے جرم و گناہ كے جبران پر ابھارتا ہے اور دوسرى طرف ايسے گناہ كے ارتكاب كا سبب بننے والوں كے لئے لوگوں كے دلوں ميں كينہ اور عداوت پيدا كرتا ہے\_

ضمير كى بيدارى اورگناہ كا احساس ہى تھا جس نے انقلاب كے بعد بہت سى اسلامى جمعيتوں كو اپنے گناہ كا جبران كرنے كى غرض سے كوششيں كرنے پر ابھارا اور امويوں كے بارے ميں لوگوں كے دلوں ميں زيادہ سے زيادہ كينہ اور عداوت پيدا كيا\_

اس وجہ سے واقعہ كربلا كے بعد امويوں كو متعدد انقلابات سے روبرو ہونا پڑ ا ان سب كا سرچشمہ ان كا اصلى سبب انقلاب حسين عليه‌السلام ، انقلابى افراد كا امويوں كى مدد سے انكار اور ان سے انتقام لينے كا جذبہ تھا\_

امام حسين عليه‌السلام كے پس ماندگان كى اسيرى كے زمانہ كى تقريريں بھى اس سلسلہ ميں بہت موثر ثابت ہوئيں \_

ج \_ روح جہاد كى بيداري

حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام كى شہادت كے بعد جنگ و جہاد كى روح امت اسلامى ميں جاگ اٹھي\_ انقلاب سے پہلے انفرادى اور اجتماعى بيماريوں كا ايك سلسلہ، اسلام كے تحفظ كى راہ ميں مسلمانوں كے انقلاب لانے سے مانع تھا\_ ليكن امام حسين عليه‌السلام كے انقلاب نے، انقلاب كى تمام انفرادى و اجتماعى ركاوٹوں كو توڑ ديا اور اسلام كے پيكر ميں ايك نئي روح پھونك دي\_

حسين عليه‌السلام بن على عليه‌السلام كے انقلاب كے بعد بہت سى ايسى تحريكيں معرض وجود ميں آئيں جن كو اسلامى معاشرہ كے افراد كى پشت پناہى اور حمايت حاصل تھي\_ ذيل ميں ہم ان تحريكوں ميں سے چند كا ذكر كريں گے\_

1\_ شہادت حسينى عليه‌السلام كا پہلا براہ راست ردّ عمل پيغمبراكرم عليه‌السلام كے ايك صحابى سليمان بن صرد كى قيادت ميں انقلاب، توّابين كے نام سے شہر كوفہ ميں ظاہر ہوا\_ اس تحريك ميں بزرگ شيعوں اور اميرالمؤمنين عليه‌السلام كے اصحاب ميں سے ايك گروہ نے شركت كي\_

توّابين كى تحريك 61 ھ سے شروع ہوئي اور يزيد كى زندگى تك پوشيدہ طور پر لوگوں كو خون حسين عليه‌السلام كا بدلہ لينے كے لئے دعوت ديتى رہي\_ ان لوگون نے يزيد كے مرنے كے بعد احتى اط اور رازدارى كو ختم كرديا اور اعلانيہ طور پر اسلحہ اور لشكر جمع كركے آمادہ كارزار ہوگئے\_ انكا نعرہ '' يالثارات الحسين عليه‌السلام '' تھا ان كے قيام كا جو شيوہ تھا اس سے ان كى پاك بازى اور اخلاص كا پتہ چلتا تھا\_ (17)''

2\_ انقلاب توابين كے بعد انقلاب مدينہ شروع ہوا\_ حضرت زينب كبرى سلام اللہ عليہا مدينہ واپسى كے بعد انقلاب كى كوشش كرتى رہيں اس طرح كہ مدينہ ميں يزيد كا مقرر كردہ حاكم، مدينہ

كے حالات كے خراب ہونے سے خوف زدہ ہوگيا اور جناب زينب عليه‌السلام كى كاركردگى كى رپورٹ اس نے يزيد كو بھيجي، يزيد نے جواب ميں لكھا كہ '' لوگوں كے ساتھ زينب عليه‌السلام جو رابطہ قائم كر رہى ہيں اس كو منقطع كردو (18)''

اسى زمانہ ميں اہل مدينہ كى نمائندگى كرتے ہوئے ايك وفد شام پہنچا اور واپس آنے كے بعد اس نے اہل مدينہ كے مجمع ميں تقرير كى اور يزيد پر ان لوگوں نے تنقيد كى ، ان كى حقائق پر مبنى تقريروں كے بعد اہل مدينہ نے قيام كيا، يزيد كے گور نر كوان لوگوں نے مدينہ سے نكال ديا پھر يزيد كے حكم سے شام كى خون كى پياسى فوج نے شہر مدينہ پر حملہ كرديا اور نہايت سختى اور خباثت كے ساتھ اس نے قيام مدينہ كو كچل ڈالا\_ اور لشكر كے سپہ سالار نے تين دن تك مدينہ كے مسلمانوں كى جان، مال اور عزت و آبرو كو اپنے سپاہيوں كے لئے مباح قرار ديا\_ (19)

اس كے بعد 67 ھ ميں ''مختار ابن ابى عبيدہ ثقفى نے عراق ميں انقلاب برپا كيا اور خون حسين عليه‌السلام كا انتقام ليا\_

اس طرح مختلف تحريكيں اور انقلابات ايك دوسرے كے بعد رونما ہوتے رہے يہاں تك كہ بنى اميہ كے خاتمہ پر يہ سلسلہ ختم ہوا\_

سوالات

1\_ رہبران الہى كى تحريكوں خصوصاً حسين عليه‌السلام بن علي عليه‌السلام كى تحريك ميں كون سى خصوصيت تھى كہ مرور زمانہ اس كے فروغ اور اس كى ابھارنے والى كيفيت پر اثر انداز نہيں ہوسكا اور زمانوں كے گذر جانے سے اس كو فراموش نہيں كيا جاسكا\_

2\_ اموى حكومت كے خلاف قيام كى اہم ترين وجوہات مختصراً بيان فرمايئے

3\_ امام حسين عليه‌السلام نے معاويہ كے زمانہ ميں كيوں قيام نہيں كيا؟

4\_ حسين عليه‌السلام ابن على كے انقلاب كى ماہيت كيا ہے، وہ ايك انجانا دھما كہ تھا يا آگاہانہ انقلاب اور كيوں ؟

5\_ حكومت يزيد كے مقابل حسين بن على عليه‌السلام كے قيام كے اسلامى معاشرہ ميں كيا اثرات و نتائج رہے؟ اختصار سے اسكى وضاحت كيجئے\_

حوالہ جات

1 الاغاتى جلد 6/ 356\_

2 مقاتل الطالبين / 120 ،البدايہ والنہايہ / 197\_

3 '' ... انى لم اخرج اشراً و لا بطراً و لا مفسداً و لا ظالماً و انما خرجت لطلب الاصلاح فى امة جدى صلى اللہ عليہ و آلہ و اريد ان آمر بالمعروف و انھى عن المنكر و اسير بسيرة جدى و ابى على بن ابى طالب ...''(بحار ج 44 / 329 مناقب جلد 4/ 89\_

4 ''ان رسول الله قال من را ى سلطاناً جائراً مستحلاً لحرم الله ناكثاً لعهد الله مخالفاً لسنة رسول الله يعمل فى عبادالله بالاثم و العدوان فلم يغير ما عليه بفعل و لا قول \_ كان حقاً على الله ان يدخله مدخله، اَلا وان هؤلاء قد لزموا طاعة الشيطان و تركو طاعة الرحمن و اظهر الفساد و عطلوا الحدود و استاثروا بالفى و احلوا حرام الله و حرموا حلاله، و انا ا حق من غير ...'' تاريخ طبرى ج / 403 ، كامل ابن اثير ج 4 / 48 مقتل مقوم 218 مقتل ابى مخنف\_

5 امام حسين عليه‌السلام نے جو خط معاويہ كو لكھا تھا اس كے متن سے آگاہى كے لئے كتاب الامامہ و السياسة ج 1ص155 ص 157 ص 160 ملاحظہ فرمائيں \_

6 امام حسن كى زندگى كى تاريخ كى تحقيق ميں ہم ان اسباب كى طرف اشارہ كرچكے ہيں \_

7 اخبار الطوال / 221 ، ثورة الحسين / 161 ، انساب الاشراف بلاذرى ج 3/17 ، 152\_

8 فان حرمت يوماً على دينفخذھا على دين المسيح بن مريم(تتمہ المنتہى / 43)

9 سمو المعنى عبداللہ علائي / 59\_

10 اس تفسير كى بنياد، ديالكتيك (جدليات) كے اصول چہارگانہ پر استوار ہے جو كميت كو اصل نام كے ساتھ كيفيت ميں تبديل كرتاہے\_

11 الامامہ و السياسہ ج1 / 160، 161\_

12 الامامہ والسياسہ ج 1 ص 156، انساب الاشراف ج 2 ترجمہ معاويہ ابن ابى سفيان ،بحار الانوارجلد 44/212\_

13 اصل سليم بن قيس /183\_186 مطبوعہ نجف\_

14 لہوف/41، بحار جلد 44/366\_367، مناقب 4/29'' خطّ الموت على ولد آدم َفخَظَّ القلادة على جيد الفتاة وَ ما ا ولهَنى الى اَسلافى اشتى اقَ يَعقُوبَ الى يُوسُف، وَ خُيّرَ ليّ مصرع: اَنَا لا قيه، كانّى باَوصالى يَتَقَطَّعُها عَسَلانُ الفَلَوات بَينَ النَّواويس و كَربَلا من كان فينا باذلاً مهجته موصّلناً عَلى لقاء الله نفسه فليرحَل معنا فانّى راحل مصبحاً انشاء الله \_

15 تاريخ طبرى ج 5/368 ، بحار ج 44/348\_

16 تاريخ طبرى ج 5/435، كامل ابن اثير ج 4/67\_

7 1 انقلاب توابين كے واقعہ كى تفصيل طبرى نے اپنى تاريخ كى جلد 5/ 551 \_ 568 پر لكھا ہے\_

18 زينب كبرى تاليف جعفر النقدي/ 120، ثورة الحسين تاليف محمد مہدى شمس الدين\_

19 طبرى ج 5/482\_ كامل ابن اثير ج 4/111\_ 113 اور يہ واقعہ تاريخ ميں واقعہ حرّہ كے نام سے مشہور ہے\_

ساتواں سبق :

امام زين العابدين عليه‌السلام كي سوانح عمري

ولادت

آسمان ولايت كے چوتھے درخشاں ستارے امام على بن الحسين \_كى پيدائشے پانچ شعبان 38 ھ كو شہر مدينہ ميں ہوئي\_ (1)

سيد الشہداء حضرت امام حسين \_آپ كے والد اور ايران كے بادشاہ يزدگرد كى بيٹى آپ كى مادر گرامى ہيں \_ (2) آپ كى ولادت اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى شہادت سے دو سال پہلے ہوئي نقريباً 23 برس تك اپنے والد بزرگوار كے ساتھ رہے\_ (3)

اخلاقى خصوصيتيں

امام زين العابدين عليه‌السلام انسانيت كى خصوصى صفات اور نفس كے كمالات كا مكمل نمونہ تھے\_ مكارم اخلاق اور ستم رسيدہ و فقراء كى دستگيرى ميں آپ كے مرتبہ كا كوئي نہ تھا\_ اب آپ كے اخلاق و عادات كا تذكرہ كيا جاتا ہے\_

1\_ آپ عليه‌السلام سے متعلق افراد ميں سے ايك شخص نے لوگوں كے مجمع ميں آپ كى شان ميں ناروا كلمات كہے اور چلاگيا\_ امام چند لوگوں كے ساتھ اس كے گھر گئے اور فرمايا تم لوگ ہمارے ساتھ چلو تا كہ ہمارا بھى جواب سن لو\_

راستہ ميں آپ مندرجہ ذيل آيت، جس ميں كچھ مؤمنين كے اوصاف عالى كا تذكرہ ہے، پڑھتے جاتے تھے\_

'' و الكاظمين الغيظ و العافين عن الناس و الله يحب

المحسنين'' (4)

'' وہ لوگ جو اپنا غصہ پى كر لوگوں سے درگذر كرتے ہيں اور خدا نيكو كاروں كو دوست ركھتا ہے''\_

جب اس آدمى كے گھر كے دروازہ پر پہنچے اور امام عليه‌السلام نے اس كو آواز دى تو وہ اس گمان ميں اپنے كو لڑنے كے لئے تيار كركے باہر نكلا كہ امام عليه‌السلام گذشتہ باتوں كا بدلہ لينے آئے ہيں \_ حضرت سيد سجاد عليه‌السلام نے فرمايا: ميرے بھائي تو تھوڑى دير پہلے ميرے پاس آيا تھا اور تو نے كچھ باتيں كہى تھيں ، جو باتيں تونے كہى ہيں اگر وہ ميرے اندر ہيں تو ميں خدا سے بخشش كا طلبگار ہوں اور اگر نہيں ہيں تو خدا سے ميرى دعا ہے كہ وہ تجھے معاف كردے\_

امام زين العابدين عليه‌السلام كى غير متوقع نرمى نے اس شخص كو شرمندہ كرديا وہ قريب آيا اور امام عليه‌السلام كى پيشانى كو بوسہ ديكر كہا :'' ميں نے جو باتيں كہيں وہ آپ ميں نہيں تھيں اور ميں اس بات كا اعتراف كرتا ہوں كہ جو كچھ ميں نے كہا تھا ميں اس كا زيادہ سزاوار ہوں ''\_ (5)

2\_ زيد بن اسامہ حالت احتضار ميں بستر پر پڑے ہوئے تھے سيد سجاد عليه‌السلام ان كى عيادت كے لئے ان كے سرہانے تشريف لائے ،ديكھا كہ زيد رو رہے ہيں آپ نے پوچھا آپ كيوں رو رہے ہيں ، انہوں نے كہا پندرہ ہزار دينار ميرے اوپر قرض ہے اور ميرا مال ميرے قرض كے برابر نہيں ہے\_ امام عليه‌السلام نے فرمايا: '' مت رويئے آپ كے قرض كى ادائيگى ميرے ذمہ ہے''\_ پھر جس طرح آپ نے فرمايا تھا اسى طرح ادا بھى كرديا\_ (6)

3\_ راتوں كو امام زين العابدين عليه‌السلام مدينہ كے بے سہارا اور ضرورت مندوں ميں اس طرح روٹياں تقسم كرتے تھے كہ پہچانے نہ جائيں اور ان لوگوں كى مالى امداد فرماتے تھے\_ جب آپ كا انتقال ہوگيا تب لوگوں كو پتہ چلا كہ وہ نامعلوم شخصيت امام زين العابدين عليه‌السلام كى تھي\_ آپ كى وفات كے بعد يہ معلوم ہوا كہ آپ ايك سو خاندانوں كا خرچ برداشت كرتے تھے اور ان لوگوں كو يہ نہيں معلوم تھا كہ ان كے گھر كا خرچ چلانے والے امام زين العابدين عليه‌السلام ہيں \_ (7)

4\_ امام محمد باقر \_فرماتے ہيں كہ:'' ميرے پدر بزرگوار نماز ميں اس غلام كى طرح كھڑے ہوتے تھے جو اپنے عظيم بادشاہ كے سامنے اپنے پيروں پر كھڑا رہتا ہے\_ خدا كے خوف سے لرزتے رہتے اور ان كا رنگ متغير ہوجاتا تھا اور نماز كو اس طرح ادا كرتے تھے كہ جيسے يہ ان كى آخرى نماز ہو(8)

حضرت سجاد عليه‌السلام كى عظمت

آپ كى شخصيت اور عظمت ايسى تھى كہ دوست دشمن سبھى متاثر تھے\_

يزيد ابن معاويہ نے واقعہ '' حرّہ'' (9) كے بعد حكم ديا كہ تمام اہل مدينہ غلام كے عنوان سے اس كى بيعت كريں اس حكم سے اگر كوئي مستثنى تھا تو وہ صرف امام على بن الحسين \_تھے(10)ہشام بن عبدالملك \_ اموى خليفہ \_ حج ادا كرنے كے لئے مكہ آيا تھا، طواف كے وقت لوگوں كا ہجوم ايسا تھاوہ حجر اسود كااستلام نہ كرسكا(11) مجبوراً ايك طرف بيٹھ گيا تا كہ بھيڑ كم ہوجائے\_ اسى وقت امام زين العابدين عليه‌السلام مسجد الحرام ميں داخل ہوئے\_ اور طواف كرنے لگے لوگوں نے امام عليه‌السلام كے لئے راستہ چھوڑ ديا\_ آپ نے بڑے آرام سے حجر اسود كو بوسہ ديا \_ہشام آپ كے بارے ميں لوگوں كا احترام ديكھ كر بہت ناراض ہوا\_ شام كے رہنے والوں ميں سے ايك شخص نے ہشام سے پوچھا كہ يہ كون تھے جن كو لوگ اتنى عظمت دے رہے تھے؟ ہشام نے اس خوف سے كہ كہيں اس كے ساتھ والے امام عليه‌السلام كے گرويدہ نہ ہو جائيں جواب ديا كہ :'' ميں ان كو نہيں پہچانتا''

حريت پسند مشہور شاعر فرزدق بے جھجك كھڑے ہوگئے اور كہا'' ميں ان كو پہچانتا ہوں '' اس كے بعد ايك طويل قصيدہ امام زين العابدين عليه‌السلام كى مدح و عظمت اور تعارف ميں پڑھ ڈالا\_ اشعار اتنے مناسب اور ہشام كے لئے ايسا طماچہ تھے كہ اموى خليفہ شدّت ناراضگى كى بنا پر ردّ عمل پر آمادہ ہوگيا\_اس نے حكم ديا كہ فرزدق كو قيد خانہ بھيجديا جائے\_

امام عليه‌السلام جب اس واقعہ سے مطلع ہوئے تو آپ نے صلہ كے طور پر فرزدق كے پاس كچھ بھيجا فرزدق نے ان درہموں كو واپس كرديا اور كہلوا بھيجا كہ ميں نے يہ اشعار خدا و رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى خاطر پڑھے تھے\_ امام عليه‌السلام نے فرزدق كے خلوص نيت كى تصديق كى اور دوسرى بار پھر وہ درہم فرزدق كو بھيجے اور ان كو قسم دى كہ قبول كرليں \_ فرزدق نے ان كو قبول كرليا اور مسرور گيا\_ يہاں چند اشعار كا ترجمہ نمونہ كے طور پر پيش كرتے ہيں :\_

1\_ '' اے سوال كرنے والے تو نے مجھ سے جود و سخا اور بلندى كے مركز كا پتہ پوچھا ہے، تو اس كا روشن جواب ميرے پاس ہے\_''

2\_'' يہ وہ ہے كہ مكہ كى سرزمين جس كے نقش قدم كو پہچانتى ہے، خانہ كعبہ ،حرم خدا اور حرم سے باہر كى زمين پہچانتى ہے\_''

3\_ '' يہ اس كے فرزند ہين جو بہترين خلائق ہيں ، يہ پرہيزگار، پاكيزہ، اور بلندحشم ہيں ''

4\_'' يہ وہ ہيں كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم گرامى '' احمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' جن كے جدہيں ''\_

5\_ ''اگر ركن جان جاتا كہ اس كو بوسہ دينے كيلئے كون آرہا ہے تو وہ بےتاب ہوكر اپنے كو زمين پر گرا ديتا تا كہ اس كى خاك پاكو چوم لے''\_

6\_'' ان بزرگوار كا نام '' على عليه‌السلام '' ہے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا ان كے جد ہيں \_ ان كى روشنى سے امتوں كى راہنمائي ہوتى ہے ...'' (12)

امام سجاد عليه‌السلام اور پيغام عاشورائ

واقعہ كربلا كے بعد امام حسين عليه‌السلام كے بيٹوں ميں سے صرف آپ ہى زندہ بچے تھے\_ اپنے پدر عاليقدر كى شہادت كے بعد دسويں محرم 61 ھ كو آپ عليه‌السلام نے امامت و ولايت كا عہدہ سنبھالا اور شہادت كے دن تك يزيد بن معاويہ، معاويہ بن يزيد، مروان بن حكم، عبدالملك بن مروان اور

وليد بن عبدالملك جيسے زمامداران حكومت كا زمانہ آپ عليه‌السلام نے ديكھا\_

آپ عليه‌السلام كى امامت كا دور اور معاشرہ ميں حكومت كرنے والے اس زمانہ كے سياسى حالات تمام ائمہ كى زندگى ميں پيش آنے والے حالات سے زيادہ دشوار اور حساس تھے \_ سيرت و روش پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے انحراف، امام زين العابدين عليه‌السلام كے زمانہ ميں اپنے عروج پر تھا\_ اور اس كى شكل بالكل صاف نظر آتى تھي\_

امام زين العابدين عليه‌السلام كى روش ان كى امامت كے زمانہ ميں دو حصوں ميں تقسيم كى جاسكتى ہے\_

الف : اسيرى كا زمانہ ب: اسيرى كے بعد مدينہ كى زندگي

الف:كربلا كے جاں گداز واقعہ ميں امام زين العابدين عليه‌السلام اپنے بزرگوار كے ساتھ تھے\_ خدا كے لطف و كرم نے دشمن كے گزند سے محفوظ ركھا ليكن باپ كى شہادت كے بعد اسير ہوگئے اور دوسرے لوگوں كے ساتھ كوفہ اور شام تشريف لے گئے\_

اس ميں كوئي شك نہيں كہ اہل بيت امام حسين عليه‌السلام كا اسير ہونا \_ آپ كے مقدس انقلاب كو كاميابى تك پہنچانے ميں بڑا مؤثر ثابت ہوا\_ چوتھے امام عليه‌السلام نے اسيرى كے زمانہ ميں ہرگز تقيہ نہيں كيا اور كمال بردبارى اور شہامت كے ساتھ تقريروں اور خطبوں ميں واقعہ كربلا كو لوگوں كے سامنے بيان فرمايا اور حق و حقيقت كا اظہار كرتے رہے\_ مناسب موقع پر خاندان رسالت كى عظمت كو لوگوں كے كانوں تك پہنچاتے رہے، اپنے پدربزرگوار كى مظلوميت اور بنى اميہ كے ظلم و ستم اور بے رحمى كو لوگوں كے سامنے واضح كرتے رہے\_

امام زين العابدين عليه‌السلام با وجود اس كے كہ اپنے باپ كى شہادت كے وقت بيمار تھے، باپ ،بھائيوں اور اصحاب كى شہادت پر دل شكستہ اور رنجيدہ بھى تھے ليكن پھر بھى يہ رنج و آلام آپ كے فرائض كى انجام دہى اور خون آلود انقلاب كربلا كے تحفظ ميں ركاوٹ نہ بن سكے\_ آپ نے لوگوں كے افكار كو روشن كرنے كے لئے ہر مناسب موقع سے فائدہ اٹھايا\_

كوفہ ميں

اسيروں كا قافلہ كوفہ پہنچا \_ جب لوگ جناب زينب عليه‌السلام اور ان كى بہن ام كلثوم عليه‌السلام كے خطبوں سے پشيمان ہو كر رونے لگے تو امام زين العابدين عليه‌السلام نے اشارہ كيا كہ مجمع خاموش ہوجائے پھر پروردگار كى حمد و ثنا اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر درود و سلام كے بعد آپ عليه‌السلام نے فرمايا:

'' اے لوگو ميں على بن الحسين عليه‌السلام ہوں ، ميں اس كا فرزند ہوں كہ جس كو فرات كے كنارے بغير اس كے كہ انہوں نے كسى كا خون بہايا ہو يا كسى كا حق ان كى گردن پر ہو، ذبح كرديا گيا\_ ميں اس كا فرزند ہوں جس كا مال شہادت كے بعد لوٹ ليا گيا اور جس كے خاندان كو اسير بنا كر يہاں لايا گيا\_ لوگو كيا تمہيں ياد ہے كہ تم نے ميرے باپ كو خط لكھ كر كوفہ بلايا اور جب وہ تمہارى طرف آئے تو تم نے ان كو قتل كرديا؟ قيامت كے دن پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے سامنے كس منہ سے جاؤگے؟ جب وہ تم سے فرمائيں گے كہ '' كيا تم نے ميرے خاندان كو قتل كرديا اور ميرى حرمت كى رعايت نہيں كى لہذا تم ميرى امت ميں سے نہيں ہو''(13)حضرت امام زين العابدين عليه‌السلام كى تقرير نے طوفان كى طرح لوگوں كو ہلا كر ركھ ديا\_ ہر طرف سے گريہ و زارى كى آوازيں آنے لگيں ، لوگ ايك دوسرے كو ملامت كرنے لگے كہ تم ہلاك اور بدبخت ہوگئے اور حالت يہ ہے كہ تم كو خود ہى نہيں معلوم\_

امام حسين عليه‌السلام كے اہل حرم كو ابن زياد كے دربار ميں لے جايا گيا اور جب ابن زياداور امام زين العابدين عليه‌السلام كے درميان گفتگو ہوئي تو آپ عليه‌السلام نے نہايت يقين اور شجاعت كے ساتھ ہر موقع پر نہايت دنداں شكن جواب ديا جس سے ابن زياد ايسا غضب ناك ہوا كہ اس نے امام عليه‌السلام كے قتل كا حكم ديديا\_

اس موقع پر جناب زينب سلام اللہ عليہا نے اعتراض كيا اور فرمايا كہ :'' اگر تم على ابن الحسين عليه‌السلام كو قتل كرنا چاہتے ہو تو ان كے ساتھ مجھے بھى قتل كردو''\_ امام عليه‌السلام نے اپنى پھوپھى سے فرمايا:''آپ

كچھ نہ كہيں ميں خود اس كا جواب دے رہا ہوں ''\_ اس كے بعد آپ عليه‌السلام نے ابن زياد كى طرف رُخ كيا اور فرمايا:'' اے زياد كے بيٹے كيا تم مجھے قتل كرنے كى دھمكى دے رہے ہو كيا تم يہ نہيں جانتے كہ قتل ہوجانا ہمارى عادت اور شہادت ہمارى كرامت ہے؟ (14)

شام ميں

ايك ہى رسن ميں اہل بيت عليه‌السلام كے چند دوسرے افراد كے ساتھ امام عليه‌السلام كو بھى باندھا گيا تھا اسى حالت ميں امام كو شام ميں يزيد كے دربار ميں لے جايا گيا\_ امام عليه‌السلام نے نہايت شہامت اور دليرى كے ساتھ يزيد سے خطاب فرمايا: اے يزيد اگر پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مجھ كو اس حالت ميں رسن بستہ ديكھ ليں تو، تو ان كے بارے ميں كيا خيال كرتا ہے؟ (15) (وہ كيا كہيں گے)\_

امام زين العابدين عليه‌السلام كے اس چھوٹے سے جملہ نے حاضرين پر اتنا اثر كيا كہ سب رونے لگے \_ (16) امام عليه‌السلام نے جب يزيد سے گفتگو كى تو ايك نشست ميں اس نے قتل كى دھمكى دي\_ امام عليه‌السلام نے اس كے جواب ميں فرمايا: اسيرى سے آزاد ہونے والے بنى اميہ جيسے كبھى بھى قتل انبياء و اوصياء كا حكم نہيں دے سكتے مگر يہ كہ اسلام سے خارج ہوجائيں اور اگر تم ايسا ارادہ ركھتے ہو تو كسى صاحب اطمينان شخص كو ميرے پاس بھيجو تا كہ ميں اس سے وصيت كردوں اور اہل حرم كو اس كے سپرد كردوں (17)ايك دن شام كى جامع مسجد ميں يزيد نے ايك اہم نشست كا انتظام كيا اور خطيب سے كہا كہ منبر پر جاكر زين العابدين عليه‌السلام كے سامنے اميرالمؤمنين عليه‌السلام اور امام حسين \_كو برا بھلا كہے اس كرايہ كے خطيب نے ايسا ہى كيا\_

امام سجاد عليه‌السلام نے بلند آواز ميں فرمايا: '' وائے ہو تجھ پر اے خطيب تونے خالق كى ناراضگى كے بدلے مخلوق ( يزيد) كى خوشنودى خريدى اور اس طرح تم دوزخ ميں اپنا ٹھكانہ بنا رہے ہو\_ پھر

يزيد كى طرف مخاطب ہوئے اور فرمايا ''تو مجھے بھى اسى لكڑى ( منبر) پر جانے دے اور ايسى بات كہنے دے جس سے ميں خدا كو خوش كروں اور وہ حاضرين كے لئے اجر و ثواب كا باعث ہے''\_ يزيد نے پہلے تو اجازت نہيں دى ليكن لوگوں كے اصرار كے جواب ميں بولا كہ '' اگر يہ منبر پر جائيں گے تو مجھ كو اور خاندان ابوسفيان كو ذليل كئے بغير منبر سے نيچے نہيں اتريں گے'' لوگوں نے كہا كہ :'' يہ كيا كرسكتے ہيں ؟ يزيد نے كہا كہ '' يہ وہ خاندان ہے جس نے علم ودانش كو بچپنے سے دودھ كے ساتھ پيا ہے''\_ لوگوں نے بہت اصرار كيا تو يزيد نے مجبوراً اجازت دے دي، امام عليه‌السلام منبر پر تشريف لے گئے اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر درود و سلام بھيجنے كے بعد فرمايا:

'' اے لوگو خدا نے ہم كو علم، بردباري، سخاوت، فصاحت، دليرى اور مؤمنين كے دلوں ميں ہمارى دوستى عطا كى ہے ... پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہم ميں سے ہيں \_ اس امت كے صديق حضرت اميرالمؤمنين علي عليه‌السلام ہم ميں سے ہيں ،جعفر طيّار ہم ميں سے ہيں ، حمزہ سيدالشہداء ہم ميں سے ہيں ، امام حسن اور امام حسين عليھما السلام پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دونوں نواسے ہم ميں سے ہيں \_

ميں فرزند مكہ و منى ، فرزند زمزم و صفا ہوں ، ميں اس كا بيٹا ہوں جس نے حجر اسود كو عبا ميں ركھ كر اٹھايا(18)ميں اس بہترين خلائق شخص كا بيٹا ہوں جس نے احرام باندھا، طواف و سعى كي، حج بجالايا ... ميں خديجة الكبرى كا بيٹا ہو، ميں فاطمہ زہراء عليه‌السلام كا بيٹا ہو، ميں اس كا بيٹا ہوں جو اپنے خون ميں غوطہ زن ہوا، ميں اس حسين عليه‌السلام كا بيٹا ہوں جس كو كربلا ميں قتل كر ڈالا گيا''\_

لوگوں ميں كھلبلى مچ گئي اور امام عليه‌السلام كى طرف ديكھ رہے تھے\_ آپ عليه‌السلام ہر جملہ كے ساتھ بنى اميہ كى حقيقت سے پردہ اٹھاتے جا رہے تھے اور اموى گروہ كى كثيف ماہيت كو آشكار كرتے اور اپنے خاندان كى عظمت اور شہادت حسين \_كى زيادہ سے زيادہ قدر و قيمت لوگوں كے سامنے نماياں كرتے جا رہے تھے، رفتہ رفتہ لوگوں كى آنكھيں آنسووں سے ڈبڈبا گئيں ، گريہ گلو گير ہوگيا\_ پھر ہر گوشہ سے بے تابانہ رونے كى آواز بلند ہوئي\_ يزيد كو ڈر لگنے لگا اور امام عليه‌السلام كى تقرير كو روكنے كے

لئے اس نے مؤذن كو آذان دينے كا حكم ديا، مؤذن جب '' الشہد انّ محمداً رسول اللہ'' پر پہنچا تو آپ نے عمامہ سر سے اتارليا اور فرمايا:

'' اے مؤذن اسى محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى قسم ذرا ٹھہر جا'' \_ پھر يزيد كى طرح رخ كركے فرمايا:'' اے يزيد يہ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميرے جد ہيں يا تيرے؟ اگر تم كہو كہ تمہارے جد ہيں تو سب جانتے ہيں كہ يہ جھوٹ ہے اور اگر تم يہ كہتے ہو كہ ميرے جد ہيں تو پھر ان كى عترت كو تم نے كيوں قتل كيا ان كے اموال كو كيوں تاراج كيا اور ان كے خاندان كو تم نے كيوں اسير كرليا؟

اے يزيد تو ان تمام افعال كے باوجود محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو پيغمبر خدا جانتا ہے اور قبلہ كى طرف رخ كركے كھڑا ہوتا ہے، نماز پڑھتا ہے، وائے ہو تجھ پر كہ ميرے جد و پدر قيامت ميں تيرا گريبان پكڑيں گے''\_

يزيد نے مؤذن كو حكم ديا كہ نماز كے لئے اقامت كہے، ليكن لوگ بہت ناراض تھے يہاں تك كہ كچھ لوگوں نے نماز بھى نہيں پڑھى اور مسجد سے نكل گئے(19)شام ميں امام عليه‌السلام كى تقريريں اس بات كا باعث بنى كہ يزيد قتل امام عليه‌السلام كا قصد ركھنے كے باوجود اس بات پر مجبور ہوا كہ آپ عليه‌السلام كو اور تمام اہل بيت عليه‌السلام كو مدينہ واپس كردے\_

روح مبارزہ و جہاد كى بيداري

اسيرى كى تمام مدت ميں امام زين العابدين عليه‌السلام بہت سے لوگوں كے تصور كے برخلاف جو كہ آپ كو شكست خوردہ سمجھتے تھے، ہر محفل و مجلس ميں اپنى اور اپنے الد كى كاميابى اور بنى اميہ كے گروہ كى شكست كے بارے ميں تقرير كرتے تھے\_

دوسرى طرف آپ عليه‌السلام نے اس بات كى كوشش كى كہ اپنے خاندان كى عظمتوں اور خصوصيتوں اور بنى اميہ كے ظلم و جور كے بيان كے ذريعہ مسلمانوں كى انقلابى فكر كو بيدار كريں اور گناہ بنى اميہ سے

نفرت كا احساس اور انجام پا جانے والے گناہوں كے جبران كى ضرورت كو لوگوں كے ضمير و وجدان ميں زندہ كريں \_

ابھى زيادہ دن نہيں گذرے تھے كہ اس مثبت رويّہ كى وجہ سے اموى سلطنت كے خلاف عراق و حجاز ميں انقلاب كا پرچم بلند ہوگيا اور ہزاروں افراد خون حسين عليه‌السلام كا انتقام لينے كے لئے اٹھ كھڑے ہوئے(20)

مدينہ واپسى كے بعد

اسيرى كے دن گذرجانے كے بعد امام سجاد عليه‌السلام مدينہ واپس آگئے اور معاشرہ پر حكومت كرنے والى سياست كى حالت بھى بدل گئي\_ بنى اميہ كى حكومت اور سياسى روش كے مقابل امام عليه‌السلام كا رويہ بھى بدلا\_

آپ عليه‌السلام كى امامت كا سارا زمانہ اس وقت كے ان ظالم حكمرانوں كے طرح طرح كے اجتماعى بحران و آشوب سے پُر تھا جو مختلف بہانوں سے امام عليه‌السلام پر دباؤ ڈالنے اور ان كى سرگرميوں كو محدود كرنے كى كوشش ميں لگے ہوئے تھے\_

زمانہ كے حالات سے واقفيت كے لئے ان ظالموں كے جرائم كے چند گوشے ملاحظہ ہوں :

يزيد كے مرتے ہى (21) عبداللہ بن زبير جو برسوں سے خلافت و حكومت كى لالچ ميں تھا، مكہ ميں اٹھ كھڑا ہوا اور حجاز و يمن، عراق و خراسان كے لوگوں نے بھى ان كى بيعت كر لي، اور شام ميں معاويہ بن يزيد كے ہٹ جانے كے بعد جو بہت تھوڑے دنوں ( يعنى تين مہينہ يا چاليس دن)مسند خلافت پر تمكن رہا اس كے بعد مروان بن حكم نے، سازش كے ذريعہ حكومت تك رسائي حاصل كى اور عبداللہ بن زبير كى مخالفت ميں اٹھ كھڑا ہوا\_ شام كے بعد مصر پر اپنا قبضہ مضبوط كيا\_ ليكن اس كى حكومت زيادہ دنوں تك باقى نہيں رہى اور تھوڑى ہى مدت ميں مرگيا\_ اس كى جگہ

اس كا بيٹا عبدالملك مسند خلافت پر بيٹھا\_ عبدالملك نے شام و مصر ميں اپنى پوزيشن مضبوط ہوجانے كے بعد 65 ھ ميں عبداللہ بن زبير كا مكہ ميں محاصرہ كيا اور ان كو قتل كرديا (22)عبدالملك كے بڑے جرائم ميں حجاج بن يوسف كو بصرہ اور كوفہ كا حاكم بنانا ہے\_ حجاج ايك خون خوار اور جرائم پيشہ شخص تھا اس نے لوگوں كو اذيتيں پہنچائيں اور كشت و خون كا بازار گرم كيا\_ خاص كر شيعيان علي عليه‌السلام كو ختم كرنے كا اس نے بيڑا اٹھايا اور اپنى حكومت كے زمانہ ميں تقريباً ايك لاكھ بيس ہزار افراد كو قتل كرڈالا (23)عبدالملك بڑى سختى سے امام زين العابدين كى نگرانى كرتا تھا اور اس كوشش ميں تھا كہ آپ عليه‌السلام كے خلاف كسى بھى طريقہ سے كوئي بہانہ ہاتھ آجائے تو وہ آپ عليه‌السلام پر سخت گيرى كرے يا آپ كى توہين كرے\_

اس كو جب يہ اطلاع ملى كہ امام زين العابدين عليه‌السلام نے اپنى آزاد كردہ كنيز سے عقد كر ليا ہے تو اس نے ايك خط ميں اس كام پر آپ كى شماتت كي\_ اس نے چاہا كہ اس طرح وہ حضرت كو يہ سمجھا دے كہ ہم آپ عليه‌السلام كے تمام امور حتى كہ داخلى اور ذاتى امور سے بھى باخبر ہيں \_ اور اس نے اپنى قرابت دارى كو بھى ياد دلايا، تو امام عليه‌السلام نے جواب ميں آئين اسلام كو اس سلسلہ ميں ياد دلاتے ہوئے فرمايا: كہ مسلمان ہوجانا اور خدا پر ايمان لانا ہميشہ دوسرے امتيازات كو ختم كرديتا ہے، امام عليه‌السلام نے طنز كے ذريعہ اس كے آبا و اجداد كى گذشتہ جہالت پر ( اور شايد اس كى موجودہ جہالت حالت پر ) سرزنش كى اور فرمايا:

فلا لوم على امرئ: مسلم: انّما اللّومُ لوم الجاهلية'' (24)

86 ھ ميں عبدالملك كے مرنے كے بعد اس كا بيٹا وليد اس كى جگہ پر مسند خلافت بيٹھا\_ (25) سيوطى كے بيان كے مطابق وہ ايك ستمگر اور لا پرواہ شخص تھا اودوسرے بنى اميہ كے حكمرانوں كى طرح يہ بھى امام عليه‌السلام كى شہرت اور محبوبيت سے خوف زدہ تھا اور آپ عليه‌السلام كى علمى و روحانى شخصيت سے اس كو تكليف تھي، اس وجہ سے وہ شيعوں كے چوتھے پيشوا كا وجود مسلمانوں كے معاشرہ ميں برداشت

نہيں كر سكتا تھا، اس نے دھوكہ كے ساتھ آپ كو زہر دے ديا(26)ايك طرف تو امام زين العابدين عليه‌السلام اپنے زمانہ كے ايسے ظالم و جرائم كا ارتكاب كرنے والے بادشاہوں اور ان كى شديد نگرانيوں كو برداشت كر رہے تھے، دوسرى طرف اپنے اطراف ميں ايماندار جاں نثاروں اور مجاہد دوستوں كا فقدان محسوس كرتے تھے\_ لہذا آپ عليه‌السلام نے مخفى مبارزہ اورجہاد شروع كيا\_ اپنے دروازہ كو دوسروں كے لئے بند كرديا، اس طرح آپ عليه‌السلام نے اپنى اور اپنے كچھ قابل اعتماد اصحاب كى جان بچالى اور اس محاذ پر صاحب امتياز عناصر كى پرورش، صالح افراد كى تيارى اور مخفى مبارزہ كے ذريعہ شيعى افكار كى تعليم ميں مشغول ہوگئے تا كہ اس راستہ كے سلسلہ كو جو بے شك منزل مقصود سے بہت قريب تھا \_ اپنے بعد كے امام كے سپرد كرديں \_

امام جعفر صادق \_اپنى ايك حديث ميں امام عليه‌السلام چہارم كے حالات اور ان كى كردار ساز خدمات كو اس طرح بيان كرتے ہيں :

'' حسين ابن على عليه‌السلام كے بعد تمام لوگ راستہ سے پلٹ گئے مگر تين افراد: ابو خالد كابلي، يحيى ابن ام طويل اور جبير بن مطعم، اس كے بعد دوسرے لوگ ان سے آملے اور شيعوں كا مجمع بڑھ گيا\_ يحيى بن ام طويل مدينہ ميں مسجد پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں آئے اور تقرير ميں لوگوں سے كہنے لگے: ہم تمہارے ( راستہ اور آئين كے ) مخالف ہيں اور ہمارے اور تمہارے درميان دشمنى اور كينہ ہے''(27)مكہ كے راستہ ميں ايك شخص نے اعتراض كرتے ہوئے امام سجاد عليه‌السلام سے كہا كہ '' آپ نے جہاد اور اس كى سختى كو چھوڑ ديا اور حج جو آسان ہے اس كے لئے جا رہے ہيں ؟ تو آپ عليه‌السلام نے فرمايا: اگر باايمان مددگار اور جان نثار اصحاب ہوتے تو جہاد اور مبارزہ حج سے بہتر تھا(28)ابوعمر نہدى كا بيان ہے كہ '' امام زين العابدين عليه‌السلام نے فرمايا: مكہ اور مدينہ ميں ہمارے بيس دوست (حقيقى اور جاں نثار ) نہيں ہيں (29)اس طرح امام زين العابدين عليه‌السلام كا كام بے حد دشوار ہمت شكن اور شجاعت كا كام تھا اور

آپ نہايت محدوديت كے عالم ميں اس بات ميں كامياب ہوگئے كہ ايك سو ستر ايسے نماياں شاگردوں كى تربيت كرديں جن ميں سے ہر ايك اسلامى معاشرہ ميں روشن چراغ تھا\_ جن افراد كے نام رجال كى كتابوں ميں موجود ہيں ان ميں سعيد بن مسيب ،سعيد بن جبير، محمد بن جبير، يحيى بن ام طويل، ابوخالد كابلي، ابوحمزہ ثمالى جيسى شخصيتوں كے نام لئے جاسكتے ہيں \_

امام زين العابدين عليه‌السلام نے نماياں شاگردوں كى تربيت اور اسلامى معارف كى نشر و اشاعت كے ذريعہ اسلامى معاشرہ اور اموى حكومت كے صاحب حيثيت افراد كے دلوں ميں ايك مخصوص شكوہ و عظمت پيدا كرلى يہاں تك كہ ايك حج كے موقع پر جب آپ عليه‌السلام كا سامنا عبدالملك بن مروان سے ہوا تو نہ صرف يہ كہ آپ نے اس كو سلام نہيں كيا بلكہ اس كے چہرہ پر نظر بھى نہيں ڈالى عبدالملك اس بے اعتنائي پر بڑا ناراض ہوا\_ اس نے آہستہ سے امام عليه‌السلام كے ہاتھ كو پكڑ اور كہا:'' اے ابومحمد مجھے ديكھئے ميں عبدالملك ہوں نہ كہ آپ كے باپ كا قاتل يزيد'' امام عليه‌السلام نے جواب ديا:'' ميرے باپ كے قاتل نے اپنے اقدام كے ذريعہ اپنى آخرت خراب كر لى اگر تو بھى ميرے باپ كے قاتل كى طرح ہونا چاہتا ہے تو كوئي حرج نہيں ہے''\_

عبدالملك نے غصہ ميں كہا:'' ميں ہرگز ايسا ہونا نہيں چاہتا ليكن مجھے اس بات كى اميد ہے كہ آپ عليه‌السلام ہمارے وسائل سے بہرہ مند ہوں گے امام عليه‌السلام نے جواب ميں فرمايا:'' مجھ كو تمہارى دنيا كى اور جو كچھ تمہارے پاس ہے اس كى كوئي ضرورت نہيں (30)

دعائيں

امام زين العابدين عليه‌السلام كے مثبت اقدام ميں ايك قدم اور بنيادى كوشش يہ تھى كہ آپ عليه‌السلام \_ انفرادى اور اجتماعى \_ تربيت و عقائد سے متعلق مسائل كى نشر و اشاعت دعا كے پيرايہ ميں كريں \_

جو آپ كى يادگار كے طور پر محفوظ رہ گئي ہيں \_

صحيفہ سجاديہ كے مضامين اور اس ميں بيان كى گئي باتوں پر غور و فكر نے بہت سے مسائل كو ہمارے لئے روشن كرديا ہے، اسلامى معاشرہ بلكہ انسانى معاشرہ كو اس كتاب نے عالم كى معلومات ،خدا كى معرفت، انسان كى معرفت و غيرہ كے ايك سلسلہ كا تعارف كرايا ہے\_

ان حالات ميں جب امام \_ كو بيان اور گفتگو كى آزادى ميسر نہ تھي، آپ نے دعا اور مناجات كے ذريعہ اعتقادى اور اخلاقى دستور العمل اور اجتماعى زندگى كے لائحہ عمل كو بيان كيا اور مسلمانوں كے درميان اس كو منتشر كرديا\_

صيحفہ سجاديہ كى عظمت كو سمجھنے كے لئے مشہور مصرى مفسر طنطاوى كا قول كافى ہے، وہ كہتے ہيں كہ'' صحيفہ سجاديہ وہ تنہا كتاب ہے جس ميں علوم و معارف اور حكمتيں موجود ہيں اس كے علاوہ كسى كتاب ميں ايسا ذخيرہ نہيں ہے اور يہ مصر كے لوگوں كى بد نصيبى ہے كہ وہ ابھى تك اس كى گراں بہا اور جاودانہ باتوں سے واقف نہيں ، ميں اس ميں جتنا بھى غور كرتا چلا جاتا ہوں اس كو مخلوق كے كلام سے بالاتر اور خالق كے كلام سے نيچے ديكھتا ہوں (31)امام گوشہ نشينى اور محدوديت كے باوجود دعاؤں كے ذريعہ مسلمانوں كو قيام اور تحريك كا درس ديتے ہيں اور اپنے خدا سے راز و نياز كى باتيں كرتے ہوئے فرماتے ہيں '' خدايا مجھ كو ايسى طاقت اور دست رسى عطا كر كہ جو لوگ مجھ پر ظلم كرتے ہيں ميں ان پر كاميابى حاصل كروں اور ايسى زبان عنايت فرما كہ مقام احتجاج ميں غلبہ حاصل كرسكوں ، ايسى فكر اور سمجھ عطا فرما كہ دشمن كے حيلوں كو درہم برہم كردوں اور ظالم كے ہاتھ كو ظلم و تعدى سے روك دوں (32)صحيفہ سجاديہ ميں ايسے بہت سارے نمونے موجود ہيں \_

شہادت

امام زين العابدين عليه‌السلام 57 سال تك رنج و مصيبت برداشت كرنے كے بعد وليد بن عبدالملك كے دور حكومت ميں اس كے حكم سے جس نے اپنى خلافت و حكومت كا محور ظلم و جور اور قتل و غارت بنا ركھا تھا، مسموم ہوكر، 25 محرم 95 ھ ق كو شہادت پائي اور قبرستان بقيع ميں امام حسن مجتبى عليه‌السلام كى قبر مطہر كے پہلو ميں سپرد خاك كئے گئے(33)

سوالات

1\_ امام زين العابدين عليه‌السلام كى تاريخ ولادت بيان فرمايئےور ان كى اخلاقى خصوصيات ميں سے دو نمونے بيان كيجئے\_

2\_ پيغام عاشوراء كو پہنچا نے اور اس سے حاصل شدہ نتائج كى نگہبانى كرنے ميں آپ نے كيا كردار ادا كيا؟ مختصر طور پر وضاحت كيجئے\_

3\_ يزيد نے جو نشست شام كى جامع مسجد ميں منعقد كى تھي، امام عليه‌السلام نے اس سے اپنے لئے كس طرح فائدہ حاصل كيا؟

4\_ مدينہ واپسى كے بعد حكومت بنى اميہ كے مد مقابل امام عليه‌السلام كا موقف كيوں تبديل ہوگيا؟ اختصار كے ساتھ بيان كيجئے\_

5\_ مدينہ واپس آنے كے بعد شہادت كے زمانے تك امام زين العابدين عليه‌السلام كے اہم كام كيا تھے؟

6\_ امام سجاد عليه‌السلام كس تاريخ كو اور كيسے شہيد ہوئے؟

حوالہ جات

1 الفصول المہمہ /201-

2 اصول كافى جلد/ 466، ارشاد مفيد /253، اعيان الشيعہ ( دس جلد والى ) جلد 1/629-

3 ارشاد مفيد /253-

4 آل عمران /134-

5 ارشاد مفيد /257، اعيان الشيعہ جلد 1/632-

6 ارشاد مفيد/259، مناقب جلد 4/ 163 ليكن مناقب ميں زيد بن اسامہ كے بجاے '' محمد بن اسامہ '' لكھا ہے\_

7 تذكرة الخواص ابن جوزى / 184، اعيان الشيعہ جلد 1/633، مناقب جلد 4/153-

8 خصال صدوق مطبوعہ غفارى /517، مناقب جلد 4/150-

9 يہ واقعہ، سانحہ كربلا كے بعد يزيد كى حكومت كے دوسرے سال پيش آيا اس ميں يزيد كے حكم سے سپاہ شام نے مدينہ پر حملہ كيا اور تين دن تك مسلمانوں كى جان، مال،عزت و آبرو كو اپنے اوپر مباح سمجھتے رہے\_

10 اعيان الشيعہ ج 1/ 636، بحار ج 46/138،كامل ابن اثير ج 4/112-113-

11 استلام \_ہاتھ سے لمس كرنا، چھونا، بوسہ دينا\_

12 امالى سيد مرتضى جلد 1/66، اعيان الشيعہ ( دس جلد والي) جلد 1/634، تذكرة الخواص، بحار ج 46/127-125-

13 احتجاج طبرسى جلد 2/30، اعيان الشيعہ ( دس جلد والي) جلد1/613، بحار جلد 44/112-

14 لہوف سيد ابن طاؤوس /144، مقتل خوارزمى جلد 2/43، بحار جلد 44/117-118-

15 اما ظنّك برسول اللہ لو راناً موثقين فى الحبال-

16 تذكرة الخواص /149، اعيان الشيعہ ( دس جلدي) جلد 1/615، بحار جلد 44/132-

17 ذريعة النجاة /234-

18 عام الفيل كے 35 سال بعد پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہاتھوں حجر اسود نصب كئے جانے والے واقعہ كى طرف اشارہ ہے\_

19 كامل بہائي جلد 2/302، بحار جلد 45/137\_139-

20 امام حسين كى زندگى كى تاريخ كى تحقيق كے سلسلہ ميں ہم نے بعض شورشوں اور تحريكوں كى طرف اشارہ كيا ہے\_

21 امام حسين عليه‌السلام كى شہادت كے بعد يزيد كى حكومت كے سہ سالہ جرائم كو گذشتہ اسباق ميں بيان كيا گيا ہے اس لئے يہاں پر اس كا تكرار نہيں كيا\_

22 كامل ابن اثير جلد 4/348\_356-

23 كامل ابن اثير جلد 4/587-

24 كافى جلد 5/244، مناقب جلد 4،162\_ يعنى مسلمان ميں كوئي پستى اور ذلت نہيں ہے بلكہ صرف جاہليت كى فرمايگى ميں پستى ہے\_

25 تاريخ الخلفاء /223\_

26 مناقب ابن شہر آشوب جلد4/176\_

27 بحار جلد 46/144، الاختصاص للمفيد /64، رجال كشى /81\_

28 احتجاج طبرسى جلد 2/44،45، اعيان الشيعہ جلد 1/635، مناقب جلد 4/159\_

29 بحار جلد 46/143، شرح نہج البلاغہ ابن ابى الحديد جلد 4/104\_

30 بحار جلد 46/120\_

31 خاتمہ ترجمہ صحيفہ سجاديہ مطبوعہ آخوندي\_

32 اللهم صلّ على محمّدو آله و اجعل لى يداً على من ظلمنى و لساناً على من خاصمنى و ظفراً بمَن عاندنى و هب لى مكراً على من كادنى '' صحيفہ سجاديہ دعاء /20''\_

33 مصباح كفعمى /509، كافى جلد 1/468، بحار جلد 46/152\_

آٹھواں سبق :

امام محمد باقر عليه‌السلام كى سوانح عمري

ولادت اور بچپن كا زمانہ

ہمارے پانچويں پيشوا امام محمد باقر عليه‌السلام جمعہ كے دن پہلى رجب 57 ھ ق كو شہر مدينہ ميں پيدا ہوئے\_(1) آپ كا نام محمد، كنيت ابوجعفر اور مشہورترين لقب باقر ہے\_ روايت ہے كہ حضرت رسول مقبول صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم نے اس لقب سے ملقب فرمايا تھا\_ امام محمد باقر عليه‌السلام \_ ماں اور باپ \_ دونوں طرف سے فاطمى اور علوى تھے\_ اس لئے كہ ان كے والد امام زين العابدين \_ امام حسين عليه‌السلام كے فرزند تھے\_ اور ان كى والدہ گرامى '' ام عبداللہ'' امام مجتبى \_كى بيٹى تھيں \_ آپ نے امام زين العابدين \_جيسے باپ كى پر مہر آغوش ميں پرورش پائي اور با فضيلت ماں كى چھاتى سے دودھ پيا\_ وہ ماں جو عالمہ اور مقدسہ تھيں ، امام جعفر صادق عليہ اسلام سے منقول ہے كہ '' ميرى جدّہ ماجدہ ايسى صديقہ تھيں كہ اولاد امام حسن مجتبى \_ميں كوئي عورت انكى فضيلت كے پايہ كو نہ پہونچ سكي(2)امام محمد باقر عليه‌السلام كى عمر چار سال سے كم تھى كہ جب كربلا كا خونين واقعہ پيش آيا\_

آپ عليه‌السلام اپنے جد حضرت اباعبداللہ الحسين عليه‌السلام كے پاس موجود تھے\_ واقعہ كربلا كے بعد 34 برس آپ عليه‌السلام نے اپنے پدر بزرگوار كے ساتھ زندگى گذاري، آپ جوانى ہى كے زمانہ سے علم و دانش، فضيلت و تقوى ميں مشہور تھے اور آئندہ چل كر مسلمانوں كے علمى مشكلات كے حل كا مرجع سمجھے جانے لگے\_ جہاں كہيں بھى ہاشميين، علويين اور فاطميين كى بلندى كا ذكر ہوتا، آپ عليه‌السلام كو ان تمام مقدسات، شجاعت اور بزرگى كا لوگ تنہا وارث جانتے تھے\_

آپ عليه‌السلام كى شرافت اور بزرگى كو مندرجہ ذيل حديث ميں پڑھا جاسكتا ہے\_ پيغمبر- صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنے ايك نيك صحابي، جابر ابن عبداللہ انصارى سے فرمايا:'' اے جابر تم زندہ رہوگے اور ميرے فرزند محمد ابن على ابن الحسين عليه‌السلام سے كہ جن كا نام توريت ميں '' باقر'' ہے ملاقات كروگے\_ ملاقات ہونے پر ميرا سلام پہنچا دينا''\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم رحلت فرماگئے\_ جابر نے ايك طويل عمر پائي ، ايك دن امام زين العابدين عليه‌السلام كے گھر تشريف لائے اور امام محمد باقر عليه‌السلام كو جو چھوٹے سے تھے ديكھا، ان سے جابر نے كہا: ذرا آگے آيئےامام عليه‌السلام آگے آگئے\_ جابر نے كہا: ذرا مڑجايئے امام مڑگئے، جابر نے جسم اور ران كے چلنے كا انداز ديكھا اس كے بعد كہا، كعبہ كے خدا كى قسم، يہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا ہو بہو آئينہ ہيں \_ پھر امام زين العابدين عليه‌السلام سے پوچھا'' يہ بچہ كون ہے؟ آپ نے فرمايا: ميرے بعد امام ميرا بيٹا محمد باقر عليه‌السلام ہے\_ جابر اٹھے اور آپ نے امام كے قدموں كا بوسہ ليا اور كہا: اے فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں آپ پر نثار، آپ اپنے جد رسول خدا كا سلام و درود قبول فرمائيں انہوں نے آپ كو سلام كہلو ايا ہے\_

امام محمد باقر عليه‌السلام كى آنكھيں ڈبڈ باگئيں اور آپ عليه‌السلام نے فرمايا: جب تك آسمان اور زمين باقى ہے اس وقت تك ميرا سلام و درود ہو ميرے جد پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا پر اور تم پر بھى سلام ہو اے جابر تم نے ان كا سلام مجھ تك پہنچايا(3)

امام عليه‌السلام كے اخلاق و اطوار

حضرت امام محمد باقر عليه‌السلام ، متواضع، سخي، مہربان اور صابر تھے اور اخلاق و عادات كے اعتبار سے جيسا كہ جابر نے كہا تھا ہو بہو اسلام كے عظيم الشان پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا آئينہ تھے\_

شام كا ايك شخص مدينہ ميں ٹھہرا ہوا تھا اور امام عليه‌السلام كے پاس بہت آتارہتا تھا اور كہتا تھا كہ تم سے زيادہ روئے زمين پر اور كسى كے بارے ميں ميرے دل ميں بغض و كينہ نہيں ہے، تمہارے اور تمہارے خاندان سے زيادہ ميں كسى كا دشمن نہيں ہوں \_ اگر تم يہ ديكھتے ہو كہ ميں تمہارے گھر

آتاجاتا ہوں تو يہ اس لئے ہے كہ تم ايك سخن ور اور خوش بيان اديب ہو

اس كے باوجود امام عليه‌السلام اس كے ساتھ حسن سلوك سے پيش آتے تھے اور اس سے بڑى نرمى سے بات كرتے تھے كچھ دنوں كے بعد وہ شخص بيمار ہوااس نے وصيت كى كہ جب ميں مرجاؤں تو امام محمد باقر عليه‌السلام ميرى نماز جنازہ پڑھائيں \_

جب اس كے متعلقين نے اسے مردہ ديكھا تو امام عليه‌السلام كے پاس پہنچ كر عرض كى كہ وہ شامى مرگيا اور اس نے وصيت كى ہے كہ آپ اس كى نماز جنازہ پڑھائيں \_

امام نے فرمايا: مرا نہيں ہے ... جلدى نہ كرو يہاں تك كہ ميں پہونچ جاؤں اس كے بعد آپ اٹھے اور آپ نے دو ركعت نماز پڑھى اور ہاتھوں كو دعا كے لئے بلند كيا اور تھوڑى دير تك سر بسجدہ رہے، پھر شامى كے گھر گئے اور بيمار كے سر ہانے بيٹھ گئے، اس كو اٹھا كر بٹھايا\_ اس كى پشت كو ديوار كا سہارا ديا اور شربت منگواكر اس كے منہ ميں ڈالا اور اس كے متعلقين سے فرمايا كہ اس كو ٹھنڈى غذائيں دى جائيں اور خود واپس چلے گئے\_ ابھى تھوڑى دير نہ گذرى تھى كہ شامى كو شفا مل گئي وہ امام عليه‌السلام كے پاس آيا اور عرض كرنے لگا:'' ميں گواہى ديتا ہوں كہ آپ، لوگوں پر خدا كى حجت ہيں ...''(4)اس زمانے كے صوفيوں ميں سے ايك شخص محمد بن مُنكَدر كا بيان ہے كہ ايك دن ميں بہت گرمى ميں مدينہ سے باہر نكلا وہاں ميں نے محمد باقر عليه‌السلام كو ديكھا كہ دو غلاموں پر تكيہ كئے ہوئے ہيں \_ ميں نے اپنے دل ميں كہا كہ قريش كے بزرگوں ميں سے ايك بزرگ ايسے وقت ميں دنيا كى ہوس اور لالچ ميں پڑے ہوئے ہيں ، ميں ان كو كچھ نصيحت كروں \_ ميں ان كے قريب گيااور سلام كيا\_ ان كے سر اور داڑھى سے پسينہ بہہ رہا تھا\_ امام عليه‌السلام نے اسى حالت ميں ميرے سلام كا جواب ديا\_ ميں نے عرض كي: خدا آپ كو سلامت ركھے آپ كى جيسى شخصيت والا انسان اس وقت اس حالت ميں دنيا حاصل كرنے ميں لگا ہوا ہے اگر اسى حالت ميں موت آجائے تو آپ عليه‌السلام كيا كريں گے؟

آپ نے فرمايا خدا كى قسم اگر موت آگئي تو خداوند عالم كى اطاعت كى حالت ميں موت واقع ہوگي\_اس لئے كہ ميں اس وسيلہ سے اپنے آپ كو تم سے اور دوسروں كى محتاجى سے بچاتا ہوں \_ ميں اس حالت ميں موت سے ڈرتا ہوں كہ ميں ( خدا نخواستہ ) گناہ كے كام ميں لگا رہوں \_ ميں نے كہا آپ پر خدا كى رحمت ہو، ميں نے چاہاتھا كہ ميں آپ كو نصيحت كروں ليكن آپ نے مجھ كونصيحت كى اور آگاہ فرمايا(5)

علم امام محمد باقر عليه‌السلام

آپ كا علم بھى دوسرے تمام ائمہ كى طرح چشمہ وحى سے فيضان حاصل كرتا تھا، جابر بن عبداللہ آپ كے پاس آتے اور آپ كے علم سے بہرہ ور ہو تے اور بار بار عرض كرتے تھے كہ '' اے علوم كو شگافتہ كرنے والے ميں گواہى ديتا ہوں كہ آپ بچپن ہى ميں علم خدا سے مالامال ہيں (6)اہل سنت كے علماء ميں سے ايك بزرگوار عبداللہ ابن عطاء مكى فرماتے تھے كہ ميں نے امام محمد باقر عليه‌السلام كے سامنے اہل علم كو جس طرح حقير اور چھوٹا پايا ہے ويسا كسى كے سامنے ميں نے نہيں ديكھا ہے \_حكم بن عتيبہ لوگوں كے نزديك جن كا علمى مقام بہت بلند تھا\_ امام محمد باقر عليه‌السلام كے سامنے ان كى حالت يہ ہوتى تھى كہ جيسے ايك شاگرد استاد كے سامنے''(7)آپ كا علمى مقام ايسا تھا كہ جابر بن يزيد جعفى ان سے روايت كرتے وقت كہتے تھے '' وصى اوصياء اور وارث علوم انبياء محمد بن على بن الحسين \_نے ايسا كہا ہے ...'' 8

ايك شخص نے عبداللہ بن عمر سے ايك مسئلہ پوچھا وہ جواب نہ دے سكے اور سوال كرنے والے كو امام محمد باقر عليه‌السلام كا پتہ بتاديا اور كہا كہ اس بچے سے پوچھنے كے بعد جو جواب ملے وہ مجھ كو بھى بتادينا\_ اس شخص نے امام عليه‌السلام سے پوچھا اور مطمئن كرنے والا جواب سننے كے بعد عبداللہ بن عمر

كو جاكر بتاديا\_ عبداللہ نے كہا:'' يہ وہ خاندان ہے جس كا علم خدا داد ہے''(9)حضرت امام محمد باقر عليه‌السلام نے علوم و دانش كے اتنے رموز و اسرار واضح كئے ہيں كہ سوائے دل كے اندھے كے اور كوئي انكا، انكار نہيں كرسكتا\_ اس وجہ سے آپ نے تمام علوم شكافتہ كرنے والے اور علم و دانش كا پرچم لہرانے والے كا لقب پايا(10)انہوں نے مدينہ ميں علم كا ايك بڑا دانشكدہ بتايا تھا جس ميں سينكڑوں درس لينے والے افراد آپ كى خدمت ميں پہونچ كر درس حاصل كيا كرتے تھے\_

رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اصحاب ميں سے جو لوگ زندہ تھے، جيسے جابر بن عبداللہ انصارى اور تابعين ميں سے كچھ بزرگ افراد جيسے جابر بن جعفي، كيسان سختيانى اور فقہاء ميں سے كچھ لوگ جيسے ابن مبارك زہري، اوزاعى ، ابوحنيفہ ، مالك ، شافعى اور زياد بن منذر اور مصنفين ميں سے كچھ افراد جيسے طبري، بلاذري، سلامى اور خطيب نے اپنى تاريخوں ميں آپ سے روايتيں لكھى ہيں (11)

امام \_اور اموى خلفائ

امام محمد باقر عليه‌السلام كى امامت كا زمانہ \_ جو تقريباً 19 سال پر محيط تھا \_ اموى حكمرانوں جيسے وليد بن عبدالملك، سليمان بن عبدالملك، عمر بن عبدالعزيز، يزيد بن عبدالملك، ہشام بن عبدالملك كا زمانہ تھا\_ ان ميں سے سوائے عمر بن عبدالعزيز كے\_ جو نسبتاً عدالت پسند تھا \_ سب كے سب ستمگري، استبداد اور مطلق العنانى ميں اپنے اسلاف سے كچھ كم نہ تھے اور آگے چل كر انہوں نے امام محمد باقر عليه‌السلام كے لئے مشكليں پيدا كيں \_

امام محمد باقر عليه‌السلام كے زمانہ امامت كے سياسى اور كھٹن حالات سے واقفيت كے لئے ہم يہاں ان ميں سے ہر ايك كے بارے ميں اب اجمالى گفتگو كر رہے ہيں \_

وليدنے 86 ھ ق ميں حكومت كى باگ ڈور سنبھالى اور 15، جمادى الآخر 96 ھ ق كو مرگيا\_

مسعودى كا بيان ہے كہ وليد ايك ہٹ دھرم، جابر اور ظالم بادشاہ تھا \_ (!2) اس كے باپ نے اس كو وصيت كى تھى كہ حجاج بن يوسف كا اكرام كرے اور چيتے كى كھال پہنے \_ (13) تلوار آمادہ ركھے اور جو اس كى مخالفت كرے اس كو قتل كردے (14)اس نے بھى باپ كى وصيت كو پورا كيا اور حجاج كے ہاتھوں كو اپنے باپ كى طرح مسلمانوں كو ستانے اور ان كو قتل كرنے كے لئے آزاد چھوڑ ديا\_

عمر بن عبدالعزيز، وليد كى طرف سے مدينہ كا حاكم تھا، حجاج كے ظلم سے تنگ آكر جو بھى بھاگتا تھا اس كے پاس پناہ ليتا تھا\_ عمر نے وليد كو ايك خط لكھااور لوگوں كے ساتھ حجاج كے ظلم كى شكايت كى \_ وليد نے حاكم مدينہ كى شكايت سننے كى بجائے، حجاج كى خوشنودى كے لئے عمر بن عبدالعزيز كو مدينہ كى گورنرى سے معزول كرديا اور حجاج كو لكھا'' تم جس كو بھى چاہو حجاز كا حاكم بنادو\_ حجاج نے بھى خالد بن عبداللہ قسرى كے لئے سفارش كى جو خود اسى جيسا ايك خونخوار شخص تھا وليد نے يہ سفارش قبول كر لي(15)وليد كا حجاج پر اعتماد كرنا اور اپنے باپ عبدالملك كى تائيد، وليد كے طغيان اور اس كى تباہ كارى پر بہترين دليل ہے\_

اپنے بھائي كے بعد سليمان بن عبدالملك نے زمام حكومت اپنے ہاتھوں ميں لى اور جمعہ كے دن 10 ماہ صفر 99 ھ كو مرگيا\_ وہ بڑا پرخور اور عورتوں كا دلدادہ تھا\_ اس كے دور خلافت ميں عياشى اور دربار ميں عيش و نشاط كى محفل اپنے اوج پر تھي\_ متعدد خواجہ سراؤں كو اس نے اپنے دربار ميں ركھ چھوڑا تھا اور اور اپنا زيادہ وقت حرم سراء كى عورتوں كے ساتھ گذارتا تھا\_ آہستہ آہستہ برى باتيں ملك كے كارندوں ميں بھى سرايت كر گئيں اور يہ باتيں ملك گير پيمانہ پر پھيل گئيں (16)اس نے دو سال چند مہينے حكومت كى \_ شروع ميں اس نے نرمى كا مظاہرہ كيا\_ عراق كے قيد خانوں كے دروازے كھول ديئے اور بے گناہوں كو آزاد كرديا جبكہ اس كى زندگى كے لمحات ظلم و ستم سے خالى نہ تھے\_ اس نے خالد بن عبداللہ قسرى كو جو ظلم اور جرائم ميں حجاج كا ثانى تھا، اس كے

مقام پر باقى ركھا\_

اس كے بعد عمر بن عبدالعزيز مسند حكومت پر متمكن ہوا\_ اس كا انتقال 25 رجب 101 ھ ق كو ہوا\_ يہ كسى حد تك پريشانيوں اور دشواريوں پر قابو پانے ، برائيوں اور تفريق كے ساتھ جنگ كرنے، اس ننگ و عار كے دھبہ كو جو اس وقت كى حكومت كے دامن پر لگا ہوا تھا \_ يعنى على \_پر سب و شتم كرنا \_ دھونے، فدك كو اولاد فاطمہ عليہا السلام كو واپس دے دينے اور امام محمد باقر عليه‌السلام كے حوالے كرنے ميں كامياب ہوئے\_

اس كے بعد يزيد بن عبدالملك ان كى جگہ مسند حكومت پر متمكن ہوا\_ اور اپنے حكام كو مندرجہ ذيل خط لكھ كر اپنى حكومت كا آغاز كيا:

'' عمر بن عبدالعزيز نے دھو كہ كھايا، تم اور تمہارے اطراف كے لوگوں نے اس كو دھو كہ ديا ... خط ملتے ہى سابق معاونين اور اپنے دوستوں كو جمع كرو اور لوگوں كو ان كى سابقہ حالت پر پلٹا دو، چاہے وہ ماليات كو ادا كرنے كى طاقت ركھتے ہوں يا نہ ركھتے ہوں ، زندہ رہيں يا مرجائيں ، لازم ہے كہ وہ ٹيكس ادا كريں ''(17)يزيد بن عبدالملك كا اپنے ہم نام يزيد بن معاويہ كى طرح سوائے عياشي، جرائم، مستى اور عورتوں كے ساتھ عشق بازى كے اور كوئي دوسرا كام نہ تھا\_ وہ اخلاقى اور دينى اصول كا ہرگز پابند نہ تھا\_ اس كى خلافت كا زمانہ بنى اميہ كى حكومت كا ايك سياہ ترين اور تاريك ترين دور شمار كيا جاتا ہے اس كے زمانہ ميں قصائد اوراشعار كى جگہ ساز اور آواز نے لے لى تھى اور اس شعبہ كو اتنى وسعت دے دى تھى كہ مختلف شہروں سے گانے بجانے والے دمشق بلائے جاتے تھے اور اس طرح عياشي، ہوس راني، شطرنج اور تاش نے عربى معاشرہ ميں رواج پايا(18)اس كے بعد ہشام بن عبدالملك نے حكومت كى باگ ڈور سنبھالي\_ وہ بخيل، بداخلاق، ستمگر اور بے رحم تھا\_ نہ صرف يہ كہ اس نے برائيوں كى اصلاح كيلئے كوئي قدم نہيں اٹھايا بلكہ اس نے بنى اميہ كى خطاؤں كو تقويت بخشي\_ اپنے گورنروں كو اس نے لكھا كہ شيعوں كے ساتھ سختى كركے ان پر

عرصہ حيات تنگ كردو \_ اس نے حكم ديا كہ ان كے آثار كو مٹا كر ان كا خون بہايا جائے اور ان كو عام حق سے محروم كردو\_

اس نے حكم ديا كہ شاعر اہل بيت '' كُمَيت'' كا گھر اجاڑ ديا جائے\_ كوفہ كے حاكم كو لكھا كہ ''اولاد پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مدح كرنے كے جرم ميں كُمَيت كى زبان كاٹ دى جائے''\_

يہى تھا جس نے زيد بن على بن الحسين كے انقلاب كو كچل ديا تھا اور ان كے جسم مقدس كو مثلہ كرنے كے بعد كوفہ كے كليسا كے پاس نہايت دردناك حالت ميں دار پر لٹكا ديا\_

امام محمد باقر عليه‌السلام كا اپنى خلافت كے زمانہ ميں ايسے ايسے مدعيان خلافت سے مقابلہ تھا\_

خلافت كے بالمقابل امام عليه‌السلام كا موقف

ہشام، امام محمد باقر اور ان كے فرزند عزيز حضرت امام جعفر صادق \_كى عزت و وقار سے بہت خوف زدہ تھا اس لئے اپنى حاكميت كا رعب جمانے اور خلافت كى مشينرى كے مقابلہ ميں امام\_ كى اجتماعى حيثيت و وقار كو مجروح كرنے كے لئے اس نے حاكم مدينہ كو حكم ديا كہ ان دونوں بزرگوں كو شام بھيجدے\_

امام عليه‌السلام كے وارد ہونے سے پہلے اس نے اپنے درباريوں اور حاشيہ نشينوں كو امام عليه‌السلام كا سامنا كرنے كے لئے ضرورى احكامات ديئے\_ يہ طے پايا كہ پہلے خليفہ اور پھر اس كے بعد حاضرين دربار جو سب كے سب مشہور اور نماياں افراد تھے، امام محمد باقر عليه‌السلام پر تہمت اور شماتت كا سيلاب انڈيل ديں \_

اس عمل سے ہشام كے دو مقصد تھے، پہلا مقصد يہ تھا كہ اس سختى اور تہمت سے امام عليه‌السلام كے حوصلہ كو كمزور كركے ہر اُس كام كے لئے جس كى وہ خواہش كرے گا امام كو آمادہ كرلے گا\_ دوسرا مقصد يہ تھا كہ اس ملاقات ميں كہ ، جس ميں بڑے بڑے رہبر شريك تھے، آپ كو ذليل كرديا جائے\_

امام محمد باقر عليه‌السلام وارد ہوئے اور معمول كے مطابق جو طريقہ تھا كہ ہر آنيوالا '' امير المؤمنين'' كے مخصوص لقب كے ساتھ خليفہ كو سلام كرتا تھا\_ اس كے برخلاف آپ عليه‌السلام نے تمام حاضرين كى طرف رخ كركے'' سلامٌ عليكم'' كہا، پھر اجازت كا انتظار كئے بغير بيٹھ گئے\_ اس روش كى بنا پر ہشام كے دل ميں كينہ اور حسد كى آگ بھڑك اٹھى اور اس نے اپنا پروگرام شروع كرديا\_ اس نے كہا'' تم اولاد على ہميشہ مسلمانوں كے اتحاد كو توڑتے ہو اور اپنى طرف دعوت ديكر ان كے درميان رخنہ اور نفاق ڈالتے ہو، نادانى كى بنا پر ( معاذاللہ) اپنے كو پيشوا اور امام سمجھتے ہو'' ہشام تھوڑى دير تك ايسى ياوہ گوئي كر تا رہا پھر چپ ہوگيا\_

اس كے بعد اس كے نوكروں ميں سے ہر ايك نے ايك بات كہى اور آپ كو مورد تہمت قرار ديا\_

امام محمد باقر عليه‌السلام اس تمام مدت ميں خاموشى اور اطمينان سے بيٹھے رہے\_ جب سب چپ ہوگئے تو آپ عليه‌السلام اٹھے اور حاضرين كى طرف مخاطب ہوئے، حمد و ثنائے خدا اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر درود كے بعد ان كى گمراہى اور بے راہ روى كو واضح اور اپنى حيثيت نيز اپنے خاندان كے سابقہ افتخار كو بيان كرتے ہوئے فرمايا:

'' اے لوگو تم كہاں جا رہے ہو اور ان لوگوں نے تمہارا كيا انجام سوچ ركھا ہے؟ ہمارا ہى وسيلہ تھا جس كے ذريعہ خدا نے تمہارے اسلاف كى ہدايت كى اور ہمارے ہى ہاتھوں سے تمہارے كام كے اختتام پر مہر لگائي جائے گى اگر تمہارے پاس آج يہ تھوڑے دنوں كى حكومت ہے تو ہمارے پاس دير پا حكومت ہوگي\_ ہمارى حكومت كے بعد كسى كى حكومت نہيں ہوگى ہم ہى وہ اہل عاقبت ہيں جن كے بارے ميں خدا نے فرمايا ہے كہ عاقبت صاحبان تقوى كے لئے ہے''\_(19)

امام \_كى مختصر اور ہلا دينے والى تقرير سے ہشام كو ايسا غصہ آيا كہ سختى كے سوا اور كچھ اس كى سمجھ ميں نہ آيا اس نے امام عليه‌السلام كو قيد كر دينے كا حكم ديا\_

امام عليه‌السلام نے زندان ميں بھى حقيقتوں كو آشكار اور واضح كيا\_ زندان كى نگرانى كرنے والوں نے ہشام كو خبر دى ، يہ بات اس مشينرى كے لئے قابل تحمل نہ تھى جو دسيوں سال سے شام كو علوى تبليغات كى دست رسى سے دور ركھے ہوئے تھي\_ اس نے حكم ديا كہ امام اور ان كے ساتھيوں كو زندان سے نكال كر پہرہ اور سختيوں ميں مدينہ پہنچا يا جائے اور پہلے سے بھى ضرورى احكام بھيجے جاچكے تھے كہ راستہ ميں كسى كو يہ حق حاصل نہيں ہے كہ اس معتوب قافلہ كے ساتھ كوئي معاملہ كرے\_ اور ان كے ہاتھوں كسى كو روٹى اور پانى بيچنے كا حق نہيں ہے ... (20)

اسلامى ثقافت كا احيائ

امام محمد باقر عليه‌السلام ان حالات ميں حاكم كى سخت گيرى اور ضرورت تقيہ كے باوجود \_ اس بات ميں كامياب ہوگئے كہ تعليم و تربيت كے ذريعہ بہت ہى گہرى بنيادوں پر مبنى علمى تحريك بنائيں \_ انہوں نے آغاز ہى سے تشيع كى بنيادى اور با مقصد دعوت كى اشاعت كيلئے ، وسيع پيمانہ پر كوشش شروع كي\_ اس دعوت كى وسعت اتنى تھى كہ شيعوں كے علاقہ جيسے مدينہ اور كوفہ كے علاوہ شيعى فكر كے نفوذ كى قلمرو ميں دوسرے نئے علاقوں كا بھى اضافہ ہوا\_ اس سلسلہ ميں تمام جگہوں سے زيادہ خراسان كا نام ليا جاسكتا ہے\_

حج كے زمانہ ميں عراق، خراسان اور دوسرے شہروں سے ہزاروں مسلمان آپ سے فتوى معلوم كرتے تھے\_ اور معارف اسلام كے ہر باب كے بارے ميں آپ سے سوال كرتے تھے\_ ان بزرگ فقہاء كى طرف سے جو علمى اور فكرى مكاتب سے وابستہ تھے، آپ كے سامنے دشوار گذار مسائل ركھے جاتے تھے تا كہ آپ الجھ جائيں اور لوگوں كے سامنے خاموش رہنے پر مجبور ہوجائيں \_

امام \_نے ان تمام مقامات پر تشيع كے اركان كى تفصيلى توضيح كے ساتھ اس كے اعلى صفات

كو محدود سطح اورگنے چنے افراد سے نكالا اور اسے آفاقى نكال كرمكتب كے مفاہيم كى نشر و اشاعت كے ذريعہ افراد كى پرورش كى اور حقيقى اسلام كو مجسم بنايا\_ چنانچہ بہت سے شہروں ميں اس كا رد عمل ظاہر ہوگيا تھا\_

ان كاموں كى وجہ سے لوگ ان كے گرويدہ ہوگئے تھے اور آپ عليه‌السلام نے قوم ميں بہت زيادہ نفوذ پيدا كر ليا تھا\_ جبكہ خلافت بنى اميہ كے زمانہ ميں قبيلہ مضر اور حمير كے درميان نسلى قتل كى آگ بھڑك رہى تھي\_ مگر ہم ديكھتے ہيں كہ دونوں قبيلوں كے درميان امام عليه‌السلام كے چاہنے والے تھے جيسا كہ باقاعدہ شيعہ كہے جانے والے شعراء جيسے فرزدق تميمى مضرى اور كميت اسدى حميرى دونوں ہى امام \_اور اہل بيت عليه‌السلام كى دوستى ميں متفق تھے\_

اسلامى نظام كى تشكيل

امام محمد باقر عليه‌السلام نے ضرورت كى وجہ سے معاشرہ پر مسلط حكومت سے لڑنے اور آمنے سامنے كى جنگ سے اجتناب كيا اور آپ نے زيادہ تر فكرى اور ثقافتى كام كيا\_ جو نظرياتى تخم ريزى بھى تھى اور سياسى تقيہ بھى \_ ليكن يہ حكيمانہ انداز اس بات كا سبب نہيں بنا كہ امام \_ تحريك امامت كى كلى سمت كو قريبى دوستوں اور سچے شيعوں كے لئے جو اُن كے گرويدہ تھے، واضح نہ كريں \_ اور عظيم شيعى مقصد كو \_ يعنى اسلامى نظام كو ناقابل اجتناب مبارزہ كے ذريعہ \_ ان كے دلوں ميں زندہ نہ كريں \_ امام محمد باقر عليه‌السلام كے اميد افزا طريقوں ميں سے ايك طريقہ يہ بھى تھا كہ آپ آئندہ كے لئے دل پسند نويد ديتے تھے جو چنداں دور بھى نہيں ہوتى تھي\_

راوى كہتا ہے: ہم ابوجعفر \_كى خدمت ميں بيٹھے ہوئے تھے ايك بوڑھا آدمى آيا، سلام كيا اور كہا كہ اے فرزند رسول خدا كى قسم ميں آپ كا اور آپ كے چاہنے والوں كا دوست ہوں يہ دوستى دنيا كى لالچ ميں نہيں ہے ... ميں نے آپ كے امر و نہى كو قبول كر ليا ہے اور ميں اس انتظار

ميں ہوں كہ آپ كى كاميابى كا زمانہ قريب آئے، كيا اب ہمارے لئے كوئي اميد ہے؟ امام عليه‌السلام نے اس بوڑھے آدمى كو اپنے پہلو ميں بٹھايا اور فرمايا اے پيرمرد كسى نے ميرے والد على ابن الحسين عليه‌السلام سے يہى پوچھا تھا، ميرے والد نے اس سے كہا تھا كہ '' اگر اسى انتظار ميں مرجاؤگے تو پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، على عليه‌السلام ، حسن عليه‌السلام ، حسين عليه‌السلام اور على بن الحسين كى بارگاہ ميں پہنچو گے ... اور اگر زندہ رہ جاؤگے تو اسى دنيا ميں وہ دن ديكھو گے كہ تمہارى آنكھيں روشن ہوجائيں گى اور اس دنيا ميں ہمارے ساتھ ہمارے پہلو ميں بلند ترين جگہ پاؤگے ... (21)

اس طرح كے بيانات اس كھٹن ماحول ميں دل انگيز خواب كى طرح نظام اسلامى اور حكومت علوى كى تشكيل كے لئے شيعوں كے ستم رسيدہ دلوں ميں اميد كى كرن اور متحرك كرنے والى لہر پيدا كرتے اور آئندہ كے لئے اس بات كو يقينى اور نہ ٹلنے والى صورت ميں پيش كرتے تھے\_

امام عليه‌السلام كى يہ روش اس بات كا نمونہ ہے كہ حضرت كا تعلق اپنے نزديكى اصحاب سے كيسا تھا، اور يہ روش ايك دوسرے سے منظم اور مرتب رابطہ كى نشاندہى بھى كرتى ہے\_ يہى وہ حقيقت تھى جو خلافت كى مشينرى كو ردّ عمل ظاہر كرنے پر ابھارتى تھي\_

ہشام كى خلافت كى مشينرى جس كو بلاذرى اموى خلفاء ميں مقتدر ترين خليفہ جانتا ہے \_ اگر امام محمد باقر عليه‌السلام كے ساتھ سختى سے پيش آتى تھى تو اس كى وجہ يہ تھى كہ آپ كى روش اورعمل ميں ہشام اپنے لئے ايك قسم كى تہديد ديكھ رہا تھا اور آپ كا وجو اس كے لئے ناقابل تحمل تھا\_

يہ بات ناقابل ترديد ہے كہ اگر امام محمد باقر عليه‌السلام فقط علمى زندگى ميں سرگرم عمل رہتے اور تنظيم سازى كى فكر نہ كرتے تو خليفہ اپنے لئے اس بات ميں صلاح نہيں سمجھتا كہ وہ سخت گيرى اور شدّت كے ساتھ آپ كو سخت مقابلہ كے لئے بھڑ كائے اور نتيجتاً آپ كے دوستوں اور معتقدين كو \_ جن كى تعداد كم بھى نہ تھى \_ اپنے اوپر ناراض اور اپنى مشينرى سے ناخوش كر لے\_

امام محمد باقر عليه‌السلام كے مكتب فكر كے پروردہ افراد

امام محمد باقر عليه‌السلام كے مكتب فكر ميں مثالى اور ممتاز شاگردوں نے پرورش پائي تھى ان ميں سے كچھ افراد كى طرف اشارہ كيا جارہا ہے\_

1\_ابان ابن تَغلب:

ابان ابن تغلب نے تين اماموں كى خدمت ميں حاضرى دى تھے\_ چوتھے امام عليه‌السلام ، پانچويں امام عليه‌السلام اور چھٹے امام عليه‌السلام ابان اپنے زمانہ كى علمى شخصيتوں ميں سے ايك تھے، تغيرحديث، فقہ، قرائت اور لغت پر آپ كو تسلط حاصل تھا\_ ابان كى فقہى منزلت كى وجہ ہى سے امام محمد باقر عليه‌السلام نے ان سے فرمايا كہ مدينہ كى مسجد ميں بيٹھو اور لوگوں كے لئے فتوى دو تا كہ لوگ ہمارے شيعوں ميں تمہارى طرح كے ميرے پيروكار كو ديكھيں (22)جب امام جعفر صادق \_نے ابان كے مرنے كى خبر سنى تو آپ نے فرمايا كہ خدا كى قسم ابان كى موت نے ميرے دل كومغموم كرديا ہے(23)

2\_زرارہ ابن اَعيُن:

شيعہ علمائ، امام محمد باقر عليه‌السلام اور امام جعفر صادق \_كے شاگردوں ميں سے چھ افراد كو برتر شمار كرتے ہيں اور زرارہ ان ميں سے ايك ہيں \_ امام جعفر صادق \_فرماتے ہيں كہ اگر برير ابن معاويہ، ابوبصير، محمد ابن مسلم اور زرارہ نہ ہوتے تو آثار نبوت مٹ جاتے، يہ لوگ حلال و حرام خدا كے امين ہيں \_ (24) اور پھر فرماتے ہيں : برير، زرارہ ، محمد ابن مسلم اور احول، زندگى اور موت ميں ميرے نزديك سب سے زيادہ محبوب ہيں \_

3\_كُمَيت اسدى :

ايك انقلابى اور با مقصد شاعر تھے ان كى زبان گويا آپ كى شاعرى دفاع اہل بيت عليه‌السلام كے سلسلہ ميں لوگوں كو جھنجوڑنے والى اور ( دشمنوں كو) اس طرح ذليل كرنے والى تھى كہ دربار خلافت كى طرف سے مستقل موت كى دھمكى دى جاتي\_ كُمَيت امام محمد باقر عليه‌السلام كے شيدائي تھے اور محبت كے اس راستہ ميں انہوں نے اپنے كو فراموش كرديا تھا ايك دن امام عليه‌السلام كے سامنے امام كى مدح ميں كہے جانے والے مناسب اشعار پڑھ رہے تھے كہ امام عليه‌السلام نے كعبہ كى طرف

رخ كيا اور تين بار فرمايا: خدايا كُمَيت پر رحمت نازل فرما\_ پھر كُمَيت سے فرمايا اپنے خاندان سے ميں نے ايك لاكھ درہم تمہارے لئے فراہم كئے ہيں \_

كُمَيت نے كہا'' ميں سيم و زر كا طالب نہيں ہوں فقط اپنا ايك پيراہن مجھے عطا فرمائيں \_ امام عليه‌السلام نے پيراہن ان كو ديديا (25)

4\_محمد بن مسلم فقيہ اہل بيت:

امام محمد باقر اور امام جعفر صادق عليہما السلام كے سچے دوستوں ميں سے تھے آپ كوفہ كے رہنے والے تھے ليكن امام كے علم بيكراں سے استفادہ كرنے كے لئے مدينہ تشريف لائے\_

عبداللہ ابن ابى يعفور بيان كرتے ہيں :'' ميں نے امام جعفر صادق \_سے عرض كيا كہ كبھى مجھ سے سوالات ہوتے ہيں جن كا جواب ميں نہيں جانتا اور آپ تك بھى نہيں پہنچ سكتا\_ آخر ميں كيا كروں ؟ امام عليه‌السلام نے محمد ابن مسلم كا نام بتايا اور فرمايا كہ :'' ان سے كيوں نہيں پوچھتے؟'' (26)

كوفہ ميں رات كے وقت ايك عورت محمد ابن مسلم كے گھر آئي اور اس نے كہا، ميرى بہو مرگئي ہے اور اس كے پيٹ ميں زندہ بچہ موجود ہے ہم كيا كريں ؟

محمد ابن مسلم نے كہا:'' امام محمد باقر عليه‌السلام نے جو فرمايا ہے اس كے مطابق تو پيٹ چاك كركے بچہ كو نكال لينا چاہئے اور پھر مردہ كو دفن كردينا چاہئے\_

پھر محمد ابن مسلم نے اس عورت سے پوچھا كہ ميرا گھر تم كو كيسے ملا؟ عورت بولي: '' ميں يہ مسئلہ ابو حنيفہ كے پاس لے گئي انہوں نے كہا كہ ميں اس بارے ميں كچھ نہيں جانتا، ليكن تم محمد ابن مسلم كے پاس جاؤ اور اگر وہ فتوى ديديں تو مجھے بھى بتادينا ... (27)

شہادت كے بعد مبارزہ

امام محمد باقر عليه‌السلام كى رہبرى كا 19 سالہ زمانہ نہايت دشوار حالات اور ناہموار راہوں ميں گذرا\_ آخر ميں آپ كى كم مگر پر بركت عمر كے اختتام كا وقت آيا تو اس شعلہ ور مركز كے گرم خاكستر سے

آپ نے اپنى آخرى برق اموى سلطنت كى بنياد پر گرداي\_

امام نے اپنے بيٹے امام جعفر صادق \_كو حكم ديا كہ ان كے پيسوں ميں سے ايك حصہ ( 800 درہم) دس سال كى مدت تك عزادارى اور ان پر گريہ كرنے ميں صرف كريں \_ عزادارى كى جگہ ميدان منى اور عزادارى كا زمانہ حج كا زمانہ ہے(28)حج كا زمانہ دور افتادہ اور نا آشنا دوستوں كى وعدہ گاہ ہے\_ اگر كوئي پيغام ايسا ہو كہ جسے تمام عالم اسلام تك پہنچانا ہو تو اس سے بہتر موقع اور كوئي نہيں ہے\_ حج كے اعمال مسلسل چند دنوں تك متعدد مقامات پر انجام پاتے ہيں اور يہ ظاہر ہے كہ سب سے زيادہ مناسب جگہ منى ہے چونكہ عرفات سے واپسى پر حاجى تين راتوں تك وہاں ٹھہرتے ہيں ، اس لئے آشنائي اور ہمدردى كے لئے سب جگہوں سے زيادہ موقع وہيں ملتا ہے\_ اور يہ طبيعى بات ہے كہ اگر ان تين دنوں ميں اس بيابان ميں ہر سال مجلس عزا برپا ہو تو ہر آدمى كى نظر اس پر پڑے گى اور آہستہ آہستہ لوگ اس سے آشنا ہوجائيں گے اور خود ہى سوال كرنا شروع كرديں گے كہ '' كئي برسوں سے مدينہ كے كچھ لوگ \_ وہ مدينہ جو مركز اسلام اور مركز صحابہ ہے \_ حج كے زمانہ ميں منى ميں مجلس عزا برپا كرتے ہيں وہ بھى عالم اسلام كى بلند شخصيت محمد ابن على ابن الحسين كے لئے تو كيا ان كى موت طبيعى نہ تھي؟ ان كو كس نے قتل كيا يا زہر ديا ہے؟ اور كيوں ؟ آخر انہوں نے كيا كہا اور كيا كيا؟ كيا اس كا كوئي سبب تھا اور ان كى كوئي دعوت تھي؟ كيا ان كا وجود خليفہ كے لئے خطرہ كا باعث تھا؟ دسيوں ابہام اس كے پيچھے دسيوں سوالات اور جستجو والى باتيں اور پھر صاحبان عزا يا اطلاع ركھنے والے ان لوگوں كى طرف سے، جو اس پراگندہ جمعيت ميں شريك تھے، جوابات كا ايك سيلاب\_

يہ تھا امام محمد باقر عليه‌السلام كا كامياب نقشہ، شہادت كے بعد جہاد كا نقشہ اور يہ ہے اس پُر بركت زندگى كا وجود جن كى موت اور زندگى خدا كے لئے ہے\_

امام \_كى شہادت

7 ذى الحجہ 114 ھ ق كو 57 برس كى عمر ميں ظالم اموى بادشاہ ہشام بن عبدالملك كے ہاتھوں سے حضرت امام محمد باقر عليه‌السلام مسموم اورشہيد ہوئے(29)شہادت كى رات آپ نے اپنے فرزند حضرت جعفر ابن محمد \_سے فرمايا كہ '' ميں آج كى رات اس دنيا كو چھوڑ دونگا\_ ميں نے ابھى اپنے پدر بزرگوار كو ديكھا ہے كہ وہ خوشگوار شربت كا جام ميرے پاس لائے ہيں اور ميں نے اس كو پيا اور انہوں نے مجھے سرائے جاويد اور ديدار حق كى بشارت دي\_

امام جعفر صادق \_نے اس خدا داد علم كے دريائے بيكراں كے تن پاك كو امام حسن مجتبى عليه‌السلام اور امام زين العابدين كے پہلو ميں قبرستان بقيع ميں سپرد خاك كيا(30)

سوالات:

1\_ امام محمد باقر عليه‌السلام كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور آپ نے اپنے جدحسين بن على \_اور اپنے پدر گرامى قدر امام زين العابدين \_كے ساتھ كتنے دنوں تك زندگى بسر كي؟

2\_ امام محمد باقر عليه‌السلام كے بارے ميں پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى كيا پشين گوئي تھي؟

3\_ اخلاق امام محمد باقر عليه‌السلام ميں سے ايك نمونہ بيان فرمايئے

4\_ كن كن اموى خلفاء كے زمانہ ميں امام عليه‌السلام تھے اور امام عليه‌السلام كے بارے ميں انكى عمومى روش كيا تھي؟

5\_ خلافت ہشام كے بارے ميں امام عليه‌السلام كاموقف بيان كيجئے\_

6\_ اسلامى تہذيب و ثقافت كے احياء ميں امام محمد باقر عليه‌السلام كى كيا خدمات تھيں ؟

7\_ اسلامى تہذيب وثقافت كى نشر و اشاعت جو خليفہ كے غيظ و غضب كو بھڑ كانے كا اصلى سبب تھي، اس ميں امام كى اہم ترين فعاليت كيا تھي؟

8\_ امام محمد باقر عليه‌السلام كے مكتب فكر كے تين اصحاب اور شاگردوں كا نام بتايئے

9\_ حضرت امام محمد باقر عليه‌السلام كس تاريخ كو اور كيسے شہيد ہوئے؟

حوالہ جات

1 مصباح المتھجدشيخ طوسي/ 557، بحار الانوار لد 46/ 213\_

2 كافى جلد 1/ 469'' كانت صديقہ لم تدرك فى آل الحسن امراة مثلہا''\_

3 امالى شيخ صدوق /211، بحار الانوار جلد 46/223\_

4 امالى شيخ طوسى /261، بحار الانوار جلد 46/ 233\_ 234 اختصار كے ساتھ \_

5 ارشاد مفيد /264، بحار جلد 46/287، مناقب جلد 4/201\_

6 علل الشرائع جلد 1/ 222، بحار جلد 46/225\_

7 ارشاد مفيد/363 مطبوعہ بصيرتى قم\_

8 ارشاد مفيد /263، بحار جلد 46/286،289\_

9 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/197، بحار جلد 46/289\_

10 الصواقع المحرقہ /120\_

11 مناقب جلد 4/195، بحار جلد 46/294\_ 295\_

12 مروج الذہب جلد 3/157\_

13 سياست ميں خشونت اور سختى كے لئے كنايہ ہے\_

14 مروج الذہب 3/160\_161\_

15 كامل ابن اثير جلد 4/577\_

16 تاريخ سياسى اسلام جلد 1/324\_

17 العقد الفريد جلد 5/176\_

18 تاريخ سياسى اسلام جلد 1/331\_

19 ناقب ابن شہر آشوب ج 4/189'' ايها الناس اين تذهبون و اين يراد بكم؟بنا هدى الله اولكم و بنا يختم آخركم فان يكن لكم ملك معجل'' فانّ لنا ملكا موجلاً و ليس من بعد ملكنا ملكٌ لانا اهل العاقبه، يقول الله تعالى '' و العاقبة للمتقين''\_

20 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/190، بحار جلد 46/312، دلائل الامامہ للطبرى /108\_

21 بحار الانوار جلد 46/361 \_ 362\_

22 جامع الرواة جلد 1/9، معجم رجال الحديث جلد 1/147\_

23 جامع الرواة جلد 1/ 9، معجم الرجال الحديث جلد 1/147\_

24 جامع الرواة جلد 1/171\_

25 سفينة البحار جلد 2/496، مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/197\_

26 جامع الرواة 2/164\_

27 رجال كشى /162 چاپ دانشگاہ مشہد\_

28 بحار الانوار جلد 46/215، 220 ''عن ابى عبدالله قال : قال لى ابي: يا جعفر اوقف لى من مالى كذا و كذا النوادب تند بنى عشر سنين بمنى ايام مني''\_

29 بحار الانوار جلد 46/217\_

30 بحار الانوار جلد 46/213\_ 215\_

نواں سبق:

امام جعفر صادق عليه‌السلام كي سوانح عمري

ولادت

آسمان ولايت كے چھٹے ستارے حضرت جعفر ابن محمد (عليہما السلام)17 ربيع الاول كو اپنے جدّ بزرگوار، رسول خدا كى ولادت كے دن، 86 ھ كو مدينہ ميں پيدا ہوئے\_ آپ كى مشہور ترين كنيت'' ابوعبداللہ'' اور معروف ترين لقب ''صادق'' تھا(1)پدر بزرگوار امام محمد باقر \_اور مادر گرامى فروہ بنت قاسم ابن محمد بن ابى بكر تھيں \_ جو امام جعفر صادق عليه‌السلام كے قول كے مطابق پرہيزگار، با ايمان اور نيكو كار خواتين ميں سے تھيں (2)آپ كى عمر مبارك 65 سال تھى ، 12 سال آپ نے اپنے جد امام زين العابدين عليه‌السلام كى آغوش محبت ميں اور 9 سال اپنے پدر گرامى امام محمد باقر \_كے ساتھ گذارے آپ كى امامت كا زمانہ 34 سال 114 ھ ق سے 148 ھ تك رہا (3)

امام \_كى پرورش كا ماحول

امام \_نے اپنى زندگى كا نصف زمانہ اپنے جد بزرگوار اور پدر عاليقدر كى تربيت ميں گذارا\_ يہ قيمتى زمانہ آپ كے لئے ايسے بلند مدرسہ اور خاندان وحى سے علم و دانش اور فضيلت و معرفت الہى كے كسب كا بہترين موقع تھا\_

امام \_بچپن ہى سے رنج و مصائب كے ساتھ غمزدہ خاندان ميں پل كر بڑے ہوئے\_ امام زين العابدين عليه‌السلام كے خاندان جيسا كوئي ہى گھرانہ ملے گا جس نے ايسے مصائب و آلام اورروحانى

درد و الم كو ديكھا ہو\_ امام حسين عليه‌السلام اور ان كے اصحاب كى شہادت كى جاں گداز ياد، معصوم بچوں اور اہل بيت رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے اشكوں نے امام سجاد \_كے خاندان كے تمام افراد كو ماتم اور دائمى رنج و غم ميں مبتلا كر ركھا تھا\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ايسے گھرانے ميں آنكھيں كھوليں \_ اور جيسے جيسے بڑے ہوتے گئے، اپنے زمانہ كے سياسى و اجتماعى حالات سے آشنا ہوتے گئے\_ اور آپ كى آنكھوں كے سامنے نئے نئے افق كے دروازے كھلتے گئے\_

آپ بہت قريب سے ديكھ رہے تھے كہ آپ كے جد و پدر كے ايك ايك عمل اور آپ كے گھر آنے جانے والے لوگوں كى اموى مشينرى نگرانى كر رہى ہے، اور يہ بھى ديكھ رہے تھے كہ آپ كے اصحاب كتنى زحمت اور دشوارى كے ساتھ آپ سے ملاقات كر پاتے ہيں \_

دوسرى طرف، دادا اور پدر بزرگوار كے پاس تشنگان علوم كے، اگرچہ محدود تعداد ميں ، آنے جانے سے، مختلف علوم اسلامى اور علمى و فقہى بحثوں كا آپ نے مشاہدہ كيا تھا، اصول امامت كو مستحكم بنانے، احكام كو بيان كرنے ، اسلام كى اصلى تہذيب كى نشر و اشاعت اور اہل بيت كى روش پر قرآن كى تفسير كى راہ ميں اپنے والد كى كوششوں اور دشواريوں كا آپ نزديك سے مشاہدہ فرما رہے تھے اور خاندان كے بڑے بيٹے كے عنوان سے ان تمام كاموں ميں شريك تھے\_

امام \_كا اخلاق اور انكى سيرت

امام جعفر صادق عليه‌السلام اسلامى اخلاق اور انسانى فضائل كا مكمل نمونہ تھے\_ جيسا كہ آپ نے خود اپنے پيروكاروں سے فرمايا: '' كونوا دعاة الناس بغير السنتكم '' (4) لوگوں كو بغير زبان كے ( اپنے عمل سے ) دعوت دو زندگى كے تمام پہلوؤں ميں اسلام كى روشنى كا درس پہنچا نے كے لئے آپ كى پورى زندگى وقف تھي\_

اب ہم آپ كے اخلاق و سيرت كے چند نمونوں كى طرف اشارہ كريں گے\_ اس اميد كے

ساتھ كہ آپ كے راستہ پر چلنے والوں اور آپ كے مكتب كى نگہبانى كرنے والوں كے لئے نمونہ قرار پائيں \_

الف\_ حلم و بردباري

حفص بن ابى عائشےہ سے روايت ہے كہ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے اپنے خدمت گذار كو كسى كام كے لئے بھيجا\_ ليكن جب دير ہوگئي تو آپ خود ہى اس كام كے لئے نكل پڑے\_ غلام كو آپ نے ديكھا كہ ايك گوشہ ميں سو رہا ہے آپ اس كے سرہانے بيٹھ كر اس كو پنكھا جھلنے لگے\_ غلام جب بيدار ہوا تو آپ نے اس سے صرف اتنا كہا كہ '' يہ مناسب نہيں ہے كہ انسان دن ميں بھى سوئے اور رات ميں بھي، رات تمہارے لئے ہے ليكن دن ہمارے لئے ہے''(5)

ب\_ عفو اور درگذر

امام جعفر صادق عليه‌السلام كو كسى نے خبر دى كہ آپ كے فلاں چچازاد بھائي نے لوگوں كے درميان آپ كو بہت برا بھلا كہا ہے\_ آپ اٹھے، وضو كيا، دو ركعت نماز پڑھى اور نماز كے بعد آپ نے رقت قلب سے فرمايا:'' خدايا ميں نے اپنا حق ادا كرديا، تيرا جود و كرم سب سے زيادہ ہے تو اس سے درگذر كر اور اس كے اعمال كا مواخذہ نہ كر''(6)

ج\_ حاجت مندوں كى مدد

ابوجعفر خثعمى نقل كرتے ہيں كہ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ايك تھيلى جس ميں پچاس دينار تھے، ايك شخص كو دينے كے لئے مجھے دى اور آپ نے تاكيد كى كہ ميرا نام نہ بتانا جب ميں نے تھيلى اس آدمى كو دى تو اس نے شكريہ ادا كيا اور كہا: يہ كس كى طرف سے امداد آئي ہے\_ وہ كون شخص ہے جو چند دنوں كے بعد ايك بار يہ امداد ميرے پاس بھيج ديتا ہے جس سے ايك سال كا ميرا خرچ چل جاتا ہے، ليكن اس كو امام صادق عليه‌السلام سے گلہ تھا كہ آپ قدرت ركھتے ہوئے بھى ہمارى مدد نہيں

كرتے''(7)

د\_ امام \_اور زراعت

ابوعمرو شيبانى نقل كرتے ہيں كہ:'' امام جعفر صادق عليه‌السلام كو ميں نے ديكھا كہ موٹا اور كُھردرا لباس پہنے ہوئے ہيں اور حالت يہ ہے كہ پسينہ بہہ رہا ہے، اور بيلچہ لے كر كھيت ميں كام كر رہے ہيں ميں نے عرض كي:'' ميں آپ پر قربان ہوجاؤں ، بيلچہ مجھے ديديں تا كہ آپ كى بجائے ميں كام كروں آپ نے فرمايا'' مجھے يہ پسند ہے كہ انسان حصول معاش كے لئے گرمى كى تكليف برداشت كرے'' (8)

امام \_كى شخصيت و عظمت

امام جعفر صادق عليه‌السلام كى عظمت اور شخصيت كو نماياں كرنے كے لئے اتنا كافى ہے كہ آپ كا سخت ترين دشمن، منصور دوانقى جب آپ كى خبر شہادت سے مطلع ہوا تو اس نے گريہ كيا اور كہا'' كيا جعفر ابن محمد كى نظير مل سكتى ہے؟'' (9)

مالك ابن انس \_ جو كہ اہل سنت كے چار اماموں ميں سے ايك ہيں \_ فرماتے ہيں كہ : جعفر ابن محمد كے جيسا نہ كسى آنكھ نے ديكھا اور نہ كسى كان نے سنا اور نہ كسى انسان كے دل ميں يہ بات آئي كہ علم و عبادت و پرہيزگارى كے اعتبار سے جعفر بن محمد سے برتر بھى كوئي ہوگا(10)ابن ابى العوجاء \_ اس زمانہ كے مادہ پرستوں كا امام \_ امام كى شخصيت كا اعتراف كرتے ہوئے كہتا ہے'' يہ (امام صادق) بشر سے بالاتر ہيں اگر زمين پر كسى روحانى كا وجود ہوسكتا ہے اور وہ بشر كى صورت ميں جلوہ گر ہو تو وہ جعفر ابن محمد ہيں ''(11)

امام كا علمى مقام

امام جعفر صادق عليه‌السلام كى بلندترين علمى شخصيت اور ان كے علوم كا آوازہ اس زمانے كے معاشرہ ميں اتنا پھيلا كہ علمى محافل اور فضل و دانش كى مجالس ميں نہايت عظمت و احترام كے ساتھ آپ كو ''صادق آل محمد'' كے لقب سے ياد كيا جانے لگا\_ دوست اور دشمن ہر ايك نے آپ كے علمى مقام كى برترى كے بارے ميں زبان كھولي\_

ابو حنيفہ \_ اہل سنت حنفى مسلك كے امام فرماتے ہيں كہ '' ميں نے جعفر ابن محمد سے زيادہ فقيہ كسى كو نہيں ديكھا ايك دن منصور كے حكم كے مطابق ميں نے چاليس فقہى مسائل تيار كئے تا كہ خليفہ كے سامنے كسى جلسہ ميں آپ سے سوال كروں ، سوالات ہوجانے كے بعد امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ان ميں سے ايك ايك سوال كے موارد اختلاف كے بارے ميں ايسا كامل جواب ديا كہ سب نے اعتراف كر ليا كہ اختلاف آراء كے بارے ميں آپ سب سے زيادہ علم و آگہى ركھتے ہيں (12)ڈاكٹر عبدالقادر محمود \_ مصرى دانشمند اور صاحب قلم، ''الامام الصادق رائد السنة و الشعيہ'' \_ نامى كتاب كے مؤلف اپنى كتاب كے مقدمہ ميں رقم طراز ہيں '' امام جعفر صادق عليه‌السلام اہل سنت اور شيعہ دونوں كے مرجع ہيں ، آپ عليه‌السلام كى عظمت كے لے يہى كافى ہے كہ آپ عليه‌السلام فقہ كے ائمہ ابوحنيفہ اور مالك اور كيميا كے ماہر جابربن حيان كے استاد ہيں ، اور ان كا وجود ايك مكتب اور مذہب سے مخصوص نہيں ہے بلكہ سب سے متعلق ہے\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام كے ہم عصر زمامداران حكومت

امام جعفر صادق عليه‌السلام نے 114 ھ ق ہيں امت كى رہبرى كى ذمہ دارى اپنے ہاتھوں ميں لي\_ چند خلفاء بنى اميہ و بنى عباس آپ كے ہم عصر تھے\_ خلفاء بنى اميہ ميں سے ہشام بن

عبدالملك وليد بن يزيد، يزيد ابن وليد، ابراہيم ابن وليد اور مروان حمار اور خلفاء بنى عباس ميں سے ابوالعباس سفّاح اور منصور دوانقى آپ كے ہمعصر تھے\_

بنى اميہ كے جرائم

40 ھ ق \_ اميرالمؤمنين \_كى شہادت كے بعد معاويہ كے ہاتھوں ميں زمام حكومت آنے سے لے كر \_ 132 ھ ق تك \_ جو بنى اميہ كى حكومت كے ختم ہونے كا زمانہ ہے \_ دنيائے اسلام عملى طور پر بنى اميہ كے قبضہ ميں تھي\_

تقريباً ايك صدى تك امويوں كى حكومت تاريخ اسلام كے ادوار ميں سياہ ترين حكومت تھي، اس زمانہ ميں اسلام اور مسلمان بنى اميہ كے ہاتھوں كا كھلو نہ تھے\_ مسلمان، خاص كر خاندان نبوت كے پيرو شدت، سختى اور گھٹن ميں زندگى بسر كررہے تھے\_ اميرالمؤمنين على \_كيلئے ناروا الفاظ استعمال كرنا بنى اميہ كے منصوبوں ميں سر فہرست تھا\_ كربلا كا خونين حادثہ اور سيدالشہداء حسين عليه‌السلام ابن على عليه‌السلام كى شہادت اس گروہ كے جرائم كا اوج شمار كيا جاتا ہے\_ كربلا كے قتل عام كے بعد بھى بہت سے بزرگ شيعہ اور علويوں كو اہل بيت كے طرف دار ہونے كے جرم ميں يا تو قتل كرديا گيا يا كئي سال تك تاريك اور خوفناك قيد خانوں ميں نہايت برى حالت ميں ركھا گيا\_

وليد ابن عبدالملك نے حكومت حاصل كر لينے كے بعد اپنى پہلى تقرير ميں كہا'' جو بھى ہمارے سامنے سركشى كرے گا ہم اس كو قتل كرديں گے اور جو سكوت اختيار كرے كا\_ سكوت كا درد اسے مارڈلے گا(13)بنى اميہ ملحد اور خدا سے غافل تھے انہوں نے ابتداء ہى سے دين اسلام اور پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے دشمنى كر ركھى تھى \_ بعد كے واقعات اور بدر و احد و غيرہ كى جنگ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ، اميرالمؤمنين عليه‌السلام اور آپ كے خاندان كے بارے ميں كينہ ميں شدّت كا باعث بنى اور بعد ميں جب بھى موقع ملا انتقاماً اسلام

اور امت اسلامى كو ختم كرنے ميں كسى بھى فريب و جرم كو فروگذاشت نہيں كيا گيا

بنى اميہ كى حكومت ختم ہونے كے وجوہات

تاريخ ميں خاندان بنى اميہ كے خلاف عراق، ايران، اور شمالى افريقہ كے مسلمانوں كے قيام كے اسباب بہت پھيلے ہوئے ہيں ہم ان وجوہات ميں سے صرف ان تين وجوہات كو جو تمام وجوہات سے زيادہ امويوں كے تخت و تاج كو بربادى كے تيز اور تند طوفانوں تك لے گئيں ، ذكر كر رہے ہيں \_

1\_ ائمہ عليه‌السلام كا مسلسل جہاد اور انكى پھيلائي ہوئي روشني:

اس ميں كوئي رشك نہيں كہ ائمہ اور ان كے اصحاب كى پھيلائي ہوئي روشنى اور ان كے مبارزہ خصوصاً واقعہ كربلا نے حكومت بنى اميہ كے خلاف نفرت اور شورش پھيلانے ميں بڑا اہم كردار ادا كيا\_ نمونہ كے طور پر ملاحظہ ہو: امام جعفر صادق عليه‌السلام نے اپنى پورى زندگى \_ منجملہ ان كے ان برسوں ميں جب بنى اميہ حكومت كر رہے تھے \_ جہاں تك بنى اميہ كى نگرانيوں اور پابنديوں نے اجازت دى آپ جہاد كرتے رہے اور ظلم و ستم كے خلاف جنگ ميں مصروف رہے\_

ہشام كى حكومت كے زمانہ ميں ايك سال جب امام جعفر صادق عليه‌السلام اپنے پدر بزرگوار كے ساتھ حج كوتشريف لے گئے تھے\_ حجاج كے عظيم اجتماع ميں آپ نے تقرير كى اور اس تقرير ميں اہل بيت عليه‌السلام كى امامت و رہبرى كے بارے ميں فرمايا:

'' حمد و شكر اس خدا كا جس نے محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو حق كے ساتھ بھيجا اور ہم كو ان كے ذريعہ كر امت بخشى ہم لوگوں كے درميان خدا كے منتخب بندے ہيں \_ نجات وہ پائے گا جو ہمارا پيرو ہے اور بد نصيب و تيرہ بخت وہ ہے جو ہم سے دشمنى كرتا ہے كچھ لوگ زبان سے ہمارى دوستى كا اظہار كرتے ہيں ليكن دل سے ہمارے دشمن كے دوست ہيں ''(14)

اس تقرير كى وجہ سے ہشام نے حاكم مدينہ كو حكم ديا كہ ان دونوں بزرگواروں كو شام بھيج دو \_ امام محمد باقر عليه‌السلام اور امام جعفر صادق عليه‌السلام دمشق پہنچے اور اموى خليفہ كا برتاؤ ديكھا(15)

2\_ اقتصادى دباؤ:

پيداوار اور درآمد ميں اضافہ كے امكانات پيدا كرنے كى بجائے حكومت اموى ٹيكس اور خراج و غيرہ وصول كرنے پر زيادہ زور ديتى تھي\_ بہرحال وہ خليفہ جس كے ہاتھ ميں اقتدار آتا تھا وہ پہلے كى مقدار كواور بھى بڑھا ديتا تھا\_

انہوں نے تمام كسانوں اور كھيتى كرنے والوں كو مجبور كيا كہ \_ قانونى ٹيكس دينے كے علاوہ \_ ساسانيوں كى طرح '' نوروز كا ہديہ'' كے نام سے كچھ مزيد مال ان سے وصول كريں پہلا شخص جس نے اس كو قانونى شكل دى وہ معاويہ تھا اور صرف كوفہ اور اس كے اطراف كا ايك سال كا ہديہ نوروز ايك كڑور 30 لاكھ درہم سے زيادہ تھا \_اسى سے اندازہ لگايا جاسكتا ہے كہ دوسرى جگہوں ، جيسے ہرات، خراسان و غيرہ، كا ہديہ كتنا رہا ہوگا(16)تمام جگہوں كى اقتصادى طور پر برى حالت تھى خاص كر عراق، جو بنى اميہ كے بڑے بڑے مالداروں كے رہنے كى جگہ اور زرخيز اور پر بركت علاقہ تھا جو زيادہ تر خليفہ يا حكومت كے سركردہ افراد كے لئے مخصوص تھا \_ زمامداران حكومت اور ان كے ارد گرد رہنے والوں كى لالچى طبيعت نے وسيع و عريض اسلامى ملك كى عجيب حالت بنا ركھى تھي(17)عمر بن عبدالعزيز كے زمانہ ميں كچھ دباؤ كم ہوا اور ماليات كے مشكلات حل ہوئے ليكن عمر ابن عبدالعزيز كے بعد حالات نے پلٹا كھايا اور پھر وہى صورت حال پيدا ہوگئي اور بحرانى حالت بڑھتى ہى رہي\_

3\_ غير عرب كو نظر انداز كرنا:

بنى اميہ كى حكومت عربيت كى بنياد پر قائم ہوئي تھى انہوں نے تمام عہدے عربوں كو دے

ركھے تھے اور اسلام كے دوسرے گروہ كو '' موالى '' (18) كے نام سے پكارتے تھے، نہ صرف يہ كہ ان كو حكومت كے عہدوں سے محروم كر ركھا تھا بلكہ ان كو حقارت كى نظر سے ديكھتے تھے\_ جو غير عرب تھا اس كو بصرہ سے نكال ديا گيا تھا\_ يہ پناہ گزين اپنے مظاہرہ ميں '' وا محمداہ وا احمداہ'' كا نعرہ لگاتے تھے اور وہ نہيں جانتے تھے كہ كہاں جا كر پناہ ليں \_ (19) كچھ كہتے تھے كہ: تين چيزوں گدھا، كتا اور موالي، سے نماز ٹوٹ جاتى ہے\_(20)

ايك دن معاويہ موالى كى بڑھتى ہوئي تعداد سے غصہ ميں آيا اور اس نے ارادہ كيا كہ ان ميں سے آدھے كو تہہ تيغ كردے ليكن '' احنف'' نے اس اقدام سے اسے روكا(21)جب كوئي عرب ناد آدمى سامان خريد كر واپس آتا تھا اور راستہ ميں كسى عجمى كو ديكھ ليتا تو وہ اپنے سامان كو زمين پر ركھ ديتا تھا، اب عجمى كا فريضہ تھا كہ وہ اس كو گھر تك پہنچائے (22)ان وجوہات \_ اور دوسرے وجوہات \_ كى بنا پر حكومت اموى كے خلاف يكے بعد ديگرے شورشيں اور ہنگامے برپا ہوئے اور ہر ايك پر يہ بات روشن ہوگئي كہ سوائے حكمرانى اور تسلط حاصل كرنے كے امويوں كا اور كوئي دوسرا مقصد نہيں ہے\_

اس بغاوت كے دور ميں لوگ اس طرح اٹھ كھڑے ہوئے كہ ملك كا كنٹرول ان كے ہاتھوں سے نكل گيا اور مروان حمار \_ آخرى اموى خليفہ \_ كے زمانہ ميں ملك كى حالت ايسى خراب ہوگئي تھى كہ اب دھماكہ ہونے ہى والا تھا\_

دوسرى طرف لوگوں نے يہ جان ليا تھا كہ خاندان پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے افراد جو اسلامى معاشرہ ميں محبوب ترين لوگ ہيں اور عدالت و تقوى كا نمونہ شمار كئے جاتے تھے \_ اور صرف يہى محكم اور قابل اطمينان مركز ہيں كہ جن كو سامنے لائے بغير نجات كا كوئي دوسرا راستہ نہيں ہے\_ در حقيقت اہل بيت امت اسلامى كا محور اور مرجع تھے جو سب كے جسم ميں زندگى كى روح پھونك رہے تھے\_

اسى وجہ سے تمام تحريكيں اور انقلابات '' رضائے آل محمد'' كے نعرہ كے ذريعہ ايران،عراق اور شمالى افريقہ ميں (23)رشد كى منزل تك پہنچے اور آخر كار نوے 90 سالہ حكومت بنى اميہ كا خاتمہ

كرديا\_

امام \_اور تحريكوں كا رابطہ

انقلاب كے شروع ميں تمام آنكھيں امام جعفر صادق عليه‌السلام پر لگى ہوئي تھيں اس لئے كہ ان سے زيادہ مناسب كوئي اور نہ تھا جن كو لوگ پہچانتے ہوں ، ليكن امام \_چونكہ لوگوں كى نيتوں اور ان كے ضمير سے آگاہ تھے اس لئے آپ نے پہلے ہى دن سے موافقت كا اظہار نہيں كيا ہرچند كہ آپ نے اختلاف بھى نہيں كيا\_ امام \_جانتے تھے كہ ہر قيام اگرچہ '' رضائے آل محمد'' كے نام پر ہو رہا ہے ليكن اس كا مقصد كچھ اور ہى ہے كاميابى كے بعد انقلاب كے رخ كو موڑ كر وہ لوگ اپنے مقاصد كے لئے انجام كو پہنچائيں گے اور اس حقيقت كو امام \_كے ارشادات سے معلوم كيا جاسكتا ہے\_

1\_ عبداللہ ابن حسن نے امام جعفر صادق عليه‌السلام سے خواہش ظاہر كى وہ دعوت ميں پيشقدمى كرنے والے سفّاح اور منصور كے ساتھ ہوجائيں آپ نے فرمايا: ان دونوں كى نيت صاف نہيں ہے، تمہارے اور ہمارے نام سے'' رضائے آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' كے نعرہ كے سايہ ميں انہوں نے ايك تحريك چلا ركھى ہے ليكن نتيجہ كے موقع پر تم كو اور تمہارے دونوں بيٹوں كو پيچھے دھكيل كر اپنے كو لوگوں كے حكمران كى حيثيت سے پہچنوائيں گے(24)

2\_ سدير صيرفى كى دعوت ميں تعاون كرنے كے جواب ميں بھى امام \_نے فرمايا:''ميں ان لوگوں ميں اخلاص نہيں ديكھ رہا ہوں ''\_(25)

3\_ ابومسلم خراسانى نے، جس نے عباسيوں كو حكومت تك پہنچايا، ايك خط ميں امام جعفر صادق عليه‌السلام كو لكھا'' ميں لوگوں كو اہل بيت كى دوستى كى طرف دعوت ديتا ہوں كيا آپ اس بات كى طرف مائل ہيں كہ ميں آپ كى بيعت كروں ؟ امام \_نے جواب ديا'' نہ تم ہمارے مكتب كے آدمى ہو اور نہ زمانہ ہمارا زمانہ ہے(26)

بنى عباس كا زمانہ

بنى عباس '' عبدالمطلب ابن عباس'' پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے چچا كى اولاد سے تھے انہوں نے شروع ميں سيدالشہداء عليه‌السلام كے خون كے انتقام اور خوشنودى آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور امويوں كے ظلم و ستم سے نمٹنے كے نام پر لوگوں كو اپنے ارد گرد جمع كيا اور ايراني، جو اولاد علي عليه‌السلام سے محبت كرتے تھے ان سے فائدہ اٹھايا اور انہوں نے بنى اميہ سے جنگ كى تا كہ امويوں سے حكومت لے كر جو اس كا حقدار ہے اس كے حوالے كرديں گے اور انجام كار انہوں نے ابومسلم خراسانى اور ايرانيوں كى مدد سے، جو اُن كے اردگرد جمع تھے بنى اميہ كو درميان سے نكال باہر كرديا\_ ليكن خلافت كو امام وقت جعفر بن محمد \_كے حوالہ كرنے كے بجائے خود ہى اس پر قبضہ كر ليا(27)آغاز ميں بنى عباس نے اسلام كو ظاہر كركے اس عنوان سے كہ '' ہم آل پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہيں '' يہ كوشش كى كہ اپنے كو رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا حقيقى وارث اور خلافت كے لئے نہايت موزوں ظاہر كريں \_ اور چونكہ وہ دوسروں كى بہ نسبت يہ بات اچھى طرح جانتے تھے كہ وہ اس منصب كے لائق نہيں ہيں \_ اس لئے محض اقتدار كے ہاتھ ميں آتے ہي، سابقہ ظالموں كى طرح انہوں نے بھى اپنى سلطنت كى حفاظت كيلئے امام جعفر صادق عليه‌السلام اور ان كے چاہنے والوں پر سختى اور دباؤ ڈالنا شروع كرديا اور ہر ممكن كوشش كى كہ معاشرہ كو خاندان نبوت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے دور ہى ركھا جائے تا كہ جس حكومت كو خاندن پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نام سے اسلام كا اظہار كركے حاصل كيا ہے كہيں وہ ہاتھ سے نكل نہ جائے\_

بنى عباس كے پہلے خليفہ سفاح نے چارسال تك اور دوسرے خليفہ منصور نے 22 سال تك يعنى امام جعفر صادق عليه‌السلام كى شہادت كے دس سال بعد تك اقتدار كواپنے ہاتھ ميں ركھا\_

امام \_نے اس تمام مدت ميں خصوصاً منصور كے دور حكومت ميں بڑى دشوارى اور پريشانى ميں زندگى گذارى اگرچہ آپ عليه‌السلام كو حكومت كى سختى اور پابندى كى وجہ سے سچے اسلام كے خدوخال كو دنيا كے سامنے پيش كرنے كا موقع نہيں ملا \_ ليكن مناسب حالات ميں حكام وقت پر اعتراض اور

ان كو ٹوكنے سے بھى گريز نہيں كيا\_ جب منصور نے ايك خط كے ذريعہ چاہا كہ آپ عليه‌السلام اس كو نصيحت كريں تو آپ نے اس كے جواب ميں لكھا'' جو دنيا كو چاہتا ہے وہ تم كو نصيحت نہيں كرسكتا اور جو آخرت كو چاہتا ہے وہ تمہارا ہم نشين نہيں ہوسكتا''(28)ايك دن منصور كے چہرہ پر ايك مكھى بيٹھ گئي ايسا بار بار ہوتا رہا يہاں تك كہ منصور تنگ آگيا اور اس نے غصہ ميں امام \_جو وہاں تشريف فرما تھے سے پوچھا كہ '' خدا نے مكھى كو كيوں پيدا كيا ہے؟ امام نے فرمايا:'' تا كہ جو جابر ہيں انہيں ذليل اور رسوا كرے(29)امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ہر ممكن صورت ميں اپنے بصيرت افروز بيانات ميں ولى امر اور اسلام كى باگ ڈور سنبھالنے والوں كے شرائط كو بيان فرمايا اور حكومت بنى عباس كے اصلى چہرہ اور اس كى شكل و صورت كو واضح كرديا\_

ايك دن آپ كے ايك صحابى نے آپ سے پوچھا كہ آپ كے كچھ پيروكار تنگدستى ميں گذر بسر كر رہے ہيں ان كو يہ پيشكش ہوئي ہے كہ ان ( بنى عباس ) كے لئے گھر بنائيں نہريں كھوديں اور اس طرح اجرت حاصل كريں ، يہ كام آپ كى نظر ميں كيسا ہے؟ آپ نے فرمايا ميں اس بات كو پسند نہيں كرتا كہ ان كے لئے ايك گرہ بھى ڈالوں يا ايك خط بھى كھينچوں چاہے وہ اس كے لئے كتنے ہى پيسے كيوں نہ ديں اس لئے كہ جو لوگ ظالموں كى مدد كرتے ہيں ، قيامت ميں آگ كے شعلے ان كو اپنے گھيرے ميں لئے رہيں گے يہاں تك كہ خدا بندوں كے درميان فيصلہ كرے'' (29)

امام جعفر صادق عليه‌السلام كا اصلاحى منصوبہ

بحرانى حالات اور آپس كى رسہ كشى اور مخالفوں سے جنگ، نيز وہ حالات جو امام محمد باقر عليه‌السلام نے پہلے سے سازگار كر ركھے تھے يہ سب مل كر اس بات كا سبب بنے كہ امام جعفر صادق عليه‌السلام وہى سچے مظہر اميد قرار پائيں جن كا انتظار شيعوں نے مدتوں كيا تھا\_ اور وہى '' قيام كرنے والا'' ٹھہريں جو

اپنے اسلاف كے طولانى مجاہدات كو نتيجہ تك پہنچائے گا\_ يہاں تك كہ كبھى امام محمد باقر \_كى صراحت بھى اس آرزو كى پرورش ميں موثر رہى ہے\_

جابرابن يزيد نقل كرتے ہيں : كسى نے امام محمد باقر عليه‌السلام سے ان كے بعد قيام كرنے والے كا نام پوچھا تو امام نے ابوعبداللہ ( امام جعفر صادق) كے شانہ پر ہاتھ ركھا اور فرمايا: '' بخدا يہ ہے آل محمد كا قيام كرنے والا''(30)'' قيام '' ائمہ اور شيعوں كے عرف ميں وہى مفہوم ركھتا تھا جو مفہوم اس كلمہ سے آج سمجھا جاتا ہے\_ قيام كرنيوالا وہ شخص ہے جو مسلط طاقت كے خلاف اور اسلام كى حاكميت كے لئے اٹھ كھڑا ہو اس مفہوم كا لازمہ جنگى قدرت نمائي نہيں ہے ليكن ہر جہت سے تعرض اور مخالفت كو ضرور ظاہر كرتا ہے\_

اس بناء پر امام جعفر صادق عليه‌السلام اپنى ايك اعتراض آميز اصلاحى تحريك شروع كرتے ہيں ليكن يہ ان كا قيام آخرى مرحلہ ( يعنى جنگى اقدام ) تك، اور آخر ميں قدرت حاصل كر لينے تك پہنچے گا يا نہيں ؟ يہ وہ باتيں ہيں جن كا يقين آئندہ كے واقعات اور پيشرفت كى كيفيت پر مبنى ہے\_

ان سے پہلے دو امام \_ امام زين العابدين اور امام محمد باقر عليہما السلام \_ اس دشوار راستہ كے پہلے مرحلہ كو سر كر چكے ہيں \_ اب ان كى بارى ہے كہ يہ آخرى قدم اٹھائيں اور اپنے باپ ودادا كى كوشش كو نتيجہ تك پہنچائيں \_ اتفاق سے سياسى اور اجتماعى حالات بھى \_ جيسا كہ اشارہ كيا جا چكا \_ سازگار تھے \_ امام عليه‌السلام نے مناسب حالات سے استفادہ كرتے ہوئے بنيادى كام اور اپنى سخت ذمہ دارى كو شروع كرديا تھا\_

ہم اس مقام پر آپ كى 33 سالہ امامت كے پر ثمر اور سعى و كوشش سے بھر پور زندگى كے اہم كاموں ميں سے دو نماياں كارناموں كى طرف اشارہ كر رہے ہيں :

1\_ امامت كے مسئلہ كا بيان اور اس كى تبليغ

2\_اسلامى تہذيب وثقافت كا بيان اور اس كى نشر و اشاعت اور جعفرى يونيورسٹى كى داغ بيل ڈالنا\_

الف \_ مسئلہ امامت كا بيان اور اس كى تبليغ

پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت كے بعد سے ہى ائمہ شيعہ كى تبليغ ميں سر فہرست اہل بيت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى امامت كا اثبات رہا ہے\_ اس موضوع كو امام زادوں كى تحريك ميں بھى مشاہدہ كيا جاسكتا ہے جيسا كہ زيد ابن على ابن الحسين عليه‌السلام اس كى واضح مثال ہيں \_

امام جعفر صادق عليه‌السلام كى تبليغ بھى اس روش سے باہر نہ تھي\_ آپ نے اس بات كى تبليغ و اشاعت كے وقت اپنے آپ كو ايسے جہاد كے مرحلہ ميں پايا جہاں حكام وقت كى نفى كے باوجود اپنے كو ولايت و امامت كے حقيقى حقدار كے عنوان سے لوگوں كے سامنے پہچنوايا جائے\_ حتى كہ آپ نے اس سلسلہ ميں اسى پر بس نہيں كيا بلكہ آپ اپنے نام كے ساتھ ائمہ اور اپنے اسلاف كا نام بھى بتاتے ہيں اور اس بيان كے ساتھ اپنى امامت كو اپنے اسلاف كى امامت پر مرتب ہونے والا لازمى نتيجہ شمار كرتے ہيں اور يہ بتانے كے لئے كہ ہم وہ نہيں ہيں جنكى كوئي اصل نہ ہو، اپنے سلسلہ كو پيغمبر سے متصل كرتے ہيں \_

اس تاريخى حقيقت كو ثابت كرنے كيلئے بہت سى روايتيں موجود ہيں \_ نمونہ كے طور پر '' عمر ابن ابى المقدام '' كى روايت ، جو شايد اس باب ميں ذكر ہونے والى روايتوں ميں ، بہترين روايت سے اسے پيش كرتے ہيں \_

وہ نقل كرتے ہيں كہ : امام جعفر صادق عليه‌السلام كو ہم نے ديكھا كہ 9 ذى الحجہ ( روز عرفہ ) صحرائے عرفات ميں لوگوں كے درميان كھڑے ہيں اور بلند آواز سے ( اس پيغام كو) آپ نے تين مرتبہ دہرايا:

'' ايها الناس انّ رسول الله كان الامام، ثم كان عليّ بن ابى طالب ثم الحسن، ثم الحسين، ثم على بن الحسين، ثم محمد بن علي، ثم هه ...'' (31)

يعنى اے لوگو ( مسلمانوں كے ) پيشوا پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تھے ان كے بعد على ابن ابى طالب اور ان كے بعد ( ان كے بيٹے) حسن اور ان كے بعد حسين، حسين كے بعد على ابن الحسين پھر محمد ابن على اور ان كے بعد ميں امام ہوں ، لہذا جو سوال پوچھنا ہو پوچھو\_

امام نے چہرہ كو داہنى طرف موڑا اور تين مرتبہ اسى پيغام كو پيش كيا پھر بائيں طرف آپ نے رخ كيا اور تين بار اسى كى تكرار كرتے رہے\_ پھر پيچھے مڑے اور پھر اسى آواز كو بلند كيا اور وہى پيغام دہراتے رہے (32) اس طرح آپ نے بارہ مرتبہ اپنى بات بيان كى اور امامت كے پيغام كو بلند آواز سے ميدان عرفات ميں جمع ہونے والے ان تمام لوگوں كے كانوں تك پہنچايا جو مسلم علاقوں سے آئے ہوئے تھے\_ تا كہ اس طرح تمام دنيائے اسلام ميں يہ پيغام پھيل جائے\_

ب\_ اسلامى ثقافت كى نشر و اشاعت

دينى تہذيب اور اسلامى ثقافت كو اس وقت بہت فروغ ملا اور تيزى سے اس كى جڑيں چارو ں طرف پھيل گئيں \_ ائمہ كى زندگى ميں اس كى جو شكل تھى اس سے زيادہ واضح، نماياں اور وسيع صورت ميں اس كو ديكھا جاسكتا ہے\_ يہاں تك كہ فقہ شيعہ نے '' فقہ جعفري'' كا نام اختيار كيا اور جنہوں نے امام كے سياسى كام كو نظر انداز كيا ہے وہ بھى اس بات پر متفق ہيں كہ آپ كے پاس وسيع ترين علمى اور فكرى وسائل تعليم موجود تھے\_

آپ كى علمى تحريك اس قدر پھيلى كہ اس نے تمام اسلامى علاقوں كو اپنے حلقہ ميں لے ليا، لوگ ان كے علم كا چر چاكرنے لگے اور تمام شہروں ميں ان كى شہرت ہوگئي(33)آپ ايك بہت بڑى اسلامى يونيورسٹي\_ جسكى داغ بيل آپ كے پدر بزرگوار نے ڈالى تھى \_ تشكيل دينے ، اس ميں چار ہزار افراد كو مختلف علوم ميں تربيت كرنے 34 اور ايسى اہم شخصيتوں كو

عالم اسلام كے حوالہ كرنے ميں كامياب ہوگئے جو اپنے زمانہ كے روشن چراغ اور محققين وقت گذرے ہيں \_

آپ كے كارنامے محض تفسير، حديث اور فقہ ميں منحصر نہيں تھے بلكہ آپ فلسفہ، كلام، رياضيات اور علم كيميا ميں بھى باب علم كھولنے ميں كامياب رہے، ہشام بن حكم، مفضل بن عمر، مومن طاق، ہشام ابن سالم فلسفہ و كلام ميں آپ كے ممتاز شاگرد تھے \_ زرارہ، محمد ابن مسلم، جميل ابن درّاج، حمران ابن اعين، ابوبصير اور عبداللہ ابن سنان فقہ، اصول اور تفسير ميں ماہر تھے، جابر ابن حيان رياضيات اور كيميا ميں ، جابر جو \_ بابائے كيميا كہے جاتے ہيں \_ وہ پہلے شخص ہيں جنہوں نے امام جعفر صادق عليه‌السلام سے علم كيميا حاصل كيا اور اس سلسلہ ميں كتاب لكھي، ليبارٹرى قائم كى اور قابل قدر تحقيقات چھوڑيں (35)جو بات يہاں بيان كى جانى چاہئے \_ جو كہ امام جعفر صادق عليه‌السلام كى زندگى كے بارے ميں جستجو كرنے والے بہت سے لوگوں سے پوشيدہ رہ گئي ہے \_ وہ آپ كى سياسى اور اعتراض آميز تحريك ہے\_

مقدمہ كے طور پر يہ بات جان لينى چاہئے كہ خلافت اسلامى فقط ايك سياسى مشينرى نہيں ہے بلكہ خلافت ايك سياسى اور مذہبى قيادت كا نام ہے اور اسلام ميں خليفہ سياست كے علاوہ لوگوں كے دينى امور اور مذہبى پيشوائي كا بھى ذمہ دار ہے\_

يہ حقيقت اس بات كا سبب بنى كہ خلافت كى پہلى كڑى سے لے كر بعد تك كے حكمرانوں كو چونكہ دينى واقفيت كا بہت كم حصّہ ملا تھا يا كلى طور پر دين سے بے بہرہ تھے اس لئے اس كمى كو اپنے سے وابستہ رہنے والى دينى شخصيتوں كے ذريعہ پورا كرتے رہے اور اپنے حكومت سے كرايہ كے فقہاء ،مفسرين اور محدثين كو ملحق كركے يہ چاہا كہ دين و سياست مركب ہوجائيں اور ضرورت كے موقع پر اپنے منشاء كے مطابق آسانى سے \_ ان لوگوں كے ذريعہ \_ احكام دين كو مصلحت كے تقاضہ كے مطابق بدل ديں \_

اس مقدمہ كے بعد بڑى وضاحت كے ساتھ يہ بات سمجھى جاسكتى ہے كہ '' فقہ جعفري'' خلافت سے وابستہ فقيہوں كے مقابل محض ايك دينى عقيدہ كا معمولى اختلاف نہ تھا\_ بلكہ مندرجہ ذيل دو معترضانہ مضامين كا حامل تھا\_

1\_ حكومت كى دينى آگہى سے ناواقفيت، اور لوگوں كے فكرى امور كى ذمہ دارى لينے كے بارے ميں كمزورى كا اظہار اور نتيجتاً اس بات كو ثابت كرنا كہ حكومت ميں خلافت كے عہدہ كى ذمہ دارى قبول كرنے كى صلاحيت نہيں ہے\_

2\_ احكام فقہى كے بيان ميں مصلحت انديشى كے بنا پر جن مقامات پر تحريف ہوئي ہے ان موارد كى نشان دہى كرنا اور فقيہوں كى حكومت كرنے والى طاقت كى خواہشوں كى پيروى كو طشت از بام كرنا\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام فقہ، معارف اسلامى اور تفسير قرآن كو حكومت سے وابستہ علماء كے طريقہ كے خلاف ايك الگ طريقہ سے بيان كركے عملى طور پر اس مشينرى كے خلاف جہاد كے لئے اٹھے اور حكومت كى مذہبى نقاب كو پلٹ ديا\_

امام \_كو ان كى تدريسى اور فقہى كاركردگى پر منصور كى طرف سے دھمكى اور دباؤ كا سامنا كرنا نيز حجاز و عراق كے معروف فقہاء كو حكومت كے دارالحكومت ميں پلٹ آنے پر منصور كا اصرار اسى احساس اور توجہ كا نتيجہ تھا\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام ضرورى حالات ميں اسى تنقيدى مضمون كو جوان كے فقہ اور تفسير كے درس ميں تھا، لوگوں كے درميان ركھتے تھے ايك حديث ميں آپ سے منقول ہے كہ '' ہم ہى وہ ہيں كہ جن كى فرماں بردارى كو اللہ نے واجب قرار ديا ہے جبكہ تم ان لوگوں كى پيروى كرتے ہو كہ جن كى جہالت كى بنا پر لوگ اللہ كے سامنے كوئي عذر پيش نہيں كرسكتے(36)خلاصہ يہ كہ امام عليه‌السلام نے اپنى علمى تحريك اور اپنى حقيقى خلافت كے ذريعے سے امواج فاسد كى

رائج دين شناسى سے اپنى معترضانہ روش كے ساتھ كہ، جن كو اموى اور عباسى حكومت كے سياسى حالات نے پيدا كر ديا تھا، مذہبى اور قومى كشمكش كو مذكورہ بالا دو حصوں ميں اور بھى شديد كرديا اور مبارزہ كے لئے اٹھ كھڑے ہوئے\_

اور غاليوں ، زنديقوں ، مرجئہ، خوارج، صوفيہ اور مختلف گروہوں اور دستوں كے انحرافى راستوں كو، اپنے مباحثہ اور مناظرہ كے ذريعہ امت اسلامى كے لئے طشت از بام كرديا \_ (37) ان گروہوں نے انحراف پھيلانے كے لئے سازگار حالات بنالئے تھے\_

شہادت امام جعفر صادق عليه‌السلام

منصور، بنى عباسى كا ظالم خليفہ با وجود اس كے كہ اس نے امام عليه‌السلام كو اپنى نگرانى اور نہايت محدود ماحول ميں ركھا تھا، آپ پر اپنے جاسوس مقرر كرديئے تھے، پھر بھى آپ كے اس وجود كو معاشرہ ميں برداشت نہ كرسكا جس كى امامت اور رہبرى كا آوازہ دور دراز كے اسلامى علاقوں ميں پھيل چكا تھا\_ اس نے آپ كو زہر دينے كا ارادہ كر ليا\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام 25 شوال 148 ھ كو 65 سال كى عمر ميں منصور كے ذريعہ زہر سے شہيد ہوئے آپ كے جسم اقدس كو آپ كے پدر گرامى كے پہلو ميں بقيع ميں سپرد خاك كرديا(38)

جعفرى يونيورسٹى كے تربيت يافتہ افراد

امام جعفر صادق عليه‌السلام كى بڑى درس گاہ ميں بہت سے ايسے شاگردوں نے پرورش پائي جنہوں نے مختلف مضامين ميں علوم و معارف اسلام كو حاصل كركے دوسروں تك منتقل كيا\_ہم ان كے بلند مقام اور بزرگى كو ظاہر كرنے كے لئے ان شاگردوں ميں سے جنہوں نے اس درس گاہ ميں

تربيت پائي تھى چند نامور شاگردوں كا اختصار سے تعارف كرائيں گے(40)

حمران بن اَعْيُن

اعين كا خاندان عام طور پر ائمہ كا پيرو تھا، حمران اور ان كے بھائي '' زرارہ'' دونوں شيعوں كى نماياں شخصيتوں ميں سے شمار ہوتے تھے اور اپنے زمانہ كے دانش مند و با فضيلت افراد تھے\_ امام محمد باقر اور امام جعفر(عليہماالسلام) صادق كے بزرگ صحابہ ميں شمار كئے جاتے تھے\_

حمران كى معنوى بزرگى اور ممتاز مقام كے حامل ہونے كے علاوہ علوم قرآن اور ديگر علوم منجملہ علم نحو، لغت، ادبيات عرب'' ميں بھى صاحب نظر تھے ان كے نظريات سے ان كے بعد آنيوالے دانش مند استناد كرتے رہے\_(41)

امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ان كے بارے ميں فرمايا'' حمران بن اعين'' ايك ايسے با ايمان شخص ہيں جو ہرگز اپنے دين سے پلٹنے والے نہيں ہيں ، نيز آپ نے فرمايا'' حمران اہل بہشت سے ہيں ''\_(42)

ہشام ابن سالم نقل كرتے ہيں كہ ايك دن ايك جماعت كے ساتھ ميں امام جعفر صادق عليه‌السلام كى خدمت ميں حاضر تھا\_ اہل شام ميں سے ايك شخص وہاں وارد ہوا ... امام عليه‌السلام نے اس سے پوچھا كيا چاہتے ہو؟ اس نے كہا ... ميں آپ سے مناظرہ كے لئے آيا ہوں \_ آپ نے فرمايا كس چيز كے بارے ميں مناظرہ كرنا چاہتے ہو؟ اس نے كہا: كہ قرآن كے بارے ميں ، امام نے اس كو '' حمران'' سے رجوع كرنے كے لئے كہا، اس نے كہا كہ ميں آپ سے مناظرہ كرنے آيا ہوں نہ كہ حمران سے آپ نے فرمايا: اگر تم نے حمران كو شكست ديدى تو گويا تم نے مجھ پر كاميابى حاصل كر لي\_

وہ شامى حمران كے ساتھ بحث كرنے لگا اس نے جو بھى پوچھا بڑا مستند جواب ملا يہاں تك كہ

وہ تھك گيا ، امام عليه‌السلام نے اس سے پوچھا تم نے حمران كو كيسا پايا؟ اس نے كہا وہ ايك ماہر استاد ہيں ميں نے جو پوچھا انہوں نے اس كا جواب ديا(43)

مفضل ابن عمر

مفضل امام جعفر صادق عليه‌السلام كے ايك بزرگ صحابى تھے اور ايك مشہور فقيہ شمار كئے جاتے تھے جو امام عليه‌السلام كے بعض امور كے ذمہ دار تھے(44)شيعوں كا ايك وفد مدينہ ميں آيا اور اس نے امام عليه‌السلام سے خواہش ظاہر كى كہ كسى ايسے شخص كا ان سے تعارف كرا ديں كہ جس سے \_ دينى امور ميں \_ ضرورت كے وقت رجوع كيا جاسكے امام نے فرمايا جس كسى كا كوئي سوال ہو وہ آئے اور مجھ سے دريافت كرلے ان لوگوں نے اصرار كيا كہ آپ ضرور كسى كا تعارف كرائيں \_ امام عليه‌السلام نے فرمايا مفضل كو ميں نے تمہارے لئے معين كيا وہ جو كہيں قبول كر لو اس لئے كہ وہ حق كے سوا كچھ نہيں كہتے\_(45)

امام جعفر صادق عليه‌السلام نے چند نشستوں ميں توحيد كے سلسلہ ميں جناب مفضل كو خاص درس ديئےجن كا مجموعہ كتابى شكل ميں '' توحيد مفضل'' كے نام سے مشہور ہے يہ دروس مفضل پر امام كى مخصوص عنايت اور امام عليه‌السلام كے نزديك ان كے علوّ مرتبت و مقام پر شاہد ہيں \_

جابربن يزيد جعفي

جابر كوفہ كے رہنے والے تھے ليكن امام عليه‌السلام سے استفادہ كرنے كى غرض سے مدينہ پہنچے اور آپكے مكتب پر فيض سے استفادہ كرنے كے بعد علمى اور معنوى بلندى پر فائز ہوئے اور آپ كے نماياں اصحاب ميں شامل ہوگئے\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام سے سوال ہوا كہ آپ كے نزديك جابر كا كيا مقام ہے ؟ امام عليه‌السلام نے فرمايا: جابر ميرے نزديك اسى طرح ہيں جس طرح سلمان پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے نزديك تھے\_(46)

آپ عقائد تشيّع كے كھلّم دفاع كى وجہ سے ہميشہ مخالفين كى تنقيد كا شكار رہے اور چونكہ آپ

نے كچھ حقائق كے بيان كے لئے ماحول كو ناسازگار ديكھا تو ان بہت سى حديثوں كو بيان كرنے سے گريز كيا جو آپ نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق (عليہماالسلام) سے سن ركھى تھيں \_ آپ فرماتے تھے كہ '' پچاس ہزار حديثيں ميرے سينہ ميں ہيں جن ميں سے ابھى تك ميں نے ايك حديث بھى بيان نہيں كي''(47)

سوالات

1\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور آپ نے كيسے ماحول ميں پرورش پائي؟

2\_ امام \_كے اخلاق و كردار كے دو نمونے پيش كيجئے\_

3\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام كى علمى عظمت و منزلت كے بارے ميں دو اہم شخصيتوں كے نظريات پيش كيجئے\_

4\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام بنى اميہ اور بنى عباس كے كون كون سے بادشاہوں كے ہم عصر تھے؟

5\_ اموى حكومت كے زوال كا سبب بيان كيجئے\_

6\_ امام \_نے شورش كرنے والوں كى موافقت كيوں نہيں كي؟

7\_ اہل بيت اور علويوں كے ساتھ بنى عباس كا سلوك كيسا تھا اور امام جعفر صادق عليه‌السلام نے ان كے مقابلہ ميں كونسا رويہ اختيار كيا؟

8\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے اپنے اصلاحى منصوبوں ميں كن مسائل كو ترجيح دي؟

9\_ خلافت كى مشينرى كے مقابل امام كى سياسى تنقيد آميز علمى تحريك كے پہلو كو واضح كيجئے\_

10\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام كس تاريخ كو كس شخص كے ذريعہ اور كس طرح شہيد ہوئے؟

حوالہ جات

1 اعلام الورى /266، ارشاد مفيد/270، مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/279\_ 280\_

2 اصول كافى جلد 1/472'' و كانت امى ممن آمنت و اتقت و احسنت'' بحار جلد 47/7\_

3 بحار جلد 47/ 4و 6\_

4 اليحاة جلد 1/290، قرب الاسناد /52\_

5 مجلد جلد 47/56،مناقب جلد 4/274، اعيان الشيعہ جلد 1/663\_ الوسائل جلد11/211\_

6 مشكاة الانوار\_

7 بحار الانوار ج 47/54\_ مناقب ج 4/273\_

8 ...انى اُحبّ ان يتاذّى الرجل بجر الشمس فى طلب المعيشه بحار ج 47/57

9 بحار جلد 47/ 113 '' ... و اين مثل جعفر؟''\_

10 الامام الصادق و المذہب الاربعہ جلد 1/53 منقول از التہذيب جلد 2/104\_ مناقب ج 4/275، بحار 47/28\_

11 الامام الصادق و المذاہب الاربعہ جلد 1/54\_

12 الامام الصادق و المذاہب الاربعہ جلد 1/53\_

13 تاريخ طبرى 6/423، تاريخ كامل 4/523\_

14 دلائل الامامت طبرى /104\_

15 دلائل الامامت طبري/104\_

16 تاريخ يعقوبى جلد 2/218\_

17 عراق ميں ہشام كا گورنر خالد ابن عبداللہ قسرى پر يہ اتہام تھا كہ اس كى سالانہ آمدنى ايك كڑور تيس لاكھ دينار ہے (البدايہ و النہايہ جلد 9/33) ہشام كى بيوى كے پاس ايسا لباس تھاجس كے تار سونے كے تھے اور اس پرگراں بہانگينے جڑے ہوئے تھے اور اتنے تھے كہ اس كے بوجھ سے وہ چل نہيں سكتى تھي\_ قيمت لگانے والے اس كى قيمت معين نہ كر سكے جب گورنر اور خليفہ كى بيوى كى يہ حالت ہے تو پھر خود خليفہ كى كيا حالت ہوگى ( بين الخفاء و الخلفائ/28)\_

18 مولى كى جمع موالى ہے جس كے ايك معنى آزاد شدہ غلام كے ہيں شايد اسى مناسب سے غير عرب كو وہ لوگ موالى كہتے تھے\_

19 السيادة العربيہ /56، تاريخ التمدن الاسلامى جلد 1/274، الحياة السياسيہ لامام الرضا/36\_

20و 21 العقد الفريد مطبوعہ مصر 1937 جلد 2/270، تاريخ التمدن الاسلامى جلد1/341، الحياة السياسية الامام الرضا/26\_

22 ضحى الاسلام جلد 1/25، الحياة السياسية لامام الرضا /27\_

23 جو تحريكيں بنى اميہ كے خلاف اٹھيں ان ميں مكمل طور پر مذہبى رنگ و وجوہات تھے\_ مثلا 1\_ اہل مدينہ كى تحريك '' واقعہ حرّہ'' 2\_ قاريان كوفہ و عراق كى تحريك 83 ھ ميں ''ديرجماجم'' كے عنوان سے اور ان سے پہلے مختار اور توابين كا قيام 67 ھ ميں \_ 3\_ امر بالمعروف اور نہى عن المنكر كے نام پر 126 ھ ميں يزيد بن وليد كامعتزليوں كے ساتھ قيام \_ 4\_ عبداللہ ابن زبير كا قيام جو شام كے علاوہ دوسرے علاقوں پر مسلط تھے\_ 5\_ وہ شورش جو ہشام كے خلاف افريقہ ميں برپا ہوئي\_ 6\_ وہ تحريك جو خوارج نے ''طالب الحق'' نامى شخص كى رہبرى ميں اٹھائي تھي\_ 7\_ حارث بن سريع كا 116 ھ ميں قيام جو لوگوں كو كتاب خدا اور سنت رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف دعوت دے رہا تھا\_ 8\_ زيدبن على ابن الحسين كا 120 ھ ميں قيام اور دوسرے قيام\_ البتہ كچھ شورشيں حكمرانى كى غرض سے بھى برپا ہوئيں جيسے قيام آل مہلب ( 102 ہجري) قيام مطرف بن مغيرہ (الحياة السياسية للام الرضا ص 22)\_

24 زندگانى پيشوايان اسلام مصنفہ استاد جعفر سبحانى /74 منقول از اصول كافي\_

25 الملل و النحل شہرستانى جلد 1/154، ينابيع المودة /381\_ الحياة السياسية لامام الرضا/41\_

26 تفصيل كيلئے كتاب الحياة السياسية للامام الرضا /63\_ 29 ملاحظہ ہو\_

27 بحار /47/184'' ... من اراد الدنيا لا ينصحك و من اراد الاخر لا يصحبك''\_

28 '' ... فقال المنصور يا اباعبدالله لم خلق الله الذباب؟ قال ليذلّ به الجبابره'' مناقب جلد4/215 \_ الفصول المہمہ /236، كشف الغمہ جلد 2/158، بحار جلد 37/166\_

29 وسائل جلد 12/129 ... ما احب انى عقدت لهم عقدة او وكيت لهم و كائر و الا، لى ما بين لابتيها و لامدة بقلم ان عوان الظلمة يوم القيمة فى سرارق من نارحتى يحكم الله بين الصباد\_

30 بحار جلد 47/13، كافى جلد1/307، ارشاد مفيد /271'' قال مسئل ابوجعفر عن القائم بعدہ

فضرب بيده على ابيعبدالله فقال: هذا و الله قائم آل محمد ...''\_

31 راوى بيان كرتا ہے كہ ميں جب منى ميں آيا تو ميں نے اہل لغت اور عربى جاننے والوں سے '' ھَہ'' كے بارے ميں سوال كيا تو لوگوں نے كہا'' ھہ'' فلاں قبيلہ كى زبان ہے اور اس كے معنى اسى طرح سے ہيں '' انا فاسئلوني'' يعنى مجھ سے سوال كرو\_

32 بحار ج 47/58 منقول از كافي\_

33 الصواعق المحرقہ /120\_

34 مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/247، ارشاد مفيد /271، بحار جلد 47/27\_

35 ر \_ ك \_ مطرح الانظار شرح حال جابر اور تاريخ ابن خلكان ترجمہ امام صادق عليه‌السلام \_

36 نحن قومٌ فرض اللہ طاعتنا و انتم تاتمّون بمن لا يعذر الناس بجہالتہ كافى ج1/186\_

37 امام محمد باقر اور امام صادق عليہما اسلام كى زندگى كى تاريخ كى تنظيم اور تدوين ميں كتاب '' پيشواى صادق'' مصنفہ استاد اور امام شناس محقق، رہبر جمہورى اسلامى حضرت آيت اللہ سيد على خامنہ اى سے دوسرى كتابوں كى بہ نسبت زيادہ استفادہ كيا گيا ہے\_

38 كافى جلد 1/472، بحار جلد 47/1\_ اعلام الورى /266، مناقب جلد 4/280\_ ارشاد مفيد/271\_

39 امام جعفر صادق عليه‌السلام كى زندگى كے بارے ميں ايك حصہ يہاں ، چونكہ اس حصہ كا حجم دوسرے حصوں سے زيادہ ہوگيا لہذا اسے آخر ميں ركھا گيا ہے\_

40 يہ بتا دينا ضرورى ہے كہ '' امام محمد باقر عليہ السلام'' كى زندگى والے حصہ ميں بھى امام جعفر صادق اور امام محمد باقر عليہما السلام كے شاگردوں ميں سے چند افراد كا اجمالى تذكرہ ہوا ہے\_

41 قاموس الرجال جلد 3/413\_

42 رجال كشي/176،180\_

43 رجال كشي/276\_

44 جامع الرواة جلد 2/258\_

45 رجال كشي/ 327، قاموس الرجال جلد 3/416 ''اسمَعوا منہ وَ اقبَلُوا عنہ فانّہ لايقولُ عَليَ اللہ و عَليَّ الا الحق''\_

46 قاموس الرجال جلد 3/335\_

47 صحيح مسلم جلد 1/102 ليكن رجل كشى ص 194 پر جابر كے قول كے مطابق ان احاديث كى تعداد 70 ستر ہزار نقل ہوئي ہے\_

دسواں سبق :

امام موسى بن جعفر عليه‌السلام كي سوانح عمري

ولادت

ساتويں امام حضرت موسى بن جعفر عليه‌السلام 7 صفر 128 ھ ق كو مقام ابواء (1) ميں پيدا ہوئے\_ (2) آپ كے والد بزرگوار حضرت امام جعفر عليه‌السلام ابن محمد عليه‌السلام تھے اور مادر گرامى حميدہ بربريہ تھيں ان كا تعلق ايك بافضيلت غير عرب بزرگ خاندان سے تھا\_ آپ كى والدہ خاندانى اصل اور فضائل انسانى سے مالامال تھيں امام جعفر صادق \_نے ان كے بارے ميں فرمايا : '' حميدہ خالص سونے كى طرح پليدگى سے پاك ہيں ... ہمارے اور ہمارے بعد والے امام عليه‌السلام پر يہ خدا كا لطف ہے كہ ان كے قدموں كو اس نے ہمارے گھر تك پہنچايا\_(3)

امام جعفر صادق عليه‌السلام كے گھر اور ان كے علوم سے استفادہ كرنے كے بعد وہ اس منزل پر پہنچ گئيں كہ امام عليه‌السلام نے حكم ديا كہ مسلمان عورتيں دينى مسائل حاصل كرنے كے لئے ان كے پاس آئيں (4)

امام جعفر صادق \_نے اپنے بيٹے كى ولادت كى خبر معلوم ہونے كے بعد فرمايا: '' ميرے بعد امام عليه‌السلام اور خداوند كى بہترين مخلوق نے ولادت پائي ...'' (5)

اس نومولود كے لئے جس نام كا انتخاب كيا گيا وہ '' موسى '' تھا اس زمانہ تك خاندان نبوت ميں يہ نام نہيں ركھا گيا تھا\_ يہ نام موسى بن عمران عليه‌السلام كى كوششوں اور بت شكنى كى ياد دلانے والا نام تھا\_

آپ كے مشہور القاب ميں كاظم، عبدصالح، باب الحوائج اور آپ كى سب سے مشہور كنيت ابوالحسن اور ابوابراہيم ہے(6)

باپ كى خدمت ميں

امام موسى كاظم \_نے بچپن ہى سے باپ كى نگراني، اور خاص تربيت كے تحت اور مہربان ماں كى نوازشوں كے سايہ ميں مراحل كمال و رشد طئے كئے \_ اپنى زندگى كے بيس سال آپ نے اپنے پدر عاليقدر كى با فيض خدمت اور حيات كى تعمير كرنے والے مكتب فكر ميں گذارے اور اس تمام مدت ميں تمام جگہوں پر اپنے والد بزرگوار كے بلند اور بيش قيمت كاموں سے الہام ليتے اور ان كے علم و دانش سے بہرہ ور ہوتے رہے\_ بہت كم مدت ميں اس درس گاہ ميں جسكى بنياد آپ عليه‌السلام كے والد كے ہاتھوں ركھى گئي تھي، آپ عليه‌السلام نے ايسا بلند مقام پاليا كہ اس عظيم جعفرى يونيورسٹى كى توسيع اور تكميل ميں اپنے والد كى مدد كرنے لگے\_

اخلاقى فضائل

جناب موسى ابن جعفر عليه‌السلام نے نہ صرف يہ كہ علمى اعتبار سے اپنے زمانہ كے تمام دانش مندوں اور علمى شخصيتوں كو تحت الشعاع قرار دے ديا بلكہ اخلاقى فضائل اور نماياں اور امتيازى صفات كى بنا پر ہر شخص كى زبان پر آپكا نام تھا\_ تمام وہ افراد جو آپ كى پر افتخار زندگى سے واقفيت ركھتے ہيں آپ كى اخلاقى عظمت اور ممتاز فضيلت كے سامنے سر تسليم خم كرتے ہيں \_

ابن حجر عسقلاني\_ اہل سنت كے ايك بہت بڑے دانش مند اور محدث\_ لكھتے ہيں كہ موسى كاظم عليه‌السلام اپنے باپ كے علوم كے وارث اور صاحب فضل و كمال تھے آپ نے جب بہت زيادہ بردبارى اور درگذر ( جو سلوك آپ نادان لوگوں كے ساتھ كرتے تھے) كا اظہار كيا تو كاظم كا لقب ملا\_ آپ كے زمانہ ميں معارف علمى اور علم و سخاوت ميں كوئي بھى شخص آپ كے پايہ كو نہيں پہنچ سكا\_7

امامت حضرت موسى ابن جعفر عليه‌السلام

امام جعفر صادق عليه‌السلام كے اصحاب ميں سے كچھ لوگ آپ كے بڑے بيٹے اسماعيل كو خاندان كا چشم و چراغ شمار كئے جانے كى بنا پر آئندہ كيلئے اپنا پيشوا اور امام سمجھتے تھے ليكن جوانى ہى ميں اسمعيل كى موت نے انتظار كرنے والوں كو نااميد كرديا چھٹے امام نے بھى انكى موت كى خبر كا اعلان كيا يہاں تك كہ بزرگان قوم كو ان كا جنازہ بھى دكھايا تا كہ (انكى امامت والے) عقيدہ كو اپنے دل سے نكال ديں (8)امام جعفر صاق \_نے اسماعيل كى موت كے بعد عباسى حكومت كے دباؤ كے باوجود مناسب موقع پر مختلف انداز سے اپنے بعد ہونے والے امام، موسى ابن جعفر عليه‌السلام كى طرف اپنے اصحاب كى رہنمائي فرمائي ان كے دو نمونے پيش كئے جارہے ہيں \_

1\_ على ابن جعفر نقل كرتے ہيں كہ ميرے والدامام جعفر صادق عليه‌السلام نے اپنے اصحاب كى ايك جماعت سے كہا ''ميرے بيٹے موسى كے بارے ميں ميرى وصيت قبول كرو اس لئے كہ وہ ميرے تمام بيٹوں اور ان لوگوں سے جو ميرے بعد ميرى يادگار رہ جائيں گے، برتر ہيں اور ميرے بعد ميرے جانشين اور خدا كے تمام بندوں پر اس كى حجت ہيں (9)

2\_ منصور بن حازم نقل كرتے ہيں كہ '' ميں نے امام جعفر صادق عليه‌السلام سے عرض كيا كہ : اگر آپ كو كوئي حادثہ پيش آجائے تو ہمارا امام كون ہوگا؟ امام نے اپنے بيٹے موسى كے داہنے شانہ پر ہاتھ ركھ كر فرمايا: اگر مجھ كو كوئي حادثہ پيش آجائے تو مير ا يہ بيٹا تمہارا امام ہوگا(10)

امامت كا زمانہ

موسى بن جعفر عليه‌السلام نے اپنے والد كى رحلت كے بعد 148 ھ ق ميں 20 سال كى عمر ميں اسلامى معاشرہ كى قيادت كى ذمہ دارى سنبھالي\_آپ اپنے امامت كے زمانہ ميں جو 25 سال كى

طويل مدت پر محيط ہے \_ اپنے عہد كے خلفاء منصور دوانقي، مہدي، ہادى اور ہارون الرشيد كے معاصر رہے\_

امام موسى كاظم \_كے جہاد كى شكل اورروش، اس روش كے سلسلہ كى اگلى كڑى تھى جو امام جعفر صادق \_نے معاشرہ كے حالات سے روبرو ہونے اور مخالفين كى محاذ آرائي پر اختيار كى تھي\_

اس زمانہ كے اسلامى معاشرہ پر حكومت كرنے والے حالات كے تجزيہ كى بنياد پر امام موسى كاظم \_كے جہاد كے اصلى محور كو مورد تحقيق قرار ديں گے\_

الف\_امام موسى كاظم \_كى علمى تحريك كى تحقيق

اپنے والد بزرگوار كى رحلت كے بعدامام موسى كاظم \_نے اس عظيم درسگاہ كى علمى اور فكرى رہبرى كو اپنے ذمہ ليا جس كى بنياد مدينہ ميں پڑچكى تھى اور آپ نے بہت سے محدثين ، مفسرين، فقہاء متكلمين اور تمام اسلامى دانشمندوں كى اپنے تربيتى مكتب فكر ميں پرورش كى اور وسيع فقہ اسلامى كو اپنے جديد خيالات و نظريات سے غنى اور مالامال كرديا\_

منصور كى جابرانہ حكومت اور سياسى حالات كے تقاضا كے تحت امام عليه‌السلام نے پہلے مرحلہ ميں اپنے جہاد كو معارف كى نشر و اشاعت اور باطل عقائد كى روك تھام كى صورت ميں نبھايا\_ مندرجہ ذيل واقعہ اس كے جبر كے اس گوشہ كو بيان كرتا ہے\_

امام جعفر صادق عليه‌السلام كو جب منصور دوانقى نے زہر دے ديا تو اس كے بعد اس نے امكانى مخالفين كو راستہ سے ہٹانے كا يہ مناسب موقع سمجھا\_ اس وجہ سے اس نے مدينہ كے حاكم محمد بن سليمان كو لكھا كہ اگر جعفر بن محمد نے كسى كو اپنا جانشين مقرر كيا ہو تو اس كو حاضر كرو اور اسكى گردن اڑادو حاكم مدينہ نے جواباً لكھا '' جعفر ابن محمد نے وصيت نامہ ميں پانچ آدميوں كو اپنا وصى اور

جانشين قرار ديا ہے ان كے نام ہيں : 1\_ منصور دوانقى 2\_محمد ابن سليمان (حاكم مدينہ)3\_ عبداللہ بن جعفر (امام جعفر صادق كے بڑے بيٹے) 4\_ موسى ابن جعفر 5\_ حميدہ امام كى بيوي'' اور خط كے آخر ميں حاكم مدينہ نے خليفہ سے پوچھا كہ ان ميں سے كس كى گردن اڑادوں ؟

منصور كے وہم و گمان ميں بھى يہ بات نہيں تھى كہ ايسے حالات سے دوچار ہونا پڑے گا اس كو بہت غصہ آيا اوركہا: ان ميں سے تو كسى كو بھى قتل كيا نہيں جاسكتا(11)امام جعفر صادق \_نے ايسا سياسى وصيت نامہ لكھ كر امام موسى كاظم \_كو قتل سے بچاليا\_ اس كے علاوہ دوسرى كسى بھى صورت ميں امام موسى كاظم عليه‌السلام كا قتل يقينى تھا\_

امام موسى كاظم عليه‌السلام كى علمى اور ثقافتى كوششوں ميں سے دو اہم مندرجہ ذيل ہيں :

1\_ ايسى علمى اور فكرى آمادگى كا ہونا كہ جس سے مختلف فكرى اور اجتماعى مكاتب سے مقابلہ ہوسكے ان مكاتب فكر ميں سب سے زيادہ خطرناك الحادى شعوبيہ (12) مكتب فكر تھا جو اسلام كى بنياد كو چيلنج كر رہا تھا\_

ايك مذہبى پيشہ ہونے كے ناطے ان عقيدتى خطرات اور آفتوں كے مقابلہ ميں امام عليه‌السلام كا كردار يہ تھا كہ مضبوط دلائل كے ساتھ اصولى راستوں كى رہنمائي كركے ان افكار كے سامنے ديوار بن كر كھڑے ہوجائيں اور ان كے بے مايہ ہونے كو ثابت كركے اسلامى ماحول كو كفر، زندقہ اور شعوبيوں و غيرہ سے پاك كرديں \_

اس جہاد كى مشكلات ميں جو اضافہ كا سبب بنا وہ مسلمانوں كا نظرياتى اختلاف تھا اور اس وقت كى حكومتوں نے بھى لوگوں كے افكار كا رخ موڑنے كے لئے ان اختلافات كو پيدا كيا\_

الفاظ قرآن كے قديم ہونے والے نظريہ كى پيدائشے، مكتب معتزلہ اور اشاعرہ كا ظہور اور چار فقہوں كا قانونى شكل اختيار كرنا اس كے بڑے واضح نمونے ہيں \_

امام كا يہ اقدام خلافت عباسى كے لئے بڑا گراں تھا\_ امام كے مكتب فكر ميں تربيت پانے والے افراد جو اس سلسلہ ميں بڑى مہارت اور فعاليت كے حامل تھے سختى ميں مبتلا كرديئے گئے اور

عقيدہ كے بارے ميں ان كو زبان كھولنے سے روكا گيا\_ يہاں تك كہ ہشام ابن حكم كى جان كى حفاظت كے لئے\_ جو مختلف جماعتوں اور مكتب فكر كے لوگوں سے بحث و مناظرہ ميں يد طولى ركھتے تھے، خود امام عليه‌السلام نے كسى شخص كو ان كے پاس بھيج كر وقتى طور پر ان كو بحث و مناظرہ سے روك ديا\_ ہشام نے بھى مہدى عباسى كى موت تك كوئي بات نہيں كہي(13)

2\_ علم فقہ، حديث، كلام، تفسير اور ديگر علمى شعبوں ميں بزرگ اور بافضيلت شاگردوں كا پرورش پانا: سيد ابن طاؤس نقل كرتے ہيں كہ امام عليه‌السلام كے قريبى اصحاب مجلس درس ميں حاضر ہوتے اور جو كچھ بھى حضرت عليه‌السلام سے سنتے اس كو اس لوح ميں جو آستينوں ميں ركھتے تھے لكھتے جاتے تھے(14)

يہ سب كچھ ان حالات ميں ہورہا تھا جب كہ عباسى حكومت نے امام عليه‌السلام كى علمى سرگرميوں پرپابندى لگادى تھى \_ آپ كے شاگردوں پر سختى كى جا رہى تھي\_ ظاہر ہے كہ اس صورت ميں وہ كھلم كھلا امام عليه‌السلام كا نام بھى نہيں لے سكتے تھے بلكہ ابوابراہيم، عبدصالح، عالم، صابر اور امين ايسے ناموں سے ياد كرتے تھے\_

ان تمام باتوں كے باوجود امام عليه‌السلام علمي، اسلامى اور ثقافتى تحريك كى ارتقا ميں بہت بڑا قدم اٹھانے اور سينكڑوں دانشمند اور علمى شخصيتوں كى تربيت ميں كامياب ہوگئے\_ (15) محمد ابن ابى عمير، على بن يقطين، ہشام ابن حكم، ہشام ابن سالم، يونس بن عبدالرحمن اور صفوان ابن يحيى كا نام بطور نمونہ ليا جاسكتا ہے\_

امام عليه‌السلام كے شاگردوں كى روحانى عظمت اور انكى علمى اور مجاہدانہ شخصيت نے مخالفين، خصوصاً حكومت وقت كى آنكھوں كو خيرہ كرديا ان كو يہ خطرہ لاحق ہوگيا كہ يہ كہيں اپنى اس حيثيت و محبوبيت كى بناء پر جو لوگوں كے درميان ہے انقلاب برپا نہ كرديں \_ اس لئے وہ ہميشہ ايسے افراد كو معين كرتے رہتے تھے جو ان كى كاركردگى كى نگرانى كرتے رہيں \_ نمونہ كے طور پر پيش ہے\_

ابن ابى عمير امام موسى كاظم \_كے ممتاز صحابى تھے وہ اس بات ميں كامياب ہوئے كہ مختلف مباحث ميں اپنى پچاس جلد كتا بيں يادگار چھوڑيں \_

ہارون جس كو امام موسى كاظم عليه‌السلام كے نزديك محمد ابن ابى عمير كے موقف كى اجمالى اطلاع تھى اس نے محمد ابن ابى عمير كى فعاليت اور كاركردگى پر نظر ركھنے كے لئے جاسوسوں كو معين كرديا\_ انہوں نے اطلاع دى كہ عراق كے تمام شيعوں كے نام محمد كے پاس ہيں \_ اس خبر كے ملتے ہى ابن ابى عمير ہارون كے حكم سے گرفتار كركے قيد ميں ڈال ديئے گئے اور شيعوں كے نام اور راز كو بتانے كے لئے ان پر سختى كى جانے لگى ليكن وہ راز اگلنے پر تيار نہيں ہوئے(16)

ب\_ امامت كا تحفظ اور عمومى انقلاب كيلئے ميدان كى توسيع

امامت كے تحفظ كے لئے موسى ابن جعفر عليه‌السلام كا مجاہدانہ منصوبہ كچھ اس طرح تھا:

1\_ اپنے طرفداروں كى مدد اور ان كى نگرانى كرنا اورحكومت عباسى كے مقابل منفى موقف اختيار كرنے كے لئے ان كو ہم آہنگ بنانا\_

2\_ امام اپنے طرفداروں كو حكم ديتے تھے كہ حكومت عباسى سے ہر سطح كا ہر معاملہ اور رابطہ منقطع كرليں \_

صفوان بن مہران سے امام عليه‌السلام كى گفتگو امام عليه‌السلام كے اس صريحى نظريہ اور موقف كو بيان كرتى ہے\_ جناب موسى بن جعفر عليه‌السلام نے صفوان سے فرمايا: تمہارى ہر بات اچھى سے سوائے ايك بات كے اور وہ يہ كہ تم اپنے اونٹ ہارون كو كرايہ پر ديتے ہو\_ صفوان نے عرض كيا ميں ان كو سفر حج كے لئے كرايہ پر ديتا ہوں اور خود ان كے ساتھ نہيں جاتا، آپ نے فرمايا\_ كيا كرايہ پر دينے كے بعد\_ تمہارى يہ خواہش نہيں رہتى ہے كہ كم از كم مكہ سے لوٹ آنے تك ہارون زندہ رہے، تا كہ تمہارا كرايہ ادا كردے؟ صفوان نے كہا كيوں نہيں \_ امام عليه‌السلام نے فرمايا: جو ستمگروں كى بقا كو دوست ركھتا ہو وہ انہيں ميں سے شمار كيا جاتا ہے\_ اور جو ان كے ساتھ ہو اس كى جگہ جہنم ہے(17)امام موسى كاظم عليه‌السلام اپنے دوستوں كو ہر اس منصب اور عہدہ كو قبول كرنے سے منع فرماتے تھے جو ظالم حكومت كى تقويت كا باعث ہو\_ آپ نے زياد ابن سلمہ سے فرمايا:'' اے زياد اگر ميں كسى

بلندى سے گر كر ٹكڑے ٹكڑے ہوجاؤں تو يہ ميرے لئے اس سے بہتر ہے كہ ميں ظالم حكومت كے كسى منصب كو قبول كروں يا اس كى كسى ايك بساط پر بھى قدم ركھوں (18)موسى بن جعفر عليه‌السلام نے ايسى روش اختيار كركے يہ چاہا كہ خلافت عباسى كى مشينرى كى مشروعيت پر خط نسخ كھينچے كے ساتھ ساتھ ان كو گوشہ گير بناديں اور عوامى مركز بننے سے ان كو محروم كرديں \_

ايك استثنى

امام نے عباسى ستمگر حكومت كے تعاون كو حرام كردينے كے باوجود اپنے لائق اور معتمد اصحاب كے اہم عہدوں پر باقى رہنے كى مخالفت نہيں كى اس لئے كہ ايك طرف تو يہ كام حكومت كى مشينرى ميں نفو ذكا باعث بنا دوسرى طرف اس بات كا باعث بنا كہ لوگ خصوصاً امام عليه‌السلام كے چاہنے والے ان كى حمايت كے زير سايہ آجائيں \_

على ابن يقطين كا حكومت كى مشينرى ميں قوت حاصل كرلينا اسى منصوبہ كا ايك جزء تھا\_

على ابن يقطين جو امام ہفتم كے ممتاز شاگردوں ميں سے تھے ايك پاكيزہ نفس اور امام عليه‌السلام كے لئے مورد اطمينان شخصيت كے مالك تھے، عباسيوں سے انہوں نے رابطہ قائم كيا اور ہارون كى طرف سے وزارت كے لئے چنے گئے اور على ابن يقطين نے امام عليه‌السلام كى حمايت سے اس منصب كو قبول كيا(19)بعد ميں آپ نے كئي بار يہ چاہا كہ استعفى ديديں ليكن امام عليه‌السلام نے ان كو روك ديا(20)ايك دن امام موسى كاظم \_نے ان سے فرمايا كہ : ايك كام كا وعدہ كرو تو ميں تمہارے لئے تين چيزوں كى ضمانت ليتا ہوں 1\_ تم قتل نہيں كئے جاؤگے2\_فقر ميں مبتلا نہيں ہوگے3\_ قيدى نہيں كئے جاؤگے\_

على ابن يقطين نے كہا كہ جس كام كے مجھے پابند ہونا ہے وہ كيا ہے؟ امام عليه‌السلام نے فرمايا: '' وہ كام

يہ ہے كہ جب ہمارے دوستوں ميں سے كوئي تمہارے پاس آئے تو اس كى ضرورت پورى كرو اور اس كا اكرام كرو\_ على ابن يقطين نے قبول كيا(21)آپ جب تك اس عہدہ پر باقى رہے شيعوں كے لئے ايك مضبوط قلعہ اور ايك قابل اطمينان پناہ گاہ شمار كئے جاتے رہے\_ اور ان دشوار حالات ميں زندگى كى حفاظت كے لئے ضرورى اعتبار قائم كرنے اور امام عليه‌السلام كے دوستوں كو اقتصادى طور پر آزاد بنانے ميں آپ نے بڑا موثر كردار ادا كيا\_

2\_ خلافت كى مشينرى كے مقابل امام عليه‌السلام كا صريحى اور آشكار موقف جو اس بات پر مبنى تھا كہ خلافت انكا حق ہے اور وہ اس مقام كو بچانے ميں تمام لوگوں پر برترى ركھتے تھے\_

امام كے اس موقف كو واضح كرنے والا ايك نمونہ

ہارون رشيد حج سے واپسى پر رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى قبر مطہر كے پاس حاضر ہوا\_ اور اس نے قريش اور دوسرے قبائل كے بہت سے لوگوں كے سامنے آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر اس طرح سلام كيا'' ... السلام عليك يابن عم'' سلام ہو آپ پر اے چچا كے بيٹے( چچيرے بھائي) اور اس نے نبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے اپنى نسبت پر فخر كا اظہار كيا \_ امام موسى كاظم \_نے\_ جو وہاں موجود تھے \_ جب اس كى بات سنى تو ضريح مقدس كے پاس كھڑے ہو كر آپ نے كہا: ''السلام عليك يا ابة ''سلام ہو آپ پر اے پدر\_ ہارون اس بات پر سخت ناراض ہوا\_ اتنا ناراض كہ اس كے چہرہ كا رنگ بدل گيا\_ ليكن ردّ عمل كے طور پر كچھ نہ كرسكا(22)يہاں تك كہ ايك دن اس نے امام عليه‌السلام سے كہا كہ آپ لوگ كيسے يہ دعوى كرتے ہيں كہ فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہيں جبكہ آپ كے باپ تو على عليه‌السلام ہيں ؟ امام نے فرمايا اگر پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم زندہ ہوتے اور تمہارى بيٹى كا رشتہ مانگتے تو تم قبول كر ليتے؟ اس نے كہا، سبحان اللہ كيوں نہيں ؟ ايسى صورت ميں ، ميں عرب عجم اور

قريش پر فخركرتا\_

حضرت نے فرمايا: كہ اگر رسول خدا زندہ ہوتے تو ہمارى بيٹى كا رشتہ نہ مانگتے اور ميں بھى يہ رشتہ قبول نہ كرتا، ہارون نے پوچھا كيوں ؟ آپ نے فرمايا: اس لئے كہ وہ ہمارے باپ ہيں (ہرچند ماں كى طرف سے) ليكن تمہارے باپ نہيں ہيں (23)امت كے انقلابى وجدان كو بيدار كرنا اور انقلابى تحريكوں كى پشت پناہي: منصور كے زمانہ ميں اور اس كے بعد بہت سے سادات متقى اور حق طلب علوى جن كو آئمہ سے قريبى نسبت تھي، ظلم و ستم كے ختم ہونے، عدالت اور امربالمعروف و نہى عن المنكر كى نشر و اشاعت كے لئے اٹھ كھڑے ہوئے نتيجتاً شہيد ہوگئے\_

بہت سے انقلابى پوشيدہ طور پر امام عليه‌السلام سے ملحق تھے اور آپ سے رہنمائي حاصل كرتے رہتے تھے، نمونہ كے طور پر حسين ابن على جو مدينہ كے علويوں (24) ميں سے تھے\_ اپنے ہى قول كے مطابق \_امام موسى كاظم عليه‌السلام سے مشورہ (25) كے بعد ہادى عباس كے خلاف قيام كيا اور تقريباً تين سو افراد كے ايك گروہ كے ساتھ مدينہ سے مكہ كى طرف چل پڑے، سرزمين '' فخ'' پر خليفہ كے سپاہيوں كا سامنا ہوا\_ شديد جنگ كے بعد علوى شكست كھا گئے اور واقعہ كربلا كى طرح عباسيوں نے تمام شہداء كے سر كاٹے اور مدينہ لے آئے اور ايك ہى نشست ميں جس ميں فرزندان اميرالمؤمنين كى ايك جماعت منجملہ ان كے امام موسى كاظم \_تشريف فرماتھے ان سروں كو دكھانے كے لئے لے آئے، سوائے موسى ابن جعفر عليه‌السلام كے كسى نے كچھ نہيں كہا\_ آپ نے جب حسين ابن علي\_ قيام فخ كے رہبر\_ كا سر ديكھا تو فرمايا: انّا لله و انا اليه راجعون\_ خدا كى قسم وہ اس حالت ميں درجہ شہادت پر فائز ہوئے كہ مسلمان اور صحيح كام كرنے والے تھے، بہت روزے ركھتے تھے، بڑے شب زندہ دار تھے، امربالمعروف اور نہى عن المنكر كرتے تھے\_ ان كے خاندان ميں ان جيسا كوئي نہيں تھا\_(26)

ہادى عباسى كو جب معلوم ہوا كہ علويين امام ہفتم كے ايما پر عمل كرتے ہيں تو حادثہ ''فخ'' كے

بعد بہت ناراض ہوا\_ اور آپ كے قتل كا اس نے ارادہ كرليا\_ اس نے كہا : خدا كى قسم حسين نے موسى ابن جعفر عليه‌السلام كے حكم سے ميرے خلاف قيام كيا ہے\_ اس لئے كہ اس خاندان كا امام سوائے موسى ابن جعفر كے اور كوئي نہيں ہے\_ اگر ميں ان كو زندہ چھوڑ دوں تو خدا مجھے قتل كرے\_(27)

امام عليه‌السلام كى جو رپورٹيں خلفاء كے پاس پہنچى تھيں نيز وہ اعترافات جو خلفاء كو تھے، اس سے معلوم ہوتا ہے كہ حضرت حكومت كى مشينرى كى كمين ميں بڑے شد و مد سے تھے اور اس كى سرنگونى كى فكر كر رہے تھے\_

لوگوں نے لكھا ہے كہ مہدى عباسى نے امام عليه‌السلام سے كہا كہ '' كيا آپ ہم كو اپنے خروج سے محفوظ ركھيں گے ...؟(28)

نيز ہارون نے اپنے اس اقدام كى توجيہ ميں جو اس نے امام عليه‌السلام كو گرفتار كرنے كے لئے كيا تھا\_ كہا '' ميں ڈرتا ہوں كہ يہ فتنہ برپا كريں گے اور خون بہے گا''\_(29)

ج\_ خلفاء كے عيش و نشاط كے خلاف جنگ

خلفاء بنى اميہ و بنى عباس اور ان سے وابستہ افراد كى زندگى كى نماياں خصوصيت عيش و نشاط اور تجمل پرستى تھى وہ لوگ جو ٹيكس اور پيسے عوام سے وصول كرتے تھے ان كو اسلامى وسيع و عريض ملك كى آبادكارى اور ترقى ميں استعمال كرنے اور لوگوں كے رفاہ اور آرام كے كاموں ميں خرچ كرنے كے بجائے بزم سلطنت كى تشكيل ،بساط عيش و نشاط بچھانے اور خوشنما محل بنانے ميں خرچ كرتے تھے\_

ہارون كى زندگى ميں دوسرے خلفاء كى بہ نسبت يہ خصوصيت زيادہ نظر آتى ہے\_ ہارون نے بغداد ميں بڑا خوشنما محل بنوايا\_ اپنى عظمت اور ظاہرى شان و شوكت كو واضح كرنے كيلئے موسى ابن جعفر عليه‌السلام كو وہاں لے گيا\_ طاقت كے نشے ميں مست تكبر آميزلہجہ ميں اس نے پوچھا، يہ قصر كيسا ہے؟ آپ نے فرمايا: فاسقوں كا گھر ہے وہى لوگ جن كے بارے ميں خدا نے فرمايا : '' جو لوگ روئے

زمين پر ناحق تكبر كرتے ہيں \_ ہم جلد ہى اپنى آيات پر ايمان سے ان كو منصرف كرديں گے ( اس طرح كہ ) جب وہ كسى آيت يا نشانى كو ديكھيں گے تو ان پر ايمان نہيں لائيں گے اور اگر ہدايت كے راستہ كو ديكھيں گے تو اپنے راستہ كے عنوان سے اس كا انتخاب نہيں كريں گے ( يہ سب اس لئے ہے كہ ) انہوں نے ہمارى آيات كى تكذيب كى ہے اور اس سے غافل ہوگئے ہيں \_(30)

ہارون جو اس جواب سے سخت ناراض تھا اس نے غضبناك ہوكر پوچھا كہ پھر يہ گھر كس كا ہے؟

يہ گھر ايك زمانہ كے بعد ہمارے شيعوں كا ہوگا ليكن ( اس وقت ) فتنہ كى جڑ اور دوسروں كے لئے آزمائشے ہے\_

( اگر يہ شيعوں كا ہے ) تو صاحب خانہ اس كو كيوں نہيں لے ليتا؟

آبادى ہونے كے بعد اس كو اس كے مالك سے لے ليا جائيگا اور جب تك آباد نہيں ہوگا واپس نہيں ليا جائے گا\_(31)

شہادت

ہارون كے جبر كے مقابلہ ميں امام موسى كاظم \_كے رويہ نے اس كو اس بات پر اكسايا كہ وہ امام \_كو نظر بند كرے اور لوگوں سے ان كے رابطہ كو منقطع كردے اس وجہ سے اس نے امام عليه‌السلام كو گرفتار كيا اور زندان بھيج ديا\_ ليكن مدينہ سے باہر لے جانے كے لئے ہارون نے مجبور ہو كر كہا دو كجاوے بنائے جائيں اور ہر كجاوہ كو مدينہ كے الگ الگ دروازوں سے باہر نكالا جائے اور ہر ايك كے ساتھ كچھ شہ سوارفوجى چليں \_(32) صرف امام كے عقيدتمندوں كے خوف سے يہ انتظام نہں گيا گيا تھا بلكہ ہارون كو يہ فكر تھى كہ ان كے پاس كچھ افراد اور كچھ گروہ تيار ہيں جو ايسے موقع پر حملہ كركے امام عليه‌السلام كو اس كے مزدوروں كے چنگل سے چھڑالے جائيں گے\_ اس وجہ سے اس نے

ايسى احتياطى تدبير اختيار كى تھيں \_

حضرت موسى ابن جعفر عليه‌السلام پہلے بصرہ كے زندان ميں لے جائے گئے اور ايك سال كے بعد ہارون كے حكم سے بغداد منتقل كرديئے گئے اور كسى كو ملاقات كى اجازت ديئے بغير كئي سال تك قيد ميں ركھے گئے\_(33)

آخر كار 45 رجب 183 ھ ق كو ''سندى بن شاہك'' كے قيد خانے ميں ہارون كے حكم سے زہر ديا گيا، تين دن كے بعد شہيد ہوگئے اور بغداد ميں قريش كے مقبرہ ميں سپرد لحد كئے گئے\_(35)

شہادت كے بعد ہارون كے آدميوں نے بہت اصرار كيا كہ لوگ اس بات كو قبول كرليں اور گواہى ديں كہ موسى ابن جعفر عليه‌السلام كو زہر نہيں ديا گيا اور وہ طبيعى موت سے دنيا سے رخصت ہوئے ہيں \_ تا كہ اس بہانہ سے اپنے دامن كو ايسے سنگين جرم كے داغ سے بچاليں اور لوگوں كى ممكنہ شورش بھى روك ديں \_

اور يہ ايك دوسرا گواہ ہے جو عباسى حكومت سے امام كے ٹكراؤ كى طرف ہمارى رہنمائي كرتا ہے\_

آپ كى عملى اور اخلاقى سيرت كے نمونے

الف: عبادت

خدا كى خصوصى معرفت آپ كو مزيد عبادت اور پروردگار سے عاشقانہ راز و نياز كى طرف كھينچتى تھى اس وجہ سے اجتماعى كاموں سے فراغت كے بعد آپ عبادت ميں اپنا وقت گذارتے تھے\_

جب ہارون كے حكم سے آپ كو زندان ميں ڈال ديا گيا تو آپ نے خدا كى بارگاہ ميں عرض كيا پروردگارا مدتوں سے ميں يہ چاہتا تھا كہ تو اپنى عبادت كے لئے مجھے فرصت ديدے اب ميرى خواہش پورى ہوگئي لہذا ميں تيرا شكر ادا كرتا ہوں \_(35)

جب آپ قيد خانہ ميں تھے اس وقت جب كبھى ہارون كوٹھے سے زندان كى طرف ديكھتا تھا تو يہ ديكھتاتويہى لباس كى طرح كى كوئي چيز زندان كے ايك گوشہ ميں پڑى ہے\_ ايك بار اس نے پوچھ ليا كہ يہ كس كا لباس ہے؟ ربيع نے كہا: يہ لباس نہيں ہے، يہ موسى ابن جعفر عليه‌السلام ہيں جو زيادہ تر سجدہ كى حالت ہيں رہتے ہيں \_ ہارون نے كہا سچ ہے وہ بنى ہاشم كے بڑے عبادت گزار افراد ميں سے ہيں \_ ربيع نے پوچھا، تو پھر ان پر اتنى سختى كيوں كرتا ہے ہارون نے كہا: افسوس اس كے سوا كوئي چارہ نہيں ہے(36)امام \_اس دعا كو بہت پڑھتے تھے'' اللهم انى اسئلك الراحة عند الموت و العفو عند الحساب''(37) خدايا ميں تجھ سے موت كے وقت آرام اور حساب كے وقت بخشش كا طلبگار ہوں \_

آپ كى عبادت كو بيان كرنے كے لئے وہ جملہ كافى ہے جو ہم آپ كى زيارت ميں پڑھتے ہيں كہ '' درود ہو موسى ابن جعفر عليه‌السلام پر جو پورى رات مسلسل عبادت اور استغفار ميں گذارتے تھے، سجدہ ريز رہتے ، بہت زيادہ مناجات اور نالہ و زارى فرماتے تھے\_(38)

ب\_ درگذر اور بردباري

امام موسى كاظم \_كا درگذر اور ان كى بردبارى بے نظير اور دوسروں كيلئے نمونہ عمل تھي، آپ كے لئے '' كاظم'' كا لقب اسى خصلت كو بيان كرنے والا اور درگذر كى شہرت كى نشان دہى كرنيوالا ہے\_

مدينہ ميں ايك شخص تھا وہ ہميشہ امام كو\_ دشنام اور توہين\_ كے ذريعہ تكليف پہنچا تا رہتا تھا\_ امام عليه‌السلام كے كچھ صحابيوں نے يہ پيشكش كى كہ اس كو درميان سے ہٹا ديا جائے\_

امام عليه‌السلام نے ان لوگوں كو اس كام سے منع كيا پھر اس كے بعد اس كے گھر كا پتہ پوچھ كر\_ جو مدينہ سے باہر ايك كھيت ميں تھا\_ تشريف لے گئے آپ عليه‌السلام چوپائے پر سوار تھے جب اس كے كھيت ميں

داخل ہوئے، وہ شخص چلانے لگا كہ ہمارے كھيت كو پامال نہ كريں حضرت نے كوئي پروا نہيں كى اور سوارى ہى كى حالت ميں اس كے پاس پہنچے اور سوارى سے اترنے كے بعد اس سے ہنس كر پوچھا: اس زراعت كے لئے كتنے پيسے تم نے خرچ كئے ہيں ؟ اس نے جواب ديا سو دينار\_ آپ نے فرمايا : كتنے فائدے كى اميد ہے اس نے جواب ديا ''دوسو دينا'' \_ آپ نے اس كو تين سو دينار مرحمت فرمائے اور كہا:'' زراعت بھى تيرى ہے، جس كى تو اميد لگائے ہوئے ہے خدا تجھكو اتنا ہى دے گا\_ وہ شخص اٹھا اور اس نے امام عليه‌السلام موسى كاظم \_كے سر كو بوسہ ديا اور اس نے اپنے گناہوں سے درگذر كرنے كى خواہش ظاہر كي\_ امام مسكرائے اور پلٹ گئے ... اس كے بعد ايك دن وہ شخص مسجد ميں بيٹھا ہوا تھا كہ حضرت موسى ابن جعفر عليه‌السلام وہاں وارد ہوئے جب امام عليه‌السلام پر اس شخص كى نظر پڑى تو اس نے كہا: خدا بہتر جانتا ہے كہ اپنى رسالت كو كس خاندان ميں قرار دے\_(39)اس كے دوستوں نے اس سے تعجب سے پوچھا: كيا بات ہے؟ تم تو اس سے پہلے ان كو بہت برا بھلا كہتے تھے اس نے دوبارہ امام كے لئے دعا كى اور دوستوں سے الجھ پڑا\_

امام عليه‌السلام نے اپنے اصحاب سے\_ جو پہلے اس كو قتل كرنے كا ارادہ ركھتے تھے\_ كہا كيا بہتر ہے، تمہارى نيت يا ہمارا سلوك جو اس كو راہ راست پر لانے كا باعث بنا؟ (40)

ج\_ كام اور كوشش

امام موسى كاظم \_كے پاس زراعت اور كھيتى تھى آپ خود اس كے كام ميں لگے رہتے تھے، حسن ابن علي\_ آپ كے صحابى اور شاگرد\_ اپنے باپ كا قول نقل كرتے ہيں ميں نے امام موسى ابن جعفر عليه‌السلام سے ان كے كھيت ميں اس حالت ميں ملاقات كى كہ وہ محنت و مشقت كى وجہ سے قدموں تك پسينے سے بھيگے ہوئے تھے\_ ميں نے ان سے كہا: ميں آپ پر قربان جاؤں آپ كے آدمى (كام كرنے والے) كہاں ہيں ، آپ خود كيوں مشغول ہيں ؟

آپ نے فرمايا: مجھ سے اور ميرے والد سے بھى زيادہ بزرگ افراد اپنے كھيت ميں كام

كرتے تھے ميں نے عرض كيا وہ كون لوگ ہيں ؟ آپ نے فرمايا: ميرے جد رسول خدا اور اميرالمؤمنين عليه‌السلام اور ہمارے آباء ، اس كے بعد آپ نے فرمايا: كھيتى باڑى پيغمبروں مرسلين اور صالحين كا كام ہے\_(41)

د\_ سخاوت و كرم

جود و كرم، ساتويں امام عليه‌السلام كى صفتوں ميں سے ايك بڑى نماياں صفت تھي\_ آپ نے اپنے مالى امكانات كو\_ جو كھيتى باڑى كے ذريعہ آپ نے حاصل كئے تھے\_ اس طرح ضرورت مندوں كے حوالہ كر ديتے تھے كہ مدينہ ميں ضرب المثل كے طور پر لوگ آپس ميں كہا كرتے تھے '' اس شخص پر تعجب ہے جس كے پاس موسى ابن جعفر عليه‌السلام كى بخشش و عطا كى تھيلى پہنچ چكى ہو ليكن وہ پھر بھى تنگ دستى كا اظہار كرے\_(42)

آپ عليه‌السلام كى سخاوت و كرم كے بارے ميں ابن صباغ مالكى تحرير فرماتے ہيں : موسى كاظم \_اپنے زمانہ كے لوگوں ميں سب سے زيادہ عابد، دانا اور پاك نفس شخص تھے\_ آپ عليه‌السلام پيسے اور كھانے پينے كا سامان مدينہ كے ستم رسيدہ افراد تك پہنچاتے اور كسى كو خبر بھى نہيں ہوتى تھى كہ يہ چيزيں كہاں سے آئي ہيں \_ مگر آپ كى رحلت كے بعد پتہ چلا\_(43)

ايك شخص جس كا نام '' محمد ابن عبداللہ بكري'' تھا اپنے مطالبات كو وصول كرنے كے لئے مدينہ آيا ليكن اس كو كچھ نہيں ملا\_ واپسى پر امام \_سے ملاقات ہوئي اس نے اپنا ماجرا آپ كو سنايا\_ امام عليه‌السلام نے حكم ديا كہ اس كو تين سو دينار سے بھرى تھيلى دى جائے تا كہ وہ خالى ہاتھ اپنے وطن واپس نہ جائے(44)

ھ\_ تواضع اور فروتني

امام موسى ابن جعفر عليه‌السلام ايك كالے چہرہ والے كريہہ المنظر شخص كے پاس سے گذرے آپ عليه‌السلام نے اس كو سلام كيا اور اس كے پاس بيٹھ گئے اس سے باتيں كيں اور پھر اس كى حاجت پورى

كرنے كے لئے اپنى آمادگى كا اظہار فرمايا آپ سے كہا گيا كہ اے فرزند رسول كيا آپ ايسے شخص كے پاس بيٹھتے ہيں اور اس كى حاجتيں پوچھتے ہيں ؟

آپ نے فرمايا: وہ خدا كے بندوں ميں سے ايك بندہ ہے اور خدا كى كتاب ميں وہ ايك بھائي ہے، اور خدا كے شہروں ميں وہ ہمسايہ ہے، حضرت آدم عليه‌السلام جو بہترين پدر ہيں ، اس كے باپ ہيں اور آئين اسلام جو تمام دينوں ميں برترين دين ہے اس نے ہم كو اور اس كو باہم ربط ديا ہے(45)

سوالات

1\_ امام موسى كاظم \_كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار كے ساتھ كتنے دن زندگى گذارى آپ كے والد و والدہ كا نام اور آپ كى سب سے مشہور كنيت اور لقب بيان كيجئے\_

2\_ امام جعفر صادق \_كے ارشادات ميں سے ايك قول جو آپ كے فرزند موسى ابن جعفر\_ كى امامت كے بارے ميں ہے بيان فرمايئے

3\_ امام موسى كاظم \_نے اپنے باپ كى علمى تحريك كو كن حالات ميں جارى ركھا\_ اس زمانہ ميں اسلامى معاشرہ پر حكومت كرنے والے حاكم كے رويہ كا ايك نمونہ بيان فرمايئے

4\_ امام موسى كاظم عليه‌السلام كى علمى اور ثقافتى كوششوں كا كيا نتيجہ رہا؟

5\_ امامت كے محاذ كى نگہبانى كے لئے امام موسى كاظم \_كے جہاد كا محور كيا چيزيں تھيں \_

6\_ امام موسى كاظم \_كس تاريخ كو كس طرح اور كہاں شہيد ہوئے؟

حوالہ جات

1 ابواء مكہ اور مدينہ كے درميان ايك جگہ كا نام ہے\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام كى والدہ گرامى جناب آمنہ بنت وہب كى قبر اسى جگہ ہے\_

2 بحار الانوار جلد 48/ 1\_مناقب جلد 4/323 \_

3 بحار جلد 48/6، كافى جلد 1/398\_

4 انوار البھيتہ/163\_

5 بحار جلد 48/3\_

6 بحار جلد 48/11\_

7 الصواعق المحرقہ /203\_

8 بحار جلد 48/21\_

9 اعلام الوري/ 291، ارشاد مفيد /290، بحار جلد 48/20\_

10 بحار جلد 48/18\_

11 بحار جلد 47/3، مناقب ابن شہر آشوب جلد 4/320\_

12 شعوبيہ غير عرب لوگوں كے ايك گروہ كا نام ہے جو عمر كے زمانہ خلافت ميں نيشنلسٹ مخالف فكر كے ساتھ ظاہر ہوا اور اموى و عباسى دور حكومت ميں اس كو زيادہ رونق ملي\_ يہ لوگ مسلمان معاشرہ ميں اختلاف اور شگاف ڈالنے كا اہم سبب بنے ''ك'' حياة الامام موسى ابن جعفر عليه‌السلام ج 2/ 110\_ 117 اور واہ نامہ اجتماعى و سياسى مضقہ حسين رہجو /1140\_

13 رجال كشى /266، معجم رجال الحديث جلد 19/279\_ 278\_

14 انوار البھيّة/ 170\_ 169\_

15 مرحوم شيخ طوسى نے اپنى ( كتاب) رجال ميں موسى ابن جعفر عليه‌السلام كے شاگردوں كى تعداد دو سو بہتر 272 لكھى ہے ليكن حياة الامام موسى ابن جعفر عليه‌السلام كے مؤلف محترم نے امام كے تين سو اكيس 321 شاگردوں كے تفصيلى حالات درج كئے ہيں حياة الامام موسى عليه‌السلام جلد 2/374\_ 224\_

16 رجال كشى /591\_

17 من احبّ بقائہم فہو منہم من كان منہم كان وَرَدَ النار رجال كشي/441 ، معجم رجال الحديث جلد 9/122\_

18 يا زياد لان اسقط من شاهق فاتقطّع قطعةً قطعةً احبُّ اليَّ من ان التوّلى منهم عملاً او اطا بساط رجل: منهم'' مكاسب شيخ مرتضى انصارى باب ولايت جائر/ 48 و تنقيح المقال مامقانى ج 1/453\_

19 رجال كشى /433\_

20 بحار 47/136\_

21 رجال كشى /433، بحار جلد 48/136\_

22 ارشاد مفيد /298، تاريخ بغداد جلد 13/31، مناقب جلد 4/320، اعلام الورى /197، الصواعق المحرقہ/204، تذكرة الخواص/314، بحار جلد 48/103، احتجاج طبرسى جلد 2/167\_

23 عيون اخبار الرضا جلد 1/68، احتجاج طبرسى جلد 2/163، بحار جلد 48/129\_ 125\_

24 يہ حسين ابن على ابن حسن ابن حسين ابن على ابن ابيطالب ہيں چونكہ سرزمين ''فخ'' ميں جو مكہ سے ايك فرسخ كے فاصلہ پر واقع ہے\_ عباسى سپاہيوں كے ہاتھوں قتل كرديئے گئے اس لئے '' صاحب فخ'' يا '' شہيد فسخ''كے نام سے مشہور ہوئے\_

25 مقاتل الطالبين /457 نشر دار المعرفة بيروت تحت عنوان ذكر من خرج مع الحسين \_ حسين ابن على اور يحى ابن عبداللہ كى باتوں كا متن ملاحظہ ہو '' ما خرجنا حتى شاورنا اهل بيتنا و شاورنا موسى ابن جعفر فامرنا بالخروج''\_

26 مقاتل الطالبين''مضى و اللہ مسلماً صالحاً صوّاماً قوّاماً آمراً بالمعروف ناہيا عن المنكر ما كان من اہل بيتہ مثلہ ''\_

27 بحار جلد 48/151 '' و الله ما خرج حسين الا عن امره و لا عن امره و لا اتبع الا محبته لانه صاحب الوصيته فى اهل هذا البيت قتلنى الله ان ابقيتُ عليه''\_

28 وفيات الاعيان جلد 2/256\_

29 بحار الانوار جلد 48/213،232،ارشاد مفيد/300، مقاتل الطالبين/334\_

30 ساصرفٌ عن آياتى الذين يتكبرون فى الارض بغيرالحق و ان يروا كل آية: لا يؤمنوا بها و ان يروا سبيل الرشد لا يتخذه سبيلا و ان يروا سبيل الغى يتخذه سبيلا ذلك بانّهم كذّبوا باآياتنا و كانوا عنها غافلون\_

31 '' اُخذَت منه آمرةً و لا ياخذهاالا معمورة'' بحار جلد 48/138 ،تفسير عياشى جلد 2/30، تفسير برہان جلد 2/37 شايد اس آخرى جملہ سے امام كى مراد يہ ہو كہ جب تك گھر كو آبادكرنے كا امكان نہ ہو اس وقت تك اس كو واپس نہيں ليں گے اور اس وقت اس كا وقت نہيں ہے\_

32 الفصول المھمة /239 ، مناقب جلد 4/327، ارشاد مفيد/300، اعلام الورى /299، مقاتل الطالبين /334\_

33 ہارون كے زندان ميں امام كتنے دنوں تك رہے اس ميں اختلاف ہے چارسال، دس سال، بھى مذكور ہے\_ تذكرة الخواص/314 سيرة الائمة الاثنى عشر جلد 2/351، بحار جلد 48/206\_ 228 ، مہدى عباسى كى قيد ميں جتنے دنوں رہے يہ مدت اس كے علاوہ ہے\_

34 الفصول المہمہ /241، انوار البھيہ /181، تاريخ ابوالفداء جلد 2/16 يہ بتا دينا ضرورى ہے كہ امام موسى كاظم اور مام جواد عليہما السلام كے مرقد اطہر آج كل كاظمين كے نام سے مشہور ہيں \_

35 اللهم انّى طالماً كُنتُ اَسئَلُكَ اَن تُفَرّغَنى لعبادتك وَ قَد استَجَبتَ منّى فلك الحمد على ذالك'' مناقب جلد 4/318 ، بحار جلد 8، ارشاد مفيد /300، الفصول المہمہ /240\_ تھوڑے سے فرق كے ساتھ\_ امام كا يہ جملہ زندان جانے سے پہلے آپ كے اجتماعى كام ميں مشغوليت كى شدّت كو بيان كرتا ہے\_

36 بحار جلد 48/108، حياة الامام موسى بن جعفر عليه‌السلام جلد 1/142\_ 140\_ عيون اخبار الرضا جلد 1/78\_ 77\_

37 ارشاد مفيد /296، مناقب جلد 4/318، اعلام الورى /296\_

38 الصلوة على موسى بن جعفر عليه‌السلام الذى يحيى الليل بالسهر الى السّحر بمواصلة الاستغفار حليف السجدة و الدموع الغزيرةَ و المناجاتَ الكثيرة الضّراعات و الضراعات المتصلة\_ انوار البہيہ مرحوم شيخ عباس قمي/188\_

39 اللہ اعلم حيث يجعل رسالتہ \_

40 ارشاد مفيد/297، تاريخ بغداد جلد 13/28، مناقب جلد4/319، دلائل الامامہ /151 \_ 150، بحار ج 48/103\_102، اعلام الورى /296، مقاتل الطالبين /332\_

41 ''و هو من عمل النبين و المرسلين و الصالحين''من لا يحضرہ الفقيہ جلد 3/98 مطبوعہ بيروت ميں /401، بحار جلد 48/5\_

42 عمدة الطالب /196'' عجباً لمن جائتہ صرة موسى فشكى القلّة''\_

43 فصول المہمہ/ 237\_

44 المجالس السنية جلد 2/527\_

45 تحف العقول /35 '' عبدٌ من عباد الله و اخ فى كتاب الله و جارٌ فى بلاد الله يجمعنا و اباه خير الاباء آدم و افضل الاديان الاسلام''\_

گيارہواں سبق:

امام على ابن موسى الرضا عليه‌السلام كى سوانح عمري

ولادت

آسمان ولايت كے آٹھويں ستارہ حضرت على ابن موسى الرضا عليه‌السلام 11 ذى القعدہ 148 ھ ق كو اپنے جد بزرگوار امام جعفر صادق \_كى شہادت كے سولہ دن بعد پيدا ہوئے\_(1)

آپ كا نام على ركھا گيا مشہور لقب رضا اور كنيت ابوالحسن ہے پدر بزرگوار كا اسم گرامى امام موسى كاظم عليه‌السلام اور مادر گرامى كا نام نجمہ ہے (2)، جو خردمندى ايمان اور تقوى ميں ممتازترين عورتوں ميں سے تھيں \_(3)

امامت پر نص

امام على ابن موسى الرضا نے 183 ھ ق ميں \_ جناب موسى ابن جعفر \_كى شہادت كے بعد 35 برس كى عمر ميں منصب امامت سنبھالا\_

آپ كى امامت كا تعيّن تمام ائمہ معصومين عليم السلام كى امامت كى طرح رسول خدا كى تعيين و تصريح اور آپ كے پدر گرامى امام موسى كاظم \_كے تعارف سے ہوا\_

اپنى شہادت سے پہلے موسى ابن جعفر \_نے زمين پر آٹھويں حجت خدا اور اپنے بعد كے امام كا تعارف مسلمانوں كے درميان كرايا تاكہ لوگ كجروى اور گمراہى ميں نہ جائيں \_

''مخزومي'' نقل كرتے ہيں كہ موسى ابن جعفر \_نے مجھ كو اور چند دوسرے افراد كو بلايا اور فرمايا: تم كو معلوم ہے كہ ميں نے تم لوگوں كو كيوں بلايا ہے؟ ہم نے كہا نہيں آپ نے فرمايا ميں

چاہتا ہوں كہ تم لوگ گواہ رہو كہ ميرا يہ بيٹا\_ امام رضا كى طرف اشارہ كر كے\_ وصى اور ميرا جانشين ہے ... ''(4)

يزيد بن سليط نقل كرتے ہيں كہ عمرہ بجالانے كے لئے ميں مكہ جارہا تھا، راستہ ميں امام موسى كاظم \_سے ملاقات ہوئي\_ ميں نے ان سے عرض كى كہ ميرے ماں باپ آپ پر فدا ہوجائيں آپ بھى اپنے پدر بزرگوار كى طرح مجھكو بتايئے اور اپنے بعد آنے والے امام كا تعارف كرايئےامام عليه‌السلام نے امامت كے بارے ميں تھوڑى وضاحت كرنے اور اس بات كو بيان كرنے كے بعد كہ امام عليه‌السلام خدا اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف سے معين ہوتا ہے\_ فرمايا'' ميرے بعد ميرے فرزند على عليه‌السلام (ابن موسي عليه‌السلام ) امام ہوں گے جو على عليه‌السلام اور علي عليه‌السلام ابن الحسين عليه‌السلام كے ہم نام ہيں \_(5)

اخلاق و سيرت

ائمہ معصومين پسنديدہ اخلاق اور بہترين سيرت ميں دوسروں كے لئے نمونہ عمل تھے اور عملى طور پر لوگوں كو پاكيزہ زندگى اور فضيلت كا درس ديتے تھے، وہ لوگ باوجود اس كے كہ امامت كے بلند مقام پر فائز اور خدا كے برگزيدہ بندہ تھے ليكن پھر بھى انہوں نے اپنے كو لوگوں سے جدا نہيں كيا\_

ابراہيم ابن عباس كہتے تھے كہ : ميں نے كبھى يہ نہيں ديكھا كہ امام رضا عليه‌السلام اپنى باتوں سے كسى كو تكليف پہنچاتے ہوں اور كسى كے كلام كو قطع كرتے ہوں اور كسى حاجتمندكو\_ امكان كے باوجود\_ بھگا ديتے ہوں ، دوسروں كى موجودگى ميں پير پھيلاتے يا ٹيك لگاتے ہوں يا اپنے غلاموں ميں سے كسى كو كوئي ناروا بات كہتے ہوں ، يا لعاب دہن كو دوسروں كے سامنے پھينكتے ہوں اور قہقہہ مار كر ہنستے ہوں ، ان كى ہنسى بس تبسم كى حد تك تھى ، جب دسترخوان بچھايا جاتا تو تمام گھر والوں كو حتى كہ دربان اور خدمت گزار كو بھى اس پر بٹھاتے اور ان لوگوں كے ساتھ كھانا كھاتے، راتوں كو كم

سوتے اور رات كے زيادہ حصہ ميں صبح تك بيدار رہتے اور عبادت كيا كرتے تھے، بہت روزے ركھتے\_(6)

'' محمدبن ابى عباد'' نقل كرتے ہيں كہ : گرمى ميں آپ كا فرش چٹائي اور جاڑوں ميں كمبل ہوتا تھا، گھر ميں كھردرا كپڑا زيب تن فرماتے ليكن جب كبھى لوگوں كے درميان جاتے تو ( معمولاً جو لباس پہننا جاتا ہے وہى پہنتے تھے) اپنے كو سنوار تے\_(7)

ايك شب اپنے مہمانوں كے ساتھ بيٹھے ہوئے باتيں كر رہے تھے كہ ناگاہ چراغ ميں كوئي خرابى پيدا ہوگئي ، مہمان نے ہاتھ بڑھا يا تا كہ چراغ كو روشن كردے حضرت نے منع فرمايا اور خود اس كام كو انجام د يا اور فرمايا'' ہم وہ ہيں كہ جو مہمانوں سے كام نہيں ليتے\_(8)

حمام ميں ايك شخص نے جو آپ كو نہيں پہچانتا تھا، كہا كہ : ذرا كيسہ سے ميرا جسم مل ديں \_ امام عليه‌السلام نے قبول كيا \_اس نے جب امام عليه‌السلام كو پہچان ليا تو شرمندگى كے ساتھ عذر خواہى كرنے لگا\_ امام عليه‌السلام نے كيسہ سے اس كا جسم ملتے ہوئے اس كا دل ركھ ليا كہ نہيں كوئي بات نہيں \_(9)

اہل بلخ كاايك شخص نقل كرتا ہے كہ ميں خراسان كے سفر ميں امام رضا عليه‌السلام كے ساتھ تھا\_ ايك دن دسترخوان بچھايا گيا امام رضا \_نے تمام خدمت گاروں كو حتى كہ سپاہ ناموں جلد والوں كو بھى دسترخوان پر بٹھايا تا كہ وہ بھى آپ كے ساتھ كھانا كھائيں ، ميں نے عرض كي: ميں آپ پر فدا ہوجاؤں بہتر ہے كہ يہ لوگ دوسرے دسترخوان پر بيٹھ جائيں \_آپ عليه‌السلام نے فرمايا: ٹھہرو، بيشك خدا ايك ہے، سب كے ماں باپ ايك ہيں اور جزاء عمل كے مطابق ہے(10) امام رضا عليه‌السلام كے خادم\_ ياسر\_ نقل كرتے ہيں كہ امام عليه‌السلام نے ہم سے فرمايا كہ '' جب تم كھانا كہا رہے ہو اور ميں تمہارے پاس آكر كھڑا ہوجاؤں تو تم ( ميرے احترام كے لئے) كھڑے نہ ہونا يہاں تك كھانا كھا كر فارغ ہوجاؤ\_ اسى وجہ سے اكثر ايسا اتفاق ہوا كہ امام عليه‌السلام نے ہم كو آواز دى اور ان كے جواب ميں كہہ ديا گيا كہ '' كھانا كھانے ميں مشغول ہيں ، امام عليه‌السلام ايسے موقع پر كہہ ديتے تھے كہ '' اچھا رہنے دو يہاں تك كہ كھانا كھا كر فارغ ہوجائيں ''(11) يعقوب نوبختى نقل فرماتے ہيں كہ ايك سائل نے امام رضا \_سے كہا كہ مروت كے بقدر مجھے عطا كيجئے امام عليه‌السلام نے فرمايا كہ ہمارى وسعت ميں يہ بات نہيں ہے\_ سائل نے عرض كيا، ميرى مروت كے بقدر عطا كيجئے\_ امام عليه‌السلام نے غلام كو حكم ديا كہ اس كو دو سو دينار دے ديئےائيں (12)

امام كا علمى مقام

آٹھويں امام علم و فضل كے اعتبار سے اس منزل پر فائز تھے كہ ہر آدمى آپ كو پہچانتا، آپ كى علمى عظمت كا اعتراف كرتا اور آپ كے سامنے سر تعظيم خم كرديتا تھا\_

آپ كا زمانہ وہى زمانہ ہے جس زمانہ ميں مختلف عقائد و افكار سے سابقہ تھا\_ علوم منتقل ہو رہے تھے\_ معارف يونان و اسكندريہ كے متون كا ترجمہ ہوكر دنيائے اسلام اور عرب ميں آرہا تھا، مختلف قسم كے مكاتب فكر كے نظريات اور ان كے گوناگوں عقائد معاشرہ ميں آرہے تھے اور اس كے نتيجہ ميں تضاد اور مختلف خيالات و عقائد ابھر رہے تھے، ايسے وقت ميں لوگوں كے لئے اعتماد كے قابل صرف امام رضا \_كا وجو د پر فيض تھا\_

آپ كا پركشش اور پر فيض محضر مبارك شاگردوں اور محققين سے موجيں مار رہا تھا، مختلف فكرى جماعتوں كے رہبروں جيسے ثنويہ، دھريہ، يہود، نصارى ،زردشتي، زنديق كے مناظروں كى مركز خلافت بنى عباس ميں گرما گرم نشستيں تاريخ ميں موجود ہيں جن ميں سے ہر مناظرہ آپ كے علمى اور ارشاد و ہدايت كے بلند مقام كو پايہ ثبوت تك پہنچاتا ہے(13) ان مناظروں ميں ايك طرف تو امام \_انحرافات كا سد باب كرتے اور دوسرى طرف لوگوں كو اسلامى علوم و معارف سكھاتے تھے اور چونكہ خلفاء بنى عباس كے توسط سے ان كتابوں كے ترجمہ كا مقصد سياسى تھا جيسے علم امام عليه‌السلام سے مقابلہ يا لوگوں كے ايمان كو اہل بيت عليه‌السلام سے برگشتہ كردينا اس لئے امام عليه‌السلام نے بھى مخصوص انداز سے ان كے منصوبہ كو خاك ميں ملاديا\_

امام عليه‌السلام كى شخصيت

امام رضا \_كى عظمت و ممتاز شخصيت كے متعلق تمام مورخين اور محدثين اتفاق نظر ركھتے ہيں يہاں تك كہ مامون جو آپ كا سخت دشمن تھا اس نے بھى بارہا اس كا اعتراف كيا ہے\_

اس نے اپنے معين كردہ شخص رجاء بن ابى ضحاك سے جب امام عليه‌السلام كے مدينہ سے مرو سفر كرنے كى خفيہ خبر سنى تو كہا : '' يہ ( امام عليه‌السلام كى طرف اشارہ ) روئے زمين پر بہترين فرد اور انسانوں ميں سب سے بڑے عالم اور عابد ہيں ...''(14)

نيز امام عليه‌السلام كى ولى عہدى كے سلسلہ ميں مامون نے بيس ہزار افراد كو جمع كركے خطاب كيا:'' ... ميں نے فرزندان عباس اور فرزندان على كے درميان تلاش كيا ليكن ان ميں سے كسى كو اس امر كے لئے على ابن موسى رضا عليه‌السلام سے زيادہ لائق، متدين، پارسا اور بافضيلت نہيں پايا(15)

امامت كا زمانہ

على ابن موسى \_نے اپنے پدر بزرگوار كے قيد خانہ ميں شہادت كے بعد، 35 سال كى عمر ميں رہبرى اور امامت كا عہدہ سنبھالا\_ آپ عليه‌السلام كى امامت كى مدت بيس سال تھي، ہارون الرشيد كے زمانہ كے دس سال، امين كى حكومت كے زمانہ كے پانچ سال اور مامون كى خلافت كے عہد كے پانچ سال\_

آپ عليه‌السلام كى امامت كے زمانہ ميں آپ عليه‌السلام كے مبارزات اور آپ عليه‌السلام كے موقف و رويہ عباسى خلافت كى مشينرى كے مد مقابل تھا، واضح كرنے كے لئے ضرورى ہے كہ اس زمانہ كے حالات اور خصوصيات كو ديكھتے ہوئے آپ كے زمانہ امامت كو دو حصوں ميں تقسيم كيا جائے\_

1\_ آغاز امامت سے خراسان بھيجے جانے تك ( 183 ھ ق تا 201 ھ ق)

2\_ خراسان بھيجے جانے كے بعد ( 201 ھ ق سے 203 ھ ق تك)

الف\_ آغاز امامت سے خراسان بھيجے جانے تك

على ابن موسى الرضا عليه‌السلام اپنے زمانہ كے حكام جور كى طاقت سے بے پروا ہوكر ہدايت و رہبرى اور امامت كے فرائض انجام ديتے رہے اس راستہ ميں آپ عليه‌السلام نے كسى بھى كوشش سے دريغ نہيں كيا\_ حكومت كے مقابل امام عليه‌السلام كا رويہ\_ اس استبدادى زمانہ ميں \_ ايسا واضح تھا كہ آپ عليه‌السلام كے كچھ اصحاب آپ عليه‌السلام كى جان كے بارے ميں ڈرنے لگے تھے\_

صفوان ابن يحيى نقل كرتے ہيں كہ امام رضا عليه‌السلام نے اپنے والد كى رحلت كے بعد ايسى باتيں كہيں كہ ہم ان كى جان كے بارے ميں ڈرگئے، اور ہم نے ان سے عرض كيا، آپ عليه‌السلام نے بہت بڑى بات كو آشكار كرديا ہے\_ ہم آپ عليه‌السلام كے لئے اسى طاغوت ( ہارون) سے ڈر رہے ہيں آپ عليه‌السلام نے فرمايا: جو كوشش چاہے كر لے وہ ميرا كچھ نہيں بگاڑ سكتا(16) '' محمد ابن سنان'' فرماتے ہيں كہ ہارون كے زمانے ميں ، ميں نے امام رضا عليه‌السلام سے عرض كيا: آپ نے امر امامت كے لئے اپنے كو مشہور كر ليا اور باپ كى جگہ بيٹھے ہيں جبكہ ہارون كى تلوار سے خون ٹپك رہا ہے\_

آپ عليه‌السلام نے فرمايا كہ : '' ... اگر ہارون ميرے سر كے بال ميں سے ايك بال بھى كم كردے تو تم گواہ رہنا كہ ميں امام نہيں ہوں (17) آٹھويں امام عليه‌السلام كى اس زمانہ ميں ہرچند كہ بڑى وسيع كاركردگى تھى ليكن مصلحت اسلام كا تقاضا يہ تھا كہ خلافت سے براہ راست ٹكرانے كى بجائے اپنے فريضہ الہى كو دوسرى طرح انجام ديں تا كہ وہ دشمن امام رضا \_كے موقف سے ٹكرانے كے لئے تيار نہ ہوجائيں جو چھٹے امام عليه‌السلام كى عمر كے آخرى زمانہ ميں اس بنيادى نقشہ كى گہرائي اور اہميت سے واقف ہوچكے تھے جو نقشہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق (عليہماالسلام)نے جعفرى يونيورسٹى كے قالب ميں پيش كيا تھا\_

آپ نے علويوں كے بہت سے قيام\_ جيسے اسلامى ثقافت كى نشر و اشاعت كے لئے زيد ابن

على كے قيام\_ كى پشت پناہى اور حمايت كے علاوہ، اسلامى ثقافت كے مختلف پہلوؤں كى مخصوص انداز ميں اپنے زمانہ كے تقاضا كے مطابق حمايت كي\_

امام عليه‌السلام كى امامت كا يہ آٹھ سالہ دور ( ابتداء امامت سے خراسان بھيجے جانے تك) جو امين و مامون كى خلافت كا زمانہ تھا ايك رخ سے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق عليہما السلام كے زمانہ سے مشابہ تھا\_

اس لئے كہ ايك طرف امين و مامون كے درميان خلافت كے مسئلہ پر خونين اختلافات اور كشمكش چھڑى ہوئي تھي\_ (18) اور نتيجہ ميں 198 ھ ق ميں امين قتل كرديا گيا اور مامون تخت خلافت پر بيٹھا\_

دوسرى طرف انحرافى ثقافت نئے قالب اور جديد شكل ميں پھيل رہى تھى علم كلام، فقہ اور اخلاق والے مكاتب فكر ہر لحظہ پراگندہ ہو رہے تھے اور انتشار پھيلا رہے تھے\_ علماء ملل و اديان ، خدمت، تعاون، ترجمہ، طبابت اور قدرتى ذخائر سے فائدہ اٹھانے كے ساتھ ساتھ تفرقہ اندازى اور ايسے مسائل كو نشر كرنے ميں لگے ہوئے تھے جو اسلام سے دوراور منحرف كرنے كا سبب بنتے تھے\_ مامون نے اس زمانہ ميں علم و حكمت سے دوستى كے نام پر اپنے سياسى مقاصد كو حاصل كرنے كے لئے ان كے لئے ميدان خالى كر ركھا تھا، اور اس بات كى كوشش كر رہا تھا كہ حق دار پارٹى كے ثقافتى نفود كو\_ جو كہ امام محمد باقر \_كے زمانہ سے مائل بہ وسعت تھا\_ محدود كر دے اور معاشرہ كے ذہن كو انقلابى اور اہل بيت كى حق پر استوار ثقافت سے ہٹادے\_

يہى وہ جگہ ہے جہاں اسلامى معاشرہ كے لئے اس آٹھ سالہ دور ميں امام كى شخصيت ابھر كر سامنے آئي اور شيعوں كو بھى موقع ملا كہ مسلسل آپ سے رابطہ ركھيں اور آپ كى رہنمائي سے بہرہ مند ہوتے رہيں خاص كر اس وقت سے جب آپ نے بصرہ اور كوفہ كا سفر كيا اور عوامى مركز سے براہ راست ارتباط پيدا كيا تو ان دو شہروں كے عوام نے پہلے سے آمادگى كى بنا پر اپنے رہبر كا شاندار استقبال كيا\_ امام عليه‌السلام نے اپنے دوستوں اور شيعوں سے ملاقات كے علاوہ مختلف قوموں كے

دانشمندوں اور مختلف جماعتوں كے ليڈروں سے بحث و مناظرہ كى نشستيں تشكيل ديں اور معارف اسلامى كى مختلف انداز سے نشر و اشاعت كي(19) امام عليه‌السلام اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے موقف كے استحكام اور اسلامى معاشرہ كے مختلف طبقوں كے درميان اپنے نفوذ كو وسعت دينے ميں كامياب ہوئے\_

مامون سے ايك گفتگو ميں آپ عليه‌السلام لوگوں كے در ميان اپنے نفوذ كے ميزان كى طرف اشارہ فرماتے ہيں كہ:اس امر \_ولى عہدى \_ نے ہمارے لئے كسى نعمت كا اضافہ نہيں كيا ہے \_ ميں جب مدينہ ميں تھا تو ميرى تحرير مشرق و مغرب ميں چلتى تھى ...(20)

اكثر ايسا ہوتا تھا كہ حكومت كے مسائل كو حل كرنے اور مختلف گروہوں كے غصہ كوٹھنڈا كرنے كے لئے مامون امام رضا \_سے رابطہ قائم كرتا تھا اور ان سے يہ خواہش كرتا تھا كہ لوگوں سے باتيں كريں اور ان كو خاموش رہنے اور چپ ہو جانے كى دعوت ديں \_(21)

علويوں كا قيام

علويوں نے بھى دربار خلافت كے جھگڑوں اور ان كے آپس ميں الجھ جانے سے فائدہ اٹھا يا اور امام \_كى شخصيت اور ان كے موقف پر تكيہ كرتے ہوئے خلافت كى مشينرى كے خلاف قيام اور شورش بر پا كى منجملہ اُن كے :(ابوالسرايا) كا قيام تھا ، (22)انہوں نے محمد ابن ابراہيم طباطباكى بيعت كے نعرہ كے ساتھ 199 ھ ق ميں كوفہ ميں خروج كيا اور لوگوں كو خاندان پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى نصرت اور شہيدان آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے خون كا انتقام لينے كى دعوت دى \_ابوالسرايا كا لشكران تمام سپاہيوں كو ختم كرديتا تھا جن كو حكومت ان لوگوں سے مقابلہ كے لئے بھيجتى تھى اور يہ لشكر جس شہر ميں بھى جاتا اس كو اپنے قبضہ ميں لے ليتا تھا (23)

وہ دو ماہ سے كم عرصہ ميں مامون كے دو لاكھ كے لشكر كو قتل كرنے ميں كامياب رہے \_اس

طرح كوفہ، جس نے حسين ابن على كے ساتھ خيانت كا ثبوت ديا اور زيد ابن على كو تنہا چھوڑدياتھا ، اس بار ابن طباطباكى ہمراہى ميں علوى تحريك اور اس كے اعلى مقاصد كے دفاع كيلئے اٹھ كھڑاہوا\_

كوفہ ميں ابوالسراياكے قيام كے علاوہ مختلف علاقوں جيسے بصرہ ، يمن،واسط،مدائن حتى بين النہرين اور شام ميں علويوں اور غير علويوں نے قيام كيا اور حكومت عباسى كے مدمقابل ڈٹ گئے\_(24)

يہ تمام چيزيں اس بات كى بيّن دليل ہيں كہ مختلف طبقات كے لوگ غير اسلامى حكومت اور عباسيوں كے ظلم كے خلاف تھے اور اہل بيت عليه‌السلام كے حق طلب اور مكتب عدالت كے گرويدہ ہوتے جارہے تھے \_

اسى وجہ سے ہم ديكھتے ہيں اسلامى مملكت كے اندر مامون كى تمام تر كوششوں كے باوجود يہاں تك كہ اپنے بھائي امين كے قتل كردينے كے بعد بھى تمام اسلامى علاقوں پر جيسا چاہتا تھا ويسا تسلط نہ حاصل كرسكا\_

اگر چہ اس زمانہ ميں \_ ظاہرى قدرت اور ذر و زور كے اعتبار سے \_ نگا ہيں حكومت كے پايہ تخت (مرو) پرجمى ہوئي تھيں ،ليكن دينى وراثت ،آوازہ حق اور حق كے اصلى رہبر كے چہر ہ كو ديكھنے كے لئے نگاہيں مدينہ كى طرف متوجہ تھيں يعنى اس شہر كى جانب جہاں فرزندپيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور پيشوائے حق حضرت على ابن موسى رضا \_رہتے تھے \_

اس عرصہ ميں دوسرے تمام لوگوں سے زيادہ اچھى طرح مامون كو معلوم تھا كہ كون سا حادثہ اس كے انتظار ميں ہے ان تحريكوں كا سرچشمہ كہاں ہے كس كى پشت و پناہى اور موقف پر اعتماد كرتے ہوئے يہ تحريكيں چل رہى ہيں اس وجہ سے اس نے اس بنيادى اور بڑى بات كى اصولى چارہ جوئي كرنے كى تركيب سوچى \_

ب\_ سفر خراسان كى پيشكش كے آغاز سے شہادت تك

امام عليه‌السلام كى زندگى كا يہ حصہ جو تقريباً 18 مہينوں پر پھيلا ہوا ہے \_ كم مدت ہونے كے با وجود اس واقعہ كو اپنے دامن ميں لئے ہے جس نے خلافت عباسى كے مد مقابل امامت كے موقف كو دوسرى سطح ميں قرار ديا \_

مشكلات اور دشوارياں جو علويوں كى طرف سے پيدا ہوگئي تھيں جن كا سرچشمہ ان كے راس و رئيس امام رضا \_كى گراں قدر شخصيت تھى ، وہ دشوارياں جنہوں نے حكومت كو زوال كے معرض خطر ميں ڈال ركھا تھا \_ ان كے چنگل سے نجات حاصل كرنے كے لئے مامون نے وہ نيا طريقہ اپنا يا جس كو آج تك اس نے نہيں اپنا يا تھا \_ اور وہ طريقہ يہ تھا كہ وليعھدى كى پيشكش كركے اہم ترين مخالف شخصيت كو اپنے مركز قدرت ميں آنے كى دعوت دے اور ان كو اپنا بالا دست بنادے\_

لہذا نہ چاہنے كے با وجود اپنے وزير (فضل ابن سہل ) سے مشورہ كے بعد امام عليه‌السلام كو مدينہ سے مامون نے مرو بلايا اور وليعہدى قبول كرنے كے لئے مجبور كيا\_

مامون كے اس خلاف توقع اور نئے اقدام ميں ابتداء ميں اس كى حكومت كے لئے بڑى مشكليں پوشيدہ تھيں جن ميں سب سے بڑى مشكل يہ تھى كہ عباسيوں اور علويوں كى رائے اس اقدام كا استقبال نہيں كررہى تھى \_ اس لئے كہ وہ لوگ يہ ديكھ رہے تھے كہ اس نے مسند خلافت تك پہنچنے كے لئے اپنے بھائي كو قتل كرديا اور خود بھى اہل بيت عليه‌السلام كے سخت ترين دشمنوں ميں شمار كياجاتاتھا اس لئے مامون نے كسى بھى ممكنہ صورت سے اپنے صدق و اخلاص كو ثابت كرنے كے لئے مندرجہ ذيل اقدامات كئے :

1\_سياہ لباس كو جو عباسيوں كا شعار تھا، جسم سے اتار پھينكا اور سبز لباس جو علويوں كا شعار تھا پہن ليا\_

2\_اس نے حكم ديا كہ امام رضا عليه‌السلام كے نام كے سكّے ڈھالے جائيں اور ہرشہر ميں منجملہ ان كے مدينہ ميں ان كے نام كا خطبہ پڑھا جائے \_

3\_اپنى بيٹى ام حبيبہ كو\_ با وجود اس كے كہ امام عليه‌السلام سے چاليس سال چھوٹى تھى \_امام \_كى زوجيت ميں دے ديا\_

4\_امام رضا عليه‌السلام اور علويوں كا بظاہر احترام واكرام كرنے لگا\_

مامون مطمئن تھا كہ ان اقدامات ميں سے كوئي بھى اقدام يہاں تك كہ امام عليه‌السلام كے لئے بيعت حاصل كرنا بھى اس كے نقصان كا سبب نہيں ہے \_ اس سياست كو اپنا نے كا مقصد يہ تھا كہ اس وقت فوراًعلويوں كى شورش كو روك ديا جائے اور ايك طويل مدتى منصوبہ كے تحت امام \_كو ميدان سے الگ ہٹاديا جائے \_

ولى عہدى كا واقعہ

امام رضا \_كى ولى عہدى كے واقعہ كو دو لحاظ سے ديكھنا چاہئے ، ايك تو اس زمانہ كى خلافت كى مشينرى كى سياست كے اعتبار سے اور دوسرے امام كے نظريہ كے مطابق \_

الف \_خلافت كى سياست كے اعتبار سے

ولى عہدى كے مسئلہ ميں مامون كے چند مقاصد پوشيدہ تھے ان ميں سے اہم ترين مقاصد كى طرف اشارہ كيا جارہا ہے \_

1\_ امام رضا \_كى شخصيت سے جو خطرہ تھا اس سے اپنے آپ كو بچالينا \_

2\_امام رضا \_كو اپنے زير نظر ركھنا اور شايد مامون نے اپنى بيٹى سے آپ كى شادى اسى وجہ سے كى تھى كہ ان كى بيرونى سرگرميوں كو زير نظرركھنے كے علاوہ ان كى داخلى زندگى ميں بھى ايك نگہبان معين كردے جو ہمارے لئے بھى قابل اطمينان ہو اور ان كا بھى اعتماد حاصل كرلے \_

چنانچہ ہم ديكھتے ہيں كہ امام \_كو مرو بلاتے ہى اس نے جاسوسوں كو معين كرد يا منجملہ ان كے ہشام ابن ابراہيم راشدى جو امام \_كے نزديك ترين افراد ميں سے تھا اور امام \_كے امور اسى كے ہاتھ سے انجام پاتے تھے وہ فضل ابن سہل اور مامون سے رابطہ پيدا كركے اپنى مخصوص حيثيت كو ان كے سامنے بيان كرتاہے اور مامون اس كو (عمومى رابطہ كا ذمہ دار ) امام عليه‌السلام كا نگہبان بنا ديتا ہے اس كے بعد امام \_سے وہى ملاقات كرسكتا تھا جس كو ہشام چاہتا \_نتيجہ يہ ہوا كہ امام كے دوستوں كى ملاقات كم ہوگئي اور جو كچھ امام كے گھر ميں ہوتا اس كى خبر ہشام مامون كو ديتا \_(25)اور وہ اس طرح امام كے شيعوں اور رشتہ داروں كو مكمل طور پر پہچانتا تھا \_

3\_معاشرتى زندگى اور عوام كے مراكز سے امام \_كا رابطہ منقطع كردينا \_ تا كہ اس طرح آپكے چاہنے والے آپ تك نہ پہنچ سكنے كى وجہ سے پراكندگى كا شكار ہو جائيں \_

4\_امام كى معنوى حيثيت اور نفوذ سے علويوں كى شورشوں كو ختم كرنے اور عباسيوں كے خلاف لوگوں كے غيظ و غضب اور كينہ كو ختم كرنے ميں فائدہ حاصل كرنا \_ اس نے يہ سمجھاتھا كہ آپ كى شخصيت كا جتنا معنوى نفوذ ہے اور جتنى عوامى پشت پناہى آپ كو حاصل ہے آپ سے اپنا سلسلہ جوڑ كراتنى ہى جگہ اس كى حكومت بھى لوگوں كے در ميان پيدا كرلے گى \_

5\_اپنى حكومت كو شرعى حيثيت دينا: اس لئے كہ علويوں كے علاوہ \_ جو حكومت بنى عباس كى حكومت كى بنياد كو غير شرعى سمجھتے تھے \_جو لوگ مامون كے ذريعہ قانونى خليفہ يعنى امين كے قتل كى وجہ سے \_ خلافت بنى عباس كو مانتے ہوئے \_ بھى وہ مامون كى خلافت كو شك و ترديد كى نظر سے ديكھتے تھے \_ اس لئے بہت سے لوگوں نے مامون كى بيعت نہيں كى تھى \_(26)

6\_ اہل بيت كى الہى رہبرى كو داغدار كرنا اور امام رضا \_كى اجتماعى اور معنوى حيثيت كو چكنا چور كردينا \_ اس لئے كہ مامون يہ سمجھتاتھا كہ امام عليه‌السلام كا ولى عہدى كو قبول كر لينا آپ كى معنوى رہبرى كو بہت نقصان پہنچائے گا اور امام پر لوگوں كا اطمينان ختم ہو جائے گا\_

خاص طور پر سن كے اس فرق كى وجہ سے جو امام عليه‌السلام اور مامون كے در ميان تھا \_ امام \_مامون

سے 22سال بڑے تھے (اب ايسى صورت ميں )ولى عہدى قبول كرلينے كو لوگ امام \_كى دنيا پرستى پر محمول كرتے \_ اس لئے كہ اس مسئلہ كو اہل بيت (عليہم السلام) كے اس نظريہ اور نعرہ كے خلاف پاتے جو وہ بلند كيا كرتے تھے \_

آٹھويں امام عليه‌السلام نے مامون كے ساتھ اپنى ايك گفتگو ميں اس نقشہ كى طرف اشارہ كيا ہے :آپ عليه‌السلام فرماتے ہيں :تم يہ چاہتے ہو كہ لوگ كہنے لگيں كہ على ابن موسى الرضا عليه‌السلام دنيا سے روگرداں نہيں ہيں ، يہ دنياہى تو ہے جوان تك آئي ہے ، كيا تم لوگ نہيں ديكھتے كہ انہوں نے كس طرح خلافت كى طمع ميں ولى عہدى قبول كرلى (27)

دوسرى طرف مامون كو يہ معلوم تھا كہ امام عليه‌السلام كا حكومت كا مشينرى ميں داخل ہونا\_ ان تمام خرابيوں اور عظيم انحرافات كے بعد \_ اصلاح كا باعث نہيں بنے گا وہ چاہتا تھا كہ امام عليه‌السلام كو ايسى جگہ پر لايا جائے تا كہ لوگوں كو سمجھايا جا سكے كہ امام عليه‌السلام امر خلافت كے لائق نہيں ہيں \_

مامون نے حميد ابن مھران اور دوسرے عباسيوں كے جواب ميں جو امام رضا \_كو ولى عہدى سپردكرنے پر سرزنش كررہے تھے ، اپنے بعض مقاصد كو شمار كرتے ہوئے اعتراف كيا ہے كہ ...يہ ہم سے پوشيدہ اور دور تھے اپنى طرف لوگوں كو دعوت ديتے تھے ہم نے چاہا كہ ان كو اپنا ولى عہد قرار ديں تا كہ ان كى دعوت ہمارے لئے ہوجائے اور يہ ہمارى سلطنت و خلافت كا اعتراف كرليں اور ان كے شيدائي يہ سمجھ ليں كہ جس چيز كا وہ دعوى كرتے ہيں ان ميں وہ چيز نہيں ہے \_ہم كو يہ خوف تھا كہ اگر ان كو ان كے حال پر چھوڑ ديا جائے تو يہ ہنگامہ بر پا كرديں گے \_ ايسا ہنگامہ جس كو ہم لوگ نہيں روك سكتے اور يہ ايسى صورت حال پيدا كريں گے كہ جس كے مقابلہ كى تاب ہم ميں نہيں ہے \_(28)

ب:امام \_كے نكتہ نظر سے

امام عليه‌السلام كو پہلے مامون كى پيش كش كا سامنا ہوا ليكن امام عليه‌السلام نے بڑى شدت سے اس كو قبول كرنے

سے انكار كيا اور جواب ميں فرمايا : ''اگر خلافت تمہارا حق ہے تو تم كو يہ حق نہيں ہے كہ خدا كے پہنائے ہوئے اس لباس كو اپنے جسم سے اتار كردوسرے كے جسم پر پہنادو اور اگر تمہارا حق نہيں ہے تو اس چيز كو كس طرح تم دے رہے ہو جو تمہارى ملكيت نہيں ہے ''\_(29)

مامون نے ولى عہدى كى پيش كش كى اور امام \_كو ہر طرح سے اسے قبول كرنے پر مجبور كيا اس نے كہا : ''عمر ابن خطاب نے اپنے بعد خلافت كے منصب كے لئے ايك شورى (كميٹي) بنائي اور انكو حكم ديا كہ جو مخالفت كرے اس كى گردن اڑادينا \_ اب جو ميں نے ارادہ كيا ہے اس كو قبول كرلينے كے سوا اور كوئي چارہ نہيں ہے ور نہ ميں آپ كى گردن اڑادوں گا\_امام عليه‌السلام نے اس كى پيش كش كو چند بار ٹھكرانے كے بعد بجبرو اكراہ ، مشروط طريقہ پر ولى عہدى كو قبول كرليا(30)\_مامون نے 5رمضان 201ھ ق كو امام عليه‌السلام كى ولى عہدى اور بيعت كا جشن منايا \_

مسئلہ ولى عہدى كے بارے ميں امام عليه‌السلام كا موقف واضح ہوجانے كيلئے ہم\_ مختصر طور پر\_ تين موضوعات كى تحقيق كريں گے \_

1\_امام عليه‌السلام كى ناراضگى كے دلائل

2\_ولى عہدى قبول كرنے كے دلائل

3\_امام عليه‌السلام كا منفى رويہ

امام عليه‌السلام كى ناراضگى كے دلائل

1\_ريان ابن صلت نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام رضا \_كى خدمت ميں عرض كيا :اے فرزند رسول كچھ لوگ كہتے ہيں كہ آپ نے مامون كى ولى عہدى كو قبول كرليا ہے جبكہ آپ دنيا كى نسبت زہد اور بے رغبتى كا اظہار فرما تے ہيں ؟امام \_نے فرمايا:''يہ كام ميرى خوشى كا باعث نہ تھا ليكن ميں ولى عہدى قبول كرنے اور قتل كئے جانے كے در ميان قرار ديا گيا مجبورا ميں نے ولى

عہدى كو قبول كيا ...''(31)

2\_ محمد ابن عرفہ نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام عليه‌السلام سے عرض كيا اے فرزند رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ عليه‌السلام نے ولى عہدى كو كيوں قبول كيا ؟آپ عليه‌السلام نے فرمايا :اسى دليل سے جس دليل سے ميرے جد على عليه‌السلام كو شورى ميں شركت كرنے پر آمادہ كيا گيا تھا ''\_(32)

3\_امام عليه‌السلام كے خادم ياسر نقل كرتے ہيں كہ : امام عليه‌السلام كے ولى عہدى كو قبول كرلينے كے بعد ميں نے ان كو ديكھا كہ آپ ہاتھوں كو آسمان كى طرف بلند كركے فرماتے تھے : خدايا تو جانتا ہے كہ ميں نے بجبرو اكراہ اسے قبول كيا ہے \_لہذا مجھ سے مؤاخذہ نہ كرنا جس طرح تو نے اپنے بندہ يوسف كا\_ جب انہوں نے مصر كى حكومت كو قبول كيا \_ مؤاخذہ نہيں كيا \_ (33)

ولى عہدى قبول كرنے كے دلائل :

ولى عہدى كو ان شرطوں كے ساتھ قبول كرنا جو امام عليه‌السلام نے ركھى تھيں ، اس زمانہ كى سياسى اور اجتماعى مصلحت كا تقاضا تھا ور نہ اگر كوئي بھى مصلحت اس كے قبول كرنے ميں نہ ہوتى تو امام عليه‌السلام قبول ہى نہ كرتے چاہے نتيجہ ميں ان كا خون ہى كيوں نہ بہاديا جاتا اس موضوع كو واضح كرنے كے لئے چند نكات پيش كيے جاتے ہيں \_

1\_ انكار كى صورت ميں امام عليه‌السلام كو جو قيمت ادا كرنى پڑتى وہ صرف ان كى جان نہ تھى بلكہ آپ كے پيروكار سب كے سب واقعى خطرے ميں پڑجاتے اور اس سے كوئي مطلوبہ نتيجہ بھى ہاتھ نہ آتا \_

2\_شيعوں كى امامت كى جگہ اس وقت تك زندانوں اور شہادت گاہوں كے اندر ہى تھى اور شيعہ جو خلافت اسلامى كے اہل تھے \_ امير المؤمنين كے زمانہ كے علاوہ\_ كبھى بھى قانونى حيثيت (ظاہرى حيثيت) ان كو نہيں ملى تھى كہ وہ تخت خلافت كے دامن ميں ترقى كريں اور راستہ طے كريں \_

سلف كے مسلسل جہاد اور ان كے خون پاك كى قيمت تھى كہ يہ حيثيت امام على ابن موسى الرضا عليه‌السلام كى بلند و بالا شخصيت ميں اجا گر ہوئي تھى لہذا اس سے فائدہ اٹھا نا چاہئے تھا تا كہ لوگ يہ نہ سوچ بيٹھيں كہ اہل بيت عليه‌السلام \_ جيسا كہ لوگوں نے مشہور كر ركھا ہے \_ صرف عالم اور فقيہ ہيں جن كا سياست اور عملى ميدان ميں كوئي حصہ نہيں ہے اور شايد ابن عرفہ كو امام عليه‌السلام كا جواب بھى اس بات كى طرف اشارہ ہو\_

3\_امام عليه‌السلام اپنى ولى عہدى كے زمانہ ميں مامون كے اصلى چہرہ كو لوگوں كے در ميان پہچنوانے اور اس كى نيت و مقصد كا پول كھول كر لوگوں كے ذہن و دماغ سے ہر طرح كے شك و شبہ كو ختم كرنے ميں كامياب ہوگئے \_

4\_ جو نشستيں مامون نے منعقد كيں ان ميں امام ،علوم اہل بيت كى برترى اور دوسروں كے انحراف كو آشكار كرنے ميں كامياب ہوگئے \_

امام كا منفى رويہ

امام عليه‌السلام نے مامون كى بہانہ بازى والى سياست كو پہچان كر شروع ہى سے ، يہاں تك كہ ولى عہدى قبول كرنے سے پہلے ہى مامون كى مشينرى كے مقابل منفى موقف اختيار كيا نمونہ كے طور پران ميں سے كچھ مواقف پيش كئے جارہے ہيں \_

1\_مامون كى خواہش يہ تھى كہ آپ اپنے خاندان ميں سے جس كو چاہيں اپنے ہمراہ لائيں ليكن اس كے برخلاف امام عليه‌السلام يہ تبانے كے لئے كہ يہ ايك زبر دستى كا سفر ہے اور مجھ كو وطن سے دور كيا جارہا ہے \_ اپنے خاندان ميں سے كسى كو حتى اپنے اكلوتے بيٹے امام جواد عليه‌السلام كو بھى اپنے ساتھ نہيں لائے اور گھرسے نكلتے وقت انہوں نے اپنے خاندان والوں سے اپنے سامنے گر يہ كرنے كى خواہش كي\_(34)

2\_ امام \_مدينہ سے ''مرو''كے راستہ ميں جب نيشاپور پہنچے تووہاں علماء اور مختلف گروہ كے لوگوں نے استقبال كيا امام عليه‌السلام نے ان كى خواہش پر اس حديث كو بيان فرمايا جو''سلسلة الذہب ''كے نام سے مشہور ہے :

'' ...الله عزوجل يقول :لااله الا الله حصنى فمن قالها دخل حصنى و من دخل حصنى امن من عذابي''(35)

خداوند عالم فرماتا ہے كہ كلمہ توحيد ميراقلعہ ہے جو اس كلمہ كو پڑھے وہ ميرے قلعہ ميں داخل ہوگيا اور جو ميرے قلعہ ميں داخل ہو گيا وہ ميرے عذاب سے محفوظ ہوگيا\_

جب حديث ختم ہوگئي تو امام عليه‌السلام نے اپنى سوارى آگے بڑھادى ليكن چند قدم چلنے كے بعد پھرٹھہرے اور سر كو كجاوہ سے باہر نكال كر فرمايا :''بشروطھا و انا من شروطھا'' كلمہ توحيد كے كچھ شرائط ہيں اور منجملہ ان شرائط كے ميں ہوں \_

اس مقام پر امام عليه‌السلام نے ولايت كے مسئلہ كو توحيد كے بنيادى مسئلہ كے ساتھ بيان فرمايا اور جملہ ''انا من شروطھا'' كے ذريعہ آپ عليه‌السلام نے بنيادى اور كلى موضوع كى نشاندہى فرمائي، اسى وجہ سے آپ عليه‌السلام نے روايت بيان كرنے سے پہلے اس روايت كے سلسلہ كو بھى بيان فرمايا اور لوگوں كے كثير مجمع كو يہ سمجھايا كہ امت كى رہبرى اور ولايت كا تعلق مبدا اعلى اور خدا سے ہے \_ اس طرح آپ عليه‌السلام نے اپنى امامت كو خدا كى طرف منسوب كركے حكومت مامون كى مشروعيت پر خط بطلان كھينچ ديا\_

3\_امام عليه‌السلام نے ولى عہدى كو قبول كرنے كے لئے كچھ شرطيں ركھيں اور فرمايا (وليعہدى ) مجھے قبول ہے ليكن اس كى شرط يہ ہے كہ ميں امر و نہى كر نيو الا اور مفتى و قاضى نہيں رہوں گا كسى كو معزول و منصوب نہيں كروں گا اور كسى چيز كو تبديل نہيں كرونگا\_ (36)

امام عليه‌السلام نے يہ منفى موقف اختيار كركے مامون كے بعض مقاصد پر خط بطلان كھينچ ديا اس لئے كہ اس روش كو اختيار كرنا مندرجہ ذيل باتوں كى دليل ہے :

الف \_لوگوں كے ذہنوں ميں بہت زيادہ شبہ اور ابہام كا پيدا كرنا اور نتيجہ ميں مامون كو متہم كردينا \_

ب\_مامون حكومت كى شرعى حيثيت كو ختم كرنا\_

ج\_اپنى پارسائي اور زہدكااثبات

4\_نماز عيد اور امام كا موقف\_

مامون نے امام عليه‌السلام سے چاہا كہ نماز عيد پڑھاديں آپ عليه‌السلام نے جواب ديا كہ ميرے اور تمہارے درميان جو شرطيں ہيں ان كى بنا پر تم مجھ كو معذور سمجھو\_ مامون نے كہا ''اس سے ہمارا مقصديہ ہے كہ لوگ مطمئن ہو جائيں اور آپ كى فضيلت كو پہچان ليں \_

امام عليه‌السلام نے جب مامون كا اصرار ديكھا تو فرمايا كہ اگر مجبوراً مجھے اس كام كے لئے جانا ہى پڑا تو ميں نماز ادا كرنے كے لئے رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور حضرت اميرالمؤمنين عليه‌السلام كى طرح نكلوں گا\_

مامون نے قبول كيا اور حكم ديا كہ حكام ،دربارى اور عام افراد عيد كى صبح كو امام رضا عليه‌السلام كے گھر كے پاس حاضر ہوں \_

عيد كى صبح ہوئي ، امام عليه‌السلام نے غسل فرمايا اور سفيد عمامہ مخصوص انداز سے اپنے سر پر ركھا اپنے آپ كو خوشبو سے معطر كيا ، ہاتھ ميں عصاليا اور ننگے پير اس حالت ميں كہ اپنے لباس كے دامن كو آدھى پنڈلى تك اوپر اٹھاركھا تھا نكلے اور اپنے گھر كے افراد كو بھى آپ عليه‌السلام نے حكم ديا كہ اسى انداز سے باہر نكليں اس كے بعد سر كو آسمان كى طرف بلند كركے آپ عليه‌السلام نے تكبير كہى ، آپ عليه‌السلام كے ساتھ چلنے والوں نے بھى آپ عليه‌السلام كى آواز سن كر تكبير كہى \_ لشكر كے كمانڈر ، مملكت كے اعلى عہدوں پر فائز افراد اور عوام گھر سے با ہر نہايت سج دھج كے ساتھ منتظر كھڑے تھے جب امام عليه‌السلام كو ايسى حالت ميں ديكھا تو سواريوں سے اتر پڑے اور پيروں سے جوتے نكال ڈالے \_ امام عليه‌السلام تكبيروں كو بار بار دہرا تے رہے اور جم غفير،ان كے ساتھ تكبير كہتارہا \_ما حول ميں ايسى عظمت برس رہى تھى اور ايسا شور ہورہا تھا جيسے آسمان وزمين، در و ديوار شہر مرو، ان كے ساتھ تكبير كہہ رہے ہوں لوگوں ميں ايسى كيفيت

تھى كہ بے اختيار نالہ و گريہ كى آواز بلند ہونے لگى \_امام عليه‌السلام راستہ ميں چلتے رہے ليكن ہر دس قدم كے بعد كھڑے ہوجاتے اور چار بار تكبير كہتے \_(37)

فضل بن سہل نے اس كى رپورٹ مامون كو دى اور اتنا اضافہ كيا كہ '' اگر رضا عليه‌السلام اسى طرح بڑھتے رہے تو فتنہ و آشوب بر پا ہو جائے گا اور ہمارے پاس جان بچانے كا كوئي ذريعہ نہيں ہے آپ ان تك يہ پيغام بھيج ديں كہ لوٹ جائيں ''\_

مامون نے امام عليه‌السلام سے كہلو ا بھيجا كہ '' ہم نے آپ كو زحمت دى آپ لوٹ جائيں جو پہلے نماز پڑھاتا تھا وہى نماز پڑھائے گا ''\_

امام عليه‌السلام وہيں سے پلٹ گئے (38) او وہ لوگ جو آشفتہ اور پراگندہ تھے انہوں نے مامون كے نفاق اور عوام فريبى كو سمجھ ليا اور يہ جان ليا كہ مامون امام عليه‌السلام كے لئے جو كچھ كررہا ہے وہ فقط دكھا واہے اس كا ہدف صرف اپنے سياسى مقاصد تك پہنچنا ہے \_

شہادت امام عليه‌السلام

مامون امام عليه‌السلام كى روز افزوں عزت ووقعت كو ديكھ كر ہميشہ خوف زدہ رہتا تھا \_ جب اس نے يہ سمجھ ليا كہ امام عليه‌السلام كو اپنے سياسى اغراض و مقاصد كے لئے كسى طرح بھى استعمال نہيں كر سكتا تو اس نے امام عليه‌السلام كے قتل كا ارادہ كر ليا ، اس لئے كہ وہ جانتا تھا كہ جتنا زمانہ گذر تا جائے گا اتنى ہى زيادہ امام عليه‌السلام كى عظمت اور حقانيت نماياں ہوتى جائے گى اور اس كا فريب و نفاق واضح ہوتا جائے گا \_

دوسرى طرف امام عليه‌السلام كو وليعہدى كے لئے معين كرنے سے بنى عباس خليفہ كے بارے ميں برانگيختہ ہو گئے \_ اتنا بر ہم ہوئے كہ مخالفت ظاہر كرنے كے لئے انہوں نے '' ابراہيم ابن مہدى عباسى '' كى بيعت كر لى \_ (39)

لہذا مخصوص منصوبہ كے تحت ماہ صفر كے آخر ميں 203 ھ ق ميں جب آپ عليه‌السلام كى عمر پچپن سال

كى تھى آپ عليه‌السلام كو زہر دے ديا \_ (40)

اور اپنے جرم پر پردہ ڈالنے كے لئے شہادت كى خبر پھيلنے كے بعد گريبان چاك ، سر پيٹتے آنكھوں سے آنسو بہاتے ہوئے امام عليه‌السلام كے گھر كى طرف دوڑا\_

لوگ امام عليه‌السلام كى شہادت كى خبر سنتے ہى آپ عليه‌السلام كے گھر كے اردگرد جمع ہو گئے \_گريہ و نالہ كى آواز بلند تھى ، مامون كو آپ كے قاتل كى حيثيت سے لوگ ياد كررہے تھے اور بلند آواز سے فرياد كررہے تھے كہ'' فرزند رسول خدا قتل كرديئے گئے ''(41) اور اپنے كو حضرت عليه‌السلام كے جسد مطہر كى تشييع كے لئے آمادہ كررہے تھے\_

مامون نے محسوس كيا كہ اگر آپ كے جسد مطہر كى آشكارا تشييع كى گئي تو ممكن ہے كہ كوئي حادثہ پيش آجائے لہذا اس نے حكم ديا كہ اعلان كرديا جائے كہ آج تشييع نہيں ہو گي\_ جب لوگ متفرق ہو گئے تو راتوں رات امام عليه‌السلام كو غسل ديا گيا اور ہارون كى قبر كے پاس جو باغ'' حميد ابن قحطبہ '' ميں واقع ہے سپرد خاك كرديا گيا\_(42)

سوالات

1 \_ آٹھويں امام عليه‌السلام كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور كس تاريخ اور سن ميں آپ نے امامت كا منصب سنبھالا ، آپ كى امامت كى مدت كتنى تھى اور اس مدت ميں كتنے خلفائے بنى عباس كا زمانہ رہا ؟

2\_ ہارون كى حكومت كے مد مقابل امام عليه‌السلام كا موقف كيا تھا اور آپ عليه‌السلام كے بعض اصحاب آپ كى جان كے سلسلہ ميں كيوں خوف ركھتے تھے؟

3\_ امين اور مامون كے درميان كشمكش اور جھگڑے نے امام عليه‌السلام رضا كو كيا حيثيت اور موقع فراہم كيا \_

4\_ امام عليه‌السلام كى زندگى كے 18 مہينے ميں كيا اہم اتفاقات رونما ہوئے اور يہ مسئلہ كس كى طرف سے اور كيوں اٹھا؟

5\_ ولى عہدى كى پيش كش كے مقابل امام عليه‌السلام كا كيا موقف تھا؟ آپ كے دو اقوال ذكر فرمايئے

6\_ آخر كار امام عليه‌السلام نے ولى عہدى كيوں قبول كى ؟

7\_ نيشاپور او رنماز عيد كے واقعہ كى مختصر توضيح كيجئے ؟

8\_ امام عليه‌السلام كس عمر اور تاريخ ميں كس طرح شہيد ہوئے ، شہادت كے بعد مامون كا كيا رد عمل رہا\_؟

حوالہ جات

1 كافى ج 1 /406 ،اعلام الورى 213، ارشاد مفيد /304 ، بحار جلد 49/ 2،3 فصول المہمہ / 244 \_

2 اس خاتون كا دوسرا نام تكتُّم تھا\_

3 اعلام الورى / 313\_

4 اعلام الوري/ 316 كافى ج 1 / 249 ، ارشاد مفيد /306 ،الفصول المہمہ 244\_

5 '' ... والامر الى ابنى على سمى على و علي''،/ اعلام الورى 318\_317 ،كافى ج 1/252 \_ 251 ،ارشاد مفيد 307 \_ 306\_

6 اعلام الوري/ 327 ، بحار جلد 49 /91\_90 ،مناقب جلد 4/ 360 ،عيون اخبار الرضا ج2 / 183\_182\_

7 اعلام الوري/ 228، بحار جلد 49 /89 ،عيون اخبار الرضا ج2 / 176،مناقب جلد 4/ 360 \_

8 ''انا قومٌ لا نستخدم اضيافنا'' كافى جلد 6/284، بحار جلد 49/102\_

9 مناقب جلد 4/ 362 بحار جلد 49/ 99\_

10 مہ ان الرب واحدٌ و الاب واحدٌ والجزاء بالاعمال ، بحار جلد 49/ 101 ،كافى جلد 8/230\_

11 كافى جلد 6 / 298، بحار جلد 49/ 102

12 مناقب جلد 4/ 360

13 ان مناظروں كے بارے ميں معلومات حاصل كرنے كے لئے كتاب بحار جلد 49 / 198 كے بعد كے صفحات اور عيون اخبار الرضا جلد 1/165\_95 ملاحظہ ہوں \_

14 ''ہذا خير اہل الارض واعلمہم و اعبدہم ...'' عيون اخبار الرضا جلد 2/ 182 ، بحار ج 49 / 95\_

5 دائرة المعارف فريدو جدى جلد 4/ 250 ''مادہ رضا'' مروج الذہب 3/ 441، كامل ابن اثير ج6 / 326، طبرى جلد 8/ 554\_

16 ارشاد مفيد / 318 ،بحار جلد 49 / 113،115، مناقب جلد 4/340، اعلام الورى / 325، الفصول المہمہ / 345\_

17 '' ... ان اخذہا رون من را سى شعرة فاشہدوا انى لست بامام ''كافى جلد 8/258 \_ 257 مناقب جلد 4 / 329،آخر كار وہى ہوا جو كہ امام نے فرمايا تھا ہارون كو امام پرہاتھ ڈالنے كى فرصت پانے كى

بجائے اپنے سپاہيوں كے ساتھ مشرقى ايران ميں پيدا ہونے والى شورش دبانے كے لئے خراسان كى طرف سے گذرا راستہ ميں بيمار ہوا اور انجام كار 193 ھ ميں طوس ميں انتقال كرگيا تاريخ ابى الفداء جلد 1 جزء دوم / 18''\_

18 اس اختلاف كا سبب يہ تھا كہ ہارون نے امين كو اپنے بعد خلافت كے لئے مقرر كيا تھا ليكن اس كى شرط يہ تھى كہ وہ مامون كو اپنا وليعہد بنائے اور خراسان كے صوبہ كى حكومت اس كے حوالہ كردے ليكن امين نے ہارون كى موت كے بعد مامون كو ولى عہدى سے معزول كرديا اور اپنے بيٹے موسى كو اس عہدہ كے لئے نامزد كرديا \_يہى بات ان دونوں كے درميان كشمكش اور خوں چكان جنگ كا باعث بنى ، كامل جلد 6/227\_

19 امام كے بصرہ اور كوفہ كے سفر اور آپ كى خدمت ميں پہونچ كر شيعوں كے استفادہ اور اسى طرح آپ كے مناظرہ كے بارے ميں بحار جلد 49/ 81 \_79 ملاحظہ ہوں \_

20 ...ولقد كنت بالمدينه و كتابى ينفذ فى المشرق والمغرب ... بحار جلد 49/155\_144،كافى ج 8/151 \_

21 عيون اخبار الرضا جلد 2/162،161\_الحياة السياسية لامام الرضا/146،مناقب ج 4/347،اعلام الورى /338\_

22 يہ امام حسن مجتبى عليه‌السلام كى نسل سے تھے ،ابوالفرج نے جابر جعفى سے روايت كى ہے كہ حضرت امام محمد باقر \_نے ان كى خروج كى خبر دى اور فرمايا 199ھ ميں ہم اہل بيت عليه‌السلام ميں سے ايك شخص منبر كوفہ پر خطبہ پڑھے گا خدا اس كے وجود كى بنا پر ملائكہ پر مباحات كرے گا تتمةالمنتہى /264،مقاتل الطالبين /348\_

23 ضحى الاسلام ج 3 /294،تاريخ طبرى جلد 8/350،الحياة السياسية لامام الرضا/183\_

24 الحياة السياسية لامام الرضا /183منقول از مقاتل الطالبين ،البدايہ والنہايہ \_

25 الحياة السياسية لامام الرضا عليه‌السلام 214\_213،بحار جلد 49/139،مسند امام رضا 1/78،77،عيون اخبار الرضا ج 2 /152\_

26 الحياة السياسية لامام الرضا/189\_188\_

27 مناقب جلد 4/363\_عيون اخبارالرضا جلد 2/139،بحارجلد 49/129\_

28 انوار البھيّہ /207،مناقب ج 4 /367،اعلام الورى /343\_

29 مناقب ج 4/363،بحار ج 49/129،عيون اخبار الرضا جلد 2/139\_138\_

30 اس سلسلہ ميں ملاحظہ ہو مناقب جلد 4/363\_362،بحار جلد 49/130\_129،ارشاد مفيد /310،عيون اخبار الرضا جلد 2/139\_138اعلام الورى /333\_334\_عنقريب ان شرائط كى طرف اشارہ كيا جائے گا امام جن شرطوں كے قائل تھے \_

31 عيون اخبار الرضا جلد 2/136،بحار جلد 49/130\_

32 عيون اخبار الرضا جلد 2/139،مناقب جلد 4/364،بحار جلد 49/140\_ شايد امام كا نظريہ يہ رہا ہو كہ لوگ اہل بيت كو سياست كے ميدان ميں ديكھ ليں اور ان كو بھول نہ جائيں \_ شايد اصل كى تشبيہ خفيہ مصالح پر مشتمل رہى ہو \_

33 مناقب جلد 4/364،بحار جلد 49 /130\_

34 بحار جلد 49/117،مناقب جلد 4/340،عيون اخبار الرضا جلد 2/219\_

35 بحار جلد 49/ 123\_ مسند امام رضا جلد 1/59 ''مقدمہ ''و 43 ،عيون اخبار الرضا جلد 2/ 132\_134،الفصول المہمہ/254\_

36 مناقب جلد 4/363،ارشاد مفيد /310،اعلام الورى /334''اجيبك الى ما تريد من ولاية العهد على اننى لا امر و لاانهى و لا افتى و لا اقصى و لا اوى و لا اعزل و لا اغيرّ شيئاً مما هو قائمٌ''\_

37 تكبير كى صورت اس طرح تھى :الله اكبر ،الله اكبر على ما هدانا ،الله اكبر على ما رزقنا من بهيمة الانعام و الحمدالله على ما ابلانا \_

38 ارشاد مفيد /313\_312\_الحياة السياسة الامام الرضا /355\_353،عيون اخبار الرضا جلد 2/149 \_148 \_ بحار جلد 49/135\_134\_اعلام الورى /336\_337الفصول المہمة/261\_260\_

39 عيون اخبار الرضا جلد 2/163،كامل ابن اثير جلد 6/327\_341\_

40 بحار جلد 49/2،ارشادمفيد /304،مسند امام الرضا جلد1/10،كافى جلد 1/406،فصول المہمہ/264\_

41 قتل ابن رسول اللہ \_

42 عيون اخبار الرضاجلد 2/244،مسند الامام الرضا جلد 1/131\_130\_

بارہواں سبق :

امام محمد تقى عليه‌السلام كى سوانح عمري

ولادت

امام رضا \_كى عمر 45 سال سے زيادہ ہو چكى تھى ليكن ابھى تك آپ كے ہاں كوئي اولاد نہيں تھيں \_

يہ بات شيعوں كے لئے جو كہ \_ پيغمبر - صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ائمہ عليه‌السلام كى روايتوں كى بنا پر \_ اس بات كے معتقد تھے كہ نويں امام كو آٹھويں امام كا بيٹا ہونا چاہيئے اسى وجہ سے كبھى امام كى خدمت ميں پہنچ كر شيعہ اپنى تشويش كا اظہار كرتے اور امام عليه‌السلام جواب ميں ان كا دل ركھتے ہوئے فرماتے تھے كہ '' خدا ہم كو بيٹا دے گا \_(1)

آخر كار انتظار كى گھڑياں ختم ہوئيں اور دسويں ماہ رجب 195 ھ ق كو آسمان ولايت كا نواں ستارہ طلوع ہوا (2) \_ آپ كا نام ''محمد '' كنيت ''ابوجعفر '' اور سب سے مشہور القاب '' جواد'' اور ''تقي'' ہيں \_ آپ كى والدہ گرامى كا نام ''سبيكہ '' تھا امام رضا عليه‌السلام نے ان كا نام '' خيزران'' ركھا \_ آپ رسول خدا عليه‌السلام كى زوجہ جناب ماريہ قبطيہ كے خاندان سے تھيں \_

اس خاتون كى عظمت و بزرگى كے لئے اتنا ہى كافى ہے كہ امام موسى ابن جعفر عليه‌السلام نے آپ كے گھرامام رضا \_كے آنے سے برسوں پہلے آپ كى بعض خصوصيات كو بيان فرمايا اور \_ اپنے ايك صحابي\_ ابن سليط سے كہا كہ اگر ان سے ملاقات ممكن ہو تو ان تك ميرا سلام پہنچانا \_(3)

ابو يحيى صنعانى نقل كرتے ہيں كہ ميں امام عليه‌السلام رضا \_كى خدمت ميں حاضر تھا كہ لوگ امام جواد عليه‌السلام كو \_ جو اس وقت كم سن تھے\_ لے آئے حضرت عليه‌السلام نے فرمايا '' يہ بچہ وہ مبارك بچہ ہے كہ ہمارے

شيعوں كے لئے اس سے زيادہ مبارك بچہ پيدا نہيں ہوا ہے \_ (4)

شايد امام كے قول كى دليل وہى ہو جس كى طرف اس سے پہلے اشارہ ہو چكا ہے اس لئے كہ امام جواد عليه‌السلام كى پيدائشے نے شيعوں كى يہ تشويش ختم كردى كہ امام رضا \_كا كوئي جانشين نہيں ہے چنانچہ آپ كى ولادت ايمان و اعتقاد كى استوارى كا سبب بنى \_(5)

تعيين امامت

ہر چند كہ نويں امام عليه‌السلام كى امامت محتاج بحث نہيں ہے اس لئے كہ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور سابق ائمہ عليه‌السلام كے تصريحى بيانات كے علاوہ يہ بات بھى ہے كہ آپ عليه‌السلام آٹھويں امام عليه‌السلام كے ايك ہى بيٹے تھے اور آپ كے علاوہ خاندان علوى ميں كوئي بھى اس الہى منصب كے لائق نہ تھا ليكن نمونہ كے طور پر آپ عليه‌السلام كى امامت كے سلسلہ ميں امام رضا \_كے چند صريحى بيانات پيش كئے جارہے ہيں \_

1\_ '' محمد ابن ابى عباد '' نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام رضا \_سے سنا آپ فرما رہے تھے كہ ميرے بعد ابوجعفر ميرے خاندان كے درميان ميرے وصى اور جانشين ہوں گے (6)\_

2\_ '' عبداللہ ابن جعفر '' نقل كرتے ہيں كہ ميں صفوان ابن يحيى كے ساتھ امام رضا عليه‌السلام كى خدمت ميں پہنچا ، امام جواد \_بھى جو ابھى تين سال كے تھے وہاں موجود تھے ميں نے امام عليه‌السلام سے پوچھا كہ اگر كوئي حادثہ پيش آجائے تو آپ كا جانشين كون ہوگا؟ امام عليه‌السلام نے ابوجعفر عليه‌السلام كى طرف اشارہ كيا اور فرمايا: '' ميرا بيٹا'' ميں نے عرض كيا كہ '' اس سن و سال ميں ؟'' آپ عليه‌السلام نے فرمايا '' ہاں اسى سن و سال ميں ، خداوند عالم نے حضرت عيسى ابن مريم عليه‌السلام كو اپنى حجت قرار ديا جبكہ آپ دوسالہ بچے تھے\_''(7)

3\_ '' خيراني'' اپنے باپ سے نقل كرتے ہيں كہ انہوں نے كہا كہ ميں خراسان ميں امام رضا\_كے پاس تھا كسى نے آپ سے دريافت كيا ، اگر آپ كے ساتھ كوئي حادثہ پيش آجائے تو

كس كى طرف رجوع كيا جائے ؟

آپ نے فرمايا:'' ميرے بيٹے ابوجعفر \_كى طرف''گويا سوال كرنے والے نے حضرت امام جواد عليه‌السلام كى عمر كو كافى نہيں سمجھا \_ اسى لئے امام عليه‌السلام نے اضافہ فرمايا كہ خداوند عالم نے حضرت عيسى بن مريم عليه‌السلام كو نبوت و رسالت كے لئے معين فرمايا جبكہ ان كى عمر ، ابوجعفر كى اس وقت كى عمرسے بھى كم تھى \_(8)

والد كے ساتھ

امام جواد \_نے اپنى عمر كے تقريباً چھ سال (9) اپنے والد بزرگوار امام رضا عليه‌السلام كے ساتھ گذارے ، جس سال حضرت رضا عليه‌السلام كو خراسان بھيجا گيا آپ اپنے والد كے ساتھ مكہ تشريف لے گئے \_ حالت طواف ميں آپ نے نہايت غور اور دقت نظر سے اپنے پدر بزرگوار كے اعمال اور ايك ايك بات كا جائزہ ليا اور يہ محسوس كيا كہ آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اس شخص كى طرح خانہ خدا كو وداع كررہے ہيں جسے اب پھر دوسرى بار لوٹ كر نہيں آنا ہے اس وجہ سے آپ \_ جبكہ آپ كے چہرہ پر غم و اندوہ كے آثار تھے\_ حجر اسماعيل كے اندر بيٹھے تھے اور امام رضا \_كے خادم سے جس نے آپ كو وہاں سے اٹھانا چاہا فرمايا : ميں يہيں رہوں گا اور اپنى جگہ سے حركت نہيں كروں گا جب تك خدا كا حكم نہ ہو \_

خادم نے يہ ماجرا امام رضا \_سے بيان كيا امام عليه‌السلام بہ نفس نفيس اپنے بيٹے كے پاس پہنچے اور آپ عليه‌السلام نے فرمايا ميرے لال اٹھو چليں ، آپ نے عرض كيا '' بابا جان ،ہم كيسے چليں جبكہ ہم يہ ديكھ رہے ہيں كہ آپ عليه‌السلام كعبہ كو اس طرح وداع كررہے ہيں جيسے دوسرى بار پلٹ كر نہيں آناہے(10)''

ايك معصوم بچے كى چھ سال كى عمر ميں اس درجہ كمال اور ذاتى نبوغ كا اظہار ہو رہا ہے \_

آپ عليه‌السلام كى امامت

نبوت كى طرح امامت بھى ايك الہى عطيہ ہے جسے خداوند عالم اپنے منتخب اور لائق بندوں كو عطا كرتا ہے او اس بخشش و عطا ميں سن و سال كا كوئي دخل نہيں ہے \_ نويں اما م آٹھ يا نو سال كى عمر ميں امت كى امامت اور رہبرى كے منصب پر فائز ہوئے \_

''معلّى بن محمد '' نقل كرتے ہيں كہ امام رضا عليه‌السلام كى رحلت كے بعد ميں امام جواد \_سے ملا اور ان كے قد و قامت كو بغور ديكھا تا كہ شيعوں كے سامنے ان كى توصيف كر سكوں اسى اثنا ء ميں آپ عليه‌السلام بيٹھ گئے اور فرمايا : '' اے معلّى ، خدا نے امامت ميں بھى نبوت كى طرح احتجاج كيا ہے اور فرمايا ہے:

'' و اتنيناہ الحكم صبيّا''(11)

ہم نے يحيى كو بچپن ميں نبوت دي\_(12)

مكارم اخلاق و فضائل

ائمہ معصومين كى خصوصيتوں ميں سے ايك حقيقتوں كى شناخت اور اس كا ادراك عام لوگوں كى قوت ادراك سے زيادہ تھا \_ اس ذاتى نبوغ اور عقلى فروغ كے ظہور كے لئے بچپن بھى مانع نہيں تھا ، اسى وجہ سے ان حضرات كى زندگى اور ان كى عادتيں پيدائشے ہى سے دوسروں كے لئے اسوہ اور نمونہ قرار پاتى ہيں \_ ان حضرات كى علمى برترى اور مراتب كمال كا علماء اور بزرگوں كا اعتراف ، اس حقيقت كى مؤيد ہے \_ امام محمد تقى عليه‌السلام كے اخلاقى فضائل كا گوشہ بيان كرنے سے پہلے اہل سنت كے علماء كاان كے بارے ميں نظريہ بيان كرنا ضرورى ہے \_

سبط ابن جوزى فرماتے ہيں : ''محمد جواد عليه‌السلام علم ، تقوى ، پرہيزگارى اور سخاوت ميں اپنے والد بزرگوار كے راستہ پر تھے \_(13)

'' ابن تيميہ'' كا بيان ہے كہ محمد ابن على \_جن كا لقب جواد تھا بنى ہاشم كے بزرگوں اور ممتاز شخصيتوں ميں سے تھے وہ سخاوت اور بزرگى ميں مكمل شہرت ركھتے تھے \_ اسى وجہ سے جواد نام پڑا\_ (14)

الف \_ جود وسخاوت

امام جواد \_، بخشش و عطا اور كرامت كا مكمل مصداق تھے لوگ ان كے عطيوں او عنايتوں سے بہرہ ورہوتے تھے \_ اس حقيقت كى نشان دہى '' جواد عليه‌السلام '' كے لقب سے ہوتى ہے '' على بن ابراہيم '' اپنے والد سے نقل كرتے ہيں كہ ميں امام جواد عليه‌السلام كى خدمت ميں تھا كہ '' صالح ابن محمد'' \_ قم كے اوقاف كے متولى (15) \_ وہاں آئے اور عرض كيا : ميرے آقا وقف كى آمدنى ميں سے دس ہزار درہم حلال كر ديجئے ، اس لئے كہ ہم نے اس كو اپنے خاندان كے نفقہ ميں خرچ كرديا ہے \_

امام نے خندہ پيشانى سے فرمايا : ميں نے حلال كيا \_(16)

ب\_ دوسروں كى مشكل كو حل كرنا

بست سجستانى (17) سے قبيلہ بنى حنيفہ كا ايك شخص نقل كرتا ہے كہ ميں معتصم كى خلافت كے ابتدائي زمانہ ميں مكہ كے سفر ميں امام عليه‌السلام كے ساتھ تھا\_ حكومت كى كچھ ذمہ دار افراد بھى دستر خوان پر حاضر تھے \_ ميں نے امام عليه‌السلام سے عرض كيا كہ آپ پر فدا ہوجاؤں ، ميرے علاقہ كا حاكم آپ كے خاندان كے دوستداروں ميں سے ہے اور خراج كے سلسلہ ميں ، ميں اس كے محكمہ كا قرضدار ہوں ليكن مجھ ميں ادا كرنے كى طاقت نہيں ہے \_ اگر آپ مصلحت سمجھيں تو اس كو ايك خط لكھ ديں تا كہ وہ اس سلسلہ ميں ہمارے حق ميں محبت كا ثبوت دے \_

امام عليه‌السلام نے فرمايا: كہ ميں اس كو نہيں پہچانتا ميں نے عرض كيا كہ:'' جيسا كہ ميں نے كہا كہ وہ آپ كا عقيدت مند ہے اس لئے يقينى طور پر آپ كا خط ميرے لئے مفيد ہو گا \_ امام عليه‌السلام نے كا غذ قلم اٹھا يا اور لكھا حامل رقعہ نے تمہارے عقيدہ كى تعريف كى ، جان لو كہ اگر تم احسان اور نيك كام

كروگے وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہو گا \_ اس بنا پر اپنے برادران دينى كے ساتھ حسن سلوك اور نيكى كرو اور يہ جان لو كہ خداوند عالم ايك ذرہ برابر شے كے بارے ميں بھى تم سے سوال كريگا(18)ميں نے خط ليا اور چل پڑا جب خط كى اور ميرے پہنچنے كى خبر سجستان كے انچارج كے پاس پہنچى تو وہ شہر سے دو فرسخ دور تك ميرے استقبال كے لئے آيا اس نے خط ليا اس كو چوما اور اپنى آنكھوں سے لگايا اور پوچھا تمہارى كيا حاجت ہے؟ ميں نے اس سے اپنى پريشانى بيان كى اس نے حكم ديا كہ ميرا نام قرض والے رجسٹر سے نكال ديا جائے \_ اور جب تك وہ انچارج كام پررہا ميرا ٹيكس معاف رہا \_ اس كے علاوہ اس نے ميرى اچھى خاصى مدد كى اور جب تك وہ زندہ رہا اس خط كى بركت سے اس نے ميرے حق ميں نيكى اور حسن سلوك ميں كوئي كمى نہيں كى (19)

3\_ '' محمد ابن سہل قمى '' نقل كرتے ہيں كہ ميں مدينہ گيا اور امام جواد عليه‌السلام كے پاس پہنچا اور ميں نے چاہا كہ ان سے ايك لباس مانگ لوں ليكن ميں مانگ نہ سكا ، ميں نے اپنے دل ميں كہا كہ اپنى خواہش لكھ كردوں پھر ميں نے لكھ ديا ... ليكن ميرے دل ميں يہ بات گذرى كہ خط كو نہ بھيجوں ، ميں نے خط پھاڑ ڈالا اور مكہ كى طرف چل پڑا \_ اسى حال ميں ايك شخص كو ميں نے ديكھا كہ اس كے ہاتھ ميں ايك رومال ہے اور وہ قافلہ ميں مجھ كو ڈھونڈھ رہا ہے\_ وہ مجھ تك پہنچا اور اس نے كہا: ميرے آقا نے تيرے لئے يہ لباس بھيجا ہے \_(20)

امام جواد عليه‌السلام كى شخصيت

امام جواد عليه‌السلام نے امامت كے انوار مقدس كے پر تو اور خدا كى عبادت و بندگى ميں ايسى اجتماعى شخصيت اور حيثيت حاصل كى كہ جس كا اعتراف دوست و دشمن دونوں ہى كرتے ہيں \_

آپ عليه‌السلام كے سخت ترين دشمن مامون نے آپ سے اپنى بيٹى كى شادى كے سلسلہ ميں عباسيوں كے اعتراض كے جواب ميں كہا : ميں نے ان كا انتخاب اس لئے كيا ہے كہ ميں نے كمسنى كے

باوجود علم و فضل ميں ان كو سب سے ممتاز پايا\_(21)

آپ عليه‌السلام كى شخصيت اپنے پدر بزرگوار كے نزديك ايسى تھى كہ '' محمد ابن ابى عباد'' \_ كاتب امام رضا عليه‌السلام بيان كرتے ہيں كہ امام رضا \_اپنے بيٹے محمد كو ہميشہ كنيت كے ساتھ ياد كرتے تھے (22) \_ ( اور جب امام جواد عليه‌السلام كا خط پہنچتا تھا) تو فرماتے تھے كہ '' ابوجعفر نے مجھے لكھا ہے''(23)

'' محمد بن حسن ابن عمار'' نقل كرتے ہيں :

'' دو سال تك ميں مدينہ ميں على بن جعفر كى خدمت ميں جاتا رہا انہوں نے جو روايت اپنے بھائي موسى ابن جعفر سے سنى تھى مجھ سے بيان كيا كرتے تھے اور ميں لكھتا رہتا تھا \_

ايك دن ميں مسجد نبوى ميں ان كے پاس بيٹھا تھا كہ امام جواد عليه‌السلام تشريف لائے \_ على ابن جعفر بغير جوتے اور ردا كے اپنى جگہ سے اٹھے ، آپ كے ہاتھوں كو بوسہ ديا آپ كى تعظيم كى ، امام عليه‌السلام نے ان سے فرمايا اے چچا آپ بيٹھئے خدا آپ پر رحمت نازل كرے \_

انہوں نے كہا : اے ميرے سردار : ميں كيسے بيٹھ سكتا ہوں جبكہ آپ كھڑے ہيں ، جب على ابن جعفر اپنى جگہ پلٹ آئے تو ان كے دوستوں اور ساتھيوں نے ان كى سرزنش كى اور كہا كہ آپ ان كے باپ كے چچا ہيں اور اس طرح ان كا احترام كرتے ہيں

على ابن جعفر نے فرمايا : چپ رہو خدا نے اس سفيد داڑھى كو \_ اپنى داڑھى كى طرف اشارہ كرتے ہوئے \_ امامت كے لائق نہيں سمجھا اور اس جوان كو اس كے لائق پايا اور امام قرارد يا ( كيا تم چاہتے ہو كہ) ان كى فضليت كا انكار كردوں ؟ تم جو كہتے ہو ميں اس سے خدا كى پناہ مانگتا ہوں ، ميں اس كا بندہ ہوں \_(24)

خلافت كے مقابلہ ميں امام عليه‌السلام كا موقف

آپ عليه‌السلام كے سات سالہ زمانہ امامت ميں آپ عليه‌السلام كے ہم عصر ،مامون اور معتصم نامى دو خلفا ء تھے

ان كى حكومت كے زمانہ ميں آپ كا موقف امام على ابن موسى الرضا عليه‌السلام كے موقف كو جارى ركھنا تھا ، اور اس كى وجہ يہ تھى كہ خلافت كى مشينرى كے موقف ميں اتحاد پايا جاتا تھاجيسا كہ اس سے پہلے بيان ہو چكا ہے كہ امام رضا \_كى وليعہدى سے امامت كا موقف بنى عباس كى طاقت كے مركز تك پہنچ گيا تھا \_ اور چونكہ حكومت نے اپنے موقف كو تبديل نہيں كيا اس بنا پر بيٹھ رہنا درست نہ تھا\_

خلافت كى مشينرى نے بھى اس مسئلہ كو بخوبى درك كرليا تھا اور امام رضا عليه‌السلام كو نماز عيد سے روك دينا بھى اسى حقيقت كى بنا پر تھا \_ مامون اس سے ڈرتا تھا كہ ايك نماز پڑھا كر خلافت پر تصرف كرنے كے لئے امام عليه‌السلام كہيں زمينہ ہموار نہ كرليں \_

شادى كى سازش

مامون نے بہت كوشش كى كہ امام رضا عليه‌السلام كو زہر ديا جانيوالا واقعہ بہت خفيہ اور پوشيدہ طور پر انجام پاجائے ليكن تمام پردہ پوشيوں اور ريا كاريوں كے باوجود آخر كار علويوں پر يہ بات آشكار ہو گئي كہ امام عليه‌السلام كا قاتل اس كے علاوہ اور كوئي نہيں تھا لہذا مامون بہت ناراض ہوا اور انتقام پر ا ترآيا\_

انقلابيوں كى چارہ جوئي كرنے اور ان كى رضامندى حاصل كرنے كے لئے مامون نے آٹھويں امام كے فرزند كے لئے مہربانى اور دوستى كا اظہار كيا اور زيادہ فائدہ حاصل كرنے كے لئے اس نے يہ ارادہ كيا كہ اپنى بيٹى '' ام الفضل'' كى شادى امام جواد عليه‌السلام سے كردے \_ اور اس نے كوشش كى كہ امام رضا عليه‌السلام پر ولى عہدى تھوپ كر اس نے جو فائدہ حاصل كرنے كى كوشش كى تھى اس رشتہ كو قائم كر كے وہى فائدہ حاصل كرلے \_

بنى عباس كو مامون كے اس ارادہ سے خوف محسوس ہوا اور صورت حال كو قبل از وقت روكنے كے لئے جو امام رضا عليه‌السلام كے زمانہ ميں پيدا ہو گئي تھى ، جمع ہو كر ايك وفد كى صورت ميں مامون كے

پاس پہنچے اور كہنے لگے گذشتہ زمانہ ميں ہمارے اور علويوں كے درميان جو كچھ ہوا آپ اس سے اچھى طرح واقف ہيں اور آپ يہ بھى جانتے ہيں كہ گذشتہ خلفاء نے ان كو شہر بدر كيا اور ان كى توہين كى ہے \_ ہم اس سے پہلے امام رضا عليه‌السلام كى ولى عہدى سے فكرمند تھے ليكن خدا نے وہ مشكل حل كردى \_

اب ہم آپ كو خدا كا واسطہ ديتے ہيں كہ آپ ہم كو دوبارہ غمگين نہ كريں اور اس شادى سے صرف نظر كريں اور اپنى بيٹى كو بنى عباس كے كسى ايسے فرد سے بياہ ديں جو اس رشتہ كے لائق ہو ، '' مامون نے ان كے جواب ميں علويوں كى بزرگى ، خلفاء سابقين كى خطا اور ولى عہدى كے مسئلہ كى تائيد كرتے ہوئے امام جواد عليه‌السلام كى تعريف كى اور بزرگى بيان كى او ر كہا كہ ميں اس جوان كو تم سے زيادہ جانتا ہوں يہ ايسے خاندان سے ہيں جن كا علم خداداد ہے ، ان كے آباء و اجداد ہميشہ علم دين و ادب ميں لوگوں سے بے نياز تھے\_(25)

يہ دوستى كا مظاہرہ اور مكارانہ رياكاريوں كے ذريعہ اس شادى سے سياسى مقصد حاصل كرنے كے علاوہ مامون كا اور كوئي مقصد نہ تھا ، جو مقاصد وہ حاصل كرنا چاہتا تھا ان ميں سے چند كى طرف اشارہ كيا جاتا ہے :

1\_ اس كا ارادہ تھا كہ اس رشتہ سے دامن پر لگے ہوئے قتل امام رضا عليه‌السلام كے داغ كو صاف كردے اور اپنے خلاف علويوں كے اعتراضات اور قيام كو روك دے اور اہل بيت عليه‌السلام كے دوستدار و طرفدار كے عنوان سے اپنا تعارف كرائے \_

2\_ اپنى بيٹى كو امام عليه‌السلام كے گھر بھيج كر ہميشہ كے لئے حضرت كے كاموں كى نگرانى كرنا \_

3\_ مامون كا خيال خام يہ تھا كہ اس ازدواج كے ذريعہ امام عليه‌السلام كو عيش و عشرت كے دربار سے وابستہ كرديگا اور ان كو لہو ولعب اور عيش و عشرت والى زندگى گذار نے پر آمادہ كردے گا \_ تا كہ اس راستہ سے امام عليه‌السلام كى عظمت اور تقدس كو ٹھيس پہنچائے اور آپ عليه‌السلام كو عصمت و امامت كے بلند مقام سے گرا كر لوگوں كى نظروں ميں حقير كردے \_

'' محمد ابن ريان'' نقل كرتے ہيں كہ مامون نے بہت كوشش كى كہ امام كو لہو و لعب كے لئے آمادہ كرے ليكن كامياب نہيں ہو ا \_ اس كى بيٹى كى شادى كے جشن ميں سو ايسى خوبصورت كنيزيں جو جواہرات سے بھرے ہوئے جام اپنے ہاتھوں ميں لئے تھيں ، مامون نے ان سے كہا كہ امام عليه‌السلام كے آنے كے بعد ان كے استقبال كو بڑھيں ، وہ كنيزيں استقبال كو بڑھيں ليكن امام جواد عليه‌السلام بغير كوئي توجہ ديئےہاں وارد ہوئے اور آپ عليه‌السلام نے عملى طور پر يہ بتاديا كہ ہم ان كاموں سے بيزار ہيں \_(26)

مامون ان مقاصد اور دوسرے مقاصد تك پہنچنے كے لئے \_ امام رضا عليه‌السلام كى شہادت كے ايك سال بعد 204ھ ق ميں امام جواد عليه‌السلام كو مدينہ سے بغداد لے آيا اور اس نے اپنى بيٹى كى ان سے شادى كردى اور اس بات پر اصرار كيا كہ امام بغداد ہى ميں اس كے مزيّن محلوں ميں زندگى گذاريں \_

ليكن امام عليه‌السلام نے مدينہ واپس جانے پر اصرار كيا ، تا كہ مامون كے بنائے ہوئے نقشہ كو نقش بر آب كرديں اس وجہ سے آپ عليه‌السلام اپنى بيوى كے ساتھ مدينہ پلٹ گئے اور 220 ھ ق تك مدينہ ميں مقيم رہے \_

علمى اور ثقافتى كوششيں

امام جواد \_نے بادل نخواستہ مختلف صورتوں ميں خلافت كى مشينرى كے زير نگرانى زندگى گذارى مگر اس درميان امكانى حد تك سماجى اور ثقافتى محاذوں پر كوششيں كرتے رہے \_

ان محاذوں ميں سے '' بحث و مناظرہ'' كا ايك محاذ ہے \_ امام عليه‌السلام نے اس موقف ميں اپنے پدر بزرگوار كى روش كو برقرار ركھا اور آپ عليه‌السلام نے ان جلسوں ميں شركت كى جو مامون نے امام عليه‌السلام كى علمى اور ثقافتى حيثيت كو شكست دينے كے لئے منعقد كئے تھے اور حقائق و معارف اسلامى كے بيان كے

ساتھ ساتھ آپ عليه‌السلام نے دربار خلافت سے وابستہ فقاہت اور دربارى قاضى القضاة كے چہرہ كو بے نقاب كيا \_

مامون نے امام نہم كى امامت كے آغاز ميں دوبار مجلس مناظرہ منعقد كى ايك مجلس ميں جس ميں بنى عباس كے بہت سے افراد ، نماياں اور ممتاز دربارى شخصيتيں موجود تھيں ، مامون نے \_ اس زمانہ كے قاضى القضاة \_ '' يحيى بن اكثم'' كو امام عليه‌السلام سے سوال كرنے كے كئے كہا \_

اس نے پہلا سوال اس طرح كيا:

آپ اس شخص كے بارے ميں كيا فرماتے ہيں جس نے حالت احرام ميں شكار كيا ہو ؟ امام عليه‌السلام نے فرمايا ( مسئلہ كى مختلف صورتيں ہيں ) حرم كے اندر تھا يا باہر ، اس كو اس كا م كى حرمت كى خبر تھى يا نہيں ، عمداً اس نے شكار كيا يا سہواً ، غلام تھا يا آزاد ، شكار چھوٹا تھا يا بڑا ، اس نے پہلى بار ايسا كيا ہے يا دوسرى بار ، شكار پرندہ كا تھا يا غير پرندہ ،چھوٹا تھا يا بڑا ، شكار كے بعد اپنے فعل پروہ پشيمان تھا يا پھر كرنے كا ارادہ ركھتا تھا ، شكار رات ميں كيا تھا يا دن ميں ،اس كا احرام عمرہ كا احرام تھا يا حج كا؟

امام عليه‌السلام نے جب مسئلہ كى اس طرح عالمانہ شقيں بيان كيں اور اس كى يوں تشريح كردى تو يحى بن اكثم انگشت بدندان رہ گيا ، اس كے چہرہ پر شكست كے آثار نماياں ہوگئے ، اس كى ز بان لكنت كرنے لگى اس طرح كہ وہ مذكورہ بالا صورتوں ميں سے كسى صورت كا يقين نہ كر سكا \_ حاضرين نے امام عليه‌السلام كى علمى صلاحيت و قدرت اور قاضى القضاة كى شكست كا اندازہ كر ليا\_(27)

امام جواد \_مامون كے منعقدكئے ہوئے جلسوں كے علاوہ ضرورى موقع پر اسلامى ثقافت كى توسيع اور شبہات و اشكالات كو دور كرنے كے لئے مختلف گوشہ و كنارسے مدينہ آئے ہوئے علماء اور دانشمندوں كے ساتھ بحث و گفتگو كرنے كيلئے بيٹھتے تھے ، نمونہ كے طور پر ايك مورد پيش كيا جاتا ہے : بغداد اور دوسرے شہروں كے اسّى افراد حج كے بعد مدينہ كو چلے تا كہ امام عليه‌السلام جواد سے ملاقات كريں ، وہ لوگ پہلے عبداللہ ابن موسى ( امام كے چچا) سے ملے ليكن وہ ان كے مسائل كے جواب سے عاجز رہے اتنے ميں امام جواد \_ تشريف لائے اور آپ نے ان كے ايك ايك مسئلہ اور

مشكلات كا جواب عنايت فرمايا ، علماء نہايت مسرت كے عالم ميں اس مجلس سے نكلے اور امام عليه‌السلام كے لئے دعا كى \_(28)

امام عليه‌السلام كے بچپن كو ديكھتے ہوئے ان جلسوں اور باتوں كے ضمن ميں جو مسئلہ مناظرہ كے دونوں فريق كے درميان مورد توجہ تھا وہ آپ عليه‌السلام كى امامت كا مسئلہ تھا\_

ايك طرف امام عليه‌السلام نے علمى مشكلات سے پردہ اٹھا يا اور امامت كے موقف كى تشريح اور حقائق كو بيان كرتے ہوئے ان لوگوں كو \_ جو آپ عليه‌السلام كى كمسنى كى وجہ سے \_ آپ عليه‌السلام كى امامت كے بارے ميں شك اور تردد ميں مبتلا تھے، حقيقت سے آشنا كيا اور ہر طرح كے شبہ اور ترددسے ان كے ذہنوں سے صاف كيا \_ اور دوسرى طرف عبداللہ ابن موسى ، امام كے چچا و غيرہ جيسے افراد كو جو بغير لياقت اور صلاحيت كے اپنے كو امامت كى جگہ پر لارہے تھے ، عملى طور پر ميدان سے دور ہٹا ديا اور ان كو گوشہ گير بناديا\_

نماياں افراد كى تربيت

امام جواد \_كے علمى اور ثقافتى كاموں ميں سے ايك كام ايسے ممتاز افراد كى تربيت تھى جن ميں سے ہر ايك ثقافت و معارف اسلامى كا ايك منارہ كہا جاتا تھا \_

مرحوم شيخ طوسى نے امام جواد عليه‌السلام كے شاگردوں ، راويوں اور اصحاب كى تعداد تقريباً ايك سو دس افراد بتائي ہے(29) \_ اس سے پتہ چلتا ہے كہ اس زمانہ ميں لوگوں كا حضرت سے ملنا كتنا محدود اور مشكل تھا\_ ليكن اس كے با وجود انہيں محدود افراد ميں كچھ روشن چہرے موجود ہيں منجملہ انكے :

1\_ ابوجعفر ، محمد ابن سنان زہري

2\_ احمد ابن ابى نصر بزنطي

3\_ ابو تمام حبيب ابن اوس طائي

4\_ ابوالحسن ، على ابن مہزيار اہوازي

5\_ فضل بن شاذان نيشاپوري

6\_ زكريا ابن آدم و غيرہ ہيں

امام عليه‌السلام كے مكتب كے پروردہ افراد ميں سے ہر ايك كسى نہ كسى انداز سے پريشانى اور سختى ميں مبتلا تھا \_ عبداللہ ابن طاہر \_ حاكم نيشاپور نے \_ فضل بن شاذان كو نيشاپور سے باہر نكال ديا \_ پھراس كے بعد ان كى كتابوں كى تفتيش كى جب ان كتابوں كے مندرجات سے لوگوں نے اس كو آگاہ كيا\_ تب اس كو اطمينان حاصل ہوا اور اس نے كہا كہ ميں ان كے سياسى عقيدہ كو بھى جانتا ہوں \_(30)

ابو تمام بھى اس دشمنى سے نہ بچ سكے ، اس زمانہ كے امراء جو خود بھى اہل شعر و ادب تھے ، وہ بھى ان كے شعر كو سننے كے لئے تيار نہ تھے جبكہ آپ اس زمانہ كے بہترين شاعر تھے اور اگر كسى نے پہلے سے بتائے بغير ان كا شعر پڑھ ديا اور اميروں كو پسند آگيا تو يہ سمجھ لينے كے بعد كہ يہ ابوتمام كا شعر ہے فوراً اصلى نوشتہ كو پھاڑڈالنے كا حكم ديتے تھے\_(31)

معتصم كے دور حكومت ميں

مامون كى موت كے بعد 218 ھ ميں اس كا بھائي اس كى جگہ پر خلافت كے منصب بيٹھا اور امام جواد عليه‌السلام كے سلسلہ ميں اس نے مامون والى ہى سياست اختيار كى ، جب مدينہ ميں امام كى فعاليت سے خوفزدہ ہوا تو وہ 220 ھ ميں امام عليه‌السلام كو زبر دستى مدينہ سے بغداد لے آيا تا كہ نزديك سے ان كى نگرانى كر سكے اسكى حكومت ميں ايك شخص نے چورى كا اقرار كيا اور اس نے خليفہ سے يہ خواہش ظاہر كى كہ الہى حدود جارى كر كے اس كو پاك كرديا جائے ، معتصم نے تمام فقيہوں كو جلسہ ميں جمع كيا اور امام جواد \_كو بھى بلايا \_

پہلے اس نے '' ابن ابى داؤد'' (32) سے سوال كيا كہ چور كا ہاتھ كہاں سے كاٹنا چاہيے ؟

ابن ابى داؤد نے كہا كہ '' كلائي سے'' اور اپنى دليل ميں قرآن كى آيت '' فاغسلوا وجوہكم و ايديكم ... '' پڑھي\_

فقہا كا ايك گروہ ان كى موافقت ميں تھا ليكن دوسرے گروہ نے ان كے نظريہ كى مخالفت كى اور كہا كہ كہنيوں سے ہاتھ كاٹنا چاہيے اور انہوں نے اپنے نظريہ كہ تائيد ميں آيہ '' فاغسلوا وجوہكم و ايديكم الى المرافق ''(33) كو دليل بنايا \_

معتصم نے امام جواد عليه‌السلام كى طرف رخ كيا اور پوچھا '' اس مسئلہ ميں آپكا نظريہ كيا ہے ؟ امام عليه‌السلام نے فرمايا يہ لوگ اپنا نظريہ پيش كر چكے اب مجھے معاف ركھ\_

معتصم نے اصرار كيا اور امام عليه‌السلام كو قسم دے كر كہا : آپ اپنا نظريہ بيان كريں \_

امام عليه‌السلام نے فرمايا: چونكہ تم نے قسم دلائي ہے اس لئے ميں اپنا نظريہ بيان كرتا ہوں دونوں فريقوں نے غلط فيصلہ كيا ہے \_ كيونكہ چور كى فقط انگلياں كاٹى جائيں گى \_

آپ عليه‌السلام نے فرمايا : اس لئے كہ رسول خدا نے فرمايا ہے كہ سجدہ سات اعضاء پر واجب ہے \_ چہرہ ، پيشانى ،دونوں ہاتھوں كى ہتھيلياں ،دونوں گھٹنے اور دونوں پيروں كے انگھوٹھے لہذا چور كا ہاتھ اگر كہنيوں سے كا ٹا جائے تو اس كا ہاتھ نہيں بچے گا كہ وہ سجدہ بجالائے اور دوسرے يہ كہ خدا فرماتا ہے كہ ''انّ المساجد لله فلا تدعوا مع الله احداً''(34) سجدوں كى جگہيں خدا كے لئے ہيں پس خدا كے ساتھ كسى كو نہ پكارو'' لہذا جو خداكيلئے ہے اس كو قطع نہيں كيا جائے گا \_

معتصم كو امام عليه‌السلام كا نظريہ پسند آيا اور اس نے حكم ديا كہ چور كى انگلياں كاٹى جائيں \_

''ابن ابى داود ''\_ جو خود اس واقعہ كے ناقل ہيں \_ فرماتے ہيں كہ اس مجلس ميں ميں نے (شرم و حيا سے ) موت كى تمنّا كى \_

وہ تين دن كے بعد معتصم كے پاس گيا او ركہا كہ چند دن پہلے والى نشست تمہارى حكومت كے لئے اچھى نہيں تھي، اس لئے كہ تمام علماء اور مملكت كے بزرگ افراد كے سامنے تم نے ابوجعفر عليه‌السلام كے

فتوى كو\_ جن كو آدھے مسلمان اپنا پيشوا مانتے ہيں اور امر خلافت كے لئے تم سے زيادہ مناسب سمجھتے ہيں \_ دوسروں كے نظريہ پر ترجيح دى \_ يہ خبر لوگوں كے در ميان پھيل گئي اور خود ان كے شيعوں كے لئے برہان بن گئي ہے \_

معتصم جو پہلے ہى سے ہر طرح كى دشمنى اپنے دل ميں ركھتا تھا اور امام عليه‌السلام كو راستہ سے ہٹانے كے لئے موقع كى تلاش ميں رہتا تھا ، اس كو ابن ابى داود كى باتوں سے سخت جھٹكالگا اور امام عليه‌السلام كو قتل كرنے كے بارے ميں سوچنے لگا\_(35)

آخر كار اس نے اپنے منحوس منصوبہ كو عملى جامہ پہناديا اور امام جواد \_كو جن كى عمر شريف 25 سال سے زيادہ نہ تھى آخر ذى القعدہ 220 ھ ق ميں آپ عليه‌السلام كو بغداد بلايا اور زہر سے شہيد كرديا\_(36)

آپ عليه‌السلام كے جسد اطہر كو آپ عليه‌السلام كے جد گرامى قدر حضرت امام موسى ابن جعفر عليه‌السلام كے پہلو ميں سپرد لحد كيا گيا آج بھى ان دونوں اماموں كا مزار مقدس كاظمين كے نام سے مشہور ہے \_

سوالات

1\_حضرت امام محمد تقى عليه‌السلام كس تاريخ كو پيدا ہوئے اور ان كى پيدائيش سے پہلے شيعہ كيوں تشويش ميں مبتلا تھے؟

2\_امام جواد \_نے اپنى عمر كے كتنے دن اپنے والد كے ساتھ گذار ئے كيا اس زمانہ كا كوئي واقعہ آپ كو ياد ہے ؟

3\_امام جواد عليه‌السلام كس عمر ميں منصب امامت پر فائز ہوئے ، كيا آپ عليه‌السلام كى عمر عہدہ امامت كى ذمہ دارى قبول كرنے كى متقاضى تھى ، اس سلسلہ ميں امام عليه‌السلام كے ايك بيان كو ذكر كيجئے؟

4\_امام كى امامت كے ابتدائي زمانہ ميں مامون نے كون سا اقدام كيا اور اس سے اس كا كيا مقصد تھا؟

5\_ مامون كى خلافت كے مقابل امام عليه‌السلام كا كيا رو يہ تھا؟

6\_اسلامى علوم و ثقافت كى نشر و اشاعت ميں امام عليه‌السلام كا كيا كردار رہا ؟

7\_معتصم نے امام عليه‌السلام كو كيوں بغداد بلايا اور پھر آپ عليه‌السلام كے قتل كادر پے كيوں ہوا؟

8\_ امام جواد \_كس تاريخ كو اوركيسے شہيد ہوئے ؟

حوالہ جات

1 انوار الہيہ/227،بحارج 5/15منقول ازعيون المعجزات\_

2 بحار جلد 50/7،11،13،14\_ايك قول كى بنا پر اسى سنہ ميں رمضان كے مہينہ ميں آپ كى ولادت ہوئي تھي\_

3 بحار جلد 50/11،انوار البہيہ /225\_

4 كافى ج 1/252''فى باب النص على ابى الحسن الرضا''انوارالبھيّہ /226\_225\_

5 اور يہ بھى احتمال ہے كہ مذكورہ بالا قول سے امام كا مقصديہ ہو كہ بچپن ميں حضرت امام جواد عليه‌السلام كى امامت سے شيعوں كيلئے يہ بات روشن ہوگئي كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرح يہاں بھى عمر كا سوال نہيں ہے اور ان كا علم خدا كى طرف سے ہوتا ہے \_

6 عيون اخبار الرضاج2/242\_

7 بحار ج 50/35\_

8 ارشادمفيد /139،كافى ج1 /259\_258،315\_

9 امام رضا عليه‌السلام كى عمر كے آخرى دو سال 201 سے 203 تك مراد نہيں ہيں جب آپ كو خراسان لے جايا گيا\_

10 '' ...كيف اقوم و قد ودّعت البيت و داعاًلارجوع بعدہ ''،كشف الغمہ ج 3/153\_152،سيرة الائمہ الاثنا عشر ج2 /443،انوار البہيّہ /202\_

11 سورہ مريم /11\_

12 ارشاد مفيد /325،مناقب جلد 4/389\_

13 ''و كان على منها ج ابيه فى العلم و التقى و الزهد و الجود ''تذكرة الخواص 321\_

14 ''محمد بن على الجواد كان من اعيان بنى هاشم و هو معروف بالسخاء و السود ولهذا سمتى الجواد'' منھاج السنة ج 2/137\_

15 جو وقف حضرت كے نام سے تھا آپ اس وقف كے متولى تھے\_

16 بحار جلد 50/105منقول از كافى و غيبت شيخ \_

17 بست افغان كا ايك قديم شہر ہے جو بلوچستان او رھند كے راستہ ميں واقع ہے اس كا مركز سجستان تھا جس كا اطلاق وسيع علاقہ پر ہوتا تھا \_ ہرات سے 80 فرسخ ہے \_ر\_ك ،معجم البلدان و المنجد باب اعلام ،كلمہ بست و

سجستان \_

18 اما بعد فان موصل كتابى هذا ذكر عنك مذهباًجميلاً و ان مالك من عملك ما احسنت فيه فاحسن الى اخوانك و اعلم ان الله عزوجل سائلك عن مثاقيل الذر و الخردل \_

19 بحار جلد 50 / 87\_86،انوار البھيية/238\_237\_

20 بحار جلد 50/44 منقول از خرائج راوندى \_

21 ''اخترته لتبريزه على كافة اهل الفضل فى العلم و الفضل مع صغر سنّه'' \_ بحار ج 50/75\_

22 عرب احتراماًكسى كو اس كى كنيت سے پكارتے ہيں \_

23 عيون اخبار الرضاجلد 2/242\_

24 ''نعوذ بالله مما تقولون ، بل انا له عبد ''كافى ج 1/258\_انوار البھييہ /228\_227\_

25 ''انى اعرف بھذاالفتى منكم و انّ اھل ھذالبيت علمھم من اللہ و موادہ و الھامہ ،لم تزل آبائہ اغنياء فى علم الدين و الادب عن الرعايا الناقصہ عن حد الكمال ''\_بحار 50/75\_74،ارشاد /320\_319،كشف الغمہ جلد 3/144/ 143 \_مناقب جلد 4/381\_380\_اعلام الورى /151\_ اسى جلسہ ميں مامون نے ايك مناظرہ كا انعقاد كيا تھا اس واقعہ كو ''علمى اور ثقافتى كوششيں ''كے عنوان كے ذيل ميں بيان كيا گيا ہے \_

26 بحار جلد 50/63\_61\_مناقب جلد 4/396،كافى جلد 1/414\_413\_

27 ارشاد مفيد /321\_320،مناقب جلد 4/381،اعلام الورى /352\_351\_بحار جلد 50/76 \_75 ، كشف الغمہ جلد 3/145\_144،فصول المھمہ/268\_البتہ اس نشست ميں دوسرے مباحث بھى آئے منجملہ ان كے امام كا يحيى بن اكثم سے سوال اور يحيى كا امام كے جواب ميں عاجز رہ جانا اور مذكورہ بالامسئلہ كے شقوں سے متعلق امام كے جواب كو\_اختصار كو مد نظر ركھتے ہوئے پيش نہيں كيا گيا ہے \_

28 بحار ج 50 /100\_

29 رجال شيخ طوسى /409\_397\_

30 رجال كشى /539\_538\_

31 مروج الذہب جلد 3/485\_483\_

32 مامون،معتصم،واثق اور متوكل كے زمانہ كے بغداد كے بڑے قاضى القضا ميں سے ايك تھے \_

33 سورہ مائدہ /6\_

34 سورہ جن/28\_

35 بحار جلد 50/7\_5،منقول ازتفسير عياشى ج 1/320\_319،انوار البھية/243\_241

36 بحار جلد 50/ 1 بعض روايتوں ميں يہ آيا ہے كہ معتصم نے مامون كى بيٹى ام الفضل كے ذريعہ امام كو زہر دے ديا بحار جلد 50/10و اعيان الشيعة ج 2/36\_

تيرہواں سبق:

امام على النقى عليه‌السلام كي سوانح عمري

ولادت

شيعوں كے دسويں امام 15 ذى الحجہ 212ھ ق كومدينہ كے''صريا'' (1)نامى قريہ ميں پيدا ہوئے\_(2)آپ عليه‌السلام كا اسم گرامى ''علي''اورسب سے مشہور القاب ''نقي''اور ''ہادي'' ہيں اور آپ عليه‌السلام كى كنيت ''ابوالحسن'' ہے \_ آپ عليه‌السلام ابوالحسن ثالث كے نام سے مشہور ہوئے \_(3)

نويں امام كے والد گرامى امام جواد \_تھے اور آپ كى والدہ ''سمانہ''ايك بافضيلت و با تقوى خاتون تھيں آپ مقام ولايت سے آشنائي ركھنے والى اور خلافت الہى كى زبر دست دفاع كرنے والى خاتون تھيں \_ خود امام ھادي عليه‌السلام اپنى والدہ گرامى كے بارے ميں فرماتے ہيں كہ ميرى والدہ ميرے حق سے آشنا اور اہل بہشت ميں سے ہيں \_

شيطان سركش ان سے نزديك نہيں ہوتا اور دشمن جبار كا مكر ان تك نہيں پہنچتا ، خدا ان كا محافظ اور نگہبان ہے \_ وہ ہرگز صديقين و صالحين ماؤں كے صفوں سے باہر نہيں ہيں (4)

امام عليه‌السلام كى پرورش كا ما حول

امام ہادى \_نے اپنى عمر كے سات سال اور كچھ دن اپنے والد كے ساتھ ان كى تربيت اور خاص نگرانى ميں گذار ے \_

آپ عليه‌السلام جس ما حول ميں پروان چڑھے وہ ما حول ، دانش كے فروغ تقوى و اخلاق ،وسعت علم اور زندگى كے تمام شعبوں ميں فكر كى بلندى سے سرشار ما حول تھا \_دوسرى صدى ہجرى ميں علماء كى

فكرى تحريكيں اور مامون كى خلافت كى مشينرى كى طرف سے ان كے استقبال كى وجہ سے دينى حقائق كو واضح كرنے اور اس زمانہ كے روشن فكر اور سوجھ بوجھ ركھنے والى نسل تك پيغام اسلام كے پہونچانے كے مواقع اس زمانہ كے ائمہ معصومين عليه‌السلام كو حاصل تھے \_

اسلام كے ترقى پذير عناصر كے گہوارہ پرورش اور زيادہ تر ائمہ كى جائے پيدائشے \_مدينہ\_ ميں ماں باپ كى توجہ سے اور تدبير سے امام \_كے جسم و روح نے پارسائي اور دور انديشى كى منزل كمال كو سر كيا \_ وہ جن كى پاكيزہ سرشت ميں دور انديشى اور ہوشمندى پوشيدہ تھى ، جو الہام الہى كے فيوض و بركات سے تمام شعبوں ميں كمالات اور امتيازات كے حامل تھے \_ وہ خلافت عباسى كے ظلم و ستم سے جہاد كرنے والوں كے پيشرو اور اسلامى معاشرہ كى مشعل ہدايت قرار پائے \_

امامت پر نص

سوائے على \_اور موسي(جو كہ موسى مبرقع كہ نام سے مشہور تھے ) نويں امام كى اور كوئي اولاد نہ تھى ، چونكہ حضرت ہادى عليه‌السلام ،علم و معرفت ، تقوى و عبادت ميں اپنے زمانہ كے سارے لوگوں سے بلند تھے ان سے كسى كا حتى كہ ان كے بھائي كا بھى موازنہ نہيں كيا جا سكتا \_ اس لئے ان كے والد كے بعد امامت اور رہبرى كا بلند مقام ان كو تفويض كيا گيا\_

اسى لياقت كى بنياد نيز دوسرى باتوں كى بنا پر ان كے پدر بزرگوار نے بارہا اپنے بعد كے لئے ان كى امامت كو صراحت سے بيان فرمايا ہے \_

''اميہ ابن على قيسي''نقل كرتے ہيں كہ ميں نے ابو جعفر \_سے عرض كيا كہ آپ عليه‌السلام كا كون جانشيں ہوگا\_ تو آپ عليه‌السلام نے فرمايا : ميرے فرزند على عليه‌السلام \_(5)

''صقر ابن دلف'' كہتے ہيں كہ ميں نے ابو جعفر امام جواد \_سے سناآپ فرما رہے تھے كہ ميرے بعد پيشوا ميرا بيٹا على ہے ،ان كا فرمان ميرا فرمان ، انكى گفتار ميرى گفتار اور ان كى پيروى

ميرى پيروى ہے اور ان كے بعد ان كے بيٹے حسن عليه‌السلام ،امام ہيں \_(6)

امام عليه‌السلام كا اخلاق اور ان كى سيرت

امام ہادى \_اپنے اسلاف كى طرح اخلاق اور فضائل انسانى كا مجسمہ اور كمالات نفس كا مظہر تھے \_

ابن صباغ مالكى اپنى كتا ب ميں آپ عليه‌السلام كى اخلاقى خصوصيات اور فضائل كا مرقع كھينچتے ہوئے فرماتے ہيں \_

ابوالحسن ،على ابن محمد \_كى فضيلت اور برترى كى شہرت تمام عالم ميں پھيلى ہوئي ہے\_ (ان كى فضيلت ہر جگہ سايہ فگن ہے اور اس سے دوسروں كى چمك دمك ماند پڑگئي ہے ) اور ان كے بلنديوں كى طرف بڑھنے والے سلسلے آسمان كے ستاروں پر حكمرانى كررہے ہيں \_ كوئي چيز منقبت نہيں شمار كى جا سكتى مگر يہ كہ اس كا لب لباب آپ عليه‌السلام كے وجود ميں جلوہ گر ہے اور كوئي فضيلت و كرامت بيان نہيں ہوتى مگر يہ كہ اس كا برتر ين حصہ آپ عليه‌السلام ہى كى ملكيت ہے \_ ہر قابل تعريف خصلت جب بيان كى منزل ميں آتى ہے تو اس كا بلندترين اور مكمل ترين حصہ آپ عليه‌السلام ہى سے متعلق ہوتا ہے \_ آپ عليه‌السلام كا وجود ہر نيك و ارجمند خصلت كى ايسى تجلى گاہ ہے جو آپ عليه‌السلام كى عظمت كى تعريف كرتى ہے ان تمام كمالات كے استحقاق كا سرچشمہ وہ بزرگى اور كرامت ہے جو آپ عليه‌السلام كے جوہر زندگى كے ساتھ ملى ہوئي ہے \_ وہ عظمت و بزرگى ہے جو آپ عليه‌السلام كى سرشت ميں پوشيدہ ہے \_آپ كا وجود آب زلال معرفت كے علاوہ كسى اور پانى كے پينے سے منع كرتا ہے \_ اس لئے آپ عليه‌السلام كى جان ، پاك ہے ، آپ عليه‌السلام كا اخلاق شيرين ہے، آپكى سيرت،عادلانہ اور آپ كے تمام صفات نيك ہيں آپ وقار ،سكون،صبر،عفت،طہارت،زيركى اور دانائي ميں طريقہ نبوى اور سرشت علوى پر گامزن تھے \_ ايسے تزكيہ شدہ نفس كے اور ايسى بلند ہمت كے مالك تھے كہ كوئي آپ عليه‌السلام كے پايہ كو پہنچ

نہيں سكتا \_آپ عليه‌السلام كى نيك روش ميں آپ عليه‌السلام كا كوئي ثانى نہيں اور كسى نے ان چيزوں كى طمع نہيں كي ...(7)

عبادت و بندگي

متوكل كے معين كيے ہوئے افراد چھان بين كے لئے متعدد بار آپ عليه‌السلام كے گھر ميں اچانك گھس آئے تو آپ كو كھر در الباس پہنے ہوئے ايك چٹائي پر نماز كے لئے ايستادہ لكھتے\_

يحيى ابن ہرثمہ نقل كرتے ہيں كہ امام ہادى ہميشہ مسجد ميں رہتے تھے اوردنيا سے كوئي رابطہ نہيں ركھتے تھے\_(8)

حائرى اپنى كتاب ميں لكھتے ہيں كہ عبادت پروردگار سے شديد محبت كى بنا پر آپ راتوں كو آرام نہيں كرتے تھے اور تھوڑى دير كے علاوہ آپ سوتے نہيں تھے \_ آدھى رات كو كنكروں اور ريگزاروں پربيٹھتے اور عبادت و استغفار اور تلاوت ميں رات بسركرتے تھے \_ (9)

جودو بخشش

امام \_كے دوستوں ميں سے چند افراد جيسے ابو عمر و عثمان ابن سعيد ،احمد ابن اسحاق اشعرى اور على ابن جعفر ہمدانى ،آپ عليه‌السلام كى خدمت ميں پہنچے \_احمد ابن اسحاق نے اپنے بھارى قرض كى امام عليه‌السلام سے شكايت كى ، امام ہادى عليه‌السلام نے اپنے وكيل ''ابوعمرو''سے فرمايا تيس ہزار دينار ،احمد ابن اسحاق كو اور تيس ہزار دينا ر على ابن جعفر كو ديدو اور اپنے لئے بھى تيس ہزار اٹھالو(10)

ابو ہاشم جعفرى نقل كرتے ہيں كہ ميں بہت زيادہ محتاج ہو گيا \_ ميں امام ہادى \_كى خدمت ميں پہنچا جب ميں بيٹھ گيا تو آپ نے فرمايا : اے ابوہاشمخدا نے جو نعمتيں تم كو دى ہيں ان ميں سے كسى ايك نعمت كا شكر بجالا سكتے ہو؟ ميں چپ رہا اور يہ نہ سمجھ سكا كہ كيا كہوں \_

امام عليه‌السلام نے فرمايا :خدا نے تم كو ايمان ديا ہے اور اس كے ذريعہ اس نے تمہارے جسم كو دوزخ كى آگ سے بچايا ہے ، خدا نے تم كو صحت و عافيت عطا كى ہے اور اس نے اپنى عبادت كے لئے تمہارى مدد كى ،خدا نے تم كو قناعت دى ہے اور اس كے ذريعہ اس نے تمہارى آبرو بچائي ہے ، اے ابوہاشمميں نے يہ باتيں اس لئے شروع كيں كہ ميں نے گمان كيا كہ تم اس كے بارے ميں مجھ سے شكايت كرنا چاہتے ہوجس نے يہ تمام نعمتيں تم كو دى ہيں \_ ميں نے حكم ديد يا ہے كہ سو(100)دينار تم كو ديئے جائيں تم ان كو لے لو\_ (11)

عقدہ كشائي

'' محمد ابن طلحہ '' نقل كرتے ہيں كہ ايك دن امام ہادى عليه‌السلام سامرا سے ايك اہم كام كے لئے ايك ديہات كى طرف روانہ ہوئے \_ اس در ميان ايك آدمى آپ عليه‌السلام كے گھر آيا جب اس نے امام عليه‌السلام كو دہاں نہ پايا تو وہ بھى اس ديہات كى طرف روانہ ہوا جب امام كى خدمت ميں پہنچا تو اس نے عرض كيا كہ ميں كوفہ كارہنے والا ہوں آپ عليه‌السلام كے خاندان كے چاہنے والوں ميں سے ہوں ليكن بہت زيادہ قرضدار ہوگيا ہوں ، اتنا قرض ہے كہ ميں اسے ادا نہيں كر سكتا اور آپ عليه‌السلام كے علاوہ مجھے اور كوئي نظر نہيں آتا جو ميرى ضرورت پورى كردے \_امام عليه‌السلام نے پوچھا تمہارا قرض كتنا ہے ؟اس نے كہا تقريباًدس ہزار درہم\_

امام عليه‌السلام نے اس كى دلجوئي كى اور فرمايا : تم پريشان نہ ہونا اور ميں جو حكم دوں اس پر عمل كرنے ميں كوتاہى نہ كرنا پھر آپ عليه‌السلام نے اپنے ہاتھ سے ايك رقعہ لكھا اور اس سے فرمايا: اس خط كو اپنے پاس ركھو اور جب ميں سامرا پہنچوں تو جتنا پيسہ اس ميں لكھا ہے اس كا ہم سے مطالبہ كرنا ،چاہے تم كو لوگوں كے سامنے ہى ايسا كرنا پڑے ،خبردار اس ميں كوتاہى نہ كرنا \_

امام \_كے سامراء لوٹنے پر جب خليفہ كے حلقہ بگوش افراد آپ عليه‌السلام كے پاس بيٹھے ہوئے تھے

وہ مرد عرب وہاں پہنچا اور اس دستخط كو دكھا كر اصرار كے ساتھ اس نے پيسے كا مطالبہ كيا، امام عليه‌السلام نے نہايت نرمى اور ملائمت سے تاخير كى معذرت كرتے ہوئے اس سے مہلت مانگى تا كہ كسى مناسب وقت پر آپ عليه‌السلام وہ پيسے ادا كرديں \_ ليكن وہ شخص اسى طرح اصرار كرتا رہا اور اس نے مہلت نہيں دي\_

يہ بات متوكل تك پہنچى تو اس نے تيس ہزار دينا رامام عليه‌السلام كے لئے بھيجنے كا حكم ديا\_

جب پيسے امام عليه‌السلام كے ہاتھوں تك پہنچے تو آپ عليه‌السلام نے اس مرد عرب كو بلايا اور تمام پيسے اس كو دے ديئے \_ اس نے بتايا كہ اس پيسے كے ايك تہائي سے كم ميں ميرى ضرورت پورى ہو جائے گى ليكن امام \_نے تمام تيس ہزار دينار اس كو مرحمت فرما ديئے (12)

امام عليه‌السلام كى معنوى ہيبت و عظمت

''محمد ابن حسن اشترعلوى ''نقل كرتے ہيں كہ '' ميں اپنے والد كے ساتھ متوكل كے گھرتھا اور آل ابوطالب و آل عباس و آل جعفر كى بھى ايك جماعت وہاں موجود تھى كہ امام ہادى عليه‌السلام تشريف لائے \_ وہ تمام لوگ جو وہاں كھڑے تھے امام \_كے احترام ميں سواريوں سے اتر پڑے امام عليه‌السلام گھر ميں داخل ہوئے \_ حاضرين ميں سے كچھ لوگوں نے ايك دوسرے سے كہا : ہم ان كيلئے كيوں اپنى سوارى سے اتريں ،وہ نہ تو ہم سے زيادہ صاحب شرف ہيں اور نہ ہم سے عمر ميں بڑے ہيں خدا كے قسم ہم ان كے لئے سوارى سے نہيں اتريں گے \_

ابوہاشم جعفرى نے \_ جو وہاں موجودتھے \_كہا خدا كى قسم تم لوگ جب انكو ديكھو گے تو نہايت حقير بن كر سوارى سے اتر پڑوگے \_

ابھى تھوڑى دير نہ گذرى تھى كہ امام ہادى عليه‌السلام واپس پلٹے ،جب حاضرين كى نظر آپ عليه‌السلام پرپڑى تو بے اختيار سواريوں سے اترپڑے ،ابوہاشم نے كہا :''كيا تم نے نہيں كہا تھا كہ ہم نہيں اتريں گے؟

''لوگوں نے كہا:'' خداكى قسم ہم اپنے كو نہيں روك سكے اور بے اختيار اترپڑے \_(13)

امام \_كا علمى مقام

خدا نے اپنى لامتناہى قدرت اور اپنے وسيع علم سے خاندان رسالت عليه‌السلام كو علم كے خزانے عطا كئے اور ان كو زيور علم سے آراستہ كيا\_ ايسا علم كہ ان سے زيادہ علم دوسرى جگہوں پر نہيں پايا جا سكتا\_

شيعوں كے ائمہ علم الہى كے پرچم دار ،خزينہ دار اور اسرار توحيد كے محافظ ہيں \_ امام ہادى \_اسى شجرہ طيبہ كى ايك شاخ ہيں جو وسيع اور جامع علم سے مالامال تھے \_ آپ عليه‌السلام كى علمى عظمت و منزلت نے عقلوں كو حيرت و استعجاب ميں ڈال دياتھا\_

صفات خداوند عالم ،تنزيہ و تقديس پروردگار كے بارے ميں آپ عليه‌السلام كى حديثيں ،مذہب ،جبرو تفويض،اور جبر و تفويض كے در ميانى امر كے اثبات پر مفصل خط ،زيارت ائمہ كے كلمات جو''زيارت جامعہ''كے نام سے مشہور ہے ،آپ عليه‌السلام كى يادگاريں ہيں \_مخالفين كے ساتھ مختلف موضوعات پر احتجاجات(14) و غيرہ ...علماء كے لئے مورد توجہ ہيں جو كہ آپ عليه‌السلام كے علمى پہلووں كى گہرائي اوروسعت كا پتہ ديتے ہيں \_

امامت كا زمانہ

امام ہادى \_ 220ھ ق ميں \_ اپنے والد بزرگوار كى شہادت كے بعد \_آٹھ سال كى عمر ميں امامت كے عہدہ پر فائز ہوئے ، آپ عليه‌السلام كى امامت كى مدت 33 سال اور كچھ دن تھى اس مدت ميں بنى عباس كے چھ خلفاء آپ عليه‌السلام كے ہم عصر رہے \_ ان كے نام معتصم ،واثق ،متوكل ،منتصر،مستعين ا ور معتزہيں \_

دوران امامت كى خصوصيتيں

دسويں امام عليه‌السلام كى امامت كا زمانہ پريشانى ،تشويش اور انقلاب كا زمانہ تھا \_ اس زمانہ ميں خاندان على \_اور ان كے پيروكاروں كے ساتھ حكومت كا سخت اور براسلوك اپنے عروج پرپہنچا ہواتھا \_ اور اس شدت پسند روش كى بنا پر وسيع و عريض اسلامى مملكت كے گوشہ و كنار ميں علويوں كى شورشيں بہت پھيلى ہوئي تھيں \_

يہاں پر اب ہم خلافت كے اس زمانہ كى بعض خصوصيات كى طرف اشارہ كرتے ہيں تا كہ دسويں امام كے سياسى حالات كو اچھى طرح سمجھاجا سكے \_

الف :دربار خلافت كى ہيبت و عظمت كا زوال اور موالى كا تسلط

اس زمانہ ميں ترك ،قبطى اور موالى كا سرنوشت مملكت اسلامى پر تسلط اور مملكت كے امور سے خليفہ كى كنارہ كشى نے دربار خلافت كى عظمت و ہيبت كو ختم كرديا ،خلافت مذكورہ لوگوں كے ہاتھوں ميں ايك گيند كى طرح تھى جسے جدھر چاہتے تھے پھينك ديتے تھے (15)

يہاں تك كہ ''معتمد''نے اس تلخ حقيقت كا اعتراف كيا اور چنداشعار ميں اس نے كہا: كيا يہ تعجب خيز نہيں ہے كہ ميرے جيسا شخص نہايت چھوٹى چيز سے روك ديا جائے \_ اس كے نام پر پورى دنيا حاصل كى جائے حالانكہ اس ميں سے كوئي چيز اس كے ہاتھ ميں نہيں ہے \_ فراوان مال و دولت اس كى طرف منتقل ہو ليكن ان ميں سے ذرا سى چيز بھى اس كو نہ دى جائے \_

خلافت كى مشينرى ميں ان لوگوں كا دخل و رسوخ اور اہل بغداد كے لئے حدسے زيادہ مزاحمت و پريشانى اس بات كا سبب بنى كہ معتصم ان لوگوں كو\_جن كى فوج اور انتظامى فورس ميں كثرت تھي\_ لوگوں كى دسترس سے باہر كسى دوسرى جگہ منتقل كردے \_ چنانچہ شہر سامرہ كو اس كام كيلئے چناگيا اور اسى كو دارالخلافہ قرار ديا گيا اور لشكركو بھى اسى شہر ميں منتقل كرديا گيا\_

ان عناصر كے راس و رئيس ''موسى ابن بغا'' ان كے بھائي ''محمد ابن بغائ''\_''بغا شرابى كوچك

''اور ''وصيف''تھے مؤخرالذكر دونوں افراد مستعين پر ايسے مسلط تھے كہ ان كے بارے ميں كہا جاتا تھا كہ ''خليفہ وصيف اور بغاء كے در ميان قفس ميں قيد ہے وہ لوگ جو بھى كہتے ہيں يہ طوطے كى طرح وہى بولتا ہے\_(16)

ب: علويوں كى تحريك كى وسعت

اس زمانہ ميں ''رضا ئے آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' اور حكومت كے ظلم و جور كے خلاف اور اعتراض كے عنوان سے بہت سى تحريكيں اٹھيں \_ تحريك كے ليڈر يہ ديكھ رہے تھے كہ ان كے امام فوجى اڈہ كے اندر سامرا ميں قيد ہيں اور خلافت كى مشينرى ان كى نگرانى كررہى ہے اور كسى مخصوص آدمى كے نام پرلوگوں كو اكٹھا كرنا اس كے قتل كا باعث ہوتا ہے \_ اس لئے وہ لوگوں كو كلى طور پر رضائے آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرف دعوت ديتے تھے \_

مورخين نے اٹھارہ تحريكوں كے نام بيان كئے ہيں \_ ہم ان ميں سے اختصار كے ساتھ چند تحريكوں كا نام ذكركر رہے ہيں :

1\_محمد ابن قاسم علوى كى تحريك :يہ ايك عالم ،زاہد اور متقى آدمى تھے \_انہوں نے معتصم كے زمانہ ميں طالقان ميں قيام كيا \_ اور عبداللہ ابن طاہر كے ساتھ ايك جھڑپ كے بعد 219ھ ق ميں عبداللہ كے ہاتھوں گرفتار ہو كر معتصم كے پاس لائے گئے \_(17)

2\_يحيى ابن عمر علوى كى تحريك :يحيى ايك زاہد متقى اور باعلم و عمل آدمى تھے \_ انہوں نے 250ھ ميں كوفہ ميں قيام كيا اور بہت سے لوگوں كو اپنے اردگرد جمع كرليا اور بيت المال پرحملہ كركے بيت المال اپنے قبضہ ميں كرليا ،زندانوں كے دروازے كھول كر قيديوں كو آزاد كرديا اور شہر كے حكام كوشہر سے باہر نكال ديا ليكن آخر ميں شكست كھا كر ''حسين ابن اسماعيل '' كے ہاتھوں قتل ہوئے \_ ان كى لاش كو دار پر لٹكايا گيا \_(18)

3\_حسين ابن زيد كى تحريك : انہوں نے 250ھ ق ميں طبرستان ميں قيام كيا ''اس سرزمين

اور (شہر)گرگان پر قبضہ كرليا اور 270ھ ق ميں انتقال فرما گئے ان كے بھائي ''محمد''ان كے جانشين ہوئے (19)

4\_محمد ابن جعفر علوى كى تحريك :آپ نے 250ھ ق ميں خراسان ميں قيام كيا ليكن عبداللہ ابن طاہر كے ہاتھوں گرفتار ہو كر قيد كرديئے گئے اور وہيں انتقال فرمايا\_(20)

امام عليه‌السلام كے ساتھ متوكل كا سلوك

امام ہادى عليه‌السلام اگر چہ خلفائے بنى عباس ميں سے چھ خلفاء كے ہمعصر رہے ليكن متوكل اور معتز سے آپ عليه‌السلام نے دوسرے خلفاء كى بہ نسبت زيادہ دكھ سہے \_ ان دونوں خلفاء كى سياست مخالفين ،خصوصاً علويوں كا قلع قمع كرڈالو كى سياست تھى \_

متوكل حكومت بنى عباس ميں سب سے بڑا ظالم اور بد سرشت بادشاہ تھا اس كى حكومت كى مدت چودہ 14)سال كچھ دن تھى (232ھ ق\_247ھ ق)اور يہ زمانہ د سويں امام عليه‌السلام اور ان كے تابعين كے لئے سخت ترين زمانہ شمار كيا جاتا ہے \_

متوكل جس كا دل اميرالمؤمنين ،ان كے خاندان اور ان كے شيعوں كے لئے كينہ سے بھرا ہواتھا \_ وہ اس بات كى كوشش كرتاتھا كہ اس خاندان كے نماياں افراد كو نہايت بے دردى سے ختم كردے \_ اسى لئے اس نے علويوں كے ايك گروہ كو قتل كيا اور دوسرے گروہ كو بھى نيست و نابود كرڈالا\_

وہ ائمہ كى جانب بڑھتے ہوئے عمومى افكار كو روكنے اور ائمہ عليه‌السلام كو گوشہ نشين بنانے كے لئے جھوٹے خواب نقل كركے لوگوں كو محمد ابن ادريس شافعى كى \_جو گذر چكے تھے \_ پيروى كرنے كا شوق دلاتاتھا\_(22)اور 236ھ ق كو اس نے حكم ديا كہ سيدالشہداء حضرت امام حسين عليہ السلام كے مرقد مطہر كو ويران كرديا جائے اور اس زمين پر زراعت كى جائے تا كہ لوگ اس مرقد مطہر كى

زيارت كونہ جائيں جو شيعوں كا مركز اور دربار خلافت كے ظلم و استبداد كے خلاف شيعوں كى تحريكوں كے لئے الھام بخش ہے \_(23)

ليكن نہ صرف يہ كہ شيعہ كسى بھى طرح اس تربت پاك كى زيارت سے باز نہيں آئے بلكہ يہ جرم ان كے مبارزات كى شدت كو بڑھانے كا سبب بنا اور انہوں نے اپنے نفرت و غصہ كو نعروں اور اشعار كى شكل ميں بغداد كے شہر اور مسجد كى ديواروں پر لكھ كر ظاہر كيا \_ ايك شعر كا مضمون ملاحظہ ہو :'' خدا كى قسم اگر بنى اميہ نے ظلم و ستم كے ساتھ فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كو قتل كرديا تو اب بنى عباس \_ جو فرزندان عبدالمطلب اور ان كى نسل سے ہيں \_ انہوں نے بھى بنى اميہ كے جرائم كى طرح جرم كا ارتكاب كيا،يہ قبر حسين عليه‌السلام ہے جو ويران ہو گئي ہے \_ اور يہ كہ بنى عباس كو اس بات كا افسوس ہے كہ انہوں نے قتل امام حسين عليه‌السلام ميں شركت نہيں كى اور اب آنحضرت صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى تربت پر ظلم اور ان كى قبر كو ويران كركے وہ بنى اميہ كے جرائم كى پيروى كررہے ہيں \_(24)

ائمہ اہل بيت كى دوستى اور ان كى پيروى كے جرم ميں متوكل لوگوں پر سختى كرتا اور ان كو سزائيں ديتا تھا\_

ابن سكيت ايك شيعہ اديب اور شاعر متوكل كے بيٹوں \_ معتز اور مؤيد \_ كے معلم تھے ايك دن خليفہ نے دونوں بيٹوں كى طرف اشارہ كركے ابن سكيت سے پوچھا كہ ''تيرے نزديك يہ دونوں زيادہ محبوب ہيں يا امام حسن و امام حسين(عليہما السلام) ؟ابن سكيت نے بے جھجك جواب ديا كہ امير المؤمنين كے غلام قنبر تيرے دونوں بيٹوں سے بہتر ہيں \_(25)

متوكل كو ہرگز ايسے جواب كى اميد نہ تھى چنانچہ وہ بڑا غضب ناك ہوا اس نے ان كى زبان گدّى سے كھنچ لئے جانے كا حكم ديا اور اس دردناك طريقہ سے ان كو شہيد كرديا\_ (26)

امير المؤمنين عليه‌السلام سے كينہ اور عداوت نے متوكل كوايسى پستى اور رذلت ميں پہنچا ديا تھا كہ وہ ناصبيوں اور دشمنان اہل بيت عليه‌السلام كو اپنے قريب كرتاتھا اور كينہ سے لبريز دل كى تسكين كے لئے حكم ديتا تھا كہ ايك مسخرہ اپنى شرم آور حركات سے امير المؤمنين كا مذاق اڑائے اور ايسے ميں متوكل

شراب پيتا اور يہ مناظر ديكھ كر قہقہہ لگا تا \_(27)

سامرا ميں امام \_كى جلا وطني

232ھ ق ميں جب متوكل نے اقتداراپنے ہاتھ ميں ليا تو اس نے مختلف طبقہ كے لوگوں ميں امام ہادى عليه‌السلام كے نفوذ اور ان سے لوگوں كى محبت كو ديكھا تو بہت خوفزدہ ہوا اس وجہ سے اس نے چاہا كہ امام عليه‌السلام كو مدينہ سے سامرا بلائے اور آٹھويں امام عليه‌السلام كے سلسلہ ميں مامون كے رويہ كى پيروى كرے تا كہ آپ كو ان كے چاہنے والوں سے دور كرنے كے ساتھ ساتھ فعاليت سے بھى روك دے اور قريب سے نگرانى كرتا رہے \_

حرمين كے امام جماعت اور والى مدينہ نے امام \_كے بارے ميں متوكل سے جو چغلى لگائي تھى اس نے خليفہ كو اس ارادہ كو عملى جامہ پہنانے پر اكسايا اس وجہ سے اس نے 234ھ ق104

ميں امام كے لئے ايك خط لكھا اور اس كو يحيى ابن ہر ثمہ كے ذريعہ بھيجا اور حكم ديا كہ سامرا لاياجائے \_(28)

امام عليه‌السلام اگر چہ متوكل كى برى نيت سے واقف تھے پھر بھى آپ عليه‌السلام نے اپنے آباء كرام كى پيروى كرتے ہوئے اس بات ميں بھلائي نہيں محسوس كى كہ متوكل كى مخالفت كى جائے اس لئے كہ اس كى مخالفت چغلى لگانے والوں كے لئے سند بن جاتى اور خليفہ كو اور زيادہ بھڑ كاديتى اسى وجہ سے آپ عليه‌السلام اس جبرى سفر پر آمادہ ہوگئے \_(29)

اور اپنے بيٹے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كولے كر خليفہ كے بھيجے ہوئے آدميوں كے ساتھ سامرا ء كے سفر پر چل پڑے \_

متوكل نے آپ كى شخصيت كو نقصان پہنچانے اور اپنى طاقت كے مظاہرہ كے لئے حكم ديا كہ امام عليه‌السلام كو ايك نامناسب جگہ جس كا نام ''خان الصعاليك'' تھا ،جو گدا گروں كى جگہ تھى ،وہاں

اتاراجائے اور ايك دن وہاں ٹھہرانے كے بعد محلہ عسكر(30)ميں امام عليه‌السلام كے لئے ايك گھر ليا گيا اور آپ عليه‌السلام كو اس ميں منتقل كيا گيا (31)آخر عمر تك آپ عليه‌السلام اسى جگہ مقيم رہے اور متوكل اور اس كے بعد كے خلفا ء كى طرف سے ہميشہ نظر بند رہے \_ سامرا ميں بيس سالہ قيام كے دوران آپ عليه‌السلام نے بڑے دكھ سہے ،خاص كر متوكل كى طرف سے ہميشہ تہديد اور آزار كا شكار رہے \_ بغير كسى اطلاع كے پيسہ اور اسلحہ كى تلاشى كے بہانہ بارہا آپ عليه‌السلام كے گھر كى تلاشى ہوتى رہى اور بہت سے مواقع پر خود آپ عليه‌السلام كو خليفہ كے پاس لے جايا گيا\_

معتز ،متوكل كا بيٹا بھى اپنے باپ سے كم نہ تھا \_ علويوں كے ساتھ اس كا سلوك بہت ناروا تھا \_ اس كى حكومت كے زمانہ ميں بہت سے علويوں كو يا تو زہر ديا گيا يا قتل كرڈالاگيا \_ امام ہادى عليه‌السلام اسى كے زمانہ ميں شہيد ہوئے \_

امام عليه‌السلام كى فعاليت اور آپ عليه‌السلام كا موقف

امام ہاد ى \_كى علمى اور سماجى فعاليت اور خلافت كى مشينرى كے مقابل آپ كے موقف سے آگاہى كے لئے ضرورى ہے كہ ہم مسئلہ كى دوحصوں ميں تشريح كريں \_

1\_مدينہ ميں آپ عليه‌السلام كى فعاليت اور آپ عليه‌السلام كا موقف

2\_ سامرا ميں حضرت عليه‌السلام كى كار كردگى اور آپ كا موقف

الف :مدينہ ميں آپ كى فعاليت اور موقف

اپنے والد بزرگوار كى شہادت كے بعد اپنى امامت كے زمانہ ميں امام ہادى عليه‌السلام نے تقريباً تيرہ سال نہايت دشوار گذار اور كھٹن ما حول ميں مدينہ ميں زندگى بسر كى اور آپ عليه‌السلام نے مختلف گروہوں كو آگاہى بخشنے ،طاقتوں كو جذب كرنے اور عوامى مركز تشكيل دينے ميں اپنى تمام تركوششيں صرف كيں \_

يہ كوششيں اتنى موثر اور دربار خلافت كے لئے ايسى خطرناك تھيں كہ حرمين كے امام جماعت ''بريحہ'' نے متوكل كولكھا اگر تم كو مكہ اور مدينہ كى ضرورت ہے تو على ابن محمد ہادي عليه‌السلام كو اس ديار سے نكال دو اس لئے كہ وہ ،لوگوں كو اپنى طرف بلاتے ہيں چنانچہ بہت سے افراد بھى ان كے گرويدہ ہيں \_(32)

اسى بات كو حكومت بنى عباس كے طرفداروں نے ،منجملہ ان كے والى مدينہ نے بھى متوكل كو لكھا اور يہى فعّاليت اور لوگوں كى چغلى ، اس بات كا باعث ہوئي كہ متوكل امام عليه‌السلام كو سامرا منتقل كرنے كے نگرانى ميں ركھے \_

سامرا لے جاتے وقت مدينہ كے عوام كاردّ عمل ،امام كى سياسى اور سماجى كوششوں اور معاشرہ ميں ان كى حيثيت پر دوسرى بولتى ہوئي دليل ہے \_

يحيى بن ہرثمہ نقل كرتا ہے كہ جب مدينہ والوں كو معلوم ہوا كہ ہم امام ہادى عليه‌السلام كو مدينہ سے لے جانے كے لئے آئے ہيں تو ان كے نالہ و فرياد كى ايسى آواز يں بلند ہوئيں كہ ميں نے اس سے پہلے ايسى آوازيں نہيں سنى تھيں ، جب ميں نے قسم كھا كر يہ بات كہى كہ امام عليه‌السلام كے ساتھ كوئي برا سلوك نہيں كروں گا تب لوگ چپ ہوئے \_ (33)

مدينہ والوں كے نالہ و شيون او ران كى فرياد سے دو حقيقتوں كا پتہ چلتا ہے \_ پہلى بات تو يہ ہے كہ اس سے امام كے سلسلہ ميں ان كى محبت اور الفت كا اندازہ ہوتا ہے \_ اور دوسرى بات ہے كہ امام عليه‌السلام كے بارے ميں حكومت كے معاندانہ رويہ سے لوگ آگاہ ہوگئے \_

لوگوں كا غم و غصہ اور ان كى تشويش دو باتوں كى بنا پر تھى :

1\_آپ كى رہبرى اور آپ كے فيوض و بركات سے محرومى اور جدائي \_

2\_اس بات كا احتمال كہ پايہ تخت منتقل كرنے كہ بعد امام عليه‌السلام كو شھيد كرديا جائيگا اور اس احتمال كو خليفہ كے بھيجے ہوئے آدميوں نے لوگوں كے شك آلود چہرہ اور ان كے نالہ و فرياد سے بخوبى محسوس كرليا تھا \_ اسى وجہ سے يحيى بن ہرثمہ نے قسم كھائي كہ كہيں كوئي حادثہ نہ پيش آجائے \_

ب: سامرا ميں امام عليه‌السلام كى فعاليت اور موقف

امام ہادى عليه‌السلام نے جو بيس سال سامرا ميں زندگى گذارى اس كھٹن ما حول ميں اپنے دوستوں اور خود اپنى نگرانى كے ، با وجود امكان كى حدتك پيغام الہى كو ہميشہ كى طرح پہنچانے ميں كامياب رہے\_

آپ عليه‌السلام كى كاركردگى كا خلاصہ دو حصوں ميں بيان كيا جا سكتا ہے :

1\_اپنے برحق موقف كو بيان كرنا اور اسے مضبوط بنانا اور باطل كے موقف پر تنقيد كرنا \_

2\_ عوامى مركز كى پشت پناہى اور لوگوں كو دربار خلافت ميں داخل ہونے اور اس كى مدد كرنے سے روكنا \_

1\_پہلا موقف

اس موقف كو بيان كرنے كے لئے چند نمونوں كا بيان كردينا ضرورى ہے \_

1\_ خليفہ پر كھلم كھلا امام كى تنقيد اور واضح بيانات \_

اس كا واضح ترين نمونہ وہ اشعار ہيں جو امام \_نے خليفہ كى بزم ميں پڑھے اور متوكل نے گريہ كيا \_

متوكل نے ايك بزم منعقد كى اور اس نے حكم ديا كہ امام ہادى \_كو بھى لا يا جائے ، جب امام عليه‌السلام وہاں پہنچے تو\_ متوكل جو شراب خورى ميں مشغول تھا \_ اس نے امام عليه‌السلام كو اپنے پہلو ميں بٹھايا اور امام عليه‌السلام سے اس نے اس كا م كى بھى خواہش كى (معاذاللہ) امام عليه‌السلام نے فرمايا ''ميرا گوشت اور ميرا خون ہرگز شراب سے آلودہ نہيں ہوا ہے''\_

متوكل آپ كو شراب پلانے سے مايوس ہوگيا اور اس نے اشعار پڑھنے كى پيشكش كى ، امام\_نے فرمايا كہ ميں بہت كم شعر پڑھتا ہوں متوكل نے كہا شعر پڑھنے كے سوا اور كوئي چارہ ہى نہيں ہے \_

امام \_نے اشعار پڑھے جس سے خليفہ بہت متاثر ہوا اتنا متاثر ہوا كہ خود خليفہ اور حاضرين مجلس نے گريہ كيا \_پھر اس نے بساط شراب كو سميٹ دينے كا حكم ديا اور امام ہادى \_كو چار ہزار دينار دے كر احترام سے واپس بھيجديا\_ (34)

لوگوں كے در ميان انفرادى يا اجتماعى طور پر اپنى حقانيت اور امامت كا اثبات كے مرحلہ ميں آپ كا موقف كچھ اس طرح تھا كہ جو دربار خلافت سے آپ كے كلى منفى رويہ كے خلاف نہ تھا \_

تاريخ ميں اس سلسلہ ميں بہت سے نمونے درج ہيں كہ امام عليه‌السلام نے اپنى پيش گوئي اور معجزات كے ذريعہ لوگوں كو اپنى حقانيت كى طرف متوجہ كرنے اور انہيں خواب غفلت سے بيدار كرنے كى بہت كوشش كى \_

اس ميں سے ايك نمونہ حضرت كا ''سعيد ابن سھل '' بصرى سے سلوك ہے \_ سعيد خود نقل كرتے ہيں كہ ميں واقفى (35)مذہب كا تھا \_ ايك دن امام ہادى عليه‌السلام سے ملا آپ نے مجھ كو مخاطب كرتے ہوئے فرمايا ،كب تك سوتے رہوگے ؟كيا تم نہيں چاہتے كہ اس غفلت سے بيدار ہوجاؤ؟امام \_كى باتوں نے مجھ پر ايسا اثر كيا كہ ميں نے اپنا عقيدہ چھوڑ كر حق كو قبول كرليا(36)

كسى خليفہ كے بيٹے كے وليمہ كے سلسلہ ميں امام ہادى عليه‌السلام كى بھى دعوت تھى جب آپ تشريف لے گئے تو حاضرين آپ كے احترام ميں ساكت ہوگئے ليكن ايك جوان اسى طرح باتيں كرتا اور ہنستارہا وہ چاہتا تھا كہ امام \_كو لوگوں كے در ميان سبك كردے امام عليه‌السلام نے اس نوجوان كى طرف رخ كيا اور فرمايا يہ كيسى ہنسى ہے جس نے تجھے ياد خدا سے غافل بنا ديا ہے ؟در آن حاليكہ تم تين دن كے بعد مرجاؤ گے \_

وہ جوان يہ باتيں سن كر چپ ہوگيا ،تمام حاضرين امام \_كى پيشين گوئي كى صداقت كو پركھنے كے لئے دن گنتے رہے يہاں تك كہ تيسر ا دن آيا اور وہ نوجوان مرگيا (37)

2\_علمى كاركردگي

لوگوں كو آگاہ كرنے ،امامت كے موقف كى وضاحت اور اس كى تفسير بيان كرنے كے لئے امام \_كى فعاليت كے محورمند مندرجہ ذيل ہيں :

1\_ مختلف اقوال يا تحريريں جو حق كو ثابت كرنے والے اور لوگوں كے ذہن ميں ابھر نے والے شبہات كو ختم كرنے كے لئے ضرورى مقامات پر سامنے آئيں \_

2\_ مناظرہ كے جلسوں ميں شركت كرنا اور خليفہ يا ان لوگوں كے سوالات كے جواب دينا جن كو خليفہ سوال كرنے پراكساتا تھا \_ پھر ان كو عملى اعتبار سے عاجز كردينا\_

متوكل نے ايك دن ابن سكيت (38) كو اكسايا كہ امام سے مشكل مسائل پوچھے ،انہوں نے ايك نشست ميں امام سے وہ مسائل پوچھے جو ان كى نظر ميں مشكل تھے امام نے ان تمام سوالوں كے جواب ديئے \_

اس كے بعد ابن سكيت ،يحيى ابن اكثم كو ميدان مقابلہ ميں لايا ليكن يحيى نے بھى منہ كى كھائي اور مغلوب ہوا\_ اس نے متوكل سے كہا كہ ايسے جلسے منعقد كرنا حكومت كى بھلائي كے لئے مفيد نہيں ہيں ، اس لئے كہ امام \_كى برترى اور كاميابى كى آواز شيعوں كے كانوں تك پہنچ چكى ہے يہ جلسے ان كے استحكام اور فخر كا باعث بنيں گے\_(39)

3\_شاگردوں كى تربيت

دربار خلافت كى طرف سے محدوديت كا شكار ہونے اور آپ كے گھر آنے جانے والوں كى نگرانى ہوتے رہنے كے با وجود امام ، قدر آور شخصيتوں اور بافضيلت لوگوں كى تربيت كرنے ميں كامياب ہوگئے ،شيخ طوسى نے ان لوگوں كى تعداد جو حضرت سے روايت كرتے تھے ايك سوپچاسي(185)لكھى ہے جن كے در ميان بڑے نماياں افراد بھى نظر آتے ہيں منجملہ ان كے :

1\_ حضرت عبدالعظيم حسنى ہيں جن كا سلسلہ چار واسطوں سے امام حسن مجتبي عليه‌السلام سے مل جاتا ہے

آپ محدثين اور بزرگ علماء ميں شمار ہوتے تھے اور زہد و تقوى ميں بڑا مقام ركھتے تھے \_

2\_ حسين ابن سعيد اہوازى ہيں جنہوں نے فقہ و ادب و اخلاق كے موضوع پر تقريباً تيس كتابيں لكھى ہيں ، آپ علمى مقام و منزلت كے حامل ہونے كے علاوہ لوگوں كى ارشاد و ہدايت بھى فرماتے تھے (40)

3\_على ابن جعفر ميناوى جن كو متوكل نے قيد خانہ ميں ڈال ديا تھا \_

4\_ مشہور اديب ابن سكيت جو متوكل كے ہاتھوں شہيد ہوئے ...

4\_ زيارت جامعہ

امام ہادى \_كى باقى رہ جانيو الى يادگار ميں سے ايك چيز ''زيارت جامعہ'' ہے ''موسى ابن عبداللہ نخعى '' نامى ايك شيعہ كى درخواست پر آپ نے ان كو يہ زيارت تعليم فرمائي تھى \_ ولايت اور معرفت امام كے سلسلہ ميں شيعوں كے حيات بخش معارف ميں سے ايك دريا اس ميں موجز لايئےور مرحوم شيخ صدوق عليہ الرحمةجيسے بزرگ عالم نے ''من لا يحضرہ الفقيہ '' اور عيون اخبار الرضا ميں ، مرحوم شيخ طوسى ''قدس سرہ'' نے تہذيب الاحكام ميں اس زيارت كو نقل كيا ہے اور اب تك اس كى مختلف شرحيں لكھى جاچكى ہيں \_

2\_ دوسرا موقف

اس موقف كى وضاحت كے لئے بھى ہم چند موارد كو بطور نمونہ ذكر كريں گے \_

1\_ شيعوں كى حمايت اور پشت پناہي

اس سلسلہ ميں امام عليه‌السلام كى كوشش يہ تھى كہ اپنے دوستوں كى معنوى اور اقتصادى مشكلات كى حمايت و مدد كريں ، چنانچہ مختلف علاقوں سے جو پيسے خمس ،زكوة اور خراج كے پہنچا كرتے تھے امام عليه‌السلام ان لوگوں كو دے ديتے تھے تا كہ وہ لوگ اسے عمومى مصالح اور لازمى ضرورتوں ميں صرف كريں \_

اصحاب ميں سے تين افراد كے در ميان نوّے ہزار دينار ديئےانے كا واقعہ ہم گذشتہ صفحات ميں بيان كرچكے ہيں جو اس حقيقت پر واضح دليل ہے \_

مذكورہ رقم كا ديا جانا ايسا حيرت انگيز ہے كہ ابن شہر آشوب اس واقعہ كو نقل كرتے كے بعد لكھتے ہيں كہ اتنى بڑى رقم كا خرچ كرنا صرف بادشاہوں كے بس كا كام ہے اور اب تك سنا نہيں گيا كہ كسى نے ايسے بخشش كى ہو\_

جو قرآئن اس روايت ميں نظر آتے ہيں وہ اس احتمال كى نفى كرتے ہيں كہ امام نے يہ سارے پيسے اپنے اصحاب كو ذاتى مصارف كے لئے ديئےوں \_

رقم كى زيادتى ان ميں سے دو افراد كو بغير در خواست اور بغير كسى ضرورت كے اتنى بڑى رقم ديا جانا \_ يہ ہمارے دعوى كے گواہ بن سكتے ہيں \_

2\_اصحاب كو حكومت كے شيطانى پھندے ميں پھنسنے سے روكنا اور ان كى ہدايت كرنا \_

اپنے بھائي كو متوكل كى بزم شراب سے امام عليه‌السلام كا روكنا امام عليه‌السلام كے اس موقف كا بڑا واضح نمونہ ہے\_(41)

3\_اپنے پيرووں سے مسلسل تحريرى رابطہ ركھنا اور ان كو ضرورى ہدايات ديتے رہنا \_نمونہ ملاحظہ فرمائيں :

محمد ابن فرج رخجى كو آنے والے ايك خطرہ سے آگاہ كرتے ہوئے تحرير فرماتے ہيں كہ :''يا محمد اجمع امرك و خذ حذرك '' اپنے كاموں كو سميٹ لو اور ہوشيار ہو \_ محمد فرماتے ہيں كہ ميں نے امام\_كا مطلب نہيں سمجھا يہاں تك كہ خليفہ كے معين كردہ آدمى آگئے اور انہوں نے گرفتار كرنے اور بہت زيادہ مارنے پٹينے كے بعد مجھ كو قيد ميں ڈال ديا اور ميں آٹھ سال تك قيد ميں رہا\_(42)

اگر محمد ابن فرج امام عليه‌السلام كا مطلب سمجھ گئے ہوتے تو شايد اس خطرہ سے نكل جاتے \_

شہادت امام عليه‌السلام

تمام پريشانيوں اور محدوديتوں كے با وجود امام \_بنى عباس كے ظالموں سے معمولى سمجھوتہ پر بھى راضى نہيں تھے اور يہ بات طبيعى ہے كہ امام عليه‌السلام كى الہى شخصيت ان كى اجتماعى حيثيت اور خلفاء كے ساتھ ان كا منفى رويہ ان لوگوں كے لئے خوف و ہراس پيدا كرنے والا اور ناگوار تھا \_ اس وجہ سے آپ كے حق ميں تمام مظالم كرنے يہاں تك كہ زندان ميں ڈال دينے كے بعد بھى خوف و ہراس سے محفوظ نہ تھے ،اور ان كے پاس كوئي راہ چارہ نہ تھى كہ وہ نور خدا كو خاموش كرديں اور آپ كو قتل كرديں \_

چنانچہ تيسرى رجب 254ھ ق ميں 42سال كى عمر ميں معتز كى خلافت كے زمانہ ميں آپ كو زہر ديا گيا اور سامرا ميں آپ اپنے ہى گھر ميں سپر و لحد كئے گئے\_(43)

سوالات

1\_ امام ہادى عليه‌السلام كس مقام پر كس تاريخ كو پيداہوئے ،آپ كے والداور والدہ كا نام لكھيے ؟

2\_ دسويں امام عليه‌السلام نے كس تاريخ اور كس سن ميں امامت كے عہدہ كى ذمہ دارى سنبھالى آپ كى امامت كى مدت كتنى ہے ؟آپ كے معاصر خلفاء كا نام بتايئے

3\_ دسويں امام عليه‌السلام كى امامت كے زمانہ كى خصوصيت كو مختصر طور پر بيان كيجئے ؟

4\_ متوكل كا امام ہادى عليه‌السلام كے ساتھ كيسا سلوك تھا \_ اس نے امام عليه‌السلام كو كس وجہ سے سامرابلوايا؟

5\_ كيا مدينہ ميں امام \_كى سياسى اجتماعى فعاليت پر دليليں موجود ہيں ؟

6\_سامرا ميں امام ہادى عليه‌السلام كى فعاليت اور ان كے موقف كو اختصار سے بيان فرمايئے

7\_امام عليه‌السلام كى شہادت كس تاريخ كو اور كيسے ہوئي؟

8\_شہادت كے وقت دسويں امام عليه‌السلام كى كيا عمر تھى ؟

حوالہ جات

1. ''صريا '' مدينہ سے تين ميل كے فاصلہ پر ايك قريہ ہے جس كو موسى ابن جعفر عليه‌السلام نے آباد كيا تھا ،مناقب جلد 4/382،بحار جلد 50/115''صربا''بھى لكھا گيا ہے \_

2. بحار جلد 50/114،115،مناقب ج 4 /401،اعلام الورى /355،ارشاد /327،انوار البھية 244\_

3. اصطلاح راويان شيعہ ميں ابوالحسن اول امام ہفتم اور ابوالحسن ثانى امام ہشتم ہيں \_

4. ''امى عارفه بحقى و هى من اهل الجنة لا يقربها شيطان ما رد و لا ينالها كيد جبار عنيد و هى مكلوئَة بعين الله التى لا تنام و لا تخلف عن امهات الصديقين و الصالحين ''سفينة البحار 2/240،انوار البہية /245\_

5. اثباة الہداة جلد 6/209\_

5. بحار جلد 50/118\_

6. الفصول المہمہ/283\_282\_

7. المقنا جلد 2/218 نوشتہ '' دخيل '' منقول از اصول كافى ، تذكرة الخواص /322\_

8. نور الابصار /277 ، ائمتنا نوشتہ ،''دخيل'' جلد 218\_

9. مناقب جلد 4/409\_

10. بجار جلد 50/129، انوار البہيہ/247\_

11. بحار جلد 50/175، كشف الغمہ جلد 3/ 165 \_ 164 \_ نور الابصار شنبلنجى /182\_ 181 \_ الفصول المہمہ /279 \_ 278 ، الصواعق المحرقہ /207 \_ 206، انوار البہيہ / 256\_255\_

12. اعلام الورى /361\_ 360\_ مناقب جلد 4/407، بحار جلد50/137\_ انوار البہيہ /247\_

13. مزيد معلومات كے لئے جبر و تفويض كے مسئلہ ميں امام كا خط اور اسى طرح آ پ كے احتجاجات جو كتاب تحف العقول ميں صفحہ 256\_338 پر موجود ہيں ملاحظہ فرمائيں \_

14. اور شايد اس دور ميں بنى عباس كے چھ خليفہ تك ہاتھوں ہاتھ خلافت پہنچنے كى علتوں ميں سے ايك بڑى وجہ يہى مسئلہ تھا\_ اور خلافت كے عہدہ پرنسبتاً زيادہ دنوں تك متوكل كے قابض رہنے كى وجہ يہ تھى كہ وہ ايك حد تك قدرت كو اپنے ہاتھوں ميں لئے رہنے اور ان لوگوں كى اسيرى سے اپنے آپكو نجات دينے ميں كامياب ہو گيا\_

15. اليس من العجائب ان مثلى ---يرى ما قل ممتنعاً عليه

و تو خذباسمه الدنيا جميعا ---و ما من ذاك شيئي فى يديه

اليه يحمل الاموال طرًا ---و يمنع بعض ما يجبى اليه

16. '' خليفة فى قفس بين و صيف: و بغاء ، يقول ما قالالہ كما يقول البغائ''\_مروج الذہب جلد 4/61\_

17. مقاتل الطالبين / 384\_ 382\_

18. مقاتل الطالبين /424\_420 كامل ابن اثير جلد 7/130\_126\_

19. مقاتل الطالبين /406 ، كامل ابن اثير جلد 7/130،248،407\_ مروج الذہب ج 4/68\_

20. مقاتل الطابين /406، مروج الذہب جلد 4/69\_

21. تاريخ الخلفاء /251\_350\_

22. تاريخ الخلفائ/347، تاريخ ابوالفداء /جزء دوم /38\_

23. بالله ان كانت اميّه قد اتت ---قتل بن بنت نبيّها مظلوما ً

فلقد اتاه بنو ابيه بمثله ---هذا لعمرى قبره مهدوماً

اسفو على ان لا يكونوا شاركوا ---فى قتله فتتّبعوه رميماً

24. الفداء نے اپنى تاريخ ميں ابن سكيب كا بيان اس طرح لكھا ہے كہ '' قنبر تجھ سے اور تيرے دونوں بيٹوں سے زيادہ مجھ كو محبوب ہيں \_

25. تاريخ الخلفاء / 348، تاريخ ابى الفداء جلد1/جزء دوم /41(40) 26. المختصر فى اخبار البشر (معروف تاريخ ابى الفدائ) جلد 1 / جزء دوم /38

27. امام كے سامرا جانے كى تاريخ ميں اختلاف ہے ، مرحوم مفيد نے ارشاد ميں امام كو متوكل كے خط لكھنے كى تاريخ جمادى الآخر 243ھ ق( ارشاد /333 ) بتائي ہے ليكن جو مناقب جلد 4/401 اور ديگر كتابوں ميں سامرا ميں امام كى قيام كى مدت بيس سال لكھى ہے جس سے معلوم ہوتا ہے كہ آپ كے سامرا جانے كى تاريخ وہى 234 ھ قہے ، اس لئے يہ بات بعيد معلوم ہوتى ہے كہ متوكل امام كى فعاليت سے گيارہ سال غافل رہا ہو اور اس نے كوئي فكر نہ كى ہو \_

28. بحار جلد 50/201\_ 200 ، ارشاد مفيد / 332 ، تذكرة الخواص / 322

29. آپكا سفر زبردستى كا سفر تھا اس كى دليل خود آپ كا قول ہے آپ نے فرمايا: مجھ كو مدينہ سے زبردستى سامرا لايا گيا بحار 50/129

30. چونكہ وہ گھر جہاں امام ہادى \_اور ان كے بعد امام حسن عسكرى \_ نظر بندكئے گئے تھے عباسى لشكرگاہ كے پاس تھا اور اس محلہ كو محلہ عسكر كہتے تھے اس لئے يہ دونوں امام عسكريين كے نام سے مشہور ہوئے بحار 50/ 362\_

31. فصول المہمہ /281\_280،ارشاد مفيد /334\_333،تذكرہ الخواص 362،انوار البہيّة /259،بحار ج50 /200\_

32. ''ان كان لك فى الحرمين حاجة فاخرج على بن محمد منھا فانّہ قد دعا الناس الى

نفسہ و اتبعہ خلق كثير''بحار جلد 50/209،سيرة الائمہ الاثنى عشر جلد 2/485\_

33. مروج الذہب جلد 4/84،بحار جلد 50/217،تذكرة الخواص /332\_

34. تذكرة الخواص /323،مروج الذہب جلد 4/12\_10،تو ر الابصار شبلخى /182،بحار جلد 50/211،امام نے جو اشعار پڑھے ان ميں سے كچھ اشعار ملاحظہ ہوں :

با تو على قلل الاجبال تحرسهم ---غلب الرجال فما اغنتهم القلل

و استنزلوا بعد عزمن معاقلهم ---و اسكنوا حضراً يا بئس ما نزلوا

ناداهم صارخٌ من بعد دفنهم ---اين الاساور و التيجان و العلل

اين الوجوه التى كانت منعمه ---من دونها تضرب الاستار و الكلل

فافصح القبر عنهم حين سائلهم ---تلك الوجوه عليها الدّود تنتقل

قد طال ما اكلوا دهراً و ما شربوا ---فاصبحوا بعد طول الا كل قد اكلوا

انہوں نے پہاڑ كى چوٹيوں كو اپنے رہنے كى جگہ قرار دى اور مسلح افراد ان كى حفاظت كررہے تھے ليكن ان ميں سے كوئي چيز بھى موت كو نہ روك سكى \_

انجام كار عزت كى بلند چوٹيوں سے قبر كے گڑھے ميں گر پڑے انہوں نے كتنى برى جگہ كو اپنے رہنے كى جگہ قرار ديا ايسى صورت ميں آواز آئي كہ وہ تاج و زينت و جلال و شكوہ سب كہاں چلے گئے \_

كہاں گئے وہ نعمتوں ميں غرق چہرے جو مختلف پردوں كے پيچھے زندگى گذارتے تھے (جہاں بارگاہ تھى پردے اور دربان تھے ) ايسے موقع پر قبر نے آواز دى اور كہا : نازوں كے پروردہ چہروں كو كيڑے مكوڑے

كھارہے ہيں \_

35. واقفى وہ لوگ ہيں جنہوں نے موسى ابن جعفر عليه‌السلام كى امامت پر توقف كيا ان كے بعد آپ كى امامت كو انہوں نے قبول نہيں كيا ، ان كا عقيدہ ہے كہ موسى بن جعفر كا انتقال نہيں ہوا ہے بلكہ وہ نظروں سے پنہاں ہوگئے اور ايك دن ظہور فرمائيں گے \_

36. مناقب جلد 4/407، بحار جلد 50/172\_

37. مناقب جلد 4/415 \_414\_

38. مناقب جلد 4/405 \_403،بحار جلد 50/172\_164\_

39. ابن سكيت ہر چند كہ دل سے شيعہ اور دوستدار اہل بيت تھے ليكن چونكہ وہ متوكل كے بيٹوں كے معلم بھى تھے اور شايد وہ اپنے عقيدہ كو چھپا تے تھے اس وجہ سے انہوں نے يحيى بن اكثم كو اس بات كے لئے آمادہ كيا كہ وہ امام سے سوال كرے \_

40. تنقيح المقال جلد 1/329\_

41. اس واقعہ كا خلاصہ يہ ہے كہ :جب متوكل امام ہادى پر دسترسى حاصل نہ كر سكا اور آنحضرت كو مجلس لہو لعب اور عيش و عشرت ميں نہ كھينچ سكا تو كچھ لوگوں كى پيشكش پر اس نے آپ كے بھائي موسى كو اپنى محفل ميں دعوت دينے كا ارادہ كيا \_ اور يہ دكھا كر كہ ابن رضا اس كے دستر خوان پر بيٹھے ہيں امام ہادى عليه‌السلام كى شخصيت اور حيثيت كو داغدار بنا نا چاہا \_ موسى اس كى دعوت پر سامراء پہونچے اور تمام چيزيں پہلے سے فراہم تھيں جو لوگ پہلے سے تيار بيٹھے تھے وہ ان كے استقبال كو پہنچے امام عليه‌السلام بھى ان كے ساتھ وہاں گئے اور پہلى ملاقات ميں انہوں نے اپنے بھائي كو متوكل كے خيانت آميز نقشہ ميں پھنستے ہوئے ديكھ كر ان كو اس كے جلسہ ميں شركت كرنے سے روكا ليكن موسى نے امام كے نصيحتوں كا اثر نہيں ليا امام نے جب يہ محسوس كرليا تو آپ نے نہايت يقينى لہجہ ميں كہا :تم كو متوكل كى بزم ميں شركت كرنے كا موقع ہى نہيں ملے گا \_ آخر كار وہى ہوا جسكى پيشين گوئي امام عليه‌السلام نے كى تھى \_ ارشاد مفيد /332\_321\_مناقب جلد 4/410\_419بحار 50/158\_

42. اعلام الورى /358،مناقب جلد 4/414،بحار ج 50 /140\_

43. اعلام الورى /355،ارشاد مفيد /334،مناقب جلد 4/401،بحار جلد 50/114\_117\_

چودہواں سبق:

امام حسن عسكرى عليه‌السلام كي سوانح عمري

ولادت

شيعوں كے گيا رہويں امام 10 ربيع الثانى 232 ھ ق كو مدينہ ميں پيدا ہوئے (1)آپ كا نام حسن ، كنيت ابومحمد اور سب سے زيادہ مشہور لقب عسكرى تھا \_ آپ كے والد بزرگوار امام ہادى \_اور مادر گرامى ''حديث '' تھيں (2)

امامت كى تعيين

بار ہويں امام عليه‌السلام تك تمام ائمہ كا عام روايتيں تعارف كراتى ہيں ان كے علاوہ امام ہادى \_نے ہر طرح كے ابہام كو دور كرنے اور تاكيد كے لئے اپنے فرزند ارجمند امام حسن عليه‌السلام كا تعارف اپنے شيعوں كے درميان امام اور پيشوا كى حيثيت سے كرايا \_ ان ميں سے كچھ تصريحات كى طرف يہاں اشارہ كيا جارہا ہے\_

1\_ ''ابوہاشم جعفرى '' امام ہادى \_سے نقل كرتے ہيں كہ آپ نے فرمايا : ميرے جانشين ميرے بيٹے حسن عليه‌السلام ہيں ، ميرے جانشين كے ساتھ كس طرح رہوگے ؟ميں نے عرض كيا كہ كيسے رہنا چاہيے ،ميں آپ پرنثار ہوجاؤں ؟

آپ نے فرمايا : جب كوئي شخص ان كو نہ ديكھے تو اس كے لئے درست نہيں ہے كہ انكے نام كا ذكر كرے \_

ميں نے پوچھا:پھر ان كو ہم لوگ كيسے پكاريں گے ؟آپ نے فرمايا :تم كہنا'' الحجة من

آل محمد''(3)

2\_ ''صقر بن دلف '' كہتے ہيں كہ ميں نے امام ہادى \_كو فرماتے ہوئے سنا كہ: بيشك ميرے بعد ميرا بيٹا ''حسن عليه‌السلام '' امام ہے اور ان كے بعد ان كے بيٹے ''قائم'' ہوں گے يہ وہ ہيں جو زمين كو ظلم جور سے پر ہونے كے بعد عدل و انصاف سے بھر ديں گے \_(4)

3\_ ''يحيى بن يسار قنبري'' نقل كرتے ہيں كہ امام ہادى \_نے اپنى رحلت سے چار مہينہ پہلے اپنے بيٹے امام حسن عليه‌السلام سے وصيت كى اور ان كى امامت و خلافت كى طرف اشارہ فرمايا مجھ كو اور كچھ دوستوں كو اس پر گواہ قرار ديا\_(5)

والد بزرگوار كے ساتھ

امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے اپنى عمر كے 22 سال اپنے پدربزرگوار كے دامن تربيت ميں گذارے\_ دو سال كى عمر ميں اپنے پدر عاليقدر كے ساتھ سامرا تشريف لے گئے اور بيس سال كى اس تمام مدت ميں آپ امام ہادى \_كى خدمت ميں تھے ، خلفاء بنى عباس نے آپ كے كردار اور روابط كى نگرانى كى ، بنى عباس كے حكمرانوں خصوصاً متوكل كى خاندان على عليه‌السلام اور خاص كر آپ كے والد امام ہادى \_كے ساتھ برتے جانے والے مظالم اور كينہ توزى كو امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے بہت قريب سے مشاہدہ فرمايا \_

امام حسن عسكرى عليه‌السلام اس طويل مدت ميں اپنے والد كے مددگار ان كے موقف كے پشت پناہ رہے \_ ليكن'' عسكريين'' عليہما السلام كو خلفاء بنى عباس نے چونكہ حدسے زيادہ محدود كرديا تھا اس لئے ان دونوں بزرگوار وں كى سياسى اورمبارزاتى زندگى كے متعلق ابہام پايا جاتاہے اسى وجہ سے ہم ديكھتے ہيں كہ تاريخ ،امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى كوششوں اور ان كے موقف كے بارے ميں خاموش ہے \_

اخلاقى خصوصيات و عظمت

امام حسن عسكرى عليه‌السلام معنوى فضل و كمالات ميں پيغمبر اسلام صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم اور اپنے تمام اسلاف كے مكمل آئينہ دار تھے چنانچہ ہر دوست و دشمن آپ كى اخلاقى عظمت و خصوصيات كا معترف تھا\_

حسن ابن محمد اشعرى ، محمد بن يحيى اور كچھ دوسرے لوگوں نے نقل كيا ہے كہ ايك دن احمد ابن عبداللہ خاقان (6)\_ قم كى زمينوں اور خراج كا نگران \_ كى نشست ميں علويوں اور ان كے عقائد كا تذكرہ چل رہاتھا \_ احمد ابن عبداللہ نے \_ جو اہل بيت كے سخت ترين دشمنوں اور ناصبيوں ميں سے تھا \_ كہا ''كردار، وقار، عفت، نجابت، فضيلت اور عظمت ميں ،ميں نے اپنے خاندان اور بنى ہاشم ميں حسن بن على \_جيسا كسى كو نہيں ديكھا ،ان كا خاندان ان كو سن رسيدہ اورمحترم شخصيتوں پر مقدم ركھتا تھا اور لشكر كے صاحب حيثيت افراد، وزراء اور ديگر افراد كے نزديك بھى ان كا يہى مقام تھا \_

اس كے بعد وہ اپنے باپ سے امام حسن عسكرى كى ملاقات كا واقعہ\_ جو اس كے باپ كے نزديك آپ كى عظمت و بزرگى كا حاكى ہے \_ بيان كرتے ہوئے كہتا ہے :

ميرے باپ نے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے بارے ميں مجھ سے كہا: ''اگر خلافت بنى عباس كے ہاتھ سے نكل جائے تو مقام خلافت كو بچانے كے لئے بنى ہاشم ميں سے ان سے زيادہ كوئي مناسب نہيں ہے اور يہ بات ان كى فضيلت ،عفت،زھد،عبادت اور نيك اخلاق كى بناپر ہے \_ اگر تم نے ان كے والد كو ديكھا ہوتا تو تم كو ايك بزرگ اور بافضيلت انسان كى زيارت كا شرف حاصل ہوتا''\_(7)

امام حسن عسكرى عليه‌السلام كا زھد

''مفوّضہ''(8)ميں سے كچھ لوگوں نے ''كامل بن ابراہيم مدنى '' كو چند مسائل پوچھنے كے لئے امام عليه‌السلام كى خدمت ميں بھيجا ان كا بيان ہے كہ ''جب ميں آپ كى خدمت ميں پہنچا تو ميں نے ديكھا كہ سفيد اور لطيف لباس آپ كے جسم پرہے ميں نے اپنے دل ميں كہا كہ ولى اور حجت خدا نرم اور لطيف لباس پہنتے ہيں اور ہم كو دوسرے بھائيوں كے ساتھ ہمدردى كا حكم ديتے ہيں اور ايسے لباس پہننے سے روكتے ہيں \_

امام عليه‌السلام مسكرائے پھر اپنى آستين چڑھائي ،ميں نے ديكھا كہ كھر درا اور كالالباس (اس لباس كے نيچے )پہنے ہوئے ہيں \_ پھر آپ نے فرمايا :''هذا للله و هذالكم'' يہ \_ كھر درالباس \_ خدا كے لئے اور يہ نرم و سفيد لباس جو ميں نے اس كے اوپر پہن ركھا ہے \_ تمہارے لئے ہے \_(9)

عبادت اور بندگي

اپنے والد بزرگوار كى طرح امام حسن عسكرى عليه‌السلام بھى خداكى عبادت اور بندگى كا بہترين نمونہ تھے \_

''محمد شاكرى '' نقل كرتے ہيں كہ امام عليه‌السلام كا طريقہ يہ تھا كہ محراب عبادت ميں بيٹھ جاتے اور سجدہ ميں چلتے جاتے ،ميں سوجاتا تھا اور پھر جب بيدار ہوتا تھا تو ديكھتا كہ امام اسى طرح سجدہ كى حالت ميں ہيں \_ (10)

جب امام عليه‌السلام قيد خانہ ميں تھے اس زمانہ ميں بعض عباسيوں نے ''صالح بن وصيف'' \_داروغہ زندان \_كو سمجھايا كہ ان كے ساتھ سختى كرو \_ اس نے اپنے آدميوں ميں سے دو نہايت شرير افراد كو اس كام كے لئے معين كيا ليكن وہ دونوں حضرت كے ساتھ رہ كر بدل گئے اور عبادت و نماز ميں بلند مقام پر پہنچ گئے \_ داروغہ زندان نے ان كو بلايا اور كہا تم پروائے ہو تم اس شخص كے لئے ايسے

بن گئے ؟

انہوں نے كہا'' ہم اس شخص كے بارے ميں كيا كہيں جو دن كو روزہ ركھتا ہے ، پورى رات عبادت كے لئے كھڑا رہتا ہے كسى سے بات نہيں كرتا ،سوائے عبادت كے اس كا دوسرا كوئي كام نہيں ہے \_ جب وہ ہم كو ديكھتا ہے تو ہمارا جسم لرزنے لگتا ہے اور اہم اپنا توازن كھوبيٹھتے ہيں (11)

جودو كرم

''على ابن ابراہيم ابن موسى ابن جعفر'' فرماتے ہيں كہ ايك زمانہ ميں ،ميں تہى دست ہوگيا تھا ميں نے اپنے بيٹے ''محمد'' سے كہا اس شخص كے پاس (امام حسن عسكرى عليه‌السلام ) چلاجائے جو، جود و كرم ميں مشہور ہے \_

اور جب ميں امام \_كى خدمت ميں پہنچا تو انہوں نے مجھ كو آٹھ سو درہم عطا فرمائے(12)

''ابوہاشم جعفرى '' نقل كرتے ہيں كہ ميں بہت تنگ دستى ميں مبتلا تھا \_ميں نے امام حسن عسكرى عليه‌السلام سے مدد طلب كرنے كا ارادہ كيا ليكن مجھے بہت شرم آئي جب ميں گھر لوٹا تو اما م عليه‌السلام نے ايك خط كے ساتھ سو دينار ميرے لئے بھجوائے \_ خط ميں لكھا تھا \_ جب تم كو ضرورت ہو بغيرشرمائے مجھ سے مدد مانگ لينا انشاء اللہ جو مانگو گے ملے گا\_(13)

زمانہ امامت

اپنے والد گرامى كے بعد امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے 254ھ ق ميں منصب امامت كو سنبھالا آپ اپنى امامت كے قليل دور \_چھ سال \_ ميں خلفائے بنى عباس ميں سے تين خلفاء معتز (ايك سال) مھتدى (ايك سال) اورمعتمد(چارسال) كے ہمعصر رہے \_

امام عليه‌السلام كے بارے ميں خلفاء كى سياست

آپ كے زمانہ كے تينوں خلفاء كى سياست وہى گندى سياست تھى جو پہلے خلفاء كى آپ كے بزرگوں كے ساتھ تھى \_ سياست ،مامون كے زمانہ كے بعد اور بھى زيادہ شديد اور تكليف دہ ہو گئي جيسا كہ ديكھتے ہيں كہ تين اماموں يعنى امام جواد عليه‌السلام 25سال ،امام ہادى عليه‌السلام 41سال ، امام حسن عسكرى عليه‌السلام 28 سال، كى مجموعى زندگى 94 سال سے آگے نہيں بڑھتى \_

ان اماموں كے ہم عصر خلفاء كا رويہ اس بات كى حكايت كرتا ہے كہ وہ ائمہ كى كوششوں اور مبارزات سے بے حد خائف تھے اور انہوں نے انسانى معاشرہ كى ان روشن شعلوں كو اسى وجہ سے محدود كردياتھا اور ان كے اوپر كڑى نظر ركھّے ہوئے تھے \_

اس در ميان امام حسن عسكري عليه‌السلام دوسرے دونوں ائمہ كى بہ نسبت زيادہ نظربندى اور نگرانى ميں تھے اس كى وجہ يہ تھى كہ :

1\_ امام حسن عسكري عليه‌السلام كے زمانہ ميں اہل بيت كے پيرو ايك عظيم اور قابل توجہ طاقت كى صورت ميں ابھر كر سامنے آئے تھے ، وہ لوگ مسلسل قيام كرنے اور ''رضا ئے آل محمد'' كا نعرہ لگانے كى بناء پر عوام الناس كے خيالات كو خاندان رسالت كى طرف متوجہ كررہے تھے \_ اور خاندان رسالت كى ممتاز شخصيت امام حسن عسكرى عليه‌السلام تھے\_

معتز كے زمانہ ميں ، علويوں اور خاندان جعفر طيار و عقيل ميں سے سترسے زيادہ ايسے افراد كو قيد كركے سامرا لايا گيا جنہوں نے حجاز ميں قيام كيا تھا \_(14)

2\_ متواتر اخبار و روايات كے ذريعہ ان لوگوں كو معلوم تھا كہ مھدى موعود عليه‌السلام جو تمام باطل اور خود ساختہ حكومتوں كى بنياد كو ختم كرديں گے \_ وہ نسل امام حسن عسكري عليه‌السلام سے ہوں گے \_

خود امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے بارے ميں خليفہ نے قتل كا ارادہ كيا اور ''سعيد حاجب ''كو حكم ديا كہ امام عليه‌السلام كو كوفہ لے جائے اور لوگوں كى نظروں سے دور ،راستہ ميں قتل كردے ليكن امام عليه‌السلام نے اپنے ايك

ايسے صحابى كے خط كے جواب ميں جو ايسى خبر سن كر تشويش ميں پڑگئے تھے لكھا كہ ''تين دن كے بعد سب كچھ ٹھيك ہو جائے گا(15)

اور تين دن كے بعد در بار عباسى كے تركوں نے \_ جنہوں نے معتز كو اپنے لئے نفع بخش نہيں پايا ، حملہ كركے خلافت سے ہٹاكر ايك تہہ خانہ ميں قيد كرديا اوروہ وہيں مرگيا \_(16)

معتز كے بعد 255ھ ق ميں مھتدى مسند خلافت پر پہنچا اس كى روش \_ جيسا كہ تاريخ بيان كرتى ہے \_ خلفائے بنى عباس كے در ميان ايسى تھى كہ خلفاء بنى اميہ كے درميان جيسى روش عمربن عبدالعزيز كى تھى \_ اس نے لوگوں كى فرياد رسى كے لئے قبة المظالم'' نام كا خيمہ نصب كيا وہ وہاں بيٹھ جاتا تھا اور لوگوں كے مشكلات كو حل كيا كرتا تھا \_ اسى طرح اس نے شراب كو حرام قرار ديا اور گانے بجانے سے گريز كيا (17)ليكن يہ ظاہرى اور منافقانہ باتيں تھيں اور اس ميں محض سياسى غرض پوشيدہ تھى امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے ساتھ اس كا سخت رويہ اس بات كى بہترين دليل ہے ،امام \_كو مدتوں قيد ميں ركھا يہاں تك كہ اس نے آپ كے قتل كا ارادہ كيا ليكن اس كو اجل نے موقع نہيں ديا اور وہ ہلاك ہوگيا\_(18)

مھتدى اگر چہ حق و عدالت كى طرفدارى ظاہر كرتا تھا ليكن جو حق وہ چاہتا تھا وہ اسلامى اصولوں پر منطبق نہيں ہوتا تھا اسى وجہ سے اس كى روش عمومى تنفر اور ملامت كا نشانہ قرار پائي \_

امام عليه‌السلام اور ان كے پيرو دونوں ہى اسلام كے نگہبان اور سماجى حق و انصاف قائم كرنے والے تھے \_

امام كى نظر ميں معاشرہ كى بنيادى مشكل يہ نہيں تھى كہ مھتدى قابض تھا، بلكہ بنيادى مشكل يہ تھى كہ رہبرى اپنى اصلى روش سے منحرف ہوگئي تھى اور لوگ اسلامى تعليم و تربيت و ثقافت سے دور ہوگئے تھے\_

جو دربارى اور دربار خلافت سے وابستہ افراد لہو و لعب اور عياشى سے انس پيدا كرچكے تھے ان كے لئے بھى مھتدى كا رويہ بڑا گراں تھا\_

ان دونوں باتوں كى وجہ سے اس كى خلافت گيارہ مہينہ سے زيادہ نہ چل سكى اور آخر كار تركوں كى شورش سے وہ قتل كرديا گيا \_اور اس كى جگہ ''معتمد''خليفہ بنا(19)

معتمد كا بھى اپنے اسلاف كى طرح سوائے ستمگرى اور عياشى كے اور كوئي كام نہ تھا وہ اپنا زيادہ تر وقت عياشى ميں گذار تا تھا\_ يہاں تك كہ اس كا بھائي ''موفق'' رفتہ رفتہ سارے امور پر مسلط ہوگيا \_ اور اس نے سارے امور اپنے ہاتھوں ميں لے لئے \_(20)

اس كى حكومت كے زمانہ ميں علويوں كا ايك گروہ نہايت بے دردى سے شہيد كرديا گيا اس كى خلافت كے زمانہ ميں جنگ و فساد بہت تھا\_ اتنا خون خرابہ كہ مسلمانوں كے جانى نقصان كى تعداد مورخين نے 15 لاكھ افراد لكھى ہے\_(21)

معتمد نے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كو قيد خانہ ميں ڈال ديا اور داروغہ زندان سے ہميشہ آپ عليه‌السلام كے بارے ميں پوچھا كرتاتھا اور وہ ہميشہ يہى رپورٹ ديتا تھا كہ دن ميں روزہ ركھتے ہيں اورراتوں كو نماز و عبادت ميں گذارتے ہيں \_(22)

شورشيں اور انقلابات

علويوں اور غير علويوں كى شورشوں اور انقلابات كا سلسلہ امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى امامت كے زمانہ ميں بھى جارى تھا ان ميں سے نمونہ كے طور پر كچھ انقلابات كا ذكر كيا جاتا ہے \_

1\_''ابراھيم بن محمد علوى ''كى تحريك جو ''ابن صوفي'' كے نام سے مشہور تھے \_ انہوں نے 256ھ ق ميں مصر ميں قيام كيا اور شہر ''اسنا'' پر قبضہ كرليا \_''احمد ابن طولون'' كے سپاہيوں كو شكست ديدى ليكن دوسرى بار اس كے لشكر سے شكست كھا گئے \_ اور بہت نقصان اٹھانے كے بعد بھاگ كر رو پوش ہوگئے \_ پھر 259ھ ق ميں دوبارہ قيام كيا اور لوگوں كو اپنے گرد جمع كيا \_نتيجتاً مكہ پہنچنے كے بعد اس شہر كے حاكم كے ذريعہ گرفتار ہوئے اور ابن طولون كے پاس بھيجے گئے \_پھر قيد

كرديئے گئے زندان سے رہائي كے بعد مدينہ لوٹے اور وہيں انتقال كيا \_(23)

2\_'' على ابن زيد علوى '' كى تحريك :آپ نے 254ھ ق ميں كوفہ ميں قيام كيا اور شہر پر قبضہ كركے حكومت كے نمائندہ كو شہر سے نكال ديا \_خليفہ كا لشكر متعدد باران سے لڑا آخر كار 257ھ ق ميں آپ قتل كرديئے گئے (24)

3\_''عيسى ابن جعفر علوى '' كى تحريك :انہوں نے ''على ابن زيد'' كے ساتھ كوفہ ميں قيام كيا''معتز''نے ان سے جنگ كے لئے ايك لشكر بھيجا اور ان كو شكست دے دى \_مسعودى نے 255ھ ق ميں ان كے قيام كا ذكر كيا ہے\_(25)

4\_''صاحب زنج'' كى شورش :255ھ ق ميں اس نے قيام كيا \_ اس كى شورش ميں ہزاروں آدمى مارے گئے \_ لوگوں كى عزت و ناموس پر اس كے سپاہيوں نے حملہ كيا \_دسيوں شہروں ميں آگ لگادى گئي اس نے اپنے كو ''على ابن محمد''اور علوى بتايا وہ اپنا سلسلہ نسب ''على ابن حسين عليه‌السلام '' تك پہنچا تا تھا جبكہ وہ جھوٹا تھا \_بلكہ اس كا سلسلہ نسب''عبد قيس'' تك پہنچتا تھا اور اس كى ماں ''بنى اسد ابن حزيمہ ''سے تھي\_(26)

صاحب زنج كا نعرہ غلاموں اور مزدوروں كى حمايت تھااسى وجہ سے اس كو صاحب زنج كہتے تھے \_

اس كى شورش پندرہ سال تك چلتى رہى وہ 252ھ ق ميں قتل كرديا گيا (27)

5 \_ خوارج كى شورش;252ھ ق سے''مساوربن الحميد'' كى رہبرى ميں خوارج كى شورش شروع ہوئي 263ھ ق تك اس كے انتقال كے بعد بھى چلتى رہى \_مساور نے تھوڑے دنوں ميں عراق كے بہت سے شہروں پر قبضہ كرليااور اس نے خليفہ كو خراج اور ٹيكس بھيجنے سے انكار كرديا اور تمام معركوں ميں اس نے خليفہ كے سپاہيوں پر غلبہ حاصل كيا\_(28)

6\_''يعقوب ليث صفارى '' كا قيام: 262ھ ق ميں خراسان كے بہت سے لوگوں كے ساتھ انہوں نے قيام كيا اور بہت سى زمينوں پر تسلط حاصل كرليا \_(29)

امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى كوششيں اور موقف

حوادث كے مقابلہ ميں امام \_كے اقدامات اور ان كى روش كو چار حصوں ميں تقسيم كيا جا سكتا ہے \_

الف \_ سياسى واقعات كے سلسلہ ميں امام \_كا موقف

اپنے پدر بزرگوار كى طرح امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے بھى اس سلسلہ ميں بڑا محتاط رويہ اختيار كيا حكومت كے مقابلہ ميں امام عليه‌السلام كے منفى رويہ نے ان كے احترام اور قدر و منزلت كا موقع فراہم كيا\_

ايسى منزلت جس كو نزديك ترين درباريوں نے بھى سمجھ ليا تھا \_ اس طرح كہ ''عبيداللہ ابن خاقان '' سے امام عليه‌السلام كى ملاقات والے واقعہ سے وہ محض اس بات كى جانب متوجہ ہوگيا تھاكہ ''موفق''\_ طلحہ ابن متوكل \_ يہ چاہتا ہے كہ ان كے پاس آئے تو اس نے امام عليه‌السلام كو سمجھايا اور عرض كيا كہ آپ جب چاہيں تشريف لے جائيں ،چونكہ وہ جانتا تھا كہ موفق سے امام كى ملاقات ميں اس كے لئے بھى خطرہ ہے اور امام عليه‌السلام كے لئے بھى \_(30)

بہت سے اہم واقعات جو آپ كى امامت كے زمانہ ميں دربار خلافت كو پيش آئے اور آپ نے ان ميں سكوت اختيار كيا\_ ان ميں سے شورش ''صاحب زنج'' كا نام ليا جا سكتا ہے امام عليه‌السلام كے موقف سے واقفيت كے لئے ضرورى ہے كہ اس واقعہ پر تين پہلووں سے غور كيا جائے \_

1\_ صاحب زنج كا دعوى كہ اس كا سلسلہ نسب اميرالمومنين \_تك پہنچتاہے\_

2\_ اسلامى قدروں اور اس كے قوانين كے خلاف اس كا قيام\_

3\_ حكومت بنى عباس كے خلاف اس كا قيام\_

پہلى بات كے بارے ميں امام \_نے نہايت واضح موقف اپنايا\_ آپ نے فرمايا : ''صاحب الزنج ليس منّا اهل البيت ''(31)صاحب زنج ہمارے خاندان سے نہيں ہے\_

دوسرے پہلو كے بارے ميں امام عليه‌السلام كا موقف بڑا واضح ہے \_ جن جرائم كا ارتكاب صاحب زنج كررہا تھا آپ قطعى طور پر اس سے متنفر تھے \_ كيونكہ اس كے سارے كام عدل اسلامى اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى واقعى تعليمات كے خلاف تھے اور يہ بات ہر ايك پر روشن تھى اور اس سلسلہ ميں امام عليه‌السلام كے سكوت كى شايد يہى وجہ تھى كہ سب لوگ جانتے ہى ہيں \_

ليكن تيسرى بات كے سلسلہ ميں امام عليه‌السلام نے كوئي خاص موقف اختيار نہيں فرمايااور ايسا راستہ اختيار كيا كہ ان كے اقدام كو حكومت كى ضمنى تائيد نہ شمار كيا جائے \_ اگر چہ صاحب زنج كى شورش ميں ضعف اور بہت زيادہ انحراف موجود تھا ليكن سياسى نكتہ نظر سے يہ شورش بنى عباس كى حكومت كو كمزور كرنے اور ان كى طاقت اور نفوذ كو ختم كرنے كے لئے تھى ،اس كے ساتھ ساتھ صاحب زنج سے حكومت وقت كا ٹكراؤ ،امام عليه‌السلام اور ان كے پيرووں كے فائدہ ميں تھا اس لئے كہ خلافت كى مشينرى كا دباؤ كچھ كم ہوگيا تھا

ب:علمى اوروثقافتى تحريك ميں امام عليه‌السلام كا موقف

اگر چہ امام عليه‌السلام نے اپنى زندگى كا زمانہ حكومت كى نظر بندى ميں گذارا ليكن اس كے با وجود علمى اور ثقافتى پہلووں ميں بلند اور بيش قيمت قدم اٹھا نے ميں كامياب رہے كچھ علماء نے اس بارے ميں كہاہے كہ ''آپ سے نقل ہونے والے مختلف علوم و دانش نے كتابوں كے صفحات پر كرديئے(32)

كفر آميز افكار و شبھات كى رد ميں آپ كے استدلالى اور منطقى جوابات ،مناظرے ،علمى بحثيں ، بيانات ،علمى خطوط ،تاليف كتاب (33) اور شاگردوں كى تربيت كے ذريعہ حق كو واضح كرنا ،آپ كى علمى اور ثقافتى كوششوں كى آئينہ دارہے \_چونكہ ان تمام موارد كو ذكر كرنا ہمارے (موجودہ)كام كے دائرہ سے خارج ہے اس لئے ہم كچھ موارد كے ذكر پر ہى اكتفا كرتے ہيں \_

1\_'' يعقوب ابن اسحاق كندى '' عراق كے مشہور فلسفيوں ميں سے تھا \_ اس نے تناقض قرآن

كے موضوع پر كتاب لكھنے ميں اپنا كافى وقت صرف كيا تھا \_امام حسن عسكرى عليه‌السلام اس واقعہ سے مطلع ہوئے اور اس فلسفى كے شاگردوں ميں سے ايك كو ايك جملہ بتا كر اس كو اس كے عقيدہ سے منصرف اور اس بات پر آمادہ كيا كہ جو كچھ اس نے لكھا ہے اس كو اس كے عقيدہ سے منصرف اور اس كتاب كو جلاڈ الے \_

آپ نے اس كے شاگرد سے فرمايا كہ اس سے جاكر كہو كہ كيا اس بات كا احتمال نہيں ہے ، كہ تم نے جو كچھ سمجھا ہے ، ان كلمات (قرآن) كے كہنے والے نے اس كے علاوہ كسى اور مطلب كا ارادہ كيا ہو(34)

2\_ ''ابوحمزہ نصير''نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام \_ كو بارہا روم،فارس اور دوسرے مختلف نسل و زبان كے اپنے غلاموں سے ان كى زبان ميں باتيں كرتے ديكھا مجھے تعجب ہوا اور ميں نے اپنے دل ميں كہا كہ امام عليه‌السلام تو مدينہ ميں پيدا ہوئے اور دوسرے افراد نيزملتوں سے آپكارابطہ نہيں رہا پھر يہ زبانيں آپ نے كہاں سے سيكھيں ؟

امام عليه‌السلام نے اس بات كى كوشش كى كہ اس طريقہ سے امامت كے حالات كو غلاموں كے لئے واضح كرديں اور ان كو يہ سمجھا ديں كہ امام عليه‌السلام كو بھى پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى طرح اپنى طرف رجوع كرنے والوں كى زبان سے واقف ہونا چاہيے ور نہ وہ امام عليه‌السلام نہيں ہے اور اس استدلال كے ساتھ كہ ''خدا نے اپنى حجت ''امام''كو تمام مخلوقات سے جدا بنايا ہے ،علم و معرفت اور ہر چيز اسے عطا كى ہے اس وجہ سے وہ تمام ناد اور حوادث روزگار كو جانتے ہيں اس كے علاوہ دوسرى صورت ميں حجت خدا اور دوسروں كے در ميان كوئي فرق نہيں رہ جائے گا\_(35)

وہ اپنى علمى قدرت كو خدا كى دى ہوئي قدرت جان كراس كو اپنى امامت پر دليل جانتے تھے \_

ج\_عوامى مركز كى نگرانى ،اس كى پشت و پناہى اور تياري

اپنے پيرووں كے چال چلن اور اعمال كى نگرانى كے ساتھ ساتھ امام \_ان كو عباسيوں كے

دام ميں پھنسنے سے بچاتے اور ضرورى مقامات پر معنو ى و اقتصادى مسائل ميں ان كى مدد فرماتے تھے \_نمونہ كے طور پر ملاحظہ ہو\_

1\_معتز كے قتل سے بيس دن پہلے امام عليه‌السلام نے اپنے ايك چاہنے والے كو لكھا:''الزم بيتك حتى يحدث الحادث'' (36)اپنے گھر كے اندر بيٹھے رہو اور ہرگز باہر نہ نكلنا يہاں تك كہ كوئي حادثہ پيش آئے \_

2\_'' محمد ابن على سمري''آپ كے ايك اصحابى اور آپ كے فرزند كے چوتھے نائب تھے آپ نے ان كو لكھا :''فتنةً تظلّكم فكونوا على اهبه''(37)ايك فتنہ ہے جو تمہارے اوپر سايہ ڈال رہا ہے اس بناپر ضرورى تيارى كئے رہو\_

3\_ ''ابوطاہرابن بلبل '' نے سفر حج ميں على ابن جعفر ھمّانى كو ديكھا كہ بہت زيادہ بخشش و عطا كررہے ہيں واپسى پر ايك خط ميں آپ نے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كو لكھا،امام عليه‌السلام نے جواب ميں تحرير فرمايا:''ہم نے خود ان كو (اس كام كے لئے )ايك لاكھ دينار ديئے ہيں اور جب ہم نے چاہا كہ ايك لاكھ دينار اور دے ديں تو انہوں نے قبول نہيں كيا''(38)

روايت يہ بيان كرتى ہے كہ ''على ابن جعفر ''كى بخشش و عطا امام كى زير نگرانى تھى اور آپ كو اس كى خبر تھى ،اور عطا كى جانيوالى خطير رقم (ايك لاكھ دينار ) اس بات كى دليل ہے كہ پيسے عمومى مصالح اور شيعوں كى ضرورتوں ميں خرچ ہورہے تھے \_

د:آپ كے فرزند حضرت مھدى عليه‌السلام كى غيبت كے بارے ميں آپ كا موقف:

چونكہ امام حسن عسكري عليه‌السلام جانتے تھے كہ خدا كى مشيت ميں ان كے فرزند كى غيبت ہے \_اس لئے آپ غيبت كے مسئلہ كو اپنى حيات ہى ميں حل كردينے كى كوشش كررہے تھے \_ اور اپنى امامت پر اعتقاد ركھنے والے معتقدين كے عمومى افكار كو ايسے اہم واقعہ كو قبول كرنے كے لئے آمادہ كررہے تھے جس كى مثال ماضى ميں نہيں تھى \_

البتہ وہ متواتر روايتيں جو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ائمہ معصومين سے بارہويں امام كى غيبت كے بارے ميں پہنچى تھيں ان روايتوں نے اس اہم امر كو قبول كرنے كے لئے راہ ہموار كردى تھي\_ليكن امام حسن عسكري عليه‌السلام كى ''موعود منتظر'' كے باپ ہونے كى حيثيت سے جو سب سے مشكل ذمہ دارى تھى وہ يہ تھى كہ وہ مسلمانوں كو آگاہ كرديں كہ ان روايتوں اور پيشن گوئيوں كے تحقق كا زمانہ آگيا ہے اور ان كے فرزند ارجمند ،ان روايتوں كے مصداق اوروہى ''قائم آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم '' ہيں \_

ايسے افكار كا بيان اور اس كى تبليغ \_ عقيدہ كے ايك اہم موضوع كے عنوان سے \_لوگوں كے اذہان ميں ، وہ بھى ايسے سنگين حالات ميں بيشك بڑا مشكل اور حساس كام تھا\_

اسى وجہ سے امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے اپنى تمام كوششوں كو صرف كرديا تا كہ لوگوں كا عقيدہ اور ايمان ڈگمگانے نہ پائے اور عمومى اذہان كو اس بات كے قبول كرنے كے لئے آمادہ كرليں اور اپنے پيرووں كو متوجہ كرديں كہ غيبت پر اعتقاد ركھنا لازمى اور ضرورى ہے \_

مذكورہ مقصد كو پورا كرنے كے لئے امام كى فعاليت دوحصوں ميں تقسيم ہوتى ہے \_

1\_ اپنے فرزند كو لوگوں كى نظروں سے پوشيدہ ركھنا اور ان كى حفاظت كرنانيز خاص لوگوں كو ان كى نشاندہى كرنا چاہتے تھے اور اس اقدام كے علاوہ آپ نے لوگوں سے رابطہ كو محدود كركے ايك خاص تعداد تك ركھا اور آپ كى روش يہ تھى كہ خط و كتابت يا اپنے معين كئے ہوئے نمائندوں كے توسط سے شيعوں سے رابطہ پيدا كرنا تا كہ وہ اس كے عادى ہوجائيں \_

2\_مسئلہ غيبت كا بيان اور اس كى تشريح ''انتظار فرج''كى فكر كومسلمانوں كے ذہنوں ميں بٹھانا،اس موقف كوواضح اور مستحكم كرنے كيلئے مختلف مناسبتوں سے آپ كا بيان اور اعلان ہوتا رہتا تھا\_

ان بيانات كے چند پہلو ملاحظہ ہوں :

1\_امام مھدى \_كے صفات كے بارے ميں عمومى اور كلى پہلو نيز امام مھدى عليه‌السلام كے ظہور اور قيام كى خصوصيتيں بيان كرناجيسا كہ اپنے اصحاب ميں سے ايك صحابى كے جواب ميں آپ نے

فرمايا:قائم عليه‌السلام جب قيام كريں گے تو اس وقت حضرت داؤد عليه‌السلام كى طرح بغير بينّہ كے اپنے علم كى بنياد پر لوگوں كے درميان فيصلہ كريں گے \_(39)يا وہ قول جس ميں آپ فرماتے ہيں جس زمانہ ميں قيام كريں گے اس زمانہ ميں آپ حكم ديں گے كہ مينارے اور مسجدوں ميں مخصوص جگہيں ويران كردى جائيں \_(40)

امام عليه‌السلام ان خصوصيتوں كو بيان كركے اس بدعت كے مقابلہ ميں اپنے منفى رويہ كو بيان كررہے،ہيں \_

2\_ اس اہم مسئلہ كو قبول كرنے كيلئے شيعوں كے واسطے عمومى اور خصوصى بيانات منجملہ ان كے وہ خط ہے جو آپ نے ''ابن بابويہ'' قمى كو لكھا ہے \_ آپ لكھتے ہيں كہ ميں تم كو بردبارى اور انتظار فرج كا حكم ديتا ہوں \_پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا :ہمارى امت كا سب سے بہتر عمل انتظار فرج ہے ہمارے شيعہ ہميشہ غم و الم ميں مبتلا رہيں گے يہاں تك كہ ميرا فرزند ظہور كرے گابيشك رسول خدا صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كے ظہور كى بشارت دى ہے ،وہ زمين كو ايسے ہى عدل و انصاف سے بھر ديں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہوگى \_

اے مرد بزرگوار تم صابر رہو اور ہمارے تمام شيعوں كو صبر و شكيبائي كى دعوت دو\_اس لئے كہ زمين خدا كى ملكيت ہے وہ اپنے بندوں ميں سے جس كو چاہے گا اس كا وارث بنائے گا اور عاقبت (نيك انجام)پرہيزگاروں كے لئے ہے (41)

شہادت امام حسن عسكري عليه‌السلام :

خلفاء بنى عباس \_ منجملہ ان كے معتمد \_ جانتے تھے كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے جانشين بارہ افراد ہيں \_ ان ميں سے بارہواں غيبت كے بعدظہور كرے گا اور ظلم و جور كى بساط كو الٹ كر ركھدے گا\_

اسى وجہ سے معتمد نہايت شدّت سے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى نگرانى كرتا تھا ،اور طبيب يا معالج يا

خدمتگذار كے عنوان سے اس نے جاسوسوں كو امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے گھر ميں ركھ ديا تھا تا كہ وہ امام كى زندگى كو نزديك سے ديكھتے رہيں اور ان كے فرزند كے بارے ميں جستجو كريں \_(42)

آخر كار جب معتمد نے ديكھا كہ لوگوں كى توجہ دن بدن امام عليه‌السلام كى طرف بڑھتى جارہى ہے ،نگرانى اور قيدى بنانے كا الٹا اثر ہو رہا ہے تو اس نے آپ كو قتل كردينے كا ارادہ كرليا \_اور خفيہ طور پر اس نے زہر دے ديا\_امام آٹھ روز كے بعد صاحب فراش ہوگئے اور 8 ربيع الاول 260ھ ق ميں عالم جاودانى كى طرف كوچ كرگئے اور اپنے والد بزرگوار كى قبر كے پاس سامرا ميں سپرد لحد كئے گئے (43)\_

سوالات:

1\_ امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے كس تاريخ ميں ولادت پائي اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار كے ساتھ اپنى عمر كے كتنے دن گذارے؟

2 \_ امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى امامت كا زمانہ كس سن ميں شروع ہوا \_ اور كتنے دن تك رہا آپ كتنے خلفا كے معاصر رہے اور ان ميں سے ہر ايك كے ساتھ كتنے سال رہے؟

3 \_ آپ كے زمانہ كے خلفاء كا آپ كے ساتھ كيسا سلوك تھا اور امام حسن عسكرى عليه‌السلام ميں دوسرے ائمہ كى بہ نسبت كيا خصوصيتيں تھيں ؟

4 \_ امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے زمانہ ميں خلافت بنى عباس كے خلاف جو انقلاب اور شورشيں برپاہوئيں ان ميں سے چند نمونے بيان كيجئے؟

5 \_ آپ كے فرزند حضرت مہدى (عج) كى غيبت كے بارے ميں آپ كے موقف كى تشريح فرمايئے

6 \_ امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے كس تاريخ ميں كس طرح اور كس شخص كے ذريعے شہادت پائي؟

حوالہ جات

1 بحار جلد 50/236،منقول از مصباح كفعمى و اقبال الاعمال ،آپ كى ولادت كى تاريخ كے بارے ميں دوسرے اقوال بھى ہيں منجملہ ان كے8 ربيع الآخر 232ھ ق(مناقب جلد 4/422اعلام الورى /367)ربيع الاول 230ھ ق و غيرہ\_

2 بحار جلد 50/236''حديثہ''بھى لكھا گيا ہے نيز ''سوسن ''كہا گيا ہے \_

3 ارشاد مفيد /338،بحار 50/240،منقول از كمال الدين صدوق اور غيبت شيخ،اعلام الورى /207،كافى جلد 1/328،كشف الغمہ جلد 2/406\_

4 بحار جلد 50/239منقول از كمال الدين صدوق \_

5 بحار جلد 50/146،اعلام الورى /370 ، كافى جلد1/325،ارشاد /335،غيبت شيخ /120،كشف الغمہ جلد 2/404،فصول المہمة/384،ارشاد و غيبت شيخ راوى كا نام يحيى بن يسار عنبرى لكھا ہے \_

6 احمد كا باپ (عبداللہ ابن خاقان )حكومت بنى عباس كے وزيروں اور نماياں لوگوں ميں سے تھا\_

7 ارشاد مفيد 339\_338،اعلام الورى /377\_376،كافى جلد 1/503 ،كشف الغمہ جلد 3/197،بحار جلد 50/327\_325،كمال الدين صدوق جلد 1/42\_40 مطبوعہ جامعہ مدرسين\_

8 مفوضہ ان لوگوں كو كہتے ہيں جو بندوں كے افعال كے بارے ميں ارادہ الہى كو بے اثر مانتے ہيں ان كے مقابل والے فرقہ كو جبريہ كہتے ہيں

9 بحار جلد 50/253منقول از غيبت شيخ ائمتنا جلد 2/271منقول از اثبات الھداة\_

10 سفينة البحار ج 1/260\_ائمتنا جلد 2/269\_

11 بحار جلد 50/308،اعيان الشيعہ جلد 2/41،كافى جلد 1/512،اعلام الورى /379،كشف الغمہ جلد 12/414،مطبوعہ تبريز \_مناقب جلد 4/429،ارشاد /344\_

12 اعيان الشيعہ جلد 2/40 كافى جلد 1/506،ارشاد /341،بحار جلد 50/278،مناقب جلد 4/438\_ 437، كشف الغمہ جلد 3/300(تين جلدوں والى مطبوعہ بيروت)\_

13 اعلام الوري/372،مناقب ج 4/439،بحار جلد 50/267\_

14 مروج الذہب جلد 4/91

15 ''بعد ثالث : ياتيكم الفرج''بحار ج 50/251بہ نقل ا ز غيبت شيخ 134، كشف الغمہ ج 3/206\_295 فصوال المہمہ/285\_

16 مروج الذہب ج4/92\_

17 ملاحظہ فرمايئےروج الذہب ج4/96و كامل ابن اثير ج 7/335\_333\_

18 بحار ج 50/313 ''و كان المهتدى قد صحّح العزم على قتل ابى محمد فشغله لله بنفسه حتى قتل''

19 تاريخ الخلفائ/363،مروج الذہب جلد 4/99\_

20 مروج الذہب جلد 4/363\_365\_367\_

21 مروج الذہب جلد4/364\_

22 انوار البھيّہ /286\_

23 كامل ابن ثير جلد 7/238\_263\_264\_

24 مروج الذہب جلد4/94\_

25 مروج الذہب جلد 4/94\_

26 كامل ابن اثير جلد 7/206\_205\_

27 مروج الذہب جلد 4/108،كامل بن اثير جلد7/255\_206\_

28 كامل ابن اثير جلد7/174\_

29 مروج الذہب جلد4/112\_

30 اس وزير كے سلسہ ميں جو تاريخ سے استفادہ ہوتا ہے اور جو كچھ خود اس كى باتوں سے آشكارہوتا ہے وہ امام عليه‌السلام كا احترام كرتا تھا اور آپ كى منزلت اور عظمت كا قائل تھا\_شايد اسى وجہ سے امام عليه‌السلام اس كے ديدار كيلئے تشريف لے گئے تھے تا كہ اس كى اس كيفيت كو اور قوى بنا ياجا سكے \_

31 مناقب جلد 4 ص 429\_

32 ''فقد روى عنه من انواع العلم ما ملا بطون الدفاتر ''اعيان الشيعہ جلد 1/40

33 اس تفسير كى طرف اشارہ ہے جو تفسير حسن عسكري عليه‌السلام كے نام سے مشہور ہے مرحوم علامہ مجلسى بحار الانوار ميں فرماتے ہيں كہ ''امام حسن عسكري عليه‌السلام كى طرف منسوب تفسير مشہور كتابوں ميں سے ہے اور مرحوم صدوق كے لئے

مورد وثوق ہے ہر چند كہ كچھ محدثين نے امام عليه‌السلام كى طرف اس كى نسبت سے انكار كيا ہے ليكن صدوق كا قول \_ چونكہ وہ امام عليه‌السلام كے زمانہ سے قريب تھے \_ اس لئے معتبر ہے \_اعيان الشيعہ ج2/41(دہ جلدى چاپ بيروت)\_

34 '' هل يجوزان يكون مراده بما تكلم منه غير المعانى التى ظننتها انّك ذهبت اليها'' بحار جلد 50/311،مناقب 4/424\_

35 ''ان الله تبارك وتعالى بيّن حجته من سائر خلقه و اعطاه معرفة كل شى فهو يعرف اللغات و الانساب و الا جال و الحوادث و لولا ذلك لم يكن بين الحجة و الحجوج فرق''اعلام الورى /356،مناقب ج 4/428،كشف الغمہ ج 3/202،ارشاد /343،بحار ج 50/268

36 كشف الغمہ جلد 3/200،كافى جلد 1/506،بحار جلد 50/277،مناقب ج 4/436،ارشاد/340\_

37 كشف الغمہ 3/207،تاريخ الغيبة الصغرى تاليف محمدصدر /199،بحار جلد 50/298،اما م كا يہ جملہ بھى معتز كے قتل كى طرف اشارہ ہے \_

38 ''قد كنا امرنا له بماة الف دينار:، ثم امرنا له بمثلها فابى قبوله ابقاء ً علينا''بحار جلد 50/20\_306،اعيان الشيعہ جلد 2/41،ائمتنا جلد 2/273،مناقب ج 4/224\_عبارت ميں تھوڑے اختلاف كے ساتھ \_

39 ''اذا قام يقضى بين الناس بعلمه كقضاء داود عليه‌السلام و لا يسئل البينّة''بحار جلد 50/264،مناقب جلد 4/431، كشف الغمہ ج 3/203،ارشاد 343\_

40 ''اذا قام القائم امر بهدم المنائر و المقاصير التى فى المساجد '' ...بحار جلد 50/250،مناقب جلد 4/437،اعلام الورى /355،مناقب اور اعلام الورى ميں ''منائر''كى جگہ ''منابر''لكھا ہوا ہے \_

41 عليك بالصبر و انتظار الفرج ،قال النبى افضل اعمال امتى انتظار الفرج و لا يزال شيعتنا فى حزن حتى يظهر ولدى الذى بشر به النبى يملا الارض قسطاً و عدلاً كما ملئت جوراً و ظلماً ،فاصبر يا شيخى يا ابالحسن ،على و امر جميع شيعتى بالصبر فانّ الارض لله يورثها من يشاء من عباده و العاقبة للمتقين \_مناقب ج4/426\_بحار ج50/318\_

42 كمال الدين صدوق ج1/43\_42،مطبوعہ جامعہ مدرسين\_

43 مناقب جلد 2/422،بحار جلد 50/236\_237،كشف الغمہ جلد3/192\_اعلام الورى /349،ارشاد مفيد /345،فصول المہمہ /289\_

پندرہواں سبق:

امام زمانہ حضرت حجت (عج) كي زندگى كے حالات (پہلا حصہ)

ولادت

شيعوں كے بار ہويں امام اور پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے آخرى وصى روز جمعہ صبح صادق كے وقت 15\_شعبان 255ھ ق يا 256ھ ق كو مقام سامّرا ميں پيدا ہوئے \_(1)

ائمہ نے اپنے شيعوں سے ان كے نام كو بيان كرنے سے منع فرمايا اور اتنا فرمايا كہ وہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے ہم نام ہيں ،ان كى كنيت بھى پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہى كى كنيت ہے (2)

آپ كے مشہور ترين القاب مہدى ،قائم،حجت،اور بقية اللہ ہيں \_

آپ كے پدر بزرگوار ،گيا رہويں امام حضرت امام حسن عسكرى \_اور مادر گرامى ''نرجس'' (3) بنت ''يوشعا'' ہيں جو قيصر روم كے بيٹے اور جناب عيسى عليه‌السلام كے ايك حوارى ''شمعون كى نسل سے تھيں ان عظيم المرتبت خاتون كى عظمت كے لئے اتنا كافى ہے كہ امام حسن عسكرى \_كى پھوپھى جناب ''حكيمہ''نے جو خاندان امامت كى ايك بزرگ خاتون تھيں \_ انھيں اپنى اور اپنے خاندان كى سردار كا خطاب ديا ہے اور خود كو ان كى خدمت گذار سمجھتى تھيں \_(4)

جب جناب نرجس روم ميں تھيں تو ايك دن انہوں نے خواب ميں ديكھا كہ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اسلام اور حضرت عيسى عليه‌السلام نے امام حسن عسكرى \_سے ان كا عقد كرديا \_

آپ خواب كے عالم ميں حضرت فاطمہ زہرا عليہا السلام كى دعوت پر مسلمان ہوئيں ليكن انہوں نے اپنے وابستگان سے اپنا اسلام چھپائے ركھا\_

آخر كا ر آپ كو خواب ميں حكم ملاكہ كنيزوں اور قيصر كے خدمت گذاروں كے درميان چھپ كر

اس لشكر كے ساتھ جو مسلمانوں سے جنگ كے لئے سرحد كى طرف جارہاہے ،چلى جائيں \_

آپ نے ايسا ہى كيا اور سرحد پر چند دوسرے افراد كے ساتھ لشكر اسلام كى اسيرى ميں آگئيں اور بغداد لے جائي گئيں \_

يہ واقعہ احتمال قوى كى بناپر 248ھ ق ميں رونما ہوا جو امام ہادى \_كے سامرا ميں قيام كا تير ھواں سال تھا اور امام حسن عسكرى \_اسوقت سولہ سال كے تھے \_امام ہادى عليه‌السلام كے قاصد نے ايك خط بغداد ميں جناب نرجس كو ديا جو رومى زبان ميں لكھا ہواتھا \_اور ان كو بردہ فروشوں سے خريد كر وہ قاصد''سامرا''لايا\_

جو كچھ جناب نرجس نے خواب ميں ديكھا تھا امام ہادى \_نے اسے بيان كرديا \_ اور بشارت دى كہ وہ گيا رہويں امام عليه‌السلام كى بيوى اور ايسے بيٹے كى ماں بنيں گى جو سارى دنيا پر تسلط حاصل كركے زمين كو عدل و انصاف سے پر كردے گا\_ اس كے بعد آپ نے جناب نرجس كو اپنى بہن''حكيمہ'' كے حوالے كيا تا كہ وہ ان كو آداب و احكام اسلام سكھا ئيں كچھ دنوں كے بعد جناب ''نرجس''امام حسن عسكرى \_كى زوجيت ميں آئيں (5)

''حكيمہ'' جب بھى امام حسن عسكري عليه‌السلام كى خدمت ميں پہنچتيں دعا فرماتيں كہ خداوند عالم ان كو فرزند عطا فرمائے \_ وہ نقل كرتى ہيں كہ ايك روز عادت كے مطابق امام عليه‌السلام كے ديدار كے لئے گئيں ميں نے وہى دعا پھر امام عليه‌السلام كے سامنے دہرائي امام عليه‌السلام نے فرمايا جو بيٹا آپ ميرے لئے خدا سے مانگ رہى ہيں وہ آج كى رات پيدا ہونے والاہے\_

ميں نے عرض كيا ميرے سردار وہ بچہ كس سے پيدا ہوگا؟آپ نے فرمايا ''نرجس سے''ميں اٹھى اور ميں نے نرجس كو جستجو كى نگاہ سے ديكھا حمل كى كوئي علامت نہيں ہے \_امام عليه‌السلام مسكر ائے اور فرمايا:سپيدہ سحرى كے وقت آپ پر آشكار ہوجائے گا\_اس لئے كہ وہ مادر موسى عليه‌السلام كى طرح ہيں جن كا حمل ظاہر نہيں ہواتھا اور ولادت كے وقت تك كسى كو ان كے حمل كى خبر نہ تھى اس لئے كہ فرعون ،موسى عليه‌السلام كى تلاش ميں عورتوں كے شكم كو چاك كرديتا تھا اور يہ بچہ\_ جو آج كى رات پيدا ہوگا \_حضرت

موسى عليه‌السلام كى طرح ہے \_

جناب حكيمہ نقل فرماتى ہيں كہ ميں سپيدہ سحر تك نرجس كى نگرانى كرتى رہى اور وہ نہايت آرام كے ساتھ ميرے پاس سوئي ہوئي تھيں يہاں تك كہ طلوع فجر كے وقت وہ گبھراكراٹھ بيٹھيں \_ميں نے ان كو اپنى آغوش ميں سنبھالا اور ان كے اوپر اسم خدا پڑھ كردم كيا، امام عليه‌السلام نے \_دوسرے كمرے سے آواز دى \_ ان كے اوپر سورہ انا انزلنا دم كيجئے\_

ميں نے سورہ اناانزلنا پڑھنے كے بعد نرجس كى حالت كو ديكھنا شروع كيا \_انہوں نے فرمايا جو آپ كے سردار نے خبر دى تھى وہ بات ظاہر ہوگئي ہے\_

ميں اسى طرح سورہ قدر پڑھنے ميں مشغول تھى كہ بچہ شكم مادر ميں ميرا ہم آواز ہوگيا اس نے بھى سورہ قدر كى تلاوت كى اور مجھ كو سلام كيا ،ميں ڈرگئي ،امام حسن عسكري عليه‌السلام نے آواز دى :،امر خدا ميں تعجب نہ كريں \_خداوند عالم ہم كو بچپن ميں حكمت سے گويائي عطا كرتا ہے \_اور بڑے ہونے كے بعد زمين پر حجت قرار ديتا ہے \_

ابھى امام عليه‌السلام كى بات ختم بھى نہيں ہوئي تھى كہ يكايك نرجس سامنے سے غائب ہوگئيں جيسے ہمارے اور ان كے درميان پردہ حائل ہوگيا ہو ،ميں آواز ديتى ہوئي امام عليه‌السلام كى طرف گئي \_امام عليه‌السلام نے فرمايا :پھوپھى جان آپ وہيں تشريف لے جائيں ان كو اپنى جگہ پر پائيں گي\_

ميں وہاں پلٹ آئي ابھى تھوڑى دير بھى نہ گذرى تھى كہ ميرے اور ان كے درميان پردہ ہٹ گيا\_اور ميں نے ''نرجس''كو اس طرح نور ميں غرق ديكھا كہ ميرى آنكھوں ميں ان كو ديكھنے كى طاقت نہ تھي\_

اسى عالم ميں ،ميں نے ايك بچہ كو ديكھا جو سجدہ كے عالم ميں تھا اور اپنى انگلى اوپر اٹھائے ہوئے كہہ رہا تھا:''اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و انّ جدى محمداً رسول الله و انّ ابى امير المومنين ''اس كے بعد آپ نے ايك ايك امام كى امامت كى گواہى دى اور فرمايا خداياميرے وعدہ كو پورا كر اور ميرے كام كو اتمام كو پہنچا ،ميرے قدم كو ثبات و

استوارى عطا كر اور ميرے ذريعہ زمين كو عدل و انصاف سے بھر دے (6)

پوشيدہ ولادت

امام عسكرى عليه‌السلام كے زمانہ عليه‌السلام امامت ميں حكام بنى عباس كے درميان بڑى تشويش اور فكر مندى تھى ،تشويش ان كثير اخبارات و احاديث كى بنا پر تھى جو\_ پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ائمہ سے \_ مروى تھيں \_ان ميں يہ ذكر آچكاتھا كہ امام حسن عسكري\_ كے ہاں ايك بيٹا پيدا ہوگا جو حكومتوں كى بنيادوں كو پلٹ دينے والا اور تاج و تخت كو الٹ دينے والا ہوگا \_ وہ دنيا كو عدل و انصاف سے بھر دے گا \_(7)اس لئے امام حسن عسكري عليه‌السلام سخت پريشانى ميں تھے اور خلافت كى مشينرى يہ كوشش كررہى تھى كہ اس نو مولود كو پيدا ہونے سے روك دے \_(8)

يہى وجہ تھى جو حضرت مہدى عليه‌السلام كے حمل اور ولادت كے زمانہ كو لوگوں سے پوشيدہ ركھا گيا اور خدا نے ان كے حمل كو جناب موسى \_كى طرح مخفى ركھا\_

ولادت كے بعد سوائے خاص اصحاب اور دوستوں كے كسى نے مھدي عليه‌السلام كو نہيں ديكھا اور وہ بھى الگ الگ ايك ساتھ اور عام طور پر نہيں \_

خواص كيلئے اعلان

امام حسن عسكرى \_كى روش يہ تھى كہ اپنے فرزند كو عام لوگوں كى نظروں سے مخفى ركھنے كہ باوجود مناسب موقع پر قابل اطمينان افراد كو حضرت مھدى عليه‌السلام كے وجود سے آگاہ فرماتے رہتے اور ان كو حضرت مھدى عليه‌السلام كے سامنے حاضر ہونے كا فيض پہنچا تے رہتے تھے ،تا كہ اس طرح وہ ان كى پيدائشے اور وجود كا يقين حاصل كرليں اور مشاہدہ فرماليں نيز ضرورى موقع پر دوسرے شيعوں كو اطلاع ديں تا كہ آپ كے بعد لوگ گمراہى ميں نہ پڑجائيں \_

اس وجہ سے امام مھدى عليه‌السلام كى ولادت سے لے كر امام حسن عسكرى \_كى شہادت تك (5 سے 6سال كى مدت تك ) گيا رہويں امام عليه‌السلام كے بہت سے قريبى افراد ،شاگرد اور خصوصى اصحاب نے امام مھدى عليه‌السلام كى زيارت كى \_

نمونہ كے طور پر چند واقعات كى طرف اشارہ كيا جارہا ہے :

1\_امام حسن عسكرى \_كے قريبى اصحاب اور بزرگ شيعوں ميں سے ايك شخص ''احمدابن اسحاق ''نقل كرتے ہيں كہ ميں امام حسن عسكري عليه‌السلام كى خدمت ميں پہنچااور ميں نے چاہا كہ ان كے جانشين كے بارے ميں ان سے سوال كروں كہ اتفاقاً حضرت نے خود ہى بات شروع كى اور فرمايا:اے احمدبيشك خداوند عالم نے جب سے آدم كو پيدا كيا زمين كو حجت خدا سے خالى نہيں چھوڑا اور كبھى خالى نہيں ركھے گا اور حجت خدا كے واسطے سے اہل زمين سے بلائيں دفع ہوتى ہيں ،بارش ہوتى ہے اور زمين كى بركتيں حاصل ہوتى ہيں \_ميں نے عرض كيا :فرزند رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم آپ كے بعد امام اور جانشين كون ہے ،حضرت گھر كے اندر تشريف لے گئے اور اپنے تين سالہ بچے كو جس كا چہرہ چو دھويں رات كے چاند كى طرح چمك رہاتھا،كاندھے پر بٹھا ئے ہوئے با ہر تشريف لائے اور فرمايا :اے احمد ابن اسحاق اگر خدا اور اس كى حجت ائمہ كے نزديك تم مكّرم نہ ہوتے تو ميں اس بچہ كو تمہيں نہ دكھا تا،بيشك يہ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا كا ہم نام اور ہم كنيت ہے يہ وہ ہے كہ جو ظلم و جور سے بھرى ہوئي زمين كو عدل و انصاف سے پر كردے گا(9)

2\_''معاويہ ابن حكيم ''محمد ابن ايوب بن نوح اورمحمد ابن عثمان عمرى نے نقل كيا ہے كہ شيعوں ميں ہم چاليس افراد امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى خدمت ميں پہنچے آپ نے ہم لوگوں كو اپنے بيٹے كو لاكر دكھا يا اور فرمايا: ميرے بعد يہ تمہارا امام اور ميرا جانشين ہے \_ ان كى پيروى كرنا اور (ان كے پاس سے )پراگندہ نہ ہونا و رنہ ہلاك ہوجاؤگے اور تمہارا دين تباہ ہوجائے گا اور يہ بھى جان لوكہ آج كے بعد تم ان كو نہيں ديكھو گے \_(10)

3\_''احمد ابن اسحاق قمي''نقل كرتے ہيں كہ جب حضرت مھدى عليه‌السلام پيدا ہوئے تو ميرے جد

كے پاس ايك خط ہمارے آقا امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى طرف سے پہنچا جسے حضرت نے اپنے ہاتھ سے لكھا تھا\_

اس ميں لكھا تھا كہ''ہمارے يہاں ايك بيٹاپيدا ہوا ہے \_ضرورى ہے كہ تم اس كى ولادت كى خبر كو مخفى ركھوہم اپنے قريبى رشتہ داروں اور دوستوں كو رشتہ دارى اور دوستى كى بنا پر آگاہ كررہے ہيں \_ اس كے علاوہ ہم كسى كو اس امر سے آگاہ نہيں كريں گے \_ ہم نے اس بات كو پسند كيا كہ اس بچے كى ولادت كى خبر تم كو ديں تا كہ خداوند عالم اس كى وجہ سے تم كو مسرور كرے جيسا كہ اس نے ہم كو مسرور كيا والسلام(11)

حضرت مھدى \_كے شمائل اور خصوصيات

پيغمبر اكرم صلى اللہ عليہ و آلہ و سلم اور ائمہ اكرم سے جو كثرت سے روايتيں نقل ہوئي ہيں ان كى بنياد پر مورخين و محدثين اسلام نے امام عصر عليه‌السلام كے شمائل اور اوصاف اپنى كتابوں ميں بيان كئے ہيں يہاں ان ميں سے كچھ باتوں كى طرف اشارہ كيا جارہا ہے \_(12)

جواں سال ،گندمى رنگ،ہلالى اور كشيدہ ابرو،سياہ اوربڑى بڑى آنكھيں ،چوڑا شانہ ،سفيد براق اور كشادہ دندان مبارك ،ستواں اور خوبصورت ناك ،بلند اورروشن پيشانى \_شب زندہ دارى كى بناپر \_ سر كے بال دوش پر بكھرے ہوئے \_(13)كم گوشت والے گا ذرا ذردى مائل\_ داہنے گال پرتل اور شانوں كے درميان علامت نبوت كى سى علامت ہے ...يہ ہے امام زمانہ عليه‌السلام كا حليّہ مبارك\_

آپ كے خصوصيات ميں سے يہ ہے كہ آپ فرزند پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ عليہا كى اولاد ميں سے ہيں \_نسل امام حسين \_سے نويں پيشوا ،خاتم الاوصياء ،آخرى نجات دھندہ اور عالمى قائد ہيں جو سارى دنيا كو ظلم و جور سے پر ہونے كے بعد عدل و انصاف سے بھر ديں گے \_

امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى شہادت

امام زمانہ عجل اللہ فرجہ،نے اپنے والد كى شہادت كے بعد 260ھ ق ميں امامت كى ذمہ دارى سنبھالى \_

امام حسن عسكرى \_كى بيمارى كے زمانہ ميں ان كے بيٹے كى تلاش كى كوشش كو جب معتمد نے بے نتيجہ پايا تو ان كى شہادت كے بعد اس نے ''ابوعيسى متوكل''كو معين كيا كہ وہ امام حسن عسكري عليه‌السلام كے جنازہ پر نماز پڑھائے اس نے بھى بنى ہاشم اور بقيہ حاضرين كو امام عليه‌السلام كا چہرہ دكھايا تا كہ لوگوں كے سامنے ظاہر كرسكے كہ امام عليه‌السلام اپنى طبيعى موت سے دنيا سے رخصت ہوئے ہيں پھر اس نے آپ كے جنازہ پر نماز پڑھائي اور حكم ديا كہ جنازہ اٹھايا جائے \_(14)

البتہ اس سے پہلے امام عليه‌السلام كے گھر ميں بغير كسى ظاہرى دكھاوے كے ايك اور نماز چند خاص افراد كى شركت ميں پڑھى جاچكى تھى اور اس كا واقعہ يہ ہے كہ جعفر ابن على ،جو اس زمانہ تك سياست كے ميدان ميں ظاہر نہيں ہوئے تھے اور جنہوں نے اپنا حقيقى چہرہ ظاہر نہيں كيا تھا ،صرف يہ ديكھ كر كہ امام حسن عسكرى عليه‌السلام كا كوئي شرعى وارث اور جانشين نہيں ہے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے كو امام كى شہادت كے بعد وارث اور جانشين كے عنوان سے نماياں كرنے كے لئے امام عليه‌السلام كے سلسلہ ميں لوگوں كى تعزيت اور اپنى امامت كى مبارك باد قبول كرنے كے لئے گھر كے دروازہ پر كھڑاہوگيا،نماز كے لئے جنازہ تيار ہوتے ہى جعفر آگے بڑھا تا كہ اپنے بھائي كے جنازہ پر نماز پڑھانے تا كہ وہ نئي حيثيت جو ظاہر كى تھى نماز پڑھانے سے اور مستحكم ہوجائے (15)

اتفاقاًايك بچہ گندمى رنگ،بال پريشان،گشادہ دندان مبارك و الاظاہر ہوا اور اس نے جعفر كى عباكھينچى اور كہا:''چچا جان آپ پيچھے كھڑے ہوں ميں اپنے باپ پر نماز پڑھانے كے لئے زيادہ حقدار ہوں \_(16)جعفر بلاچون و چرا پيچھے ہٹ گئے\_ ان كے چہرہ كا رنگ اڑاہواتھاامام عليه‌السلام آگے كھڑے ہوگئے اور آپ نے اپنے اپنے والد ماجد كے جنازہ پر نماز پڑھائي(17)اس طرح

آپ نے اپنے چچا كو رسوا كيا اور ان كے بنائے ہوئے نقشہ كو باطل كرديا \_آپ نے اپنے باپ كے مقام امامت اور جانشينى كے لئے اپنى وراثت اور لياقت كو حاضرين كے سامنے ثابت كيا \_

امام عليه‌السلام عصر اپنے والد كے جنازہ پر نماز پڑھانے اور اپنے حق كو واضح كرنے كے بعد لوگوں كى نظروں سے غائب ہوگئے \_

مسئلہ غيبت:

خلافت بنى عباس كى مشينرى جب اس بات كى طرف متوجہ ہوئي كہ حكومت كى تمام كوشش اور پابندى كے باوجود وارث امام پيدا ہوگيا تو اس نے حضرت كو گرفتار كرنے كے لئے پورا زور لگايا \_ اس غرض سے حكومت كے مامور كردہ افراد امام حسن عسكرى \_كے گھر پر حملہ آور ہوئے ليكن امام \_كو گرفتار كرنے ميں كامياب نہ ہوسكے(18)

يہ كوششيں بتارہى ہيں كہ بارہويں امام كى جان كو جو خطرات لاحق تھے وہ واقعى تھے\_

كيونكہ ضرورى تھا كہ زمين پر امامت اور حجت خدا كے باقى ماندہ سلسلہ كى نگرانى كے لئے كوئي واقعى اقدام كيا جائے \_

امام عصر كى غيبت كے مسئلہ اور اس كى وجوھات كے بارے ميں بہت سى باتيں ہيں \_ ان ميں سے جو مسّلم ہيں وہ يہ ہيں كہ آپ كى غيبت حكمت اور مشيت الہى كى بنياد پرہے اور ہم ان حكمتوں كے تمام اسرار سے واقف نہيں ہيں \_

ليكن ممكن ہے كہ ظاہرى اور محسوس وجوہات ميں سے مندرجہ ذيل نكتہ ايك طرف بنى عباس كى حكومت كى مشينرى كا امام مھدى عليه‌السلام كى تلاش ميں گھر پر حملہ اور چھان بين كرنا اور دوسرى طرف امامت ''عسكريين'' عليہما السلام كے زمانہ ميں لوگوں كى امامت سے روگردانى اور عدم حمايت نے غيبت كيلئے زمين ہموار كردى تھي\_اگر لوگ حكومت الہى كو قبول كرنے كے لئے آمادہ ہوتے اور

اپنے رہبروں اور اماموں كى حمايت كرتے تو كيا تعجب كہ امام عليه‌السلام پردہ غيبت ميں نہ جاتے اور قانون الہى كو جارى كرنے ميں مشغول ہو جاتے جيسا كہ غيبت كے زمانہ كے ختم ہوجانے كے بعد بہت سے لوگ اپنے كو تيار كرليں گے تو پھر امام \_ان كے سامنے ظاہر ہوں گے \_(19)''ان الله لا يغير ما بقوم: حتى يُضيّروا ما بانفسهم''(20)

مرحوم خواجہ نصير الدين طوسى اپنے رسالہ ميں جوانہوں نے امامت كے بارے ميں لكھاہے تحرير فرماتے ہيں :غيبت حضرت مھدى عليه‌السلام كے لئے تو يہ سزاوار ہے كہ وہ خداوند سبحانہ كى طرف سے ہوا ور نہ ہى يہ سزاور ہے كہ امام \_كى طرف سے ہو ، بس اس بات ميں غيبت منحصر ہے كہ مكلفين اور لوگوں كى طرف سے ہو\_اور غيبت كا سبب خوف غالب اور عدم تمكين ہے \_جب غيبت كا سبب زائل ہوجائے گا ظہور ہوگا\_(21)

غيبت صغرى :

بارہويں امام \_كى غيبت كے دومرحلے ہيں : ايك كم مدت كا مرحلہ (غيبت صغرى )اور دوسرا لمبى مدت كا مرحلہ (غيبت كبري)غيبت صغرى زمانہ كے اعتبار سے بھى محدود تھى اور لوگوں سے رابطہ كے اعتبار بھى محدود\_زمانہ كے اعتبار سے ستر(70)سال سے زيادہ يہ غيبت نہيں تھى \_ گيا رہويں امام عليه‌السلام كى شہادت كے بعد 260ھ ق سے 329ھ ق كا زمانہ ہے \_ (22)

غيبت صغرى كے زمانہ ميں لوگوں سے امام عليه‌السلام كا رابطہ بہت محدود تھا يہ رابطہ بالكل منقطع نہيں ہواتھا كچھ لوگ تھے جن كا آپ سے رابطہ تھا \_اور ان كوامام عليه‌السلام كے ''نواب خاص '' كے نام سے جاناجاتا تھا\_شيعوں ميں سے ہر ايك ان''نواب ''كے ذريعہ اپنے مسائل اور مشكلات امام عليه‌السلام تك پہنچاتا تھا اور ان ہى كے ذريعہ اپنا جواب حاصل كرسكتا تھا اور كبھى كبھى ان كو امام عليه‌السلام كى زيارت كا بھى شرف حاصل ہوتا \_

غيبت كبري:

غيبت صغرى كا زمانہ گذر جانے كے بعد غيبت كبرى كا آغاز ہوا جوا بھى تك جارى ہے يہ غيبت دنيا ميں انسانوں كے امتحان كا ذريعہ اور ايمان و عمل كے لئے ميزان قرار پائي\_غيبت كے دونوں زمانوں كے بارے ميں يہ كہا جا سكتا ہے كہ غيبت كبرى كا زمانہ اچانك اور ناگہانى آجاتا تو ممكن ہے كہ افكار كے انحراف كا سبب بن جاتا اور اذہان اس كو قبول كرنے كے لئے آمادہ نہ ہوتے ليكن ''نواب خاص ''كے توسط سے شيعوں كا امام عليه‌السلام سے رابطہ اور ان ميں سے بعض كى ''غيبت صغري''كے زمانہ ميں امام كى بارگاہ ميں شرفيابى نے آپ كى ولادت اور حيات كے مسئلہ كو زيادہ مستحكم اور افكار كو غيبت كبرى كے قبول كرنے كيلئے آمادہ كرديا(23)

غيبت صغرى ميں امام \_كے معجزات:

غيبت صغرى كے زمانہ ميں امام عليه‌السلام كى طرف سے ان كے خاص نائبين كے ذريعہ بہت سے كرامات و معجزات ظاہر ہوئے جو آپ كے شيعوں اور پيروؤں كے ايمان كے استحكام كا سبب بنے يہ معجزات كثرت سے ہيں كہ شيخ طوسى كے بقول ان كو شمار نہيں كيا جا سكتا(24)

بطور نمونہ چند معجزات ملاحظہ ہوں

1\_ ''عيسى ابن نصر'' نقل كرتے ہيں كہ '' على ابن زياد صميرى '' نے امام عليه‌السلام كے لئے خط لكھا اور آپ سے كفن كى درخواست كى ، تو جواب آيا تم كو 80 سال ميں ( 280 ہجرى ميں يا 80 سال كى عمر ميں ) اس كى ضرورت پڑے گي\_ اور انہوں نے اسى سال انتقال فرمايا جس سال كا امام عليه‌السلام نے فرمايا تھا \_ ان كے انتقال سے پہلے امام عليه‌السلام نے ان كے لئے كفن بھيجا (25)2\_ '' محمد بن شاذان'' نقل فرماتے ہيں كہ 480 درہم مال امام عليه‌السلام (خمس) ميرے پاس تھا\_ اس ميں اپنے مال سے بيس درہم ميں نے اور شامل كرديئےور محمد ابن جعفر 26 كے ذريعے امام عليه‌السلام كى

خدمت ميں ارسال كرديئے\_ ليكن بيس درہم كا اضافہ كرنے كے بارے ميں ، ميں نے كچھ نہيں لكھا امام عليه‌السلام كے پاس سے پيسوں كى رسيد ميرے پاس پہنچى اس ميں لكھا تھا\_ پانچ سو درہم جس ميں 20 درہم تمہارے مال سے تھے مجھ تك پہنچ گئے(27)3\_ '' على ابن محمد سمري'' نقل فرماتے ہيں كہ امام كى طرف سے ايك فرمان پہنچا اس ميں آپ نے شيعوں كو كربلا اور كاظمين ميں ائمہ كى قبروں كى زيارت سے منع فرمايا تھا\_ ابھى كچھ دن نہيں گذرے تھے كہ خليفہ كے وزير نے '' باقطاني'' كو بلايا اس سے كہا كہ بنى فرات سے \_ جو وزير كے وابستگان ميں سے تھے سے كہے كہ اہل بَرَس سے ملاقات كريں اور ان سے كہيں كہ وہ لوگ مقابر قريش كى زيارت نہ كريں اس لئے كہ خليفہ نے حكم ديا ہے كہ مامور افراد ہوشيار رہيں اور جو بھى ائمہ عليه‌السلام كى زيارت كے لئے جائے اس كو گرفتار كرليں (28)

امام عصر عليه‌السلام كے نائبين

غيبت صغرى يا كبرى كسى دور ميں بھى امام عليه‌السلام كا لوگوں سے رابطہ بالكل ختم نہيں ہوا تھا بلكہ سفراء اور '' نواب'' كے ذريعہ شيعوں سے آپ كا رابطہ برقرار تھا اور ہے\_

جس طرح غيبت امام عليه‌السلام كے دو حصے ہيں اسى طرح آپ كى نيابت كى بھى دو صورتيں ہيں ، غيبت صغرى ميں نيابت خاصہ اور غيبت كبرى ميں نيابت عامہ\_

نيابت خاصہ يہ ہے كہ امام عليه‌السلام خاص افراد كو اپنا نائب قرار ديتے ہيں اور ان كے نام و علامت كا تعارف كرديتے ہيں \_ اور نيابت عامہ يہ ہے كہ امام عليه‌السلام ايك ايسا كلى ضابطہ ہمارے ہاتھوں ميں دے ديتے ہيں كہ ہم ہر زمانہ ميں ايك يا كئي افراد جن پر ہر جہت سے وہ ضابطہ صادق آتا ہے، نائب امام عليه‌السلام كى حيثيت سے پہنچانے جاتے ہيں \_

الف \_ نائبين خاص

امام عليه‌السلام عصر كے خاص نائبين چار تھے(29)

1\_ عثمان ابن سعيد

ابوعمرو، عثمان ابن سعيد عمري، حضرت مہدى (عج) كے پہلے خاص نائب اور عسكريين عليہما السلام كے مورد وثوق اصحاب ميں سے تھے اور ان دونوں كے وكيل بھى تھے\_ امام ہادى عليه‌السلام اور امام حسن عسكرى عليه‌السلام دونوں ہى كى طرف سے ان كى توثيق و تمجيد ہوچكى ہے\_

احمد ابن اسحاق قمى نقل كرتے ہيں كہ ميں نے امام ہادى عليه‌السلام سے عرض كيا كہ ميں كبھى حاضر رہتا ہوں اور كبھى غائب، جب حاضر رہتا ہوں اس وقت بھى ميں ہميشہ آپ كى خدمت ميں نہيں پہنچ سكتا تو ايسى صورت ميں كس كى بات كو قبول كيا جائے اور كس كے حكم كى اطاعت كى جائے آپ نے فرمايا: '' ابوعمرو'' '' عثمان ابن سعيد'' ثقہ اور امين ہيں يہ جو كچھ بيان فرمائيں گے ميرى طرف سے بيان فرمائيں گے اور جو كچھ تم تك پہنچائيں گے، ميرى طرف سے پہنچائيں گے\_''

احمد ابن اسحاق فرماتے ہيں : ميں امام ہادى عليه‌السلام كى رحلت كے بعد امام حسن عسكرى عليه‌السلام كے پاس گيا اور ميں نے وہى بات كہى ( جو اس سے پہلے عرض كرچكا ہوں ) آپ نے پھر فرمايا:'' ابوعمرو، ميرے اور ميرے والد كے لئے امين ہيں ميرى زندگى ميں اور ميرے مرنے كے بعد قابل اطمينان ہيں \_ يہ جو كہيں گے وہ ميرى طرف سے كہيں گے اور جو پہونچائيں وہ ميرى طرف سے پہنچائيں گے(30)گيارہويں امام عليه‌السلام كى رحلت كے بعد اور مسئلہ غيبت پيش آنے سے پہلے '' عثمان ابن سعيد'' امام مہدى كے طرف سے نيابت كے عہدہ پر فائز ہوئے امام \_اور شيعوں كے درميان رابط بنے(31)

2\_ محمد ابن عثمان

260 ھ ق ميں اپنے انتقال سے پہلے عثمان بن سعيد نے اپنے بيٹے '' محمد '' كو امام عليه‌السلام زمانہ كے حكم سے اپنے جانشين اور نائب امام عليه‌السلام كى حيثيت سے پہچنوايا (32) ابوجعفر محمد ابن عثمان بھى اپنے والد كى طرح امام حسن عسكرى اور امام مہدى عليہما السلام كے لئے مورد اطمينان تھے\_

'' عبداللہ ابن جعفر حميرى '' نقل فرماتے ہيں كہ جب عثمان ابن سعيد كا انتقال ہوگيا تو امام عليه‌السلام كا خط آيا جس ميں ابوجعفر '' محمد ابن عثمان'' اپنے والد كى جگہ امام كے نائب مقرر كئے گئے تھے(33) محمد ابن عثمان نے اپنى وفات سے پہلے اپنى موت كى خبر دى 34اور بزرگان شيعہ كے ايك گروہ كى موجودگى ميں انہوں نے حسين ابن روح نوبختى كو امام كے امور كے لئے اپنے جانشين كے عنوان سے تعارف كرايا اور كہا :'' وہ ميرے قائم مقام ہيں تم ان كى طرف رجوع كرو'' \_

محمد ابن عثمان 305 ھ ق ميں انتقال فرما گئے 35 اور ان كى نيابت كى مدت 45 سال رہي\_

3\_ حسين ابن روح

امام كے تيسرے سفير '' ابوالقاسم حسين ابن روح نوبختى '' تھے جو كہ بزرگى اور مخصوص عظمت كے حامل تھے نيز عقل و بينش و تقوى و فضيلت ميں مشہور تھے\_

يہ محمد ابن عثمان كے مورد اعتماد اور ان كى جانب سے كچھ امور كے ذمہ دار تھے(36) '' محمد ابن عثمان'' كے لئے قابل اطمينان افراد ميں سے ايك جعفر ابن احمد قمى '' تھے جو دوسروں سے زيادہ محمد سے متعلق رہے\_ اتنے قريب تھے كہ كچھ لوگوں نے يہ سمجھ ركھا تھا كہ '' محمد ابن عثمان '' كے بعد انہيں كو نائب بنايا جائے گا(37) جب '' محمد ابن عثمان'' كے انتقال كا وقت قريب پہونچا تو ان كے سرہانے '' جعفر ابن احمد''

اور پائنتى '' حسين ابن روح'' بيٹھے ہوئے تھے محمد ابن عثمان نے جعفر ابن احمد كى طرف رخ كيا اور كہا كہ '' مجھے اس بات كا حكم ديا گيا ہے كہ تمام امور كو ابوالقاسم حسين ابن روح كے حوالہ كردوں \_

'' جعفر ابن احمد'' اپنى جگہ سے اٹھے انہوں نے حسين ابن روح كے ہاتھوں كو پكڑ كر محمد كے سرہانے بٹھايا اور خود پائنتى بيٹھ گئے(38) حسين ابن روح نے تقريباً 21 سال نيابت كے منصب كى ذمہ دارى بنھائي اور اپنى وفات سے پہلے انہوں نے امام عليه‌السلام كے حكم سے نيابت كے امور كو '' على ابن محمد سمري'' كے حوالہ كرديا اور 326 ھ ق ميں انتقال فرماگئے(39)

4\_ على ابن محمد سمري

امام زمانہ كے چوتھے اور آخرى سفير ابوالحسن على ابن محمد سمرى بزرگ اور جليل القدر تھے كہ صاحب '' تنقيح المقال'' كے قول كے مطابق محتاج توصيف نہيں \_''40

انہوں نے بزرگوں كى ايك جماعت سے فرمايا:'' خدا تم كو على ابن بابويہ قمى '' كى مصيبت پر اجر عنايت فرمائے، ان كا انتقال ہو چكا ہے\_

ان لوگوں نے اس وقت دن اور مہينہ ياد ركھا اور 17 يا 18 روز بعد خبر پہنچى كہ اسى وقت على ابن بابويہ'' كا انتقال ہوا تھا(41) '' على ابن محمد'' 329 ھ ق ميں انتقال فرماگئے ان كى وفات سے پہلے شيعوں كا ايك گروہ ان كے پاس آيا اور ان كے جانشين كے بارے ميں سوال كيا، آپ نے فرمايا: مجھے اس كے متعلق كوئي وصيت نہيں كى گئي ہے\_42 اس كے بعد انہوں نے اس توقيع مبارك كے بارے ميں بتايا جو امام عليه‌السلام كى طرف سے صادر ہوئي تھي\_ اس كا مضمون كچھ اس طرح تھا\_

'' بسم اللہ الرحمن الرحيم \_ اے على ابن محمد سمرى خداتمہارے غم ميں تمہارے بھائيوں كو جزائے

عظيم عطا كرے، تم چھ روز كے بعد مرجاؤگے لہذا اپنے امور سے جلد فارغ ہونے كى كوشش كرو اور كسى كےابارے ميں وصيت نہ كرنا كہ تمہارے بعد وہ تمہارا جانشين ہو، اب غيبت كبرى كا زمانہ آگيا ہے اور اس وقت تك ظہور نہيں ہوگا جب تك خداوند متعال اجازت نہ دے ...''

چھٹے دن جناب سمرى اس دنيا سے رخصت ہوگئے(43)

ب\_ عام نائبين

امام عليه‌السلام كے آخرى سفير '' على ابن محمد سمري'' كے انتقال كے بعد غيبت كبرى كا زمانہ شروع ہوا ہرچند كہ امام مہدي(عج) كى طرف سے كوئي خاص نائب معين نہيں تھا\_ ليكن آپ كى اور بقيہ ائمہ كى طرف سے ضوابط اور معيار كا ايك سلسلہ موجود ہے تا كہ لوگ اس معيار سے آگاہى حاصل كركے ہرزمانہ ميں اس فرد سے رجوع كركے اپنے مسائل كے جوابات معلوم كريں جس كے اندر شرطيں پائي جاتى ہوں اس لئے كہ ان كى نظر مہارت اور روايات كى بنا پر حجت ہے\_

مرحوم شيخ طوسى و صدوق و طبرى نے اسحاق ابن يعقوب سے نقل كيا ہے كہ حضرت مہدي\_نے ( غيبت كے زمانہ ميں شيعوں كے فرائض كے بارے ميں ) فرمايا ;

'' اما الحوادث الواقعه فارجعوا فيها الى رواة حديثنا فانّهم حجتى عليكم و انا حجة الله عليهم'' (44)

آنيوالے حوادث و واقعات ميں ہمارى حديثيں بيان كرنے والوں كى طرف رجوع كرو \_ اس لئے كہ وہ لوگ تمہارے اوپر ہمارى حجت اور ہم ان كے اوپر خدا كى حجت ہيں \_

نيز امام حسن عسكرى عليه‌السلام ، امام جعفر صادق عليه‌السلام سے ايك روايت كے ضمن ميں بيان فرماتے ہيں :

'' اما من كان من الفقهاء صائنا لنفسه حافظاً لدينه مخالفاً لهواه مطيعاً لامر مولاه فللعوام ان يقلّدوه ...''(45)

'' فقہاء ميں سے جو اپنے نفس كو بچانيوالا اپنے دين كا نگہبان اپنے ہوا و ہوس كا مخالف اپنے مولا ( ائمہ ) كے فرمان كا مطيع ہو تو لوگوں پر لازم ہے كہ اس كى تقليد كريں \_''

اس طرح اسلامى معاشرہ كى رہبرى اور مسلمانوں كے امور كا حل اور ان كا فيصلہ '' غيبت كبرى '' كے زمانہ ميں '' ولى فقيہ'' كے ہاتھوں ميں آيا\_ ولى فقيہ امام زمانہ كى نيابت ميں '' ولايت شرعيہ'' كا مالك ہے\_ اسلامى معاشرہ كى مشروعيت اور حكومت ذمے قانون كا لازم الاجراء ہونا اس كى تائيد او ر نفاذ سے متعلق ہے اس كے حكم كى مخالفت امام عليه‌السلام كے حكم كو رد كرنا ہے اور امام \_ كے حكم كو رد كرنا خدا اور حكم خدا كو رد كرنا ہے(46)

ديدار مہدى \_

غيبت صغرى كے زمانہ ميں ان چار مخصوص نائبين كے علاوہ جو امام كى خدمت ميں پہنچتے رہتے تھے كچھ دوسرے افراد بھى تھے جو ان چاروں كے توسط سے آپ كى خدمت ميں زيارت كا شرف پاتے تھے\_

شيعہ بزرگ علماء نے اپنى كتابوں ميں ان لوگوں ميں سے بہت سے افراد كا نام بيان فرمايا ہے جنہوں نے غيبت صغرى كے زمانہ ميں امام عليه‌السلام كو ديكھا اور ان كے معجزات كو درك كيا ہے\_ علماء نے ان ملاقات كرنے والوں ميں سے ہر ايك كے واقعہ اور قضيہ كو مختلف اسناد كے ساتھ ذكر كيا ہے\_

اسى طرح ان بزرگوں ميں سے بعض افراد نے ان لوگوں كى داستان كو اپنى كتابوں ميں بيان كيا ہے جو '' غيبت كبرى '' كے زمانہ ميں آپ كى خدمت ميں پہنچے يا آپ كى كرامات و معجزات كو \_ بيدارى يا خواب كے عالم ميں \_ مشاہدہ كيا ہے ليكن چونكہ اس وقت اختصار مد نظر ہے اس لئے ان كے ذكر سے چشم پوشى كى جاتى ہے(47)

سوالات:

1\_ بارہويں امام عليه‌السلام كس تاريخ كو اور كہاں پيدا ہوئے؟

2\_ امام عليه‌السلام عصر كى ولادت كو كيوں چھپايا گيا؟

3\_ خواص سے امام حسن عسكرى عليه‌السلام كا اپنے بيٹے كى ولادت كو بتانے كا مقصد كيا تھا؟ ان ميں سے ايك نمونہ بيان كيجئے\_

4\_ غيبت صغرى و كبرى كى مدت، دونوں غيبتوں كے درميان تفاوت اور رابطہ كو بيان فرمايئے

5\_ غيبت صغرى كے زمانہ كا امام عليه‌السلام عصر كا ايك معجزہ بيان فرمايئے

6\_ غيبت صغرى كے زمانہ كے امام عليه‌السلام كے نائبين كا نام اور ان كى مدت نيابت بيان فرمايئے

7\_ غيبت كبرى كے زمانہ ميں امام عليه‌السلام عصر كى نيابت كے مسئلہ كى نوعيت بتايئےور توضيح ديجئے\_

حوالہ جات

1 كافى جلد 1/431'ارشاد مفيد/346'كمال الدين صدوق جلد2/430'بحار جلد1 باب 3ص 31'منتخب الاثر/320'الفصول المہمة/292'اعلام الوري/293'غيبت شيخ/258'اعيان الشيعہ جلد2/44

2 منتخب الاثر 183\_182'كافى جلد 1/268

3 آپ كا نام سوسن 'صيقل اور ريحانہ بھى بتا يا گيا ہے \_بحار جلد 51/5\_15كمال الدين 2/32

4 ''انت سيدتى و سيدة اھلى ''بحار جلد 51/2''بل اخذمك على بصري''بحار جلد 51/12\_منتخب الاثر /325'كمال الدين صدوق /424/427'اعيان الشيعہ جلد 2/46\_

5 بحار جلد 51/10\_8غيبت شيخ طوسى /128\_124\_كمال الدين صدوق جلد 2/423\_ 417\_ دلائل الامامہ طبرى /267/262\_

6 ''اللهم انجزلى وعدى واتمم لى امرى و ثبت وطئتى و املا الارض بى عدلا و قسطاً''بحار جلد 51/14\_12\_26\_25،كمال الدين صدوق جلد 2/247\_438\_

7 ان احاديث سے واقفيت كے لئے منتخب الاثر فصل دوم باب 25\_34ملاحظہ ہو\_

8 امام حسن عسكرى عليه‌السلام نے ايك حديث كے ضمن ميں اہل بيت سے بنى اميہ و بنى عباس كى مخالفت كى ايك وجہ اس مسئلہ كو قرار ديا ہے \_

9 ''يا احمد ابن اسحاق لو لا كرامتك على الله و على حججه ما عرضت عليك ابنى هذا انّه سمّى رسول الله و كنّيه الذى يملا الارض قسطا و عدلا كما ملئت ظلماًو جوراً''\_بحار جلد 52/24\_23\_كمال الدين صدوق جلد 2/384،كشف الغمہ مطبوعہ تبريزجلد2/526\_

10 بحار جلد 52/26\_25كمال الدين جلد 2/435،منتخب الاثر 355،كشف الغمہ جلد 3/527

11 منتخب الاثر /344\_343،كمال الدين صدوق جلد 2/434\_433\_

12 خصوصيات حضرت مھدى كے بارے ميں زيادہ معلومات كے لئے ملاحظہ ہو منتخب الاثر از باب چہارم تا باب 25، اعيان الشيعہ جلد 2/44،غيبت نعمانى باب 13/312كشف الغمہ جلد 3/464\_370\_

13 ''يسيل شعرہ على منكبيہ ''اعيان الشيعہ جلد 2/44،منتخب الاثر /185،كشف الغمہ مطبوعہ تبريزجلد2/464\_

14 ارشاد مفيد /340كمال الدين صدوق جلد1/43،بحار الانوارجلد 50/328\_

15 يہ جعفر وہى ہيں جو بعد ميں جعفر كذاب كے نام سے مشہور ہوئے\_

16 ''تاخر يا عم فا نا احق بالصلوة على ابي''

17 بحار جلد 50/332\_333\_

18 كمال الدين مرحوم صدوق جلد 1/ 43 مطبوعہ جامعہ مدرسين\_

19 بہ ياد دلادينا ضرورى ہے كہ اس كا مطلب يہ نہيں ہے كہ تمام لوگ اس گناہ ميں آلودہ ہيں بلكہ اس سے مراد نصاب كى وہ حدہے جو امام عليه‌السلام كے ظہور كے لئے ضرورى ہے \_ ورنہ بہت سے نيك افراد ہميشہ ظہور كے لئے آمادہ رہے ہيں اور آج بھى آمادہ ہيں \_

20 سورہ رعد /11\_

21 ''اما سبب غيبته فلا يجوز ان يكون من الله سبحانه و لا منه كما عرفت فيكون من المكلفين و هو الخوف الغالب الغالب و عدم التمكين و الظهور يجب عند زوال السبب'' رسالہ امامت فصل سوم ص 25 منقول از نويد امن و امان 190 چونكہ غيبت ولى عصر كے اسرار و علل كى بحث عقيدہ كى بحث ہے اس لئے اس كے اسرار و علل كى تحقيق اس رسالہ كى ذمہ دارى سے الگ ہے يہاں جس كى طرف اشارہ ہوا ہے، وہ اس عہد كے سياسى اور تاريخى حالات تھے\_

22 شيخ مفيد اپنى كتاب ارشاد ص 346 پرغيبت صغرى كے آغاز كو ولادت كے موقع سے شمار كرتے ہوئے فرماتے ہيں كہ '' غيبت صغرى ولادت مہدى عليه‌السلام كے زمانہ سے سفارت كے زمانہ كے اختتام اور آخرى سفير كى رحلت تك ہے اس حساب سے غيبت صغرى كا زمانہ 75 سال ہوتاہے \_

23 بلكہ كہا جاسكتاہے كہ غيبت كبرى كيلئے لوگوں كو آمادہ كرنے كا كام امام ہادى عليه‌السلام بلكہ امام جواد عليه‌السلام كے زمانہ سے شروع ہوچكا تھا اور وہ لوگ زيادہ تر خط و كتابت كے ذريعہ شيعوں سے رابطہ ركھتے تھے اور ان كا ارتباط غيبت صغرى كے زمانہ كے ارتباط كے مشابہ تھا تا كہ لوگ غيبت كبرى كيلئے ضرورى آمادگى پيدا كرليں \_

24 غيبت شيخ / 170\_

25 بحار جلد 51/ 312، ارشاد مفيد /356، غيبت شيخ /172، منتخب الاثر /390 كشف الغمہ مطبوعة تبريز جلد 2/456

26 شيخ نے اپنى رجال ميں ايك باب كے عنوان ميں ان كا نام ليا ہے'' رجال طوسى باب لم يروعن الائمہ /496 / مجمع الرجال جلد 5/177\_

27 بحار جلد 51/325، ارشاد مفيد /356\_355 دلائل الائمہ طبرى /286، منتخب الاثر /382\_ غيبت شيخ /258، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 2/456\_

28 وزير كا نام ابوالفتح فضل بن جعفر فرات تھا اور وہ بنى عباس كے وزراء ميں سے تھا\_ ''برس'' حلہ اور كوفہ كے درميان ايك قريہ ہے، مقابر قريش سے مراد '' كاظمين'' ہے بحار جلد51/312 غيبت شيخ /172، ارشاد مفيد /356، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 2/456\_

29 البتہ ان چار افراد كے علاوہ دوسرے وكلاء بھى مختلف شہروں ميں تھے جو ان ہى چار افراد كے ذريعہ لوگوں كے مسائل كو امام كى خدمت ميں پہنچاتے تھے اور مرحوم سيد محسن امين كے اقوال كے مطابق ان چار افراد كى سفارت عام اور مطلق تھى ليكن دوسرے افراد بھى جيسے محمد ابن جعفر اسدي، احمد ابن اسحاق اشعري، ابراہيم ابن محمد ہمداني، احمد ابن حمزہ بن اليسع كو خاص موارد ميں نيابت حاصل تھي\_ اعيان الشيعہ جلد 2/48\_

30 بحار جلد 51/344، غيبت شيخ /215، اعيان الشيعہ ج 2/47 ، منتخب الاثر /393، الكنى و الالقاب جلد3/267\_266، رسائل شيخ انصارى مطبوعہ جامعہ مدرسين /139\_

31 بحار جلد 51/346\_

32 بحار جلد 51/349، غيبت شيخ /220، 218\_اعيان الشيعہ جلد 2/47\_

33 بحار جلد 51/349، غيبت شيخ /220، 218، اعيان الشيعہ جلد 2/47\_

34 بحار جلد 51/352، الكنى و الالقاب جلد 3/268، غيبت شيخ /222، اعيان الشيعہ جلد 2/47\_

35 بحار جلد 51/352، غيبت شيخ /223، اعيان الشيعہ جلد 2/47، الكنى و الالقاب جلد 3/268\_

36 اعيان الشيعہ جلد 2/48، غيبت شيخ /227\_

37 بحار ج 51/354\_ 353، غيبت شيخ /226، اعيان الشيعہ ج 2/48\_47\_

38 بحار جلد 51/354\_ 353، غيبت شيخ /226، اعيان الشيعہ ج 2/48\_47 ، اس سلوك سے پتہ چلتا ہے كہ يہ لوگ معرفت، ايمان اور تسليم و رضا ميں ايسے كامل تھے كہ ہميشہ اور تمام امور ميں اپنے امام كے سامنے سر تسليم خم كرديتے تھے\_

39 بحار ج 51/358، اعيان الشيعہ ج 2 ص 48\_

40 تنقيح المقال جلد 2/305، ''ثقتہ و جلالتہ اشہر من ان يذكر و اظہر من ان يحرّر''\_

41 بحار جلد 51/361، جلد 52/151، غيبت شيخ /243، الكنى و الالقاب جلد 3/266، اعيان الشيعہ جلد 2/48،

منتخب الاثر /399، تنقيح المقال جلد 2/305\_

42 بحار جلد 51/360، منتخب الاثر /400\_

43 اعيان الشيعہ جلد 2/47، بحار جلد 51/361، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 2/530، منتخب الاثر /99، تنقيح المقال جلد 2/305\_

44 كمال الدين جلد 2/484، غيبت شيخ /177، احتجاج طبرسى جلد 2/470، مطبوعہ بيروت ،وسائل الشيعہ جلد 18/101، كتاب البيع للامام الخمينى جلد 2/474، كشف الغمہ مطبوعہ تبريز جلد 2/531، بحار جلد 53/181، رسائل شيخ انصارى مطبوعہ جامعہ مدرسين/139\_

45 احتجاج طبرسى بيروت جلد 2/458، وسائل الشيعہ جلد 18/195، سفينة البحار جلد 2/381، رسائل شيخ انصارى مطبوعہ جامعہ مدرسين /141\_

46 مقبولہ عمر ابن حنظلہ كے ذيل ميں امام جعفر صادق \_فرماتے ہيں كہ : ''فاذا حكم بحكمنا فلم يقبل منه فانما استخف بحكم الله و علينا ردّ و الراد علينا الرّاد على الله و هو على حد الشرك بالله'' وسائل جلد 18/99، كافى جلد 1/54، كتاب فضل العلم باب اختلاف الحديث حديث 10 ، تہذيب جلد 6/218 و 301 ، كتاب لبيع للامام الخمينى جلد 2/476، فروع كافى جلد 7/42 حديث 5 باب كراھية ''الارتفاع الى قضاة الجور''\_

47 تفصيلى معلومات كے لئے ملاحظہ ہو، اعلام الورى /425، النجم الثاقب /211\_209، بحار جلد 51 باب اول، جلد 52، باب 18،19،23 و جلد 53/200 \_ 335\_ منتخب الاثر فصل چہارم باب اول و فصل پنجم باب دوم و كتاب تبصرة الولى فيمن را ى القائم المہدى تاليف علامہ سيد ہاشم بحراني، كشف الغمہ جلد 2/533، دلائل الامامہ طبري/306\_295\_

سولہواں سبق :

مہدى عليه‌السلام موعود كا عقيدہ -دوسرا حصہ;

آخرى زمانہ ميں ايك مصلح الہى كا ظہور، پرانے زمانہ سے لوگوں كا بنيادى عقيدہ رہا ہے\_ نہ صرف شيعہ بلكہ اہل تسنّن يہاں تك كہ دوسرے اديان كے ماننے والے '' جيسے يہود و نصارى '' زردشتى اور ہندو بھى ايك بڑے الہى مصلح كے ظہور كا عتقاد ركھتے ہيں اور اس كے انتظار ميں ہيں \_

وہ بشارتيں اور پيشين گوئياں جو حضرت مہدى عليه‌السلام اور ان كے ظہور كے بارے ميں مقدس كتابوں اور اسلاف كے دوسرے آثار ميں ہيں اسى طرح اسلامى ماخذ ميں موجود ہيں اور وہ بہت زيادہ ہيں \_

اس مقام پر ان بشارتوں ميں سے ہم چند بشارتوں كا ذكر كر رہے ہيں \_

الف\_ تمام اديان كى نظر ميں

زردشتيوں كى كتابوں ميں آخرى زمانہ اور ظہور مہدى عليه‌السلام موعود كے بارے ميں بہت سى باتيں مذكور ہيں \_

منجملہ ان كے كتاب '' جاماسب '' (2)ميں مرقوم ہے كہ زمين عرب اور خاندان ہاشم سے ايك شخص بڑے جسم اور بڑى پنڈلى والا نكلے گا وہ اپنے جد كے دين پر ہوگا، بہت زيادہ لشكر كے ساتھ وہ ايران كى طرف رخ كرے گا اور اس كو آباد كرے گا\_ اور زمين كو انصاف سے بھر دے گا اور اس كى عدالت كى بناء پر بھيڑيا، بھيڑ كے ساتھ پانى پيے گا''(3)

ہندؤں نے بھى اپنى كتاب مقدس ويد ميں لكھا ہے كہ '' دنيا كى خرابى كے بعد آخرى زمانہ ميں

ايك بادشاہ پيدا ہوگا جو خلائق كا پيشوا ہوگا\_ اس كا نام '' منصور '' ہوگا\_(4) وہ سارى دنيا كو اپنے قبضہ ميں كركے اپنے دين پر لے آئے گا\_ اور مومن و كافر ميں سے ہر ايك كو پہچانتا ہوگا، وہ جو كچھ خدا سے مانگے گا وہ اس كو ملے گا\_

'' توريت''(5) سفر پيدائشے ميں نسل اسماعيل سے پيدا ہونے والے بارہويں امام كے بارے ميں گفتگو موجود ہے'' ... اور خاص كر اسماعيل كے بارے ميں ، ميں نے تيرى دعا قبول كى اب اس كو بركت ديكر بار آور كرونگا اور اس كو بہت زيادہ كردونگا اور اسى سے بارہ سردار پيدا ہوں گے اور ايك عظيم امت اس سے پيدا كروں گا\_(6)

'' داؤد'' كى زبور ميں بھى لكھا ہے كہ ... اور صالحين كى خدا تائيد كرتا ہے ... صالحين وارث زمين ہوں گے اور اس ميں ابد تك سكونت اختيار كريں گے\_(7)

عيسائيوں كى كتاب مقدس ميں موعود آخر الزمان كے بارے ميں زيادہ واضح بشارتيں موجود ہيں \_ منجملہ ان كے ... پھر تم انسان كے بيٹے كو ديكھو گے كہ جو عظيم قوت اور جلالت كے ساتھ بادلوں پر آرہا ہوگا اس وقت فرشتے چاروں طرف سے زمين كى انتہا اور آسمان كے آخرى سرے سے اپنے كو جمع كريں گے ليكن باپ ( خدا) كے علاوہ اس دن كى كسى كو خبر نہيں ہے\_ نہ فرشتوں كو آسمان ميں اور نہ بيٹے كو لہذا ہوشيار اور بيدار ہو كر دعا كرو اس لئے كہ تم كو نہيں معلوم كہ وقت كيسا آنے والا ہے ... اور كس وقت گھر والا آئے گا\_(8)

ب\_ اسلامى مآخذ و مصادرميں

مہدى عليه‌السلام موعود كا عقيدہ اسلام كا ايك بنيادى اور اس كى حيات كا مسئلہ شمار كيا جاتا ہے\_

اسلامى مذاہب ميں سے كسى خاص مذہب \_ حتى كہ فقط شيعہ مذہب \_ ميں ہى نہيں بلكہ مسلمانوں كے تمام فرقوں نے مستند اور معتبر مدارك اور روايتوں سے اس كو نقل كيا ہے\_ اس سلسلہ ميں ايك دو روايت نہيں بلكہ بہت سے اقوال اور متواتر روايتيں موجود ہيں (9)

استاد على محمد على دخيّل نے اپنى كتاب ميں اہل سنت كے بزرگ علماء كى 206 كتابوں كا نام لكھا ہے جن ميں سے 30 افراد نے حضرت مہدي عليه‌السلام كے بارے ميں مستقل كتاب لكھى ہے اور 32 افراد نے اپنى كتاب كى ايك فصل كو حضرت مہدى عليه‌السلام كے بارے ميں پائي جانے والى روايات اور ان كى شرح احوال كيلئے مخصوص كيا ہے اور بقيہ افرد نے مختلف مناسبت سے امام عصر( عج) سے مربوط احاديث كو نقل كيا ہے اور آپ كے خصائص كے بارے ميں گفتگو كى ہے(10) شيعہ مذہب ميں بھى پيغمبر اكرم اور ائمہ معصومين \_سے بہت سى حديثيں مرقوم ہيں جن ميں بارہا حضرت مہدى عليه‌السلام ان كى غيبت ، ظہور اور قيام سے متعلق گفتگو ہوئي ہے\_

شيعوں سے امام زمانہ عليه‌السلام كے سلسلے ميں جو روايتيں نقل ہوئي ہيں وہ اس قدر زيادہ ہيں كہ مسائل اسلامى كے كم موضوعات اس پايہ كو پہنچيں گے اور شيعہ علماء ميں سے بہت ہى كم لوگ ايسے مليں گے جنھوں نے آپ كے بارے ميں كتاب نہ لكھى ہويا كوئي بات نہ كہى ہو\_

كتاب '' امام مہدى عليه‌السلام '' كے مؤلف تحرير فرماتے ہيں : حضرت مہدى \_كے بارے ميں جو روايتيں شيعہ اور سنى طريقوں سے پہنچى ہيں وہ چھ ہزار سے زيادہ ہيں (11) ان اخبار كى كثرت اور شہرت كى بنا پر آپ كى ولادت سے پہلے ہى كچھ لوگوں نے مہدويت كا جھوٹا دعوى كيا ہے يا ان كى طرف ايسے دعوے كى نسبت دى گئي ہے نمونہ كے طور پر ملاحظہ ہو امام زمانہ عليه‌السلام كى ولادت سے دو سو سال پہلے 12 '' كيسانيہ فرقہ'' محمد حنفيہ كو مہدى منتظر تصور كرتا تھا اور اس بات كا مقصد يہ تھا كہ وہ نظروں سے پنہان ہوگئے ہيں اور ايك دن ظہور كريں گے \_ وہ لوگ اپنے دعوے كى دليل ميں ان روايتوں سے تمسك كرتے تھے جو غيبت قائم كے بارے ميں منقول ہيں (13) منصور ، خليفہ عباسى نے اپنے بيٹے كا نام '' مہدي'' ركھا تا كہ لوگوں كے انتظار سے فائدہ حاصل كرے(14) اسى شہرت كى بنا پر بہت سے شيعہ اور سنى علماء نے غيبت كے زمانہ سے پہلے حتى كہ امام

عصر\_كى پيدائشے سے پہلے ان بزرگوار كے بارے ميں كتاب لكھى ہے علماء اہل سنت ميں سے '' عباد ابن يعقوب رواجني'' متوفى 250 ھ ق اور مؤلف كتاب '' اخبار المہدي'' كا نام ليا جاسكتا ہے(15) كتاب مسند احمد، مولفہ احمد ابن حنبل شيساني، متوفى 241 ھ اور صحيح بخارى مؤلفہ محمد اسماعيل بخارى متوفى 256ھ اہل سنت كى ان معتبر كتابوں ميں سے ہيں جو امام عليه‌السلام زمانہ كى ولادت سے پہلے لكھى گئي ہيں اور ان لوگوں نے آپ سے متعلق احاديث كو نقل كيا ہے(16) كتاب '' مشيخہ '' تاليف '' حسن ابن محبوب'' بھى منجملہ مؤلفات شيعہ ميں سے ہے جو امام زمانہ عليه‌السلام كى غيبت كبرى سے ايك صدى سے زيادہ پہلے لكھى گئي ہے\_ اس ميں امام عليه‌السلام سے متعلق اخبار درج ہيں (17) اسى شہرت اور كثرت روايات كى بنا پر مسلمان صدر اسلام ہى سے قيام مہدى موعود( عج) سے آشنا تھے، خاص كر شيعہ اس حقيقت پر راسخ اعتقاد ركھتے تھے اور مناسب موقع پر اسكو مختلف انداز سے بيان كرتے تھے\_

'' كميت'' شيعہ اور انقلابى شاعر متوفى 126 ھ نے امام محمد باقر عليه‌السلام كى خدمت ميں امام موعود(عج) كے بارے ميں شعر پڑھا اور آپ كے قيام كے زمانہ كے بارے ميں سوال كيا(18) '' اسماعيل حميري'' اہل بيت عليه‌السلام كا چاہنے والا ايك شاعر متوفى 173 ھ ق نے امام جعفر صادق عليه‌السلام كے حضور ميں ايك طولانى قصيدہ پڑھا اس كے بعض اشعار كا موضوع اس طرح ہے كہ '' ميں پروردگار كو گواہ قرار ديتا ہوں كہ آپ (امام جعفر صادق عليه‌السلام ) كا قول مطيع اور گناہگار سب پر حجت ہے ولى امر اور قائم كہ ميرا دل جس كا مشتاق ہے وہ يقيناً غائب ہوگا\_

درود و سلام ہو ايسے غائب پر يہ كچھ دنوں تك پردہ غيبت ميں رہے گا پھر ظہور كرے گا اور دنيا كے مشرق و مغرب كو عدل و انصاف سے پر كردے گا(19) ايك زبردست انقلابى شاعر دعبل خزاعى ، متوفى 246 ھ ق نے ايك قصيدہ كے ضمن ميں

جسے امام رضاء كى خدمت ميں پڑھا تھا، كہا: اگر وہ چيز نہ ہوتى جس كے واقع ہونے كى اميد آج يا كل ہے تو ميرا دل ان پر ( ائمہ\_پر ) حسرت و اندوہ كى وجہ سے پارہ پارہ ہوجاتا ( اور وہ اميد ) ايك امام عليه‌السلام كے قيام كى ہے جو بلا ترديد نام خدا اور بركات الہى كے ساتھ قيام كرے گا اور ہمارے درميان حق و باطل كو جدا كردے گا\_ اور اجر و سزا دے گا(20)

احاديث كے نمونے

امام عليه‌السلام زمانہ كے بارے ميں اہل سنت اور شيعوں كے طريق سے وارد ہونے والى روايات كے مضامين سے آشنا ہونے كے لئے نمونہ كے طور پر چند احاديث كا ذكر كيا جا رہا ہے\_

1\_ پيغمبر اسلام صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے فرمايا: اگر دنيا كى عمر كا ايك ہى دن بچے گا تو بھى خدا ہم ميں سے ايك شخص كو بھيجے گا جو دنيا كو عدل و انصاف سے اسى طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھرى ہوگي21\_

2\_ ام سلمہ نقل فرماتى ہيں كہ رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم مہدى عليه‌السلام كو ياد كرتے تھے اور فرماتے تھے كہ ہاں وہ حق ہے وہ بنى فاطمہ عليه‌السلام ميں سے ہوگا(22) 3\_ اما م رضا \_نے فرمايا: خلف صالح، فرزند حسن ابن على ، صاحب الزمان اور وہى مہدى موعود (عج) ہے(23) 4\_ رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم خدا نے فرمايا: قائم (عج) ميرى اولاد ميں سے ہيں ان كا نام ميرا نام ہے ان كى كنيت ميرى كنيت ہے، ان كے شمائل ميرے شمائل ہيں ان كى رفتار ميرى رفتار ہے وہ لوگوں كو ميرى شريعت اور دين پر قائم كريں گے اور كتاب خدا كى طرف دعوت ديں گے جس نے ان كى اطاعت كى اس نے ميرى اطاعت كى جس نے ان كى مخالفت كى اس نے ميرى مخالفت كى اور جس نے ان كا انكار كيا اس نے ميرا انكار كيا(24) 5\_ اصبغ بن نباتہ فرماتے ہيں : ميں اميرالمؤمنين كى خدمت ميں پہنچا، ديكھا كہ آپ فكر ميں ڈوبے ہوئے ہيں اور زمين كو كھود رہے ہيں ، ميں نے عرض كيا كہ ميں آپ كو متفكر ديكھ رہا ہوں كيا آپ كو زمين سے كوئي رغبت ہے؟ نہيں خدا كى قسم مجھكو دنيا اور زمين سے كوئي رغبت نہيں ہے ليكن ميں ايك مولود كے بارے ميں سوچ رہا ہوں جو ميرى نسل سے ہے اور ميرے فرزندوں ميں سے گيارہواں فرزند ہوگا وہ مہدى عليه‌السلام ہے وہى جو زمين كو عدل و داد سے پر كردے گا جس طرح وہ ظلم و جو ر سے بھرى ہوگى اس كے لئے غيبت اور حيرت ہے ايك گروہ اس كے بارے ميں گمراہ ہوجائے گا اور ايك گروہ ہدايت پائے گا(25) 6\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے فرمايا: قائم كے لئے دو غيبتيں ہيں ايك كم مدت كى اور دوسرى زيادہ مدت كى ،غيبت اول ميں خواص شيعہ كے علاوہ كوئي اور ان كى قيام گاہ كو نہيں جان سكے گا اور دوسرى غيبت ميں سوائے ان كے خاص دوستوں كے كوئي ان كى جگہ كى معلومات نہيں ركھتا ہوگا(26)

انتظار فرج

اميد و انتظار اور اس كے مختلف آثار انسان كى فردى اور اجتماعى زندگى ميں ناقابل انكار ہيں كوئي بھى انسان اپنى فطرت كے تقاضے كے مطابق اميد اور انتظار سے خالى اور بے نياز نہيں ہے اس لئے كہ انحراف سے دورى مشكلات كے مقابلہ ميں مقاومت پيدا كرنے اور كمالى كى طرف بڑھنے كيلئے اميد اور انتظار سے بہتر اور كوئي كارساز وسيلہ نہيں ہے\_

تمام آسمانى اديان حتى وہ مكاتب فكر جو دست بشر كے ساختہ اور پرداختہ ہيں وہ بھى اس بات كى ضرورت پر اتفاق نظر ركھتے ہيں ہرچند كہ انتظار كى مدت ،كيفيت اور اس كے مورد ميں باہم اختلاف نظر ركھتے ہيں \_

تمام اديان و مكاتب اسلام ميں خصوصاً مكتب تشيع ميں مسئلہ انتظار اور اميد كو خاص اہميت دى

گئي ہے\_ اور اس كى خاص كيفيت كى عكاسى كى گئي ہے جوانتظار اور ظہور حضرت مہدى \_كے موضوع ميں درخشاں ہيں (27) انتظار فرج مہدى عليه‌السلام اور حق كى باطل پر آخرى كاميابى كى فكر تاريخ ميں ستمگروں اور ظالموں كے مقابل شيعوں كى مقاومت كا راز اور ان كے رشد كا فلسفہ رہا ہے\_ امام موسى كاظم عليه‌السلام ايك روايت ميں على ابن يقطين سے فرماتے ہيں : دو صديوں سے شيعہ اميد و آرزو كے سايہ ميں رشد اور پرورش پا رہے ہيں (28) اس لفظ پر توجہ دينے سے پتہ چلتا ہے كہ '' مسئلہ انتظار فرج'' اسلام ميں امام زمانہ \_كے نظروں سے غائب ہونے كے بعد شروع نہيں ہوا بلكہ اس كا سلسلہ صدر اسلام اور بنى كريم كے زمانہ تك پہنچتا ہے وہ روايات جو پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور ائمہ معصومين سے ظہور قائم اور فضيلت انتظار فرج كے بارے ميں ہم تك پہنچى ہيں وہ بہت ہيں ان ميں سے چند نمونے بيان كئے جا چكے اور اب چند دوسرے نمونے خاص كر '' انتظار فرج'' كے بارے ميں ملاحظہ فرمائيں :

1\_ اميرالمؤمنين نے پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم سے نقل فرمايا ہے: انتظار فرج ( مہدى ) تمام عبادتوں سے افضل ہے(29) 2\_ اميرالمؤمنين نے فرمايا : تم منتظر فرج رہو اوررحمت خدا سے مايوس نہ ہونا بيشك خدا كے نزديك محبوب ترين عمل، انتظار فرج ہے(30) 3\_ امام زين العابدين عليه‌السلام نے فرمايا: امام زمانہ عليه‌السلام كا انتظار بزرگ ترين كشائشے ہے(31) 4\_ امام جعفر صادق عليه‌السلام نے فرمايا: ہمارے قائم كے چاہنے والے خوش نصيب ہيں جو ان كى غيبت كے زمانہ ميں ان كے ظہور كے لئے چشم براہ ہيں اور جب وہ ظاہر ہوجائيں گے تو ان كا حكم مانيں گے وہ لوگ خدا كے اولياء ہيں اور كسى قسم كا خوف و ہراس ان كو نہيں ہے(32) انتظار فرج قائم آل محمد صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے ان كے پيرؤوں كو اس قدر جستجو و كوشش ميں ڈالا كہ اكثر ايسا بھى ہوا كہ ائمہ اطہار سے ان كے شيعہ پوچھ ليا كرتے تھے كہ كيا قائم آل محمد عج اور مہدى منتظر آپ

ہى ہيں ؟ اور وہ حضرت بھى حالات كى مناسبت سے امام قائم كا تعارف كراتے تھے(33)

وقت ظہور

امام زمانہ كے چوتھے نائب كى وفات كے بعد غيبت كبرى كا زمانہ شروع ہوا اور اب تك غيبت كبرى كا دور چل رہا ہے\_ آپ كا ظہور اور قيام اس دور كے اختتام كے بعد خدا كے حكم سے ہوگا\_ ان روايتوں كى بنياد پر جو ائمہ معصومين سے وارد ہوئي ہيں حضرت كے ظہور كا وقت صرف خدا كو معلوم ہے اور جو كوئي بھى اس سلسلہ ميں وقت معين كرے وہ جھوٹا ہے\_

فضيل نے امام باقر عليه‌السلام سے پوچھا: كيا اس امر كے لئے وقت نہيں معين كيا جاسكتا؟ آپ نے فرمايا: '' كذب الوقاتون'' وقت معين كرنے والے جھوٹے ہيں (34) اسحاق ابن يعقوب نے محمد ابن عثمان عمرى كے ذريعہ ايك خط امام عصر \_ كو بھيجا اور ان سے چند سوالات دريافت كئے\_ امام عليه‌السلام نے اس سوال كے جواب ميں جو ظہور سے متعلق پوچھا گيا تھا، فرمايا: ظہور فرج خداوند عالم كے حكم سے وابستہ ہے اور وقت معين كرنے والے جھوٹے ہيں (35) محمد ابن مسلم نقل كرتے ہيں كہ امام جعفر صادق \_نے مجھ كو بتايا: جس نے تمہارے سامنے وقت ظہور كو معين كيا اس كو جھٹلانے ميں دريغ نہ كرنا\_ اس لئے كہ ہم ظہور كے لئے وقت معين نہيں كرتے(36) ان روايات كے مجموعہ سے يہ واضح ہوتا ہے كہ ظہور كے وقت كا تعين اسرار الہى ميں سے ہے ائمہ عليه‌السلام ميں سے بھى كسى نے وقت ظہور معين نہيں كيا ہے\_ ليكن علامتيں بيان فرمائي ہيں \_ ان علامتوں كا واقع ہونا ظہور كى خوشخبرى ديتا ہے\_

ظہور سے پہلے كے حالات

جو روايات ظہور سے پہلے كے حالات اور علامتوں كے بارے ميں نقل ہوئي ہيں انكى تعداد بہت زيادہ ہے پھر ان روايتوں كو نقل كرنا اور انكى تحقيق كرنا بھى آسان نہيں ہے\_ اس لئے يہاں چند حالات كے ذكر پر اكتفا كى جاتى ہے\_

1\_ سارى دنيا ميں ظلم ، گناہ اور بے دينى كا پھيل جانا:

بہت سى روايتيں يہ بتاتى ہيں كہ آپ كا قيام اس وقت ہوگا جب ظلم و جور دنيا كو اپنى لپيٹ ميں لے چكا ہوگا\_

بعض روايتوں ميں يہ بھى بيان ہوا ہے كہ حضرت قائم عج كے ظہور سے پہلے حتى كہ اسلامى معاشرہ ميں بھى فسق و فجور ، مختلف قسم كے گناہ اور برائياں \_ جيسے منشيات كى خريد و فروخت ، شراب خورى ، سود خوري، زنا ، بدعت، بے حجابي، بے عفتي، مكمل طور پر رائج ہوجائے گي(37) ہم متمدن دنيا ميں مذكورہ برائيوں كے اوج كو ديكھ رہے ہيں \_

اسلامى انقلاب كے عظيم رہبر حضرت امام خمينى كى رہبرى ميں ملت ايران كا اسلامى انقلاب انشاء اللہ امام عصر \_كے عالمى انقلاب كا مقدمہ ہوگا\_ در حقيقت يہ انقلاب انھيں مظالم كے خلاف تھا\_ خدا كا شكر ہے كہ بہت سى برائيوں اور خرابيوں كى جڑ اسلامى ملك ايران ميں قطع ہوگئي\_ اور اس بات كى اميد ہے كہ ايك دن سارى زمين عدل و انصاف سے پر ہوجائے گي\_

2\_ خروج سفياني

سفيانى \_ جو روايتوں كى بنياد پر اموى اور عتبہ ابن ابى سفيان كى نسل سے ہوگا\_ اس كا نام '' عثمان ابن عنبسہ '' ہے وہ خاندان رسالت اور شيعوں سے خاصى دشمنى ركھتا ہے\_ وہ سرخ چہرہ ٹيڑھى آنكھوں والا چہرہ پر چيچك كے داغ، كريہہ المنظر ، ظالم و خيانت كار ہے\_38 شام ميں قيام

كرے گا اور بڑى تيزى سے پانچ شہروں پر قبضہ كرے گا\_39 اور ايك بڑے لشكر كے ساتھ كوفہ كى سمت بڑھے گا\_ عراق كے شہروں خصوصاً نجف اور كوفہ ميں بڑے جرائم كا مرتكب ہوگا اور مدينہ كى طرف لشكر روانہ كرے گا\_ اس كے سپاہى مدينہ ميں قتل و غارت گرى مچائيں گے\_ وہاں سے مكہ كى طرف جائيں گے ليكن مدينہ اور مكہ كے درميان بيابان ميں خدا كے حكم سے زمين ميں دھنس جائيں گے\_

خود سفيانى بھى \_ امام عليه‌السلام كے مكہ سے مدينہ كى طرف اور مدينہ سے كوفہ كى طرف روانہ ہونے كے بعد \_ عراق سے دمشق كى طرف فرار كرے گا اور امام عليه‌السلام ايك لشكر اس كے تعاقب ميں روانہ فرمائيں گے\_ انجام كار سفيانى بيت المقدس ميں امام \_كے سپاہيوں كے ہاتھوں ہلاك ہوگا(40)

3\_ سيد حسنى كا خروج

سيد حسنى \_ موجودہ روايات كى بنا پر بزرگان شيعہ ميں سے ہيں \_ ايران ميں ديلم و قزوين 41 كے علاقہ ميں قيام كريں گے اور لوگوں كو اسلام اور ائمہ (عليہم السلام)كى روش كى طرف بلائيں گے\_ بہت سے لوگ ان كے ساتھ ہوں گے اور بہت بڑے علاقہ كو \_ اپنى جگہ سے كوفہ تك \_ ظلم و جور سے پاك كرديں گے اور كوفہ ميں خبر ہوجاے گى كہ امام قائم عليه‌السلام نے ظہور كيا ہے اور اپنے اصحاب كے ساتھ كوفہ كى طرف آ رہے ہيں \_ وہ سيد حسنى كے استقبال كے لئے جائيں گے \_ بجر ان چاليس ہزار آدميوں كے جو امام \_كى دعوت كو قبول نہيں كريں گے\_ اور امام تين دن تك موعظہ كرتے رہيں گے اور ان لوگوں كے اس موعظہ كو قبول نہ كرنے كے بعد ان كے قتل كا حكم صادر فرمائيں گے\_ پھر سيد حسنى اپنے پيروؤں كے ساتھ امام كى بيعت كريں گے(42)

4\_ ندائے آسماني

ظہور كى علامتوں ميں سے ايك ندائے آسمانى ہے جو حضرت على عليه‌السلام اور ان كے شيعوں كى حقانيت كو ثابت كرنے كے لئے آئے گي(43) مذكورہ علامتوں كے علاوہ دوسرى علامتيں بھى ذكر ہوئي ہيں جن ميں سے كچھ ظہور سے پہلے اور كچھ ظہور كے ساتھ ظاہر ہوں گي\_

ظہور كے بعد كى حالت

ان تمام روايتوں كے مجموعہ سے جو ظہور حضرت مہدى عليه‌السلام كے بعد كے واقعات كے بارے ميں ہم تك پہنچى ہيں يہ ثابت ہوتا ہے كہ امام عصر (عج )اذن پروردگار كے بعد كعبہ ميں ركن و مقام كے مابين ظاہر ہوں گے اس حالت ميں كہ پرچم، شمشير، عمامہ اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا پيرہن آپ كے ساتھ ہوگا\_

حق كا منادى آپ كے ظہور كى بشارت كو سارى دنيا كے لوگوں كے كانوں تك پہنچائيگا اور اسم و علامت كے ساتھ امام \_كا تعارف كرائے گا اور لوگوں سے كہے گا كہ ان كى بيعت كرو\_

امام عليه‌السلام كے خاص چاہنے والے جن كى تعداد 313 ہے آسمانى آواز پر لبيك كہكر دعوت كے بعد فوراً مكہ ميں آپ كى بيعت كريں گے(44) اس كے بعد امام عليه‌السلام اپنى عمومى دعوت كو شروع كريں گے اور فرشتوں كے ذريعہ آپ كى مدد كى جائے گى محروم اور ستم رسيدہ افراد ہر طرف سے جمع ہوكر امام \_كى بيعت كريں گے\_ ان كے مددگار جنگجو، فداكار، دن كے شير اور رات كے راہب ہوں گے ان كے دل لوہے كہ ٹكڑے كى طرح مضبوط ہوں گے اور ان ميں سے ہر آدمى چاليس آدميوں كى طاقت ركھتا ہوگا وہ لوگ امام عليه‌السلام كى اطاعت كرنے ميں انتھك كوشش كرنے والے ہوں گے اور جد ھر جائيں گے، كامياب ہوں گے\_

امام عليه‌السلام كچھ دنوں تك مكہ ميں رہيں گے پھر مدينہ كى طرف روانہ ہوں گے اور مدينہ ميں جنگ كے بعد اپنے سپاہيوں كے ساتھ كوفہ آئيں گے اور اس كو اپنى حكومت كا مركز قرار ديں گے\_

امام عصر (عج) اللہ كى مشيت سے تھوڑے دنوں ميں عالم كے مشرق و مغرب كو فتح كرليں گے

اسلام كو پورى دنيا ميں پھيلائيں گے اور دين خدا كى تجديد كريں گے\_ اسلام كے پيكر كو بدعتوں سے الگ كريں گے اور كتابوں خدا و سنت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے مطابق حكومت كريں گے\_ اميرالمؤمنين كى طرح ان كى غذا سادہ اور ان كا لباس كھردرا ہوگا(45) حضرت عيسى مسيح آسمان سے تشريف لائيں گے اور نماز ميں آپ كى اقتدا كريں گے(46) حضرت مہدى كى حكومت ميں زمين كے خزانے اور اس كى بركتيں آشكارہ ہوجائيں گى \_ ثروت و نعمت اتنى بڑھ جائے گى كہ فقر ختم ہوجائے گا زكوة و صدقہ دينے كے لئے كوئي فقير نہيں ملے گا\_ عدل اور امن و امان ہر جگہ كو گھيرلے گا\_ اس طرح كہ اگر كوئي بوڑھى عورت اپنے سر پر سونے اور جواہرات كا طشت ركھ كر ايك جگہ سے دوسرى جگہ جارہى ہوگى تو كوئي آدمى اس كے لئے ركاوٹ نہيں بنے گا \_ امام \_كے ساتھ تمام ستم رسيدہ افراد كى ويرانياں آباد ہوجائيں گي\_ آپ كے اصحاب كى آنكھوں اور انكے كانوں كو خداوند كريم اتنى طاقت عطا كرے گا كہ وہ لوگ آپ كى باتيں سنيں گے اور آپ كو ديكھيں گے جبكہ آپ اپنى جگہ پر ہوں گے\_

امام مہدى عليه‌السلام كى حكومت ميں خداوند عالم اپنا دست لطف و مرحمت اپنے بندوں كے سرپر ركھے گا اور ان كى عقل كو استحكام اور ان كے افكار كو ترقى عطا كرے گا\_

اس زمانہ ميں ہر شخص اور ہر چيز اپنے مطلوبہ كمال اور زيبائي تك اور انسانيت كى تمام تمنائيں اور آرزوئيں خدا كے ولى اعظم وصى خاتم الانبياء كى حكومت كے زير سايہ پورى ہوں گى اور خدانے جو يہ وعدہ فرمايا ہے كہ ''و نريد ان نمن على الذين استضعفوا فى الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثين''\_(37) ہم وعدہ كرتے ہيں كہ مستضعفين پر ہم احسان كريں گے اور ان كو زمين كا وارث بنائيں گے\_ پورا ہوگا(48) ظہور حضرت مہدى \_ اور حكومت موعود (عج )ميں دنيا اور انسان كا كيا حال ہوگا يہ اس كا مختصر بيان تھا\_

سوالات:

1\_ امام زمانہ عليه‌السلام كے بارے ميں توريت كى پيشن گوئيوں اور بشارتوں ميں سے ايك كا ذكر فرمايئے

2\_ كيا اسلامى مصادرميں امام عصر عليه‌السلام كى ولادت سے پہلے آپ عليه‌السلام سے متعلق روايات كسى مدوّن كتاب ميں مذكور ہوئي تھيں اگر جواب مثبت ہو تو كتاب اور مؤلف كا نام لكھيئے\_

3\_ انتظار فرج كا مسئلہ اور اس بات ميں وارد روايتيں كب بيان ہوئيں ؟اس سلسلہ كى دو روايتوں كا ذكر فرمايئے

4\_ امام مہدى عليه‌السلام كا ظہور كب ہوگا؟ ائمہ كا اس سلسلہ ميں كيا نظريہ ہے؟

5\_ امام عصر \_كے ظہور سے پہلے كے واقعات ميں سے دو واقعات كا ذكر كيجئے\_

6\_ وہ روايتيں جو ہم تك پہنچى ہيں \_ ان كے پيش نظر حكومت حضرت مہدى (عج )كا جائزہ ليجئے\_

حوالہ جات

1. اس بات كى وضاحت كردينا ضرورى ہے كہ اس درس ميں جو باتيں بيان ہوئي ہيں وہ مختلف نكتہ نظر اور پہلوؤں سے قابل بحث ہيں ليكن يہاں جو ہمارا نظريہ ہے\_ وہ ان مسائل كے تاريخى پہلوؤں سے بحث ہے دوسرے گوشوں سے اپنے مقامات پر بحث ہوگي\_

2. زرتشت كے شاگرد اور داماد '' جاماسب'' سے منسوب '' دائرة المعارف فارسى و بشارت عہدين \_ حاشيہ /243\_

3. بشارت عہدين /258، اديان و مہدويت /16\_

4. '' نجم الثاقب '' ص 47 شمارہ 135 ميں ذخيرہ اور تذكرہ سے منقول ہے كہ امام عصر(عج)كے ناموں ميں سے ايك نام '' منصور '' ہے كتاب '' ويد'' براہمہ ميں جو ان كے عقيدہ كے مطابق آسمانى كتاب ہے آيا ہے اور امام محمد باقر عليه‌السلام سے آيت ''من قتل مظلوماً فقد جعلنا لوليّه سلطاناً'' كى تفسير ميں ہے كہ اس سے مراد امام حسين ہيں جو مظلوم قتل كئے گئے اور آيہ ''فلا يسرف فى القتل انّہ كانَ منصوراً ''سورہ اسراء / 32 كے ذيل ميں فرمايا كہ خدا نے مہدى كا نام منصور ركھا ہے اس طرح جس طرح پيغمبر اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كا نام محمد، صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم اور محمود صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ہے اورجس طرح حضرت عيسى كا لقب مسيح ہے\_'' مدارك بالا اور بحار الانوار جلد 51/31\_30\_

5. بشارت عہدين /245، اديان ومہدويت /16\_

6. كتاب مقدس سفر پيدائشے باب 17 ص 21 بند 20\_ 21\_

7. كتاب مقدس ص 557\_ 856 كتاب مزامير خزمور 37\_ بند 17 و 29\_ قرآن زبور ميں صالحين كے غلبہ كے ذكر سے متعلق بيان كرتا ہے''(و لقد كتبنا فى الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادى الصالحون)سورہ انبيا /104'' زبور ميں ذكر '' تورات كے بعد ہم نے لكھا ہے كہ ہمارے صالح بندے زمين كے وارث ہوں گے\_

8. كتاب مقدس انجيل مرقس باب 13 بند 26،27،32،،33،35 ص 79\_ 78 يہ بتادينا ضرورى ہے كہ لفظ '' پسر انسان'' كتاب قاموس كتاب مقدس ميں مسڑھا كس كى تحرير كے مطابق كتب عہد جديد ميں 80 بار آيا ہے جس ميں سے صرف 20 موارد ايسے ہيں جن كا مصداق حضرت عيسى ہيں \_ قاموس كتاب مقدس مادہ پسر خواہر 219'' اور ان ميں سے 50 مورد ايسے ہيں جو ايك نجات دہندہ كے بارے ميں بتاتے ہيں اور ان كے ظہور كا وقت اور دن خدا كے علاوہ كوئي نہيں جانتا اور وہ نجات دينے والا حضرت مہدى عليه‌السلام كے علاوہ اور كوئي

نہيں ہے\_

9. علماء اہل سنت ميں سے جن لوگوں نے حضرت مہدى كے بارے ميں احاديث نبوى كے متواتر ہونے كى تشريح كى ہے ان ميں حافظ ابوعبداللہ گنجى شافعى كتاب '' البيان'' ميں ابن حجر عسقلانى نے '' فتح الباري'' ميں ، قاضى محمد شوكافى نے ''التوضيح فى تواتر ماجاء فى المنتظر و الدجال و المسيح'' ميں شيخ عبدالحق نے لمحات ميں شبلخى نے نور الابصار '' ميں ابوالفرمان صبّان نے '' اسعاف الراغبين'' ميں تشريح كى ہے\_ ملاحظہ ہو منتخب الاثر /5 \_ 3 حاشيہ حديث متواتر اصطلاح ميں اس حديث كو كہا جاتا ہے جس ميں متعدد راوى ہوں اس طرح كہ ان كو فى حد نفسہ اور نہ قرائن كے ضميمہ كے ساتھ كذب سے متہم كيا جاسكتا ہو اس طرح حديث متواتر كو حديث قطعى اور حديث ثابت كہا جاسكتا ہے\_

10. امام المہدى عليه‌السلام مصنفہ على محمددخيل / 318\_ 298 مطبوعہ نجف\_

11. پيشوائے دوازدہم مطبوعہ مؤسسہ در راہ حق / 71 منقول از كتاب امام مہدى (عج)/ 66 \_ صرف كتاب منتخب الاثر ميں 157 معتبر كتابوں سے امام زمانہ عليه‌السلام كے بارے ميں تقريباً 6207، احاديث كى طرف اشارہ ہوا ہے\_

12. كيسانيہ شيعہ فرقہ ميں سے ہے يہ لوگ مختار ابن ابى عبيدہ ثقفى ، جن كو يہ لوگ كيسان كہتے تھے، كے دوستوں ميں شمار كئے جاتے ہيں كچھ لوگوں نے يہ بھى كہا ہے كہ اميرالمومنين عليه‌السلام كے غلاموں ميں سے ايك غلام كا نام كيسان تھا اور مختار نے اپنى باتيں ان سے سيكھى تھيں \_ الملل و النحل شہرستانى جلد 1 مطبوعہ بيروت / 147 الفرق بين الفرق مطبوعہ بيروت /39\_ 38 تاليف عبدالقادر بغدادى ، مذاہب الاسلاميين ج 2/72 ، 71 مصنفہ ڈاكٹر عبدالرحمان بردى \_

13. اعلام الورى مطبوعہ بيروت 1399 ص 416، اعيان الشيعہ جلد 2/57\_

14. الحياة السياسيہ لامام الرضا مصنفہ استاد جعفر مرتضى /69 و 82\_83 \_ مؤلف محترم يہ نكتہ بھى تحرير فرماتے ہيں كہ جن لوگوں نے مہدويت كا دعوى كيا ان ميں سے ايك '' محمد ابن عبداللہ ' ' علوى بھى تھا\_ اور امام جعفر صادق عليه‌السلام كے علاوہ لوگوں نے ان كى امامت قبول كر لى تھي\_ منصور نے لوگوں كے افكار كو اپنى جانب متوجہ كرنے كے لئے اپنے بيٹے كو مہدى كا لقب ديا اور مجمع ميں كہا كہ جو محمد ابن عبداللہ علوى دعوى كرتا ہے وہ جھوٹ ہے اور مہدى موعود ميرا بيٹا ہے\_

15. فہرست شيخ طوسى /176\_

16. مسند احمد حنبل جلد 1/84، 799، 448 و جلد 2/411 و جلد 3/21،27،37،52 و جلد 5/7\_ صحيح بخارى جلد 3

كتاب بدء الخق باب منزول عيسى ابن مريم /87\_

17. اعلام الورى ص 416، اثبات الہداة ج 7/53، اعيان الشيعہ ج 2/58\_

18. الغدير جلد 2/203 \_ 202\_

19. اشهد ربّى ان قولك حجة ---على الخلق طرّاً من مطيع و مذنب:

بانّ وليّ الامر و القائم الذى ---تطلّع نفسى نحو بتطرّب:

له غيبة لابدَّ من ان يضيبها ---فصلى عليه الله من متغيب:

فيمكث حينا ثمّ يظهر حينه ---فيملا عدلاً كلّ شرق و مغرب:

ارشاد مفيد /284/ اعلام الورى /280/ الغدير جلد 2/247 كمال الدين جلد 1/35 مطبوعہ جامعہ مدرسين يہ ياد دلانا ضرورى ہے كہ سيد حميرى امام جعفر صادق عليه‌السلام كى خدمت ميں پہونچنے سے پہلے اس بات كے معتقد تھے كہ موعود محمد ابن حنيفہ ہيں \_ كمال الدين جلد 1/32 ،ارشاد مفيد /284\_293

20.فلو لا الذى ارجوه فى اليوم اوغد: تقطع نفسى اثرهم حسرات:

خروج امام: لا محالة خارج يقوم على اسم الله بالبركات

يميز فيناكل حق: و باطل: و يجزى على النعماء و النقمات

الغدير جلد 2/360 الفصول المہمّہ /249 \_كمال الدين جلد 2 باب 35 جلد 6/372

21. '' لو لم يبق من الدنيا الا يومٌ لبعث الله عزوجل رجلا منا يملاها عدلاً كما ملئت جوراً'' مسند احمد ابن حنبل جلد 1/99، سنن ابى داؤد جلد 4/107 \_كتاب المہدى عليه‌السلام حديث 83،22 تھوڑے اختلاف كے ساتھ \_

22. سعيد بن المسيب يقول سمعت امّ سلمةَ تقول سمعت النّبى صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم يذكر المهدى فقال نعم هو حق و هو من بنى فاطمة\_ مستدرك حاكم جلد 4/557 كتاب الفتن و الملاحم ، عقدالدرر /22 و فرائد السمطين ج 2/326 حاشيہ \_

23. الخلف صالح من ولد ابى محمد الحسن بن على و ہو صاحب الزمان و ہو المہدى عليه‌السلام \_منتخب الاثر فصل دوم باب 20 / 229 ج 6 منقول از ينابيع المودة /491، غاية المراد كشف الغمہ ج 3/265\_

24. ''القائم من ولدى اسمه اسمى كنيته كنيتى و شمائله شمائلى و سنته سنتى يقيم الناس على ملتى و شريعتى و يدعوهم الى كتاب ربى من اطاعه فقد اطاعنى و من عصاه فقد

عصانى و من انكره فى غيبته فقدانكرني ...'' منتخب الاثر /183 بہ نقل از كمال الدين صدوق ، اعيان الشيعہ ج 2/54 دہ جلدى چاپ بيروت \_

25. عن الاصبغ بن نباته قال اتيت اميرالمومنين عليه‌السلام فوجدته متفكراً ينكت فى الارض فقلت يا اميرالمؤمنين مالى اراك متفكراً تنكت فى الارض ارغبة منك فيها؟ فقال لا والله ما رغبت فيها و لا فى الدنيا يوماً قطّ و لكنى فكرت فى مولود يكون من ظهري، الحادى عشر من ولدى ، هو المهديّ الذى يملا الارض عدلا و قسطا كما ملئت جوراً و ظلماً ، تكون له غيبه و حيرة يضل فيها اقوامٌ و يهتدى فيها آخرون'' كافى ج 1 كتاب الحجة باب الغيبہ، ح 7ص 33، كمال الدين ، ج 1 باب 27 حديث 1 ص 285، دلائل الامامہ طبرى ص 289\_

26. ''للقائم غيبتان احداهما قصيرة و الاخرى طويلة ، الغيبة الاولى لا يعلم بمكانه فيها الا خاصة شيعته و الاخرى لا يعلم بمكانه فيها الا خاصة مواليه ''\_ كافى جلد 1/ باب الغيبہ، حديث 19 ص 340\_

27. شہيد مطہرى اپنى كتاب '' قيام و انقلاب مہدي'' ميں فرماتے ہيں كہ انتظار فرج كا نظريہ اسلام كى ايك كلى اصل كے نظريے سے پيدا ہوتا ہے اور وہ نظريہ اللہ كى رحمت سے مايوسى كے حرام ہونے كا نظريہ ہے\_ قيام انقلاب مہدى عليه‌السلام انتشارت صدرا 1361 ھ ش ص 7\_ استاد كى مراد شايد وہ آيت ہو جس ميں ارشاد ہوتا ہے: ''لا تيا سوا من روح اللہ انہ لا ييا س من روح اللہ الا القوم الكافرون ''( يوسف /87)\_

28. ''يا على الشيعة تربّى بالامانى منذ ما تى سنة ''، غيبت نعمانى باب 16 حديث /14 ص 295\_

29. '' افضل العبادة انتظار الفرج'' منتخب الاثر فصل 10 باب 2 ص 499 ح 16 منقول از ينابيع المودہ و غاية المرام و كمال الدين صدوق باب 25 حديث 6\_

30. ''انتظروا الفرج و لا تيا سوا من روح الله فانّ احبّ الاعمال الى الله عزّو جلّ انتظار الفرج'' \_ بحار الانوار جلد52/123، منتخب الاثر /498\_

31. '' انتظار الفرج من اعظم الفرج'' بحار الانوار ج 52 / 122، كمال الدين باب 31 ح 2 ص 320\_

32. ''طوبى لشيعة قائمنا المنتظرين لظهوره فى غيبته و المطيعين له فى ظهوره اولئك اولى اء الله الذين لا خوفٌ عليهم و لا هم يحزنون'' كمال الدين باب 33 حديث / 54\_

33. اعلام الورى /409\_ 408\_

34. '' عن الفضيل قال سئلت ابا جعفر عليه‌السلام هل لهذا لامر وقت ؟ فقال عليه‌السلام كذب الوقاتون كذب الوقاتون، كذب الوقاتون '' غيبت شيخ /262\_ 261\_ بحار الانوار ج 52/130 ، منتخب الاثر فصل 6، باب 8 ح 1 ص 463\_

35. '' و امّا ظهور الفرج فانّه ، الى الله تعالى ذكره و كذب الوقاتون'' كمال الدين 2/ص160 حديث /4\_

36. ''من وقّت لك من الناس شيئاً فلاتهاين ان تكذبه فلسنا نوقت لاحد:'' \_ بحار الانوار ج 52/104 و /117\_

37. اس روايت كے مضمون سے مزيد آگاہى حاصل كرنے كے لئے بحار الانوار جلد 52/باب 25 احاديث /24\_ 26 ، كمال الدين جلد 2 باب 47/525 \_ منتخب الاثر جلد 1 فصل 6/ باب 2/ احاديث 8،9، 10 ، 15 ، اعيان الشيعہ جلد 2/78\_77\_

38. اس سے مراد زمانہ سابق كا شام ہے جو سيريا ، فلسطين اور اردن پر مشتمل تھا\_

39. يہ پانچ شہر: دمشق ، حمص ، فلسطين ، اردن \_ قنرين ،بحار الانوار جلد 52 /206و اثباة الہداة ج 7/398 و 417 و اعيان الشيعہ ج 2/73''\_

40. ملاحظہ ہو \_ اثبات الھداة جلد 7/417 ، غيبت نعمانى باب علامات ظہور /283 و 247 غيبت شيخ ص 280\_ 265\_ بحار الانوار جلد 52 باب 25 /279 \_ 181 منتخب الاثر فصل 6/ باب 6/ و فصل 7/ باب 10/ اعيان الشيعہ جلد 2/74 \_ 73\_

41. كوہستان شمالى قزوين كے ايك حصہ كا نام '' ديلمان'' ہے\_

42. بحار الانوار جلد 53/16\_15\_

43. بحار الانوار ج 52 /206 و 305، اثباة الہداة ج 7/399\_

44. امام جعفر صادق عليه‌السلام سے منقول ايك روايت كا مضمون يہ ہے كہ جب امام زمانہ ظہور فرمائيں گے تو اس وقت شيعہ نوجوان بغير كسى پہلے سے كئے وعدے كے اپنے كو مكہ پہنچاديں گے اور امام عصر عج كے حضور ميں حاضر ہو جائيں گے\_ بحار الانوار جلد 52/370 و غيبت نعمانى /316\_

45. ''رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ... مالباس القائم الا الغليظ ما طعامه الا الجشب'' غيبت نعمانى /285،

منتخب الاثر فصل 2 باب 42 ص 307 ح 1 \_

46. رسول اكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم نے اپنى بيٹى حضرت فاطمہ عليه‌السلام زہراء سے فرمايا تھا: ''و منّا و الله الذى لا اله الا هو مهدى هذه الامة الذى يصلّى خلفه عيسى بن مريم '' اثباة الھداة ج 7/14 يعنى خدا كى قسم جس كے سوا كوئي معبود نہيں ہے اس امت كا مہدى ہم ميں سے ہے كہ جس كے پيچھے عيسى ابن مريم نماز پڑھيں گے\_

47. سورہ قصص آيہ 4\_

48. ان روايات كے مضمون سے واقفيت كے لئے كہ جس ميں سے كچھ مضمون كو ہم نے يہاں بيان كيا ہے ملاحظہ ہو\_

بحار الانوار جلد 52 / باب 26 احاديث 3، 10 ، 73،78،83و باب /27 احاديث 25، 29،31،72،83، 91، 112، 119، 129، 164، 213 و جلد 53 باب 28 ، كشف الغمہ ج 3/ ص 255 ، 262، 269، اعلام الورى ص 430\_ 426 ، ارشاد مفيد /363، منتخب الاثر فصل 2 باب 43 و فصل 6 باب 1 ، 11 و فصل 17 باب 1، 3، 4، 5 ، 7، 8، 11، 12 و فصل 8 باب 2 ،اعيان الشيعہ ج 2/ 84\_ 81\_

فہرست

[عرض ناشر: 4](#_Toc530655220)

[پہلا سبق: 5](#_Toc530655221)

[حضرت على عليه‌السلام كى زندگى كے حالات (پہلا حصہ) 5](#_Toc530655222)

[ائمہ طاہرين اور ان كى تعداد 6](#_Toc530655223)

[ائمہ معصومين كے نام: 6](#_Toc530655224)

[ائمہ معصومين كى سيرت 7](#_Toc530655225)

[اختلاف كى اصل وجہ 9](#_Toc530655226)

[على ابن ابيطالب \_ 11](#_Toc530655227)

[ولادت سے بعثت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك 12](#_Toc530655228)

[بعثت سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى ہجرت تك 13](#_Toc530655229)

[على عليه‌السلام ، بستر رسول صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم پر 14](#_Toc530655230)

[ہجرت سے رحلت پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تك 15](#_Toc530655231)

[الف\_ على عليه‌السلام ، پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے امين 15](#_Toc530655232)

[ب\_ على عليه‌السلام اور راہ خدا ميں جہاد 16](#_Toc530655233)

[ج\_ علي عليه‌السلام اور پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى جانشيني 18](#_Toc530655234)

[سوالات 20](#_Toc530655235)

[حوالہ جات 21](#_Toc530655236)

[دوسراسبق: 23](#_Toc530655237)

[حضرت على عليه‌السلام كى سوانح عمري (دوسرا حصّہ ) 23](#_Toc530655238)

[پيغمبراكرم صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى رحلت سے خلافت تك 24](#_Toc530655239)

[خلافت سے شہادت تك 25](#_Toc530655240)

[حضرت على \_منصب فرماں روائي پر 27](#_Toc530655241)

[الف\_ حقوق كا مرحلہ 27](#_Toc530655242)

[ب\_ مالى مرحلہ 27](#_Toc530655243)

[ج \_ انتظامى مرحلہ 28](#_Toc530655244)

[حضرت على عليه‌السلام كے اقدامات پرمخالفين كا رد عمل 29](#_Toc530655245)

[الف\_ ناكثين (عہد توڑدينے والے) 29](#_Toc530655246)

[ب\_ قاسطين 31](#_Toc530655247)

[معاويہ اور حضرت عثمان كا كرتا 32](#_Toc530655248)

[آغاز جنگ 33](#_Toc530655249)

[ج\_ مارقين 35](#_Toc530655250)

[حضرت على عليه‌السلام كى شہادت 36](#_Toc530655251)

[سوالات 37](#_Toc530655252)

[حوالہ جات 38](#_Toc530655253)

[تيسراسبق : 40](#_Toc530655254)

[حضرت فاطمہ زہراء سلام الله علیها كى زندگي 40](#_Toc530655255)

[ولادت اور بچپن كا زمانہ 41](#_Toc530655256)

[والد كے ساتھ 41](#_Toc530655257)

[حضرت فاطمہ عليه‌السلام كى شادي 44](#_Toc530655258)

[فاطمہ عليه‌السلام على عليه‌السلام كے گھر ميں 45](#_Toc530655259)

[الف\_ گھر كا انتظام 45](#_Toc530655260)

[ب\_ شوہر كى خدمت 46](#_Toc530655261)

[ج \_ تربيت اولاد 47](#_Toc530655262)

[جناب فاطمہ كى معنوى شخصيت 48](#_Toc530655263)

[حضرت فاطمہ سے پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كى مہر و محبت 49](#_Toc530655264)

[ايمان و عبادت فاطمہ 50](#_Toc530655265)

[فاطمہ عليه‌السلام باپ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے بعد 51](#_Toc530655266)

[''سقيفہ بنى ساعدہ'' ميں مسلمانوں كے ايگ گروہ كے اجتماع كى خبر 51](#_Toc530655267)

[حضرت فاطمہ عليه‌السلام زہراء كے مبارزات و مجاہدات 51](#_Toc530655268)

[پہلا مرحلہ : 52](#_Toc530655269)

[دوسرا مرحلہ : 52](#_Toc530655270)

[تيسرا مرحلہ: 53](#_Toc530655271)

[1\_ بحث و استدلال : 54](#_Toc530655272)

[2\_ مسجد بنوي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم ميں تقرير: 54](#_Toc530655273)

[3\_ ترك كلام: 55](#_Toc530655274)

[4\_ رات ميں تدفين: 55](#_Toc530655275)

[شہادت 55](#_Toc530655276)

[سوالات 57](#_Toc530655277)

[حوالہ جات 58](#_Toc530655278)

[چوتھاسبق : 61](#_Toc530655279)

[امام حسن مجتبى عليه‌السلام كي سوانح عمري 61](#_Toc530655280)

[بچپن كا زمانہ 62](#_Toc530655281)

[والد گرامى كے ساتھ 63](#_Toc530655282)

[اخلاقى خصوصيات 65](#_Toc530655283)

[پرہيزگاري: 65](#_Toc530655284)

[سخاوت: 65](#_Toc530655285)

[بردباري; 66](#_Toc530655286)

[خلافت 67](#_Toc530655287)

[معاويہ كى كارشكني 68](#_Toc530655288)

[معاہدہ صلح 72](#_Toc530655289)

[صلح نامہ كے بعض شرائط ملاحظہ ہوں : 72](#_Toc530655290)

[معاويہ كى پيمان شكني 73](#_Toc530655291)

[مدينہ كى طرف واپسي 74](#_Toc530655292)

[شہادت 75](#_Toc530655293)

[سوالات 76](#_Toc530655294)

[حوالہ جات 77](#_Toc530655295)

[پانچواں سبق : 80](#_Toc530655296)

[امام حسين عليه‌السلام كى سوانح عمري (پہلا حصہ ) 80](#_Toc530655297)

[ولادت 81](#_Toc530655298)

[پيغمبر صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم كے دامن ميں 81](#_Toc530655299)

[والد ماجد كے ساتھ 82](#_Toc530655300)

[بھائي كے ساتھ 82](#_Toc530655301)

[اخلاقى فضائل و مناقب 83](#_Toc530655302)

[قيام حسيني 85](#_Toc530655303)

[كوفہ سے دو خط 87](#_Toc530655304)

[حضرت مسلم ابن عقيل كى شہادت 88](#_Toc530655305)

[ظلم كے خلاف عظيم ترين قيام 89](#_Toc530655306)

[شہادت 90](#_Toc530655307)

[سوالات 92](#_Toc530655308)

[حوالہ جات 93](#_Toc530655309)

[چھٹاسبق: 95](#_Toc530655310)

[امام حسين عليه‌السلام كى سوانح عمري (دوسرا حصّہ ) 95](#_Toc530655311)

[زندہ جاويد روداد 96](#_Toc530655312)

[امام حسين عليه‌السلام نے معاويہ كے زمانہ ميں قيام كيوں نہيں كيا؟ 98](#_Toc530655313)

[معاويہ اور يزيد كى سياست ميں فرق 99](#_Toc530655314)

[انقلاب كى ماہيت 102](#_Toc530655315)

[يزيد كيلئے بيعت ليتے وقت امام عليه‌السلام كى تقرير 103](#_Toc530655316)

[معاويہ كے نام امام حسين عليه‌السلام كا خط 103](#_Toc530655317)

[منى ميں امام حسين عليه‌السلام كى تقرير 104](#_Toc530655318)

[عراق كى طرف روانگى سے پہلے امام حسين عليه‌السلام كى تقرير 104](#_Toc530655319)

[انقلاب كے اثرات و نتائج 105](#_Toc530655320)

[الف \_ امويوں كے جھوٹے دينى نفوذ كو ختم كرنا 106](#_Toc530655321)

[ب \_ احساس گناہ 108](#_Toc530655322)

[ج \_ روح جہاد كى بيداري 109](#_Toc530655323)

[سوالات 111](#_Toc530655324)

[حوالہ جات 112](#_Toc530655325)

[ساتواں سبق : 114](#_Toc530655326)

[امام زين العابدين عليه‌السلام كي سوانح عمري 114](#_Toc530655327)

[ولادت 115](#_Toc530655328)

[اخلاقى خصوصيتيں 115](#_Toc530655329)

[حضرت سجاد عليه‌السلام كى عظمت 117](#_Toc530655330)

[امام سجاد عليه‌السلام اور پيغام عاشورائ 118](#_Toc530655331)

[كوفہ ميں 120](#_Toc530655332)

[شام ميں 121](#_Toc530655333)

[روح مبارزہ و جہاد كى بيداري 123](#_Toc530655334)

[مدينہ واپسى كے بعد 124](#_Toc530655335)

[دعائيں 127](#_Toc530655336)

[شہادت 129](#_Toc530655337)

[سوالات 130](#_Toc530655338)

[حوالہ جات 131](#_Toc530655339)

[آٹھواں سبق : 133](#_Toc530655340)

[امام محمد باقر عليه‌السلام كى سوانح عمري 133](#_Toc530655341)

[ولادت اور بچپن كا زمانہ 134](#_Toc530655342)

[امام عليه‌السلام كے اخلاق و اطوار 135](#_Toc530655343)

[علم امام محمد باقر عليه‌السلام 137](#_Toc530655344)

[امام \_اور اموى خلفائ 138](#_Toc530655345)

[خلافت كے بالمقابل امام عليه‌السلام كا موقف 141](#_Toc530655346)

[اسلامى ثقافت كا احيائ 143](#_Toc530655347)

[اسلامى نظام كى تشكيل 144](#_Toc530655348)

[امام محمد باقر عليه‌السلام كے مكتب فكر كے پروردہ افراد 146](#_Toc530655349)

[1\_ابان ابن تَغلب: 146](#_Toc530655350)

[2\_زرارہ ابن اَعيُن: 146](#_Toc530655351)

[3\_كُمَيت اسدى : 146](#_Toc530655352)

[4\_محمد بن مسلم فقيہ اہل بيت: 147](#_Toc530655353)

[شہادت كے بعد مبارزہ 147](#_Toc530655354)

[امام \_كى شہادت 149](#_Toc530655355)

[سوالات: 150](#_Toc530655356)

[حوالہ جات 151](#_Toc530655357)

[نواں سبق: 153](#_Toc530655358)

[امام جعفر صادق عليه‌السلام كي سوانح عمري 153](#_Toc530655359)

[ولادت 154](#_Toc530655360)

[امام \_كى پرورش كا ماحول 154](#_Toc530655361)

[امام \_كا اخلاق اور انكى سيرت 155](#_Toc530655362)

[الف\_ حلم و بردباري 156](#_Toc530655363)

[ب\_ عفو اور درگذر 156](#_Toc530655364)

[ج\_ حاجت مندوں كى مدد 156](#_Toc530655365)

[د\_ امام \_اور زراعت 157](#_Toc530655366)

[امام \_كى شخصيت و عظمت 157](#_Toc530655367)

[امام كا علمى مقام 158](#_Toc530655368)

[امام جعفر صادق عليه‌السلام كے ہم عصر زمامداران حكومت 158](#_Toc530655369)

[بنى اميہ كے جرائم 159](#_Toc530655370)

[بنى اميہ كى حكومت ختم ہونے كے وجوہات 160](#_Toc530655371)

[1\_ ائمہ عليه‌السلام كا مسلسل جہاد اور انكى پھيلائي ہوئي روشني: 160](#_Toc530655372)

[2\_ اقتصادى دباؤ: 161](#_Toc530655373)

[3\_ غير عرب كو نظر انداز كرنا: 161](#_Toc530655374)

[امام \_اور تحريكوں كا رابطہ 163](#_Toc530655375)

[بنى عباس كا زمانہ 164](#_Toc530655376)

[امام جعفر صادق عليه‌السلام كا اصلاحى منصوبہ 165](#_Toc530655377)

[الف \_ مسئلہ امامت كا بيان اور اس كى تبليغ 167](#_Toc530655378)

[ب\_ اسلامى ثقافت كى نشر و اشاعت 168](#_Toc530655379)

[شہادت امام جعفر صادق عليه‌السلام 171](#_Toc530655380)

[جعفرى يونيورسٹى كے تربيت يافتہ افراد 171](#_Toc530655381)

[حمران بن اَعْيُن 172](#_Toc530655382)

[مفضل ابن عمر 173](#_Toc530655383)

[جابربن يزيد جعفي 173](#_Toc530655384)

[سوالات 175](#_Toc530655385)

[حوالہ جات 176](#_Toc530655386)

[دسواں سبق : 179](#_Toc530655387)

[امام موسى بن جعفر عليه‌السلام كي سوانح عمري 179](#_Toc530655388)

[ولادت 180](#_Toc530655389)

[باپ كى خدمت ميں 181](#_Toc530655390)

[اخلاقى فضائل 181](#_Toc530655391)

[امامت حضرت موسى ابن جعفر عليه‌السلام 182](#_Toc530655392)

[امامت كا زمانہ 182](#_Toc530655393)

[الف\_امام موسى كاظم \_كى علمى تحريك كى تحقيق 183](#_Toc530655394)

[ب\_ امامت كا تحفظ اور عمومى انقلاب كيلئے ميدان كى توسيع 186](#_Toc530655395)

[ايك استثنى 187](#_Toc530655396)

[امام كے اس موقف كو واضح كرنے والا ايك نمونہ 188](#_Toc530655397)

[ج\_ خلفاء كے عيش و نشاط كے خلاف جنگ 190](#_Toc530655398)

[شہادت 191](#_Toc530655399)

[آپ كى عملى اور اخلاقى سيرت كے نمونے 192](#_Toc530655400)

[الف: عبادت 192](#_Toc530655401)

[ب\_ درگذر اور بردباري 193](#_Toc530655402)

[ج\_ كام اور كوشش 194](#_Toc530655403)

[د\_ سخاوت و كرم 195](#_Toc530655404)

[ھ\_ تواضع اور فروتني 195](#_Toc530655405)

[سوالات 197](#_Toc530655406)

[حوالہ جات 198](#_Toc530655407)

[گيارہواں سبق: 202](#_Toc530655408)

[امام على ابن موسى الرضا عليه‌السلام كى سوانح عمري 202](#_Toc530655409)

[ولادت 203](#_Toc530655410)

[امامت پر نص 203](#_Toc530655411)

[اخلاق و سيرت 204](#_Toc530655412)

[امام كا علمى مقام 206](#_Toc530655413)

[امام عليه‌السلام كى شخصيت 207](#_Toc530655414)

[امامت كا زمانہ 207](#_Toc530655415)

[الف\_ آغاز امامت سے خراسان بھيجے جانے تك 208](#_Toc530655416)

[علويوں كا قيام 210](#_Toc530655417)

[ب\_ سفر خراسان كى پيشكش كے آغاز سے شہادت تك 212](#_Toc530655418)

[ولى عہدى كا واقعہ 213](#_Toc530655419)

[الف \_خلافت كى سياست كے اعتبار سے 213](#_Toc530655420)

[ب:امام \_كے نكتہ نظر سے 215](#_Toc530655421)

[امام عليه‌السلام كى ناراضگى كے دلائل 216](#_Toc530655422)

[ولى عہدى قبول كرنے كے دلائل : 217](#_Toc530655423)

[امام كا منفى رويہ 218](#_Toc530655424)

[شہادت امام عليه‌السلام 221](#_Toc530655425)

[سوالات 223](#_Toc530655426)

[حوالہ جات 224](#_Toc530655427)

[بارہواں سبق : 227](#_Toc530655428)

[امام محمد تقى عليه‌السلام كى سوانح عمري 227](#_Toc530655429)

[ولادت 228](#_Toc530655430)

[تعيين امامت 229](#_Toc530655431)

[والد كے ساتھ 230](#_Toc530655432)

[آپ عليه‌السلام كى امامت 231](#_Toc530655433)

[مكارم اخلاق و فضائل 231](#_Toc530655434)

[الف \_ جود وسخاوت 232](#_Toc530655435)

[ب\_ دوسروں كى مشكل كو حل كرنا 232](#_Toc530655436)

[امام جواد عليه‌السلام كى شخصيت 233](#_Toc530655437)

[خلافت كے مقابلہ ميں امام عليه‌السلام كا موقف 234](#_Toc530655438)

[شادى كى سازش 235](#_Toc530655439)

[علمى اور ثقافتى كوششيں 237](#_Toc530655440)

[نماياں افراد كى تربيت 239](#_Toc530655441)

[معتصم كے دور حكومت ميں 240](#_Toc530655442)

[سوالات 243](#_Toc530655443)

[حوالہ جات 244](#_Toc530655444)

[تيرہواں سبق: 247](#_Toc530655445)

[امام على النقى عليه‌السلام كي سوانح عمري 247](#_Toc530655446)

[ولادت 248](#_Toc530655447)

[امام عليه‌السلام كى پرورش كا ما حول 248](#_Toc530655448)

[امامت پر نص 249](#_Toc530655449)

[امام عليه‌السلام كا اخلاق اور ان كى سيرت 250](#_Toc530655450)

[عبادت و بندگي 251](#_Toc530655451)

[جودو بخشش 251](#_Toc530655452)

[عقدہ كشائي 252](#_Toc530655453)

[امام عليه‌السلام كى معنوى ہيبت و عظمت 253](#_Toc530655454)

[امام \_كا علمى مقام 254](#_Toc530655455)

[امامت كا زمانہ 254](#_Toc530655456)

[دوران امامت كى خصوصيتيں 255](#_Toc530655457)

[الف :دربار خلافت كى ہيبت و عظمت كا زوال اور موالى كا تسلط 255](#_Toc530655458)

[ب: علويوں كى تحريك كى وسعت 256](#_Toc530655459)

[امام عليه‌السلام كے ساتھ متوكل كا سلوك 257](#_Toc530655460)

[سامرا ميں امام \_كى جلا وطني 259](#_Toc530655461)

[امام عليه‌السلام كى فعاليت اور آپ عليه‌السلام كا موقف 260](#_Toc530655462)

[الف :مدينہ ميں آپ كى فعاليت اور موقف 260](#_Toc530655463)

[ب: سامرا ميں امام عليه‌السلام كى فعاليت اور موقف 262](#_Toc530655464)

[1\_پہلا موقف 262](#_Toc530655465)

[2\_علمى كاركردگي 264](#_Toc530655466)

[3\_شاگردوں كى تربيت 264](#_Toc530655467)

[4\_ زيارت جامعہ 265](#_Toc530655468)

[2\_ دوسرا موقف 265](#_Toc530655469)

[شہادت امام عليه‌السلام 267](#_Toc530655470)

[سوالات 268](#_Toc530655471)

[حوالہ جات 269](#_Toc530655472)

[چودہواں سبق: 273](#_Toc530655473)

[امام حسن عسكرى عليه‌السلام كي سوانح عمري 273](#_Toc530655474)

[ولادت 274](#_Toc530655475)

[امامت كى تعيين 274](#_Toc530655476)

[والد بزرگوار كے ساتھ 275](#_Toc530655477)

[اخلاقى خصوصيات و عظمت 276](#_Toc530655478)

[امام حسن عسكرى عليه‌السلام كا زھد 277](#_Toc530655479)

[عبادت اور بندگي 277](#_Toc530655480)

[جودو كرم 278](#_Toc530655481)

[زمانہ امامت 278](#_Toc530655482)

[امام عليه‌السلام كے بارے ميں خلفاء كى سياست 279](#_Toc530655483)

[شورشيں اور انقلابات 281](#_Toc530655484)

[امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى كوششيں اور موقف 283](#_Toc530655485)

[الف \_ سياسى واقعات كے سلسلہ ميں امام \_كا موقف 283](#_Toc530655486)

[ب:علمى اوروثقافتى تحريك ميں امام عليه‌السلام كا موقف 284](#_Toc530655487)

[ج\_عوامى مركز كى نگرانى ،اس كى پشت و پناہى اور تياري 285](#_Toc530655488)

[د:آپ كے فرزند حضرت مھدى عليه‌السلام كى غيبت كے بارے ميں آپ كا موقف: 286](#_Toc530655489)

[شہادت امام حسن عسكري عليه‌السلام : 288](#_Toc530655490)

[سوالات: 290](#_Toc530655491)

[حوالہ جات 291](#_Toc530655492)

[پندرہواں سبق: 294](#_Toc530655493)

[امام زمانہ حضرت حجت (عج) كي زندگى كے حالات (پہلا حصہ) 294](#_Toc530655494)

[ولادت 295](#_Toc530655495)

[پوشيدہ ولادت 298](#_Toc530655496)

[خواص كيلئے اعلان 298](#_Toc530655497)

[حضرت مھدى \_كے شمائل اور خصوصيات 300](#_Toc530655498)

[امام حسن عسكرى عليه‌السلام كى شہادت 301](#_Toc530655499)

[مسئلہ غيبت: 302](#_Toc530655500)

[غيبت صغرى : 303](#_Toc530655501)

[غيبت كبري: 304](#_Toc530655502)

[غيبت صغرى ميں امام \_كے معجزات: 304](#_Toc530655503)

[امام عصر عليه‌السلام كے نائبين 305](#_Toc530655504)

[الف \_ نائبين خاص 306](#_Toc530655505)

[1\_ عثمان ابن سعيد 306](#_Toc530655506)

[2\_ محمد ابن عثمان 307](#_Toc530655507)

[3\_ حسين ابن روح 307](#_Toc530655508)

[4\_ على ابن محمد سمري 308](#_Toc530655509)

[ب\_ عام نائبين 309](#_Toc530655510)

[ديدار مہدى \_ 310](#_Toc530655511)

[سوالات: 311](#_Toc530655512)

[حوالہ جات 312](#_Toc530655513)

[سولہواں سبق : 316](#_Toc530655514)

[مہدى عليه‌السلام موعود كا عقيدہ -دوسرا حصہ; 316](#_Toc530655515)

[الف\_ تمام اديان كى نظر ميں 317](#_Toc530655516)

[ب\_ اسلامى مآخذ و مصادرميں 318](#_Toc530655517)

[احاديث كے نمونے 321](#_Toc530655518)

[انتظار فرج 322](#_Toc530655519)

[وقت ظہور 324](#_Toc530655520)

[ظہور سے پہلے كے حالات 325](#_Toc530655521)

[1\_ سارى دنيا ميں ظلم ، گناہ اور بے دينى كا پھيل جانا: 325](#_Toc530655522)

[2\_ خروج سفياني 325](#_Toc530655523)

[3\_ سيد حسنى كا خروج 326](#_Toc530655524)

[4\_ ندائے آسماني 326](#_Toc530655525)

[ظہور كے بعد كى حالت 327](#_Toc530655526)

[سوالات: 329](#_Toc530655527)

[حوالہ جات 330](#_Toc530655528)